وَمَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ

ترجمہ مجلد معاملات فقہ حنفی مرتبہ دار [illegible]

مسمّٰی بہ

شریعتِ محبوبیہ

سنہ ۱۳۱۳ ہجری

لاسد الغاشم والبحر الواشم مولوی محمد ہاشم دہلوی نور اللہ مرقدہ نے ترجمہ کیا

دربلدۂ حیدرآبادِ دکن مطبع فخرِ نظامی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

اسمین دو مقالہ ہین

فقہ کی تعریف اور تقسیم کے بیان مین۔

مادہ ۱ علم مسائل شرعیہ کو جو عملی ہین فقہ کہتے ہین اور جن مسائل فقہ کا تعلق آخرت سے ہے (یعنی اونکا نتیجہ آخرت مین ہونے والا ہے) اونکو عبادات کہتے ہین اور جن مسائل فقہ کا تعلق دنیا مین ہے (یعنی اونکا اثر اور نتیجہ دنیا ہی مین ثابت ہوتا ہے) وہ یا تو مناکحات ہین (یعنی نکاح اور متعلقات نکاح مثل مہر و نفقہ و نسب وغیرہ) اور یا معاملات ہین جنمین حقوق پیدا ہوتے ہین اور یا عقوبات ہین (یعنی وہ مقدمہ کہ جنکا نتیجہ سزاء بدنی ہے) اسلئے کہ اللہ تعالی نے یہہ ارادہ کیا ہے کہ عالم کا انتظام اوس وقت تک قائم رہے کہ جو اوسنے اپنے علم مین ٹھہرایا ہے اور یہہ جب تک متصور ہے کہ نوع انسانی قائم ہے اور انسان اپنے توالد و تناسل مین ازدواج کا (یعنی مناکحات) کا محتاج ہے تاکہ افراد انسانی معدوم نہو جاوین اور اپنے امور صنعت اور کسب مین غذا اور لباس اور گھر کا محتاج ہے اور یہی امور پیشہ و حرفہ آپس کی مدد ہی اور شراکت پر موقوف ہین اور چونکہ انسان مدنی الطبع ہے (یعنی اپنے اہل و عیال و اقارب کے ساتھہ ملکر خانہ آبادی چاہتا ہے) تو یہہ ممکن نہین کہ مثل اور حیوانات کے تنہا گذر کر سکے بلکہ آبادی اور آبادی پہیلانے کے لئے بالضرور مدد ہی اور شراکت کا محتاج ہوگا اور حال یہہ ہے

کہ ہر شخص اپنے مزاج کے موافق طلب کرتا ہے اور مخالف پر غضب کرتا ہے تو واسطے اس بات کے کہ عدل اور انتظام باہمی ایسا قائم رہے کہ خلل سے بالکل محفوظ رہین تو قوانین شرعیہ کے حاجتمند ہوئے جو ازدواج مرد و زن کے لئے مؤید ہوین اونکو علم فقہ مین قسم مناکحات کہتے ہین اور جو آبادی کے لئے مد بخشین مثل مدد دہی اور شراکت کے اونکو قسم معاملات کہتے ہین اور جو ایسے ہین کہ اونسے آبادی قرار پذیر اور قائم ہوے اور اونسے نتیجہ سزاء بدنی لازم آئے اونکو قسم عقوبات کہتے ہین اور یہہ کتاب مجلہ جو تالیف کی گئی ہے اسمین صرف معاملات کے وہ مسائل ہین جو کثیر الوقوع ہین اور جنکو کتب معتبرہ سے استنباط کیا گیا ہے اور اس مجلہ کو کتابون پر اور کتابونکو بابون پر اور بابون کو فصلون پر تقسیم کیا گیا اور ابواب اور فصول مین وہ مسائل فرعیہ ذکر ہونگے جن پر محکمون مین عمل ہو رہا ہے۔ فقہاء محققین نے ان ہی مسائل معمول بہا کو قواعد کلیہ اور ضابطہ مقرر کیا ہے کہ جسپر بہت مسائل مبنی ہین کہ وہ قوعد کلیہ مسائل کے لئے دلایل مقرر ہین کہ اونکے سمجھ لینے سے مسائل کے ساتھہ مناسبت اور موانست ہوجاتی ہے اور بوسیلہ اونکے مسائل ذہن مین قرار پذیر ہوتے ہین ننانوے قاعدہ کلیہ جمع ہوکر مقالہ ثانیہ مین بیان کئے گئے اوراگرچہ بعض قاعدہ ایسے ہین کہ اوسمین کچھہ مسائل مستثنی بھی ہوسکتے ہین لیکن اونکا کلیہ اور عام ہونا خلل پذیر نہین ہوسکتا ہے کیونکہ اور قوعد بعض امور کے مختص اور مقید ہوتے ہین

مقالہ دوسرا

(مادہ ۲) سب امور اپنے مقصود پر جاری ہوتے ہین یعنی جو حکم کہ کسی امر پر جاری ہو وہ اوسکے مقتضا اور مقصود پر جاری ہوگا (دیکھو ۱۲۵۰)

(مادہ ۳) عقود مین اعتبار مقاصد اور معانی کا ہے نہ صرف الفاظ اور عبارات کا جیسا کہ بیع بالوفا مین حکم رہن جاری ہوتا ہے۔

(مادہ ۴) شک سے امر یقینی زائل نہین ہوتا ہے۔ مثلاً گیہون کے ڈہیر پر کچھہ نجاست پڑے اور پہر تقسیم کئے گئے تو تمام کو نجس کہنا جائز نہوگا۔

(مادہ ۵) اصل یہہ ہے کہ ہر شے جس حال پر تہی اوسی حال پر رہے۔ مثلاً مشتری مدعی ہے کہ بیع برضا ہوئی اور بائع مدعی ہے کہ بیع بجبر ہوئی تو حکم رضا کا ہوگا کیونکہ رضا اصل ہے۔

(مادہ ۶) قدیم اپنی قدامت پر رہے (دیکھو مادہ ۱۲۲۴)

(مادہ ۷) ضرر قدیم سے نہین ہوسکتا ہے (دیکھو مادہ ۱۴ ۱۲)

(مادہ ۸) ذمہ کا بری رہنا اصل ہے یعنی اگر ایک شخص نے دوسرے کا مال تلف کیا تو متلف کا قول معتبر ہوگا اور صاحب مال ثبوت زیادت پر گواہ لاسکتا ہے۔

(مادہ ۹) صفات عارضہ مین اصل عدم ہے مثلاً مضارب اور رب مال نے وجود منفعت مین اختلاف کیا تو مضارب کا قول معتبر ہے اور رب المال ثبوت منفعت پر گواہ لاسکتا ہے۔

(مادہ ۱۰) ایک امر جو کسی زمانے مین ثابت ہوجاوے جبتک کہ اوسکا خلاف پایا نجاوے ثابت رہیگا مثلاً ایک وقت ثابت ہوا کہ زید ایک چیز کا مالک ہے تو یہہ حکم ہوگا کہ اوسکی ملک باقی ہے جبتک اوسکا زائل کرنیوالا پایا نجاوے۔

(مادہ ۱۱) اصل یہہ ہے کہ امر حادث وقت قریب سے متعلق کیا جاتا ہے مثلاً جب اختلاف واقع ہوا ایک امر نو حادث کے زمانے مین تو وقت قریب سے اوسکو متعلق کرینگے جبتک کہ اوسکا تعلق زمانہ بعید سے ثابت نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۲) اصل یہہ ہے کہ ہر کلام مین معنی حقیقی لئے جاتے ہین مثلاً کہا کہ یہہ گھر زید کا ہے تو یہہ اقرار ملک ہے نہ اخبار سکونت کا۔

(مادہ ۱۳) دلالت النص کا صراحت النص کے مقابلہ مین اعتبار نہین ہے (دیکھو مادہ ۷۷)

(مادہ ۱۴) جس مقدمہ مین نص وارد ہوا اوسمین اجتہاد کو گنجایش نہین ہے۔

(مادہ ۱۵) اگر ایک مقدمہ خلاف قیاس کیا گیا تو دوسرا مقدمہ اسکے قیاس پر نہین ہوسکتا ہے۔

(مادہ ۱۶) ایک اجتہاد دوسرے اجتہاد سے نقض نہین ہوسکتا ہے۔

(مادہ ۱۷) مشقت سے آسانی پیدا ہوتی ہے اور سختی موجب سہولت ہے اور تنگی باعث وسعت اور قرض اور حوالہ اور حجر وغیرہ سب احکام فقہ اسی اصل پر مبنی ہین اور جتنے رخصتین اور تخفیفات احکام شرعیہ مین فقہا نے نکالے ہین اسی قاعدہ سے مستنبط ہین۔

(مادہ ۱۸) جب کوئی امر تنگ ہوجاوے اوسمین وسعت کیجاتی ہے یعنے جب کسی امر مین مشقت واقع ہووے تو اوسمین رخصت اور وسعت دی جاتی ہے (دیکھو مادہ ۱۷)

(مادہ ۱۹) شریعت مین نہ ضرر ہے نہ ضرر دینا ہے۔ اسیواسطے بحق شفعہ شفیع حویلی خرید سکتا ہے۔

(مادہ ۲۰) ضرر زائل کیا جاتا ہے۔ مثلاً بیع بخیار عیب واپس ہوتی ہے

(مادہ ۲۱) ضرورت محظورات و ممنوعات کو مباح کرتی ہے۔ مقروض اگر قرض نہ دیوے تو اوسکا مال اپنے قرض مین لینا جایز ہے۔

(مادہ ۲۲) ضرورت بہ بقدر ضرورت عمل کیا جاتا ہے (دیکھو مادہ ۱۲۰۲)

(مادہ ۲۳) جو امر کہ عذر سے جایز ہووے بزوال عذر زائل ہوجاتا ہے۔ شاہد فرع کی شہادت جب اصل شاہد موجود ہوجاوے جایز نہین

(مادہ ۲۴) مانع اگر زائل ہوجاوے تو امر ممنوع پہر موجود ہوجاتا ہے (دیکھو مادہ ۵۹۹)

(مادہ ۲۵) ایک ضرر دوسرے ضرر سے زائل نہین ہوتا ہے (دیکھو مادہ ۱۲۲۱ و ۱۲۸۸ و ۱۳۱۲)۔

(مادہ ۲۶) ضرر عام کے دفع کے لئے ضرر خاص کا تحمل کرسکتے ہین اور اسی لئے طبیب جاہل معالجہ سے منع کیا جاتا ہے (دیکھو مادہ ۱۳۲۳)

(مادہ ۲۷) ضرر خفیف سے ضرر شدید زائل کیا جاتا ہے (دیکھو مادہ ۹۰۲)

(مادہ ۲۸) جب دو فساد اکٹھے ہووین تو خفیف اختیار کرتے ہین اور شدید کو ترک کرتے ہین) دیکھو مادہ ۹۰۲)۔

(مادہ ۲۹) جو شر کہ آسان ہے قبول کیا جاتا ہے نہ وہ شر کہ بہت مشکل ہو (دیکھو مادہ ۹۰۲)۔

(مادہ ۳۰) فساد دور کرنا منفعت حاصل کرنے سے بہتر ہے (مثلاً ایک ظالم کسی کی ودیعت مستودع سے مانگتا ہے اوسکو جائز کہ نہ دیوے انکار کردے)

(مادہ ۳۱) جہانتک ممکن ہو ضرر دور کیا جاوے (اسکے مثال مادہ ۱۰ مین گذر گئی)

(مادہ ۳۲) حاجت عام ہو یا خاص بمنزلہ ضرورۃ کے ہے اور اسی لئے اہل بخارا پر جب قرض بہت ہوگیا تو بیع الوفا کی ضرورت واقع ہوئی اور اوسکو جائز کیا گیا۔

(مادہ ۳۳) اپنے ضرر کے لئے دوسرے کا حق باطل کرنا جائز نہین ہے مثلاً اگر بہوک کی شدت مین دوسرے شخص کا کہانا کہا لیوے تو اوسکی قیمت بالضرور دینی آویگی۔

مادہ ۳۴) جس چیز کا لینا حرام ہے اوسکا دینا بہی حرام ہے مثلاً مرد کو زیور پہنانا حرام ہے اوسکا مرد بچہ کو بہی پہنانا حرام ہے۔

مادہ ۳۵) جس فعل کا کرنا حرام ہے اوسکی طلب اور خواہش بہی حرام ہے مثلاً زنا کرنیکی خواہش مثل فعل حرام ہے۔

مادہ ۳۶) عادۃ ایک حاکم ہے یعنے عادۃ عام ہو یا خاص حکم شرعی ثابت کرنے کے لئے حاکم یعنے دلیل ہوتی ہے (دیکھو مادہ ۱۵۰۹۔

مادہ ۳۷) جب سب لوگ ایک عمل کرنے لگین تو وہ حجت واجب العمل ہوجاتی ہے مثلاً بیع و شرا مین جو مدت بیان نہین ہوئی تو وہ مدت کہ بازار مین معروف ہے لیجائیگی۔

مادہ ۳۸) جو امر کہ باعتبار عادت ممتنع ہو وہ حقیقت مین ممتنع سمجھا جاویگا۔

مادہ ۳۹) زمانہ کے تغیر سے احکام کا مہی تغیر ہوسکتا ہے (مثلاً جو امر کہ پہلے عادت نہ تہا اب مقرر ہوگیا تو اوسپر عمل ہوسکتا ہے)

مادہ ۴۰) معنی حقیقی بخلاف عادت ترک ہوسکتے ہین۔ دیکھو مادہ ۱۵۹۰

مادہ ۴۱) عادت کا اعتبار کثرت یا غلبہ پر ہے۔

مادہ ۴۲) جو امر کہ غالب اور شایع ہو اوسکا اعتبار ہے نادر کا

مادہ ۴۳) جو امر کہ عرف مین معروف ہوگیا ہو وہ بمنزلہ شرط کے ہے۔

مادہ ۴۴) جو امر کہ تاجرون مین معروف ہوا ہو وہ اونمین بجائے مشروط بشرط کے ہے

مادہ ۴۵) جو امر کہ عرف سے ٹہرگیا ہو وہ گویا نص سے ثابت ہوگیا ہے۔

مادہ ۴۶) اگر ایک کام کے لئے ایک امر مانع ہے اور دوسرا اوسکے لئے مقتضی ہے تو مانع پر عمل کیا جاتا ہے مثلاً راہن بحق ملک تصرف کا مقتضی ہے اور حق مرتہن اوسکا مانع ہے تو جبتک مرہون مرتہن کے قبضہ مین ہے راہن نہین بیچ سکتا ہے۔

مادہ ۴۷) جو چیز کہ کسی چیز کے تابع ہے وہ اوسکے حکم مین بہی تابع ہے مثلاً حمل والے مادہ اگر بیچے جاوے تو حمل بہی اوسکے ساتہہ بکیگا۔

مادہ ۴۸) اور ایسے ہی تابع کا حکم علیحدہ نہین ہوسکتا ہے یعنے حمل بے اپنے ماکے نہین بک سکتا ہے

مادہ ۴۹) اگر ایک شخص کسی چیز کا مالک ہو تو جو چیزین کہ اوسکے لئے ضرور ہین سب کا مالک ہوگا مثلاً اگر کوئی ایک حویلی کا مالک ہوا تو راستہ وغیرہ کا بہی مالک ہوگا۔

ماده ۵۰) جب اصل جاتی رہتی ہے تو فرع بھی جاتی رہتی ہے مثلاً اگر ملک مین نرہا تو اوسکے حقوق راہ وغیرہ کا مالک نرہا (دیکھو ماده ۸۸۰)

ماده ۵۱) جو حق کہ ساقط ہوگیا مثل معدوم پھر نہین پیدا ہوسکتا ہے (دیکھو ماده ۸۷۳ و ۱۵۵۸ و ۱۵۶۴)

ماده ۵۲) جب اصل شئے زائل ہوگئی تو جو چیز کہ اوسکے ضمن مین ہے وہ بھی زائل ہوگی (دیکھو ماده ۱۵۶۶)

ماده ۵۳) جب اصل زائل ہوجاتی ہے تو بالضرور اوسکے بدل پر رجوع ہوتی ہے۔

ماده ۵۴) توابع مین ایسی چیزونکی حاجت پڑتی ہے کہ اوسکے غیر مین اونکی حاجت نہین ہے مثلاً مشتری نے اپنے بایع کو وکیل کیا مبیع پر قبضہ کرلے تو جائز نہوگا اور اگر مشتری نے بایع کو تھیلا دیا کہ غلہ ماپکے اوسمین بھردے اور بایع نے غلہ ماپکر اوسمین بھردیا تو یہہ مشتری کا قبضہ متصور ہوگا۔

ماده ۵۵) ابتدا مین جو چیز جائز نہووے وہ انتہا مین جائز ہوسکتی ہے مثلاً ہبہ حصہ مشترک کا جائز نہین ہے مگر جبکہ ایک قطعہ زمین ہبہ ہو اور پھر اوسمین کوئی اور بھی حقدار نکلا تو حصہ کا ہبہ باطل نہ ہوگا اگرچہ یہہ حصہ باقی بھی مشترک ہے

ماده ۵۶) بہ نسبت شروع کے آخر کار سہل ہے۔

ماده ۵۷) تبرع بدون قبضہ کے کامل نہین ہوتا ہے مثلاً ہبہ بغیر قبضہ کے پورا نہین ہوتا ہے

ماده ۵۸) رعیت پر مصلحت سے تصرف کرنا ہے۔

ماده ۵۹) ولایت خاص بہ نسبت ولایت عام کے قوی ہے یعنے متولی وقف بہ نسبت قاضی کے اولیٰ ہے۔

ماده ۶۰) کلام جبتک کہ مہمل نہو مہمل نکیا جاوے بلکہ اسکی معنی لئے جاوین۔

ماده ۶۱) جب حقیقی معنی نہ لے سکین تب مجازی لئے جاوینگی۔

ماده ۶۲) جب کلام کے نہ معنی حقیقی درست ہوسکین اور نہ مجازی تب لاچار کلام مہمل کیا جاویگا

ماده ۶۳) جس چیز کے اجزا نہوں اگر اوسمین سے بعض کا ذکر کرین تو بجائے ذکر کل کے ہوگا۔

ماده ۶۴) مطلق جبتک [illegible] ہے۔

مادہ (۶۵) جو چیز کہ حاضر و موجود ہے اوسکا وصف کہنا لغو ہی بلکہ غائب کا وصف کرنا معتبر ہے
مثلاً بایع نے اپنے گہوڑی اشہب کو جو روبروی مود ہے اوسم کہہ کر اشارہ کیا کہ وہ
سیہ گہوڑا ہے تو بیع صحیح ہوگی اشہب گہوڑا بک جائیگا۔ اور اگر گہوڑا موجود نہو
کہا کہ اشہب گہوڑا مین سے نے بیچا اور اوسم حاضر کیا تو بیع نہ ہوگی۔

مادہ (۶۶) سوال اگرچہ جواب مین مذکور نہو تو بہی جواب مین لیا جاویگا یہہ اوسی سوال
کا جواب ہی یعنے کوئی امر جو سوال مین تصدیق کے لئے مذکو ہوا اور او سکے تصدیق کرے تو گویا
اوس سوال کا اقرار کیا۔

مادہ (۶۷) ساکت یعنے خاموش پر کوئی قول نہ لگایا جائیگا مگر عند الحاجت و عند الضرورت یعنے
جب ضرورت واقع ہو تو کہین گے کہ اسی نے یہہ بات کہی اگرچہ وہ ساکت رہا۔

مادہ (۶۸) جس شئے کی حقیقت پر اطلاع دشوار ہو تو اوسکی دلیل ہی اوسکے قائم مقام ہوگی کہ
اوسکے ظاہر حال پر حکم ہو سکیگا (دیکہو مادہ ۱۶۸۳)۔

مادہ (۶۹) خط مثل خطاب ہے (دیکہو مادہ ۶۰۶)۔

مادہ (۷۰) گونگے کے جو اشارہ مقرر ہین وہ مثل بیان زبانی کے ہین۔

مادہ (۷۱) مترجم کا قول بحلف مقبول ہے۔

مادہ (۷۲) جو گمان کہ اوسمین خطا ظاہر ہوا اوسکا اعتبار نہین ہے۔

مادہ (۷۳) جو احتمال کہ دلیل سے پیدا ہوے اوسکے ساتہہ کوئی امر حجت نہین ہو سکتا ہے مثلاً
ایک مریض نے حالت مرض موت مین ایک اپنے وارث کے لئے قرض کا اقرار کیا تو یہہ اقرار
بسبب اس احتمال کے کہ مورث نے اور و نکے حرمان کے لئے کیا ہوگا اور یہہ احتمال بدلیل
مرض موت پیدا ہوتا ہے قبول نہ ہوگا جب تک کہ سب وارث اوسکی تصدیق نکرین اور اگر حالت
صحت مین ایک وارث کے قرض کا اقرار کرے تو صحیح ہے کیونکہ یہہ احتمال کہ اور وارثون کے حرمان کے
لئے کیا ہوگا بے دلیل ہے اور صرف توہم ہے۔

مادہ (۷۴) توہم کا اعتبار نہین ہے۔ (دیکہو مادہ ۱۲۰۸)

مادہ (۷۵) جو امر کہ بدلیل ثابت ہو وہ گویا بمعاینہ ثابت ہے۔

مادہ (۷۶) گواہ لانا مدعی پر اور قسم کہانا منکر پر لازم ہے

مادہ (۷۷) گواہ خلاف ظاہر کے ثابت کرنے کے لئے ہوتے ہے اور قسم

اسل دعوے باقی رہتا ہے۔

مادہ ۷۸) گواہ حجۃ متعدیہ ہے (کہ سوا مدعا علیہ کے اور پر بھی حکم جاری ہوسکتا ہے مثلاً گواہون سے ثابت ہوا کہ زید عمرو کا بیٹا ہے تو زید اوسکے باپ وغیرہ کا بھی وارث ہوسکتا ہے) اور اقرار حجۃ قاصرہ ہے۔ مثلاً عمرو نے اقرار کیا کہ زید میرا بھائی ہے تو فقط عمرو کے حصہ مین شریک ہوگا اور اوسکے بھائی وغیرہ کا وارث اور شریک نہوگا دیکھو مادہ ۱۶۴۲

مادہ ۷۹) آدمی اپنے اقرار سے پکڑا جاتا ہے (دیکھو مادہ ۱۵۸۷)

مادہ ۸۰) اگر حجۃ مین تناقض ہو تو وہ حجۃ حجۃ نہوگی یعنے شاہد جو اپنی شہادت سے پھر جائین تو وہ شہادت حجۃ نرہی گی لیکن اوس تناقض سے فیصلہ مین خلل نہ ہوگا اگر قبل تناقض فیصلہ ہوگیا ہو یعنے فیصلہ بدستور جاری ہوگا اور شاہد ونکو ضرر محکوم بہ دینا پڑے گا۔

(مادہ ۸۱) کبھی فرع پر حکم ثابت ہوتا ہے اور اصل پر ثابت نہین ہوتا ہے مثلاً ایک شخص نے اقرار کیا کہ مین زید کے قرض کا جو بکر پر ہے ضامن وکفیل ہون اور بکر اوسکا منکر ہے پس اس شخص پر زر دعوے زید کا لازم ہوگا (دیکھو مادہ ۸۷۸)

مادہ ۸۲) جو امر شرط پر متعلق ہو بہ ثبوت شرط ثابت ہے۔

مادہ ۸۳) جب تک کہ ممکن ہو شرط کی رعایت کرینگے۔

(مادہ ۸۴) جو وعدہ کہ بشکل شرط متعلق ہے لازم ہو جاتا ہے مثلاً ایک شخص نے زید کو کہا کہ تو اپنی یہہ چیز بکر کے ہاتھہ بیچدے اگر وہ قیمت ندیگا تو مین دونگا پس اگر مشتری ندیوے تو شخص مقر پر بسبب اوسکے وعدہ مشروط معلق کی قیمت لازم ہوگی۔

(مادہ ۸۵) خراج (اجرت) ضمان سے ساقط ہو جاتا ہے۔ ایک شخص ایک چیز اپنے استعمال مین لایا اور وہ چیز تلف ہوگئی اور کسی وجہ سے اوسپر ضمان ہے لازم آتا ہے تو بصورت مین خراج یعنے اجرت استعمال اوسپر لازم نہ آویگا۔ مثلاً ایک شخص نے بنجیار عیب گھوڑا خرید اور چند دن سوار ہوتا رہا اور بخیار عیب واپس کیا اس صورت مین قیمت جو پہلی دی تھی واپس لے لیگا اور نہ دی تھی تو اب کچھہ ندیگا اور اگر اتفاقاً اوسکے سوار ہونے سے گھوڑا مر جاتا تو قیمت خریدار پر لازم آئیگی تو اس صورت مین خراج لازم نہین آتا ہے۔

(مادہ ۸۶) اجرت اور ضمان دونون جمع نہین ہوسکتے ہین (دیکھو مادہ ۵۵۰)

(مادہ ۸۷) تاوان نفع کے ساتھ لازم ہے یعنے جو شخص نفع کا مستحق ہوگا وہ ضرر کا بھی متحمل ہوگا۔ (دیکھو مادہ ۱۱۵۲)
(مادہ ۸۸) نعمت بقدر نقمت اور نقمت بقدر نعمت (دیکھو مادہ ۵۰۶-۱۴۲۵-۱۲۲۶ او ۱۳۲۶)
(مادہ ۸۹) ہر کام اوسکے فاعل پر لگایا جاتا ہے نہ اوسپر کہ اوسنے حکم کیا ہو جبتک کہ فاعل پر جبر نہووے۔
(مادہ ۹۰) فعل اوسپر لگایا جاتا ہے جو اوسکا مرتکب ہو نہ اوسپر جو سبب ہو اگر ایک شخص نے راہ عام مین کنوا کھودا اور کسی اور نے ایک شخص کا جانور کنوے مین ڈالدیا تو یہہ شخص پکڑا جائیگا نہ کنوا کھودنے والا۔ (دیکھو مادہ ۹۲۵)
(مادہ ۹۱) جو امر شرعاً جائز ہو اوسکے سبب سے ضمان لازم نہین آتا ہے مثلاً ایک شخص نے اپنی زمین ملک مین کنوا کھودا اور اوسمین کسی کا جانور گر گیا تو کنوے والے پر کچھہ تاوان نہین ہے۔
(مادہ ۹۲) مرتکب فعل اگرچہ عمداً نہووے ضمان دیگا (دیکھو مادہ ۹۱۷)
(مادہ ۹۳) جو شخص کسی فعل کا سبب ہو بدون عمد کی ضمان نہ دیگا (دیکھو مادہ ۹۲۴)
(مادہ ۹۴) چوپائی جانور کی ضرر رسانی معاف ہے (دیکھو مادہ ۹۲۹)
(مادہ ۹۵) کسی کو حکم دینا کہ ملک غیر مین تصرف کرے باطل اور لغو ہے۔
(مادہ ۹۶) کسی کو یہہ جائز نہین ہے کہ ملک غیر مین بدون اوسکے حکم کے تصرف کرے
(مادہ ۹۷) کسی کو جائز نہین کہ بے وجہ شرعی کسی کا مال لے سکے۔
(مادہ ۹۸) اگر کسی شے کے ملک کا سبب بدل گیا تو گویا اوس شے کی ذات بدل گئی۔
(مادہ ۹۹) جو شخص کسی چیز کو اوسکے وقت سے پہلے طلب کرے تو وہ محروم رہتا ہے مثلاً ایک شخص نے اپنے بیٹے کو اسلئے مار ڈالا کہ گھر لیوے تو بسبب قتل کے گھر سے محروم رہیگا
(مادہ ۱۰۰) جو شخص ایک کام اپنی سعی سے پورا کر چکا پھر اوسکے خلاف پر اوسکی کوشش باطل ہے۔ (دیکھو مادہ ۱۰۲۴)

کتاب پہلی بیع کی بیان مین و اسمین ایک مقدمہ ہے اور سات باب ہین

مقدمہ مین وہ اصطلاحات فقہیہ ہین جو بیع سے متعلق ہین ۔

(مادہ ۱۰۱) تصرف پیدا کرنے کے لئے جو کلام پہلے صادر ہو وہ ایجاب ہے اور اوس سے تصرف ثابت اور واجب ہوتا ہے ۔

(مادہ ۱۰۲) تصرف پیدا کرنے کے لئے جو کلام ثانی صادر ہو وہ قبول ہے اور اوس سے عقد تمام ہوجاتی ہے (قبول وہ کلام ثانی ہے جو ایجاب یعنے کلام اول کے جواب مین صادر ہوا ہو ۔

(مادہ ۱۰۳) عاقدین کا آپسمین ایک امر کا التزام اور پیمان کرلینا عقد ہے جو ایجاب و قبول کے ربط دینے سے پیدا ہوتی ہے ۔

(مادہ ۱۰۴) ایجاب و قبول کو آپسمین ربط اور تعلق بوجہ شرعی ہونے کے جو اثر ہوتا ہے انعقاد کہتے ہین (یعنے ایک شخص مالک جنس اور دوسرا مالک قیمت ہوجاتا ہے) ۔

(مادہ ۱۰۵) مال بدلے مال کے برضائے باہمی لینا بیع ہے اور بیع کی ایک قسم وہ ہے کہ منعقد ہوتی ہے اور دوسری وہ قسم ہے کہ منعقد نہین ہوتی ہے ۔

(مادہ ۱۰۶) جو بیع کہ بوجہ مذکور منعقد ہوتی ہے وہ چار قسم ہے صحیح اور فاسد اور نافذ اور موقوف ۔

(مادہ ۱۰۷) بیع غیر منعقد وہ ہے جو منعقد ہی نہین ہوتی ہے وہ باطل ہے ۔

(مادہ ۱۰۸) وہ بیع کہ شرعا جائز اور مشروع ہو ذات مین بھی اور وصف مین بھی صحیح ہے ۔

(مادہ ۱۰۹) اور جو بیع کہ اصلا تو مشروع ہو اور باعتبار بعض وصف کے اوسمین فساد ہو اوسکو بیع فاسد کہتے ہین اوسکا ذکر ساتوین باب مین ہوگا ۔

(مادہ ۱۱۰) اور بیع اصلاً ہی مشروع نہو وہ بیع باطل ہے اوسکا ذکر بھی ساتوین باب مین ہوگا ۔

مادہ ۱۱۱) بیع موقوف وہ ہے جسمین حق غیر ہو اور وہ بیع فضولی ہے ۔

مادہ ۱۱۲ فضولی وہ شخص کہ غیر کے حق مین بلا اجازت تصرف کرے ۔

مادہ ۱۱۳ جس بیع مین حق غیر نہو وہ بیع نافذ ہے اور اوسکے دو قسم ہین لازم اور غیر لازم ۔

(مادہ ۱۱۴) جسمین خیارات وغیرہ نہون وہ بیع نافذ لازم ہے۔

(مادہ ۱۱۵) اور جسمین خیار ہو وہ بیع نافذ غیر لازم ہے

(مادہ ۱۱۶) دو نوعاقدون مین کسی کو اختیار ہونا کہ بیع جاری رکھین یا فسخ کرین اوسکو خیار کہتے ہین۔

(مادہ ۱۱۷) بیع قطعی کو بیع بات کہتے ہین۔

(مادہ ۱۱۸) اگر بیع مین یہہ شرط ہو کہ جب بایع قیمت واپس کردے تو مشتری جنس واپس کردے اسکو بیع بالوفا کہتے ہین اور اسمین تین صورتین ہین ایک بیع جائز ہی ہے کیونکہ طرفین نفع لینے کے بالاستقلال مجاز ہین۔ اور یہہ بیع فاسد ہے کیونکہ طرفین ہر وقت فسخ عقد کے مختار ہین۔ اور یہہ عقد رہن بھی ہے کیونکہ مشتری کو یہہ قدرت نہین ہے کہ جنس کو کسی اور کے ہاتہہ بیچ سکے۔

(مادہ ۱۱۹) بیع الاستغلال (بیع نفع لینے کی) بیع بالوفا ہے کہ جسمین بایع یہہ شرط کرے کہ مین یہہ مال باجرت بکرایہ لونگا۔ (یہہ قسم اور کتابون مین نہین پائی گئی) اور یہہ صورت جو بیان کی گئی ہے ازروے قواعد فقہ کے بیع فاسد ہے۔

(مادہ ۱۲۰) بیع باعتبار حالات بیع کے چار قسم ہے ایک بیع مال بمقابلہ قیمت کے یہہ قسم جو بہت مشہور ہے اسکو بیع کہتے ہین دوم بیع صرف سوم بیع مقایضہ چہارم بیع السلم۔

(مادہ ۱۲۱) بیع صرف جسمین نقد کو نقد کے بدلے بیچتے ہین۔

(مادہ ۱۲۲) بیع مقایضہ جسمین جنس کو جنس کے بدلے بیچتے ہین اور کسی جانب نقد نہو

(مادہ ۱۲۳) بیع سلم قیمت پیشگی اور فی الحال دینا اور جنس مبیع بعد ایک مدت کے لینا۔

(مادہ ۱۲۴) استصناع ایک عقد ہے جو اہل صنعت یعنی کاریگر سے کیجاتی ہے سو کاریگر تو صانع اور مشتری مستصنع اور شی مصنوع ہے۔

(مادہ ۱۲۵) جس چیز کا کہ انسان مالک ہوسکے ہو یا نفع ہو وہ ملک ہے

(مادہ ۱۲۶) جس چیز کہ انسانکی طبیعت مایل ہو اور اوسکو اپنی حاجت کے لئے ذخیرہ کرسکے اوسکو مال کہتے ہین منقول ہو یا غیر منقول۔

(ماده ۱۲۷) مال قیمتی) کے دو معنے مین ایک وہ مال کہ جس سے نفع لیا جاوے
دویم مال محرز (جسکو اپنے قبضہ مین کرلیا ہو) مثلاً مچھلی کہ دریا مین ہے متقوم
نہین ہے اور جب اوسکو پکڑکر اپنے قبضہ مین کرلیا تو اب متقوم ہوگئے۔

(ماده ۱۲۸) مال منقول وہ ہے کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ جاسکے
مثلاً نقد اور جانور اور اسباب اور ماپنے اور تولنے کے چیزین (اور غلام
اور باندی)

(ماده ۱۲۹) مال غیر منقول جو ایک جائے سے دوسری جائے نہ جاسکے
مثل مکانات اور زمین جسکو عقار کہتے ہین

(ماده ۱۳۰) نقود جو نقد کی جمع ہے سونہ اور چاندی پر بولا جاتا ہے۔

(ماده ۱۳۱) عروض جو جمع عرض کی ہے اور ر بھی متحرک سے ہے صرف متاع
اور قماشش کو کہتے ہین نقود اور حیوانات اور کیلات اور موزونات
پر نہین بولتے ہین۔

(ماده ۱۳۲) مقدرات وہ ہین کہ ماپ کے ماپنے اور تولنے اور گننے
اور گز کے ماپنے سے اونکی مقدار متعین ہوتی ہے۔

(ماده ۱۳۳) کیلی وہ چیز ہے جو ماپ سے ماپی جائے۔

(ماده ۱۳۴) وزنی جو چیز کہ تولے جائے۔

(ماده ۱۳۵) عددی جو گنے جائے۔

(ماده ۱۳۶) ذرعی جو گز سے ماپے جاوے۔

(ماده ۱۳۷) محدود جسکے حد اور اطراف متعین ہوسکین۔

(ماده ۱۳۸) مشاع وہ ہے جسمین حصہ مشترک ہون۔

(ماده ۱۳۹) حصہ شایع وہ ہے جو شی مشترک کی ہر ہر جز مین پھیلا ہوا ہو

(ماده ۱۴۰) جنس جو چیز کے افراد مین باعتبار غرض کے تفاوت فاحش
نہو وہ جنس ہے مثلاً انسان جنس ہے کہ اوسکی افراد مرد زن سے خدمت لینے
مین فرق نہین ہے۔

(ماده ۱۴۱) بیع جزاف و مجازفہ وہ ہے کہ جسمین بیع مجموعہ بے بیان مقدار کے ہو

جزاف معرب گزاف آسان گرفتن کار

(مادہ ۱۴۲) حق المرور راہ چلنے کا حق ملک غیر مین ہو۔
(مادہ ۱۴۳) حق الشرب نہر مین سے پانی لینے کا حصہ معین ہو۔
(مادہ ۱۴۴) حق المسیل پانی اور بدررو اور پرنالہ کے جاری ہونیکا حق جو گھر مین سے باہر کو نکلے - اور راولتی کا پانی باہر کے طرف گرنے
(مادہ ۱۴۵) مثلی وہ شے ہے کہ اوسکا مثل اور ہم شکل بلا تفاوت معتدبہ کے بازار مین ملتا ہو۔
(مادہ ۱۴۶) قیمتی وہ چیز ہے کہ جسکا مثل نہوا اور اگر ہو تو قیمت مین بہت تفاوت ہو۔
(مادہ ۱۴۷) عددیات وہ چیز ہین کہ شمار ہوکر بکین اور اونکی قیمت مین فرق نہو اونکو مثلیات بھی کہتے ہین (مثلاً انڈے متقاربہ)
(مادہ ۱۴۸) عددیات متفاوتہ جو ہر فرد کی قیمت مین فرق ہے اونکو قیمتی کہتے ہین (مثلاً بکریان)
(مادہ ۱۴۹) بیع مبادلہ المال بالمال ہے اور ایجاب و قبول کو بھی کہتے ہین کیونکہ یہہ مبادلہ مذکور پر دلالت کرتے ہین۔
(مادہ ۱۵۰) مبیع محل بیع ہے۔
(مادہ ۱۵۱) مبیع جو چیز بکتی ہے یعنی جو اصل مال بیع مین متعین ہوتا ہے اور وہ ہے معاملہ بیع مین مقصود ہے کیونکہ انتفاع اور سود عین مال سے ہوتا ہے اور زر ثمن تو مبادلہ کا وسیلہ ہے۔
(مادہ ۱۵۲) ثمن جو چیز کہ بیع کے بدلے دیا جاتا ہے اور ذمہ پر لازم ہوتا ہے۔
(مادہ ۱۵۳) ثمن مسمی جو عاقدین اپنے مین وقت بیع کے برضامندی قیمت متعین کرلیوین خواہ قیمت حقیقی کے برابر ہو یا اوس سے کم ہو یا اوس سے زائد
(مادہ ۱۵۴) قیمت ثمن حقیقی ہے (قیمت وہ ہے جو بازار مین جانچنے والے اور آنکنے والے مول کہین)
(مادہ ۱۵۵) مثمن جو چیز کہ بعوض ثمن کے بکے (یعنے مبیع)

(مادہ ۱۵۶) تاجیل ادای دین کے لیے کوئی وقت معین ٹھہرانا۔
(مادہ ۱۵۷) تقسیط اداے دین بتفاریق اور باوقات یعنی قسط قسط ادا کرنا
(مادہ ۱۵۸) دین جو ذمہ پر ثابت ہووے مثلاً دراہم جو نقد موجود نہوں یا مثلاً دراہم اور گیہون کا ڈہیر موجود تو ہے پر جبتک کہ گن کر یا تول کر جدا اور ادا نکرین سب دین سمجھے (دین جو معاملہ بیع وغیرہ سے ذمہ پر لازم اوے۔
(مادہ ۱۵۹) عین جو تیجے بیع وغیرہ مین معین اور مشخص کرین مثلاً گہر اور گہوڑے اور کرسی اور ڈہیر گیہون کا اور ڈہیر دراہم کا۔
(مادہ ۱۶۰) بایع جو بیچے۔
(مادہ ۱۶۱) مشتری جو خریدے۔
(مادہ ۱۶۲) متبایعان بایع اور مشتری عاقدین (اور متعاقدین بہی کہتے ہین
(مادہ ۱۶۳) عقد بیع جو ہو چکی ہو اوسکا زایل کرنا اقالہ ہے۔
(مادہ ۱۶۴) التغریر بیع کا ایسا وصف بیان کرنا جو حقیقت مین اوسمین نہو (دہوکا دینا)
(مادہ ۱۶۵) بیسوان حصہ عروض کی قیمت مین اور دسوان حصہ حیوانات کے قیمت مین اور پانچوان حصہ زمین کی قیمت مین یا زیادہ غبن فاحش ہے۔
(مادہ ۱۶۶) جو چیز کہ کوئی اوسکی آغاز کا جاننے والا موجود نہو قدیم تصور کیجایگی

پہلا باب اون مسایل کا ذکر جو عقد بیع سے متعلق ہین اور اوسمین پانچ فصل ہین۔

فصل اول جو امور بیع کے رکن سے متعلق ہین۔

(مادہ ۱۶۷) بیع ایجاب وقبول سے منعقد ہوتی ہے۔
(مادہ ۱۶۸) ہر شہر کی اصطلاح مین جو دو لفظ بیع کے لیے مستعمل ہوتے ہین ایجاب وقبول ہین۔
(مادہ ۱۶۹) ایجاب وقبول دونو ماضی کے صیغہ ہوتے ہین مثلاً مین نے بیچا اور مین نے خریدا جو لفظ اول کہا جاوے وہ ایجاب ہے اور جو بعد کہا جاوے وہ قبول ہے مثلاً بایع کہے مین نے بیچا اور مشتری کہے مین

سے نے مول لیا تو قول بایع ایجاب ہے اور قول مشتری قبول ہے
اور اگر مشتری اول کہے کہ مین نے خریدا اور ایسے ہی جو الفاظ کہ مالک کرنے
اور مالک ہونے پر دلالت کرتے ہین مثلاً بایع کہے کہ مین نے عطا کیا یا مالک
کیا اور مشتری کہے مین نے لیا یا مالک ہوا یا راضی ہوا ان سے بھی بیع منعقد ہوجاتی ہے

(مادہ ۱۷۰) صیغہ مضارع سے کہ صرف حال پر دلالت کرے بیع منعقد ہوجاتی
ہے مثلاً اب بیچتا ہون یا اب مول لیتا ہون اور اگر صرف استقبال مراد ہے
تو بیع منعقد نہین ہوسکتی ہے۔

(مادہ ۱۷۱) صیغہ استقبال فقط وعدہ ہے مثلاً بیچون گا یا خریدونگا اس سے
انعقاد نہین ہوسکتا ہے۔

(مادہ ۱۷۲) صیغہ امر سے بیع منعقد نہین ہوتی ہے مثلاً بیچ دے یا خرید لے
مگر جب کہ باقتضاء کلام حال پر دلالت کرے مثلاً مشتری نے بایع سے کہا کہ یہہ
مال اتنے درم کو میرے ہاتھہ بیچ دے بایع نے کہا کہ مین نے بیچا بیع نہوگی۔
اور اگر بایع نے مشتری کو کہا کہ یہہ مال اتنے کو لیلو مشتری نے کہا کہ مین نے لے لیا
پھر بایع نے کہا کہ لیلو یا کہا اللہ برکت دے تو بیع ہوگئی کیونکہ یہہ کلمات قبول پر دلالت کرتے ہین

(مادہ ۱۷۳) جیسا ایجاب وقبول روبرو کے ہوتا ہے ویسا ہی بذریعہ خط وکتابت کے ہوسکتا ہے

(مادہ ۱۷۴) جو اشارہ گونگے کے لئے مقرر ہین اونسے گونگہ کا ایجاب وقبول ہوتا ہے۔

(مادہ ۱۷۵) چونکہ یہہ ثابت ہے کہ ایجاب وقبول پر رضامندی طرفین ہوتا ہے اگر
کوئی فعل ایسا ہو کہ تراضی پر دلالت کرے تو بیع منعقد ہوجاویگی اسکو بیع بالتعاطی کہتے
ہین اگرچہ لفظاً ایجاب وقبول نہو مثلاً مشتری نے نان بائی کو کچھ پیسے دیے اور اسنے کچھ روٹی
اوسکو دے تو یہہ بیع منعقد ہوگئی یا مشتری نے کچھ پیسہ بایع کو دیدیے اور ایک جنس اسباب
اوٹھا لیا بایع چپ رہا یا مشتری نے پانچ دینار گیہون والے کو دیکر کہا کہ ایک دینار کیسے گیہون کتنے
کو دیتا ہے بایع بولا ایک دینار کو مشتری چپ ہوگیا اور گیہون طلب کیے بایع نے کہا کل دونگا
بیع منعقد ہوگئی اگرچہ ایجاب وقبول نہوا۔ اور بایع کل کے روز اسی بہاؤ گیہون دیگا اگرچہ
کل ڈیڑھ دینار کو ایک مد ہوگیا۔ اور ایسے ہی اوسکے برعکس بھی ہوگا یعنی جب سستے ہوجاوین
تب بھی مشتری اوسی بہاؤ سے لیگا۔ اور ایسا ہی کہ اگر قصائی کو پانچ قرش دیکر کہا کہ اس جانب

سے بکریگا گوشت کاٹ دے اوسنے اوسی جانب کا گوشت کاٹ کر تولدیا مشتری لے لیگا اور اوسکو یہہ اختیار نہوگا کہ نہ لے سکے۔ (مد ایک رطل و ثلث رطل ہے یا جسقدر کہ آدمی اپنے دونوں ہاتہہ پھیلا کر لے سکے اسی لئے اوسکو مد کہتے ہین)

(مادہ ۱۷۶) اگر بیع مین تبدل ثمن کے لئے تکرار ہو مثلاً بایع نے کہا کہ ثمن زیادہ کر دیا مشتری نے اوسکو کہا کہ کچھہ کم کر دو تو جو قول کہ آخر ہوگا اوسپر بیع منعقد ہوگی

فصل دویم اس بیان مین کہ قبول و ایجاب آپسمین موافق ہووین۔

(مادہ ۱۷۷) اگر ایک ایجاب کرے تو قبول اوسکے مطابق ہونا چاہئے نہ ثمن مین زیادہ و کم نہ مبیع مین زیادہ و کم نہ اوسکے خلاف مثلاً بایع نے کہا کہ یہہ تہان ایکسو قرش کو مین نے بیچا تو مشتری اسی بیان پر قبول کرسکتا ہے۔ نہ یہہ کہ کل تہان یا نصف تہان پچاس قرش کو۔ اور اگر بایع نے کہا کہ یہہ دو گہوڑے تین ہزار قرش کو مین نے بیچے تو چاہئے کہ مشتری تین ہزار کو دونو گہوڑے لیوے نہ یہہ کہ ایک گہوڑا ڈیڑہ ہزار قرش کو لیوے

(مادہ ۱۷۸) اگر مقدار ایجاب و قبول مین ضمناً مذکور ہو گی تو یہہ موافقت ضمنی کافی ہوگی مثلاً بایع نے کہا کہ یہہ مال ایکہزار قرش کو مین نے بیچا مشتری بولا کہ مین نے ڈیڑہ ہزار کو خریدا تو ایک ہزار پر دونو کا اتفاق ہو گیا اور بیع منعقد ہوگی۔ اگر اس صورت مین بایع اسی مجلس مین پانچ سو بھی قبول کرلے تو ڈیڑہ ہزار پر بیع ہو کر پانچ سو قرش مشتری زیادہ دیگا۔ اور ایسی ہی اگر مشتری نے کہا کہ مین نے ایکہزار قرش کو یہہ مال مول لیا اور بایع بولا کہ اٹہہ سو قرش کو مین نے بیچا تو اٹہہ سو قرش پر بیع منعقد ہوگی اور دو سو قرش مشتری کم دیگا

(مادہ ۱۷۹) چند چیزونکے لئے جو ایک ہی صفقہ مین ایجاب کیا گیا خواہ ہر ایک کی قیمت جدا جدا بیان ہووے یا نہووے تو بہی مشتری کل اشیا پر بعوض کل قیمت کے قبول کرے گا نہ یہہ کہ ایک ایک چیز کو اوسکی قیمت سے جو بیان ہوئی ہے لے سکے کیونکہ تفریق صفقہ لازم آتا ہے مثلاً بایع نے کہا کہ یہ دو گہوڑے تین ہزار کو مین نے بیچے یہ گہوڑا دو ہزار قرش کا ہے اور دوسرا ایکہزار کا یا یہہ دونو ڈیڑہ ڈیڑہ ہزار کے ہین تو دونون گہوڑے تین ہزار قرش کو لیگا نہ یہہ ایک ہزار کو اور دوسرا دو ہزار کو کیونکہ ایجاب تو ایک ہی تہا جدا جدا قبول ہو تو مگر

ہوسکتا ہے اور ایسی ہی اگر بایع نے کہا کہ مین نے یہہ تین تہان بیچے کہ ہر ایک کی
قیمت ایک ایک سو قرش ہے مشتری نے کہا کہ ایک تہان سو قرش کو مین نے لیا یا دو تہان
دو سو قرش کو مین نے لئے تو بیع نہو گی۔

(مادہ ۱۸۰) اگر چند اشیا کی قیمت جدا جدا بیان ہووے اور ہر شئے کے لئے ایجاب بہی جدا جدا کیا
تو ہر ایک شئے کے لئے قبول بہی جدا جدا ہو سکتا ہے اور ہر ایک کی بیع علاحدہ ہو سکیگی مثلاً
کہا کہ یہہ شئے ایک ہزار کو مین نے بیچی اور یہہ دوسری شئے دو ہزار کو مین نے بیچی اب مشتری
جسکو چاہے اوسکی قیمت سے لے سکتا ہے (صفقہ ہاتہہ پر ہاتہہ مارنیکو کہتے ہین اور عرب
مین دستور تہا کہ جب کوئی معاملہ کرتے تہے تو آپسمین ہاتہہ پر ہاتہہ مارتے تہے کہ یہہ معاملہ
طے ہو گیا اور اس سے کوئی نہ پہرے گا اسلئے اب بجاے عقد کے صفقہ بولا جاتا ہے

فصل سویم مجلس بیع کا حق کب تک ہے

(مادہ ۱۸۱) اوس جاے کو جہان عاقدین عقد بیع کے لئے جمع ہون مجلس بیع کہتے ہین
(مادہ ۱۸۲) ایجاب کے بعد جبتک کہ اوسی مجلس مین قبول صادر نہووے اور مجلس دراز ہے
ایجاب کہنے والے کو اختیار رہے کہ اپنے ایجاب پر قایم رہے یا نرہے مثلاً ایک نے
کہا کہ مین نے بیچا یا کہ مین نے مول لیا اور فوراً دوسرے نے یہہ نہ کہا کہ مین نے لیا یا بیچا یا
بلکہ بہت دیر کے بعد مجلس کے تمام ہونے سے پہلے کہا تو بیع متحقق ہو گی اگرچہ مجلس بہت دیر تک رہے
(مادہ ۱۸۳) اگر مجلس بیع مین ایک نے ایجاب کے بعد قبول سے پہلے ایسا فعل کیا کہ اعراض پر
دلالت کرے تو ایجاب باطل ہو جائیگا اور اوسکے بعد جو قبول واقع ہوا اوسکا اعتبار نہین
مثلاً ایک نے کہا کہ مین نے بیچا یا کہا کہ مین نے خریدا اور دوسرا قبول کرنے سے پہلے کسی
اور کلام کے ساتہہ مشغول ہوا کہ بیع سے اوسکو علاقہ نہین تو ایجاب باطل ہو گیا
اور اوسکے بعد قبول کا اعتبار نہین اگرچہ مجلس تمام نہو۔

(مادہ ۱۸۴) اگر ایجاب کے بعد بایع نے قبل قبول اعراض کیا تو ایجاب باطل ہوا
اور اوسی مجلس مین دوسرے نے قبول کیا تو بیع نہو گی مثلاً بایع نے کہا کہ مین نے یہہ
متاع بیچی پہر اوس سے پہر گیا اب مشتری کہے کہ مین نے یہہ متاع خریدی تو بیع نہو گی۔

(مادہ ۱۸۵) اگر مجلس بیع مین ایکبار ایجاب ہوا اور ابھی قبول نہوا تہا کہ اوسی نے دوبارہ
ایجاب کیا تو ایجاب اول لغو ہو جائیگا مثلاً بایع نے کہا کہ یہہ شئے ایکسو قرش کو

مین نے بیچی اور ابھی قبول نہوا تھا کہ بایع نے کہا کہ مین نے ایکسو پچیس قرش کو بیچی تو ایجاب اول لغو متصور ہوگا اور قبول ایجاب ثانی پر ہو سکیگا۔

فصل چہارم جو بیع کہ بہ شرط واقع ہو اوسکا بیان

(مادہ ۱۸۶) جو شرط کہ بیع مین کیجائے اگر موافق او مقتضائے عقد کے ہے تو بیع بھی صحیح ہے اور شرط بھی معتبر مثلاً بایع نے یہہ شرط کی کہ جب تک قیمت نہ لونگا مبیع نہ دونگا تو یہہ صحیح ہے کیونکہ قبضہ منجملہ مقتضی عقد کے ہے۔

(مادہ ۱۸۷) جو شرط کہ بیع کی تاکید کرے بیع صحیح ہے اور شرط بھی معتبر ہے مثلاً بایع نے یہہ شرط کی کہ مشتری اپنی فلان چیز اوسکے پاس گروی کر جاوے اور قیمت کا ضامن دے تو یہہ بیع صحیح ہے اور یہہ شرط تسلیم قیمت کے لئے موید ہے جو مقتضائے عقد ہے۔

(مادہ ۱۸۸) جو امر کہ بلدہ مین متعارف اور مشہور ہو اوسکا شرط کرنا صحیح ہے مثلاً مشتری نے کہا کہ مین نے یہہ پوستین اس شرط پر خریدا کہ اوسکو استر لگا دے یا قفل خریدا کہ کیواڑ مین لگا دے یا کپڑہ لیا کہ اوسکو پیوند لگا دے تو بیع صحیح ہوگی اور بایع پر اس شرط کا پورا کرنا لازم ہوگا۔

(مادہ ۱۸۹) اگر ایسی شرط کی کہ جسمین طرفین کا کچھہ فایدہ نہین ہے تو بیع صحیح اور شرط لغو ہے مثلاً یہہ کہا کہ یہہ گھوڑا اس شرط پر مین نے بیچا کہ کسی اور کے ہاتھہ نہ بیچنا یا اوسکو چراگاہ مین چھوڑ دینا تو بیع صحیح ہے اور شرط لغو ہے۔

فصل پنجم اقالہ یعنی فسخ بیع کے بیان مین

(مادہ ۱۹۰) عاقدین کو اختیار ہے کہ برضامندی بیع فسخ کر دین۔

(مادہ ۱۹۱) اقالہ مثل بیع کے ایجاب و قبول سے ہوتا ہے مثلاً ایک نے کہا کہ مینے بیع اقالہ کیا یا فسخ کیا اور دوسرے نے کہا کہ مینے قبول کیا یا کسی نے یہہ کہا کہ بیع مجکو اقالہ کر دے اور دوسرا بولا کہ مین نے کر دیا اقالہ صحیح ہوا اور بیع فسخ ہوگئی۔

(مادہ ۱۹۲) اقالہ تعاطی سے بھی جو قایم مقام ایجاب و قبول کے ہے صحیح ہوتا ہے۔

(مادہ ۱۹۳) جیسا بیع مین مجلس ایک ہونا لازم ہے ویسا ہی اقالہ مین لازم ہے یعنی لازم ہے کہ قبول اقالہ مجلس ایجاب مین کیا جاوے اگر اوسی مجلس مین بعد ایجاب کے قبول سے پہلے کسی نے انمین سے ایسا کام یا کلام کیا کہ اعراض پر دلالت کرے یا بعد ایجاب کے قبول سے پہلے مجلس برخاست ہوئی تو اب اقالہ نہوگا اور قبول لغو ہوگا۔

(مادہ ۱۹۴) مگر شرط یہہ ہے کہ مبیع مشتری کے پاس موجود ہوا اگر مبیع تلف ہوگئی تو اقالہ صحیح نہوگا
(مادہ ۱۹۵) اگر مبیع کچہہ تلف ہوگئی تو باقی مین اقالہ بمقدار اوسکے قیمت کے صحیح ہوگا مثلاً
ایک قطعہ زمین معہ زراعت خریدا اور کچہہ زراعت مشتری نے کاٹ لی تو زمین او رباقی زراعت
مین بقدر قیمت اقالہ ہوسکتا ہے۔
(مادہ ۱۹۶) قیمت کا تلف ہوجانا اقالہ کو منع نہین کرتا ہے (کیونکہ قیمت متعین نہین
ہوتی ہے جو روپیہ کہ مشتری نے دیا تہا اگر نہو تو اور روپیہ اوسکے عوض دے سکتا ہے۔

باب دوم جو مسائل کہ بیع کے ساتہہ متعلق ہین اور اسمین چار فصلین ہین۔

پہلی فصل بیع کے شرائط اور اوصاف کے بیان مین

(مادہ ۱۹۷) لازم ہے کہ مبیع موجود ہووے۔
(مادہ ۱۹۸) لازم ہے کہ مبیع ایسی ہو کہ بایع اوسکے دیدینے پر قدرت رکہتا ہو۔
(مادہ ۱۹۹) لازم ہے کہ مبیع مال متقوم یعنی قیمتی ہو۔
(مادہ ۲۰۰) لازم ہے کہ مبیع مشتریکو معلوم ہو۔
(مادہ ۲۰۱) مبیع کے جب احوال اور اوصاف ایسے بیان ہون کہ اور چیزون سے
اوسکو تمیز ہوجاوے تب مبیع معلوم ہوجاتی ہے مثلاً اتنے سیر گیہون حورانیہ (بنسے)
بیچی یا کوئی زمین اوسکے حدود بیان کرکے بیچی تو مبیع معلوم ہوگئی اور بیع صحیح ہوگئی۔
(مادہ ۲۰۲) جب مجلس بیع مین مبیع موجود ہو تو صرف اشارہ اوسکے طرف کافی ہے
مثلاً بایع نے کہا یہہ جانور مین نے بیچا اور مشتری اوسکو دیکہہ رہا ہے اور بولا کہ مینے
یہہ جانور قبول لے لیا بیع صحیح ہے۔
(مادہ ۲۰۳) یہہ ہی کافی ہے کہ مبیع مشتریکو معلوم ہووے تو کچہہ ضرورت نہین ہے
کہ مبیع کا بیان اور اوسکی تعریف کسی اور وجہہ سے کیجاوے۔
(مادہ ۲۰۴) جب مبیع کو متعین کیا تو وہ متعین ہوگئی یعنی بایع نے سامان موجود
مجلس کے طرف اشارہ کرکے کہا کہ مین نے یہہ سامان بیچا اور مشتری نے قبول کرلیا تو بایع پر
لازم ہے کہ وہی سامان معینہ مشتری کو دیدیوے اور نہ اوسکو اختیار نہین ہے کہ اور سامان
اوسی کے جنس کا دیوے۔

فصل دویم بیان اون چیزونکا کہ اونکی بیع جایز ہے اور اون چیزونکا کہ اونکی بیع جایز نہین ہے

(مادہ ۲۰۵) معدوم کی بیع باطل ہے اور جو پھل کہ ابھی ظاہر نہین ہوا اسکی بھی بیع باطل ہے
(مادہ ۲۰۶) اگر درخت پر تمام پھل ابھی بار نمودار ہو گئے خواہ قابل کہانے کے ہون یا نہون اونکی بیع صحیح ہے۔
(مادہ ۲۰۷) جو پھل کہ ایک ہی بار نمودار نہین ہوتے ہین بلکہ تہوڑے تہوڑے نمودار ہوتے ہین مثلاً میوہ اور پھول اور پتا اور ترکاریان تو جب تہوڑے سے نمودار ہوے اونکی بیع مع اونکی جو نمودار ہونے جائین گے ایک ہی صفقہ مین صحیح ہوگی۔
(مادہ ۲۰۸) جب کوئی چیز بیچی اور اوسکی جنس بیان کر دی اور پہر ظاہر ہوا کہ مبیع اور جنس کی ہی تو بیع باطل ہے مثلاً شیشہ یہ کہکر بیچا کہ وہ الماس ہے تو بیع باطل ہے۔
(مادہ ۲۰۹) جو ایسی چیز ہو کہ بایع اوسکے دینے پر قدرت نرکہتا ہو اوسکی بیع باطل ہے مثلاً کشتی دریا مین ڈوب گئی اور اوسکو نکال نہین سکتے ہین یا کوئی جانور بہاگ گیا کہ اوسکی پکڑنے اور دینے پر قدرت نہین ہے۔
(مادہ ۲۱۰) جو چیز کہ لوگ اوسکو مال نہین جانتے ہین اوسکا خرید و فروخت باطل ہے مثلاً مردار جانور اور یا آزاد آدمی۔
(مادہ ۲۱۱) جو مال کہ قیمتی نہو اوسکی بیع باطل ہے۔
(مادہ ۲۱۲) ایسی چیز کے بدلہ خریدنا کہ قیمتی نہووے فاسد ہے۔
(مادہ ۲۱۳) مجہول کی بیع فاسد ہے مثلاً بایع نے کہے جتنے چیز ین میری ملک مین سب مین نے بیچین اور مشتری نے کہا کہ مین نے خریدین پر وہ ان چیزونکو پہچانتا بھی نہین ہے تو یہہ بیع فاسد ہے۔
(مادہ ۲۱۴) حصہ مشترک معلوم کا بیچنا بدون جدا کرنیکے صحیح ہے مثلاً زمین مین سے تہائی یا آدہا --- یا دسوان حصہ کو تقسیم ہو کر جدا نہوا ہو بک سکتا ہے
(مادہ ۲۱۵) بے اجازت شریک کے اپنا حصہ مشترک و معلوم بیچنا صحیح ہے
(مادہ ۲۱۶) حق مرور اور حق شرب اور حق مسیل زمین کے ساتہہ بک سکتے ہین اور پانی نالے کے ساتہہ بک سکتا ہے۔

فصل سوم جو مسایل کہ کیفیت بیع سے متعلق ہین۔

(مادہ ۲۱۷) جیسا بیع موزونات اور مکیلات اور عددیات اور مذروعات کے

تولنے اور ماپنے اور گز سے ماپنے سے بیع صحیح ہے ایسا ہی اندازہ اور اٹکل پر
بھی اونکا بیچنا جائز ہے مثلاً گیہوں - یا انگور کا ڈھیر اندازہ اور اٹکل سے بیچا یا
کوئی سامان اندازہ اور اٹکل سے کرایہ لیا یا دوسری جائی اوٹھا کر لے گیا یہ سب صحیح ہے

(مادہ ۲۱۸) اگر اس شرط پر بیچا کہ ایک پیمانہ معین یا ایک بٹ معین سے ماپ دینے
یا تولدے بیع صحیح ہے اگرچہ مقدار پیمانہ کی اور وزن بٹ کا معلوم نہو

(مادہ ۲۱۹) جو چیز کہ تنہا بک سکے اوسکا استثنا جائز ہے مثلاً خوشہ انگور جو
تنہا بیچے جاتے ہیں یہہ بھی جائز ہے کہ ایک درخت کے سب انگور اس شرط پر بیچیں
کہ دو چار سیر اوس میں سے نکال لیں گے -

(مادہ ۲۲۰) معدودات کی بیع ایک ہی صفقہ میں باوجود بیان قیمت ہر فرد اور
ہر قسم کی جائز ہے مثلاً ایک ڈھیر گیہوں کا یا (۶۰) صاع لکڑیوں کی ایک کشتی یا ایک ریوڑ
بکریوں کا یا ایک طاقہ بانات کا اس بیان پر کہ ایک ماپ گیہوں کی یا ایک سو رطل لکڑی کی یا
ایک بکری کی یا ایک گز بانات کی یہہ قیمت ہے (صاع قریب پانچ سیر کے ہے اور رطل قریب آدھ سیر کے)

(مادہ ۲۲۱) جیسا زمین گز اور جریب سے ماپ کر بک سکتی ہے ایسی ہی فقط حدود
بیان ہو کر بھی بک سکتی ہے -

(مادہ ۲۲۲) جس مقدار پر بیع ہو گی اوسی کا اعتبار ہے نہ اوسکے سوا -

(مادہ ۲۲۳) مکیلات اور عددیات متقاربہ اور وہ موزونات کہ جنکے تھوڑے
تھوڑے بیچنے میں نقصان نہیں ہو سکتا ہے جملہ کے مقدار بیان کر کے بیچیں تو بیع صحیح
ہوگی خواہ کل کی قیمت بیان کریں یا ہر ہر کیل اور عدد اور رطل کی قیمت بیان ہو
وقت تسلیم کے اگر مبیع پوری ہے تو بیع لازم ہوگی اور اگر نقصان ہو تو مشتری چاہے
بیع فسخ کر دے یا جسقدر موجود ہے اوسکی قیمت پر لیوے اور اگر زیادہ نکلے تو زاید حق بایع
ہے لیلیگا مثلاً بایع نے کہا کہ یہہ گیہوں پچاس کیل میں پانچ سو قرش کو یا پچاس کیل میں
اور ہر کیل دس قرش کو ہے اور وقت تسلیم بھی پچاس کیل نکلے بیع لازم ہوگی اور اگر
پینتالیس کیل ہوں تو مشتری چاہے بیع فسخ کرے اور چاہے چار سو پچاس قرش کو خریدے
اور اگر چھپن کیل ہوں تو پانچ زاید بایع کے ہیں اور ایسی ہی اگر ایک سو انڈے اس بیان
سے بیچے کہ یہہ سب پچاس قرش کے ہیں اور وقت تسلیم بھی اتنے ہی نکلے تو بیع لازم

اور اگر تو کی مین تو مشتری چاہے بیع فسخ کرے یا چاہے لیوے انڈے سینتالیس قرش کو
لیوے اور اگر انچاس نکلے تو دو قرش بایع کے ہین اور ایسے ہی ایک مشک گھی کی بیچ کہ
اس مین سو رطل گھی ہے اسی قیاس پر جو ذکر ہوا

(مادہ ۲۲۴) اور اگر موزون ایسی شئے ہے کہ اسکے ٹکڑے کرنے سے نقصان اور
ضرر ہوتا ہے اور کل موزون کی مقدار اور قیمت ہی بیان کی گئی تو کل بیع ہو گی
اگر وقت تسلیم کامل ہے تو فبہا اور اگر ناقص ہے تو مشتری کو اختیار ہے کہ فسخ کرے
یا کل قیمت پر ناقص ہی لیلیوے اور ایسے ہی اگر زائد ہے تو بہی اسی قیمت پر بیع رہیگا
بایع کو زائد کا کچھ حق نہین ہے مثلا الماس کا نگینہ پانچ قیراط بیس ہزار قرش کو بیچے
اگر ساڑہے چار قیراط ہون تو بہی اوسی قیمت پر لیگا اور بایع کو نہ اختیار فسخ ہوگا
اور نہ آدہا قیراط واپس لے سکیگا کیونکہ الماس کو توڑنے سے ضرر ہوتا ہے
قیراط ہر جگہ مختلف ہی مکہ مین دینار کا چوبیسوان حصہ ہے اور عراق مین بیسوان حصہ ہے

(مادہ ۲۲۵) اور اگر موزون ایسی شئے ہے کہ اوسکے ٹکڑے کرنے ضرر نہین ہوتا ہے
اور اوسکی مقدار اور سبکی اجزاء اور اقسام کی قیمت و تفصیل بیان کی گئی اگر وقت
تسلیم کم یا زاید نکلے تو مشتری کو اختیار ہے یا بیع فسخ کرے یا یہ سب ناقص ہو
یا زاید اوس حساب سے لیوے کہ اوسکے اجزاء اور اقسام کی قیمت کی تفصیل بیان کی
گئی مثلا ایک چادر تانبے کی اس بیان پر کہ پانچ رطل ہے اور ہر رطل چالیس قرش کو بیچی
ہے اور وقت تسلیم کے ساڑہے چار رطل نکلے تو ایکسو اسی قرش کے لیگا یا ساڑہے
پانچ رطل نکلے تو دو سو بیس قرش دیکر لیگا اور یا دونو صورتونمین مشتری بیع فسخ کر دیگا

(مادہ ۲۲۶) گز سے ماپنی کے چیزین بیچے جائین جیسی زمین اور لباس اور
اشیاء سایرہ (مثلا ...وغیرہ) اور سب مجموع یا ہر گز کی قیمت اور تفصیل بیان کی
گئی تو ان دونو صورتونمین حکم اون موزونات کا جاری ہوگا کہ جسکے ٹکڑے کرنے مین
ضرر ہے اور جو متاع اور اور اشیاء کہ اونکے ٹکڑے کرنے مین ضرر نہین ہوتا ہے
مثلا بانات اور کپڑے مثل مکیلات کے ہے مثلا ایک میدان اس بیان پر کہ سو گز ہے
ایک ہزار قرش کو بیچا گیا اور وہ پچانوے گز نکلا تو مشتری کو اختیار ہے کہ کل مبیع
کل قیمت پر لیوے یا بیع فسخ کر دے اور اگر زیادہ نکلا تو بھی اسی قیمت پر مشتری

لیگا اور ایسی ہی ایک تھان کپڑہ اس بیان پر کہ ایک قبا بن سکتی ہے اور وہ اٹھہ گز
ہے چار سو قرش کو بیچا اور وہ سات گز نکلا تو مشتری کو اختیار ہے کہ بیع فسخ کر دے
یا سات گز کو اوسی قیمت پر لیلیوے اور اگر نو گز نکلا تب بھی مشتری اوسی قیمت پر لیگا
اگر ایک میدان زمین اس شرط پر کہ سو گز ہے اور ہر گز دس قرش کو ہے بیچا گیا پھر
وہ پچانوے گز نکلا یا ایکسو پانچ گز نکلا تو مشتری کو اختیار ہے چاہے بیع فسخ کر دے اور
چاہے پچانوے گز نو سو پچاس قرش کو لے یا ایک سو پانچ گز ایک ہزار پچاس قرش
کو لیلیوے اور ایسا ہی حکم اوس کپڑہ کا ہے جو قبا کے لئے یہہ کہکر بیچا گیا کہ وہ اٹھہ
گز ہے اور ایک گز پچاس قرش کو ہے اور وہ سات گز نکلا یا نو گز نکلا تو پچاس قرش
کو لے اور ایسا ہی ایک طاقہ بانات کا اس بیان پر کہ ڈیڑہ سو گز ساڑہے سات ہزار
قرش کو بیچا گیا اور ہر گز کی قیمت پچاس قرش ہے اب وہ ایک سو چالیس گز نکلا
تو مشتری چاہے بیع فسخ کر دے یا ایک سو چالیس گز سات ہزار قرش کو لیلیوے
اور جو زاید نکلا تو جتنا زیادہ ہے وہ بایع لیلے گا ۔

(مادہ ۔ ۲۲۷) اگر عددیات متفاوتہ بیچے جائیں اور سب مجموع کی قیمت بیان
کی گئی اور وقت دینے کی پوری نکلی تو بیع صحیح اور لازم ہے اور اگر کم یا زاید نکلی تو
بیع فاسد ہوگی مثلاً بکریونکا ریوڑ (منڈا) پچاس راس بکری ڈیڑہ ہزار قرش کو ہیں اگر
پوری نکلے تو بیع صحیح و لازم ہے اور اگر کم یا زاید نکلے تو بیع فاسد ہوگی ۔

(مادہ ۔ ۲۲۸) اگر عددیات متفاوتہ اس شرح سے بیچے کہ مجموع کے مقدار
اور ایک ایک کی قیمت بیان کی اگر پوری نکلی تو بیع صحیح و لازم ہے اور اگر کم نکلی
تو مشتری چاہے تو بیع فسخ کرے اور چاہے مقدار موجود بمقدار حصہ اوسکے قیمت
کے لیلیوے اور اگر زاید ہے تو بیع فاسد ہوگی مثلاً ریوڑ بکریونکا اس بیان پر کہ پچاس
راس ہیں اور ہر راس پچاس قرش کو ہے اب پینتالیس راس نکلی تو مشتری کو
اختیار ہے چاہے بیع فسخ کرے یا ساڑہے بائیس سو قرش کو لیلیوے اور اگر
پچپن راس نکلے تو بیع فاسد ہے ۔

(مادہ ۔ ۲۲۹) ان سب صورتوں میں اگر مشتری کو یہہ علم ہوگیا ہے کہ مبیع کم ہے
اور اوسنے قبضہ بھی کر لیا تو قبضہ کے بعد اوسکو اختیار فسخ نہیں ہے

فصل چہارم - جو جو چیزین کہ بے ذکر صریح بیع مین داخل ہوتے ہین اور جو کہ داخل نہین ہوتے ہین -

(مادہ - ۲۳۰) باعتبار عرف شہر کے جو کچھ کہ بیع مین شامل ہوتے ہین وہ بے ذکر داخل بیع ہونگے مثلاً حویلی بچی جائے تو باورچیخانہ اور پاخانہ بھی بے ذکر داخل بیع ہوگا اور باغیچہ زیتون کا بچا جاوے تو درخت زیتون اسکے بھی بے ذکر داخل ہونگے کیونکہ باورچیخانہ اور پاخانہ حویلی کے متعلقات ہین اور باغیچہ زیتون اوس زمین کو کہتے ہین جسمین درخت زیتون کے ہون اور جس زمین مین درخت نہون اوسکو باغیچہ زیتون نہیں کہتے ہین -

(مادہ - ۲۳۱) جو چیز جز بیع کا گنا جاتا ہے کہ اوس سے جدا نہین ہوسکتا ہے اور بیع بے اوسکے بے کار ہے بالضرور بیع مین بے ذکر داخل ہوگی مثلاً قفل کے ساتھہ اوسکی کنجی کا اور دودہ والی گائی کے ساتھہ جو بغرض دودھ کے لی گئی ہے اوسکے بچہ کا کہ دودہ پینے والا ہے بیع مین داخل ہونا ضرور ہے گو ذکر نہووے کیونکہ قفل بے کنجی کے کام کا نہین ہے اور گائی بے بچہ کے دودہ ندیگی -

(مادہ - ۲۳۲) بیع مین جو چیزین ملے ہوئے اور جڑے ہوئے ہوتے ہین وہ بے ذکر اور بے تصریح بیع مین داخل ہونگے مثلاً حویلی کے ساتھہ قفل جو کیواڑون مین جڑا ہوا ہوتا ہے اور خزانہ پانی کا اور مچان فرش وغیرہ کے رکھنے کا اور وہ چمن جو حویلی کے حدود مین داخل ہے اور جو درخت کہ واسطے سایہ وغیرہ کے میدانون لگائے گئے ہین اور وہ راہ کہ راہ عام اور کوچہ پر آنے جانے کے لئے ہو یہ سب بیع سے جدا نہین ہین بے ذکر اور بے تصریح داخل بیع ہونگے -

(مادہ - ۲۳۳) جو چیزین کہ نہ بیع کے ساتھہ شامل ہین اور نہ اوسکے ساتھہ متصل جڑی ہوئے ہین اور نہ اوسکا جز گنے جاتے ہین اور نہ شہر کی عادت اور عرف مین شامل مبیع ہین وہ بے ذکر داخل بیع نہونگے مثلاً جو اشیا اور اسباب منقولہ استعمال کے لئے ہین کہ جہان جائین لے جاوین مثلاً صندوق اور کرسی اور تخت حویلی کے بیع مین بے ذکر داخل نہونگی - اور ایسے ہی لیمون اور پہولون کے پودہ اور وہ درخت جو بہار پہولون کے لئے جہان چاہین لے جائین پادہ

اور لگائین اور جنکو ہماری عرف مین نصب کہتے ہین (اور جنکو ہندوستان مین گوندہ دینین لگاتے ہین) بے ذکر صریح داخل بیع نہونگی جیسا زمین اور درخت کے بیع مین بے ذکر صریح نہ زراعت داخل ہے اور نہ پہل داخل ہوگا پر لگام گہوڑے کا اور مہار اور نکیل اونٹ کی اور جو چیزین کہ عرف اور عادات مین داخل بیع ہوتے ہین بے کہے داخل ہونگے (اگر ہندوستان مین لگام داخل نہین اور مہار اور نکیل داخل ہے ۔

(مادہ - ۲۳۴) جو چیز کہ بیع مین تابع ہے اوسکا ثمن مین کچہ حق نہین ہے مثلاً اونٹ ابہی قبضہ نہوا اور مہار چوری گئی تو قیمت مین سے مہار کی قیمت وضع نہوگی ۔

(مادہ - ۲۳۵) عقد مین وقت بیع کے الفاظ عام مذکور ہوتے ہین تو جمیع اشیا مشتملہ شامل ہوتے ہین مثلاً مکان کے بیع مین بجمیع حقوق کہا تو اوسمین حق المرور حق الشرب وحق المسیل سب داخل ہین ۔

(مادہ ۲۳۶) بیع کے بعد ابہی قبضہ نہونے پایا تہا کہ مبیع مین کچہ زیادتی ہوگئی مثلاً گہوڑے نے بچہ دیا یا باغ مین پہل آیا اور ترکاریان لگین تو یہ سب مبیع کے ساتہ مشتری کے ملک مین داخل ہونگے ۔

باب سوئم وہ مسائل جو قیمت سے متعلق ہین اوسمین دو فصل ہین ۔

فصل اول قیمت کے اوصاف اور احوال کے بیان مین ۔

(مادہ - ۲۳۷) وقت بیع کے قیمت کا مقرر کر لینا لازم ہے بے ذکر اور بے تقرر قیمت کے بیع فاسد ہے ۔

(مادہ - ۲۳۸) یہ ضرور لازم ہے کہ قیمت معلوم ہوا ۔

(مادہ - ۲۳۹) جب ثمن موجود ہے مشاہدہ اور اشارہ سے علم حاصل ہو جاتا ہے اور جب غائب ہو تو مقدار اور وصف کہنا ضرور ہے ۔

(مادہ - ۲۴۰) جب شہر مین کئی طرح کے دینار جاری ہین اگر وقت بیع کے کوئی قسم خاص مذکور نہو تو بیع فاسد ہوگی اور یہی حکم درہم کا بہی ہے ۔

(مادہ - ۲۴۱) اگر بیع چند قرش پر ہوی اور کئی طرح کے درہم اور دینار جاری ہین تو مشتری جسمین سے چاہی اوتنے قرش کی قیمت کا حساب کرکے ادا کر دے اور بایع کوئی خاص قسم نہین لے سکتا ہے ۔

(مادہ - ۲۴۲) وقت بیع کے جب قیمت خاص قسم کی بیان ہووے تو وہی دینا لازم ہوگا مثلاً وقت بیع کے کہا کہ سونا مجیدی یا انگریزی یا فرانسیسی یا ریال مجیدی یا عمودی دینگے تو جو مقرر کر لیا ہے وہی دینا ہوگا۔

(مادہ - ۲۴۳) عقد کے وقت اگرچہ ثمن متعین کر لیا تو بھی متعین نہین ہوتا ہے مثلاً مشتری نے سونا مجیدی بایع کو دیکھلایا اور پہر اوسکو دوسرے کام مین لیکر اور سونا مجیدی اوسی قسم کا ادا کر دیا تو بایع لیلیگا اور جو دکھلایا تہا اوسی کے ادا کرنے پر جبر نہوگا۔

(مادہ ۲۴۴) اگر کسی ثمن کے اجزاء بھی جاری ہین (مثلاً اٹھنی چونی دوانی) تو مشتری حسب عادت اور عرف بلدہ کے دیسکتا ہے۔ مثلاً بلدہ اسلام بول مین ریال کے اجزاء نہین ہین وہان آدہا اور چوتہای ریال نہ دے سکیگا۔

فصل دویم بیع کے وہ مسائل جو باعتبار قرض اور تاخیر کے ہین۔

(مادہ ۲۴۵) قیمت کا تاخیر کرنا اور اوسکی قسط بندی کرنا بیع مین صحیح ہے۔

(مادہ - ۲۴۶) اور تاخیر اور قسط بندی مین مدت کا معلوم اور معین ہونا ضرور ہے۔

(مادہ - ۲۴۷) حسب تاخیر ثمن پر بیع منعقد ہوی کہ فلان دن یا فلان مہینے یا فلان سال یا فلان وقت پر دینگے جو عاقدین کو معلوم ہے مثلاً روز قاسم یا روز نوروز تو بیع صحیح ہے۔

(مادہ ۲۴۸) اور اگر مدت متعین نہو مثلاً بارش پر قیمت دینگے تو بیع فاسد ہوگی

(مادہ ۲۴۹) اگر قرض مین مدت معین نہو تو ایک مہینے سے زیادہ مدت نہ لینگے۔

(مادہ - ۲۵۰) شروع مدت اور شروع قسط جب سے شمار ہوگی کہ مبیع مشتری کو دینگے مثلاً بایع نے عقد کے ایک سال کے بعد مبیع مشتری کو دی اور بیع بہ تاخیر مدت ایکسال منعقد ہوی تھی بایع اب بعد ایکسال کے روز تسلیم سے اور بعد دو سال کے روز عقد سے ثمن طلب کرے گا

(مادہ - ۲۵۱) بیع مطلق بے مدت مین قیمت فوراً ادا ہوتی ہے مگر جب عادت اور عرف مقرر ہو کہ بیع مطلق مین اسقدر مدت اور اسقدر قسط بندی ہوتی ہے تو ادتی

مدت اور اتنی قسط مقرر ہوگی مثلاً ایک شخص نے بازار مین کچہہ خریدا فوراً قیمت دیوے
اور اگر عادت اور عرف مقرر ہورہا ہے تو اوسکے موافق ایک ہفتہ یا ایک مہینے پر دیگا

باب چہارم عقد کے بعد قیمت اور بیع مین تصرف کرنے کا بیان۔

اسمین دو فصلین ہین فصل اول عقد کے بعد اور قبضہ سے پہلے بایع کا قیمت مین اور مشتری کا مبیع مین تصرف کرنا کا بیان۔

(مادہ ۲۵۲) بایع بعد عقد قبضہ سے پہلے قیمت پر تصرف کرسکتا ہے کہ اپنے قرضخواہ کو مشتری پر قیمت کا حوالہ دے سکتا ہے۔

(مادہ ۲۵۳) ایسے ہی مشتری بھی قبضہ کرنے سے پہلے مبیع دوسرے کے ہاتھ بیچ سکتا ہے مگر بشرطیکہ مبیع زمین ہے ورنہ منقولات مین ایسا نہین کرسکتا ہے۔

فصل دویم عقد کے بعد مبیع اور قیمت مین کم یا زیادہ کرنے کا بیان۔

(مادہ ۲۵۴) بایع کو یہہ اختیار ہے کہ مبیع مین کچہہ زیادہ کردیوے اگر مشتری اوسی مجلس مین کہ جسمین زیادتی کی گئی ہے زیادتی کو قبول کرلیوے تو اوسکا حق اوس سے متعلق ہوگیا اور اوسکو وہ طلب کرسکیگا اور بایع کو اس زیادتی پر اگر ندامت ہو دیوے تو کچہہ فائدہ نہوگا۔ اور اگر مجلس زیادتی مین زیادتی کو قبول نکیا اور بعد اوسکے قبول کیا تو اوسکا اعتبار نہین ہے مثلاً بایع نے بیس تربوز بیچ کر مشتری کہا کہ مین نے پانچ تربوز اور بھی اوسمین زیادہ کردئے یعنی پچیس ۲۵ تربوز بیس ۲۰ قرش کو لیگا اور اگر اوسی مجلس مین قبول نکیا تو کچہہ اعتبار قبول کا نہوگا اور بایع سے جبراً نہ دلاینگے۔

(مادہ ۲۵۵) اور ایسے ہی عقد کے بعد مشتری نے قیمت مین کچہہ زیادہ کیا اور بایع نے اوس مجلس زیادہ مین قبول کرلیا تو بایع وہ زاید مشتری سے لیگا اور مشتری کو ندامت سے کچہہ فائدہ نہوگا مثلاً مشتری نے ایک ہزار قرش کو ایک گھوڑا لیا اور عقد کے بعد دوسو قرش زیادہ کئے بایع نے اگر اوس مجلس مین دوسو قرش کی زیادہ قبول کی ہے تو بایع مشتری سے بارہ سو قرش لیگا اور اگر مجلس زیادت مین قبول نکیا تو بایع صرف ہزار قرش مشتری سے لیگا اور دوسو قرش زیادہ نہ لیگا۔

(مادہ ۲۵۶) اور ایسے ہی بعد عقد کے بایع قیمت مین کم کرسکتا ہے اور

دسیقدر مشتری سے لیگا مثلاً سو قرش کو کچھہ مال بیچا اور بعد اوسکے بیس قرش کم کر دئے تو بایع مشتری سے اسّی قرش لے گا نہ زیادہ۔

(مادہ ۲۵۷) اور یہہ زیادت کرنا بایع اور مشتری کا اور یا کم کرنا بایع کا قیمت مین سے گو بعد عقد کے ہے مگر اصل عقد سے لاحق ہوگا گویا عقد مع اس زیادتی اور کمی کے واقع ہوئی ہے۔

(مادہ ۲۵۸) جو زیادتی کہ بایع نے مبیع مین کی ہے اوسکے اصل عقد کے ثمن مین قیمت لگائی جائیگی مثلاً آٹھہ تربوز دس قرش کو بیچکر پھر دو تربوز اور بھی زیادہ دئے گویا دس تربوز دس قرش کو بیچے اور ابھی قبضہ نہوا تھا کہ دو تربوز تلف ہوگئے تو اب مشتری آٹھہ تربوز آٹھہ قرش کو لیگا اور بایع اس سے زیادہ قیمت نہ لے سکیگا۔ اور ایسے ہی اگر بایع نے ایکہزار گز زمین ہزار قرش کو بیچکر ایکسو گز زمین زیادہ دی اور مشتری نے اس مجلس مین زیادہ کو قبول کر لیا۔ اب شفیع بدعوے شفعہ کے سب اصل اور زاید یعنے گیارہ سو گز زمین دس ہزار قرش کو لیگا۔

(مادہ ۲۵۹) اور ایسے ہی مشتری اگر قیمت مین زیادہ کریگا تو کل یعنے اصل اور زیادہ مبیع کی قیمت تصور ہوگی مثلاً اگر زمین دس ہزار قرش کو لیکر پانچ سو قرش زیادہ کئے اور پھر وہ زمین اوسکے اصل حقدار کو دلائی گئی تو بایع سارے دس ہزار قرش واپس دیگا اور یہہ زیادتی قیمت کی عاقدین کے حق مین ہے شفیع اگر لیگا تو دس ہزار کو لیگا اور بایع شفیع سے پانچسو قرش زیادہ نہ لیگا۔

(مادہ ۲۶۰) بایع جو قیمت کم کر دے تو باقی اصل عقد کی قیمت ہوگی اگر دس ہزار قرش کو زمین بیچکر ایک ہزار قرش کم کر دین تو شفیع نو ہزار قرش کو زمین لیگا۔

(مادہ ۲۶۱) بایع اگر کل قیمت مشتری کو معاف کر دے تو اوسکے حق مین صحیح ہے پر شفیع کل قیمت دیکر لیگا مثلاً دس ہزار قرش کو زمین بیچی اور معاف کر دی تو شفیع دس ہزار کو یہہ زمین لیگا نہ مفت۔

(زیادتی قیمت مین مشتری جب کر سکتا ہے کہ اصل مبیع قایم ہے ورنہ نہین اور اسی قیاس پر اگر عورت زندہ ہے تو مرد مہر زیادہ کر سکتا ہے اور اگر مر گئی تو مہر مین زیادتی نہین ہو سکتی ہے)

باب پنجم تسلیم اور تسلم کے بیان مین۔ اوسمین چھہ فصل مین۔

فصل اول تسلیم اور تسلم کی حقیقت اور کیفیت کے بیان مین

تسلیم بایع کے جانب کیے اور تسلم مشتری کے جانب سے ہوتا ہے۔

(مادہ ۲۶۲) اگرچہ بیع مین قبضہ شرط نہین پر جب بیع پوری منعقد ہو جاوے لازم ہے کہ مشتری پہلے قیمت دیوے اور بایع مبیع مشتری کو دیوے

(مادہ ۲۶۳) جب بایع مبیع خالی کر دیوے تو یہہ ہی تسلیم ہے اور خالی کر دینے کی یہہ صورت ہے کہ بایع مشتری کو اجازت دیدے کہ مبیع پر قبضہ کر لیوے۔ اور کوئی امر تسلیم کا مانع نہووے

(مادہ ۲۶۴) جب مبیع مشتری کو تسلیم ہو گئی تو اوسکا قبضہ ثابت ہو گیا۔

(مادہ ۲۶۵) چونکہ بیع مختلف ہوتی ہے اسلیئے ہر ایک مبیع کی صورت تسلیم علیحدہ ہے۔

(مادہ ۲۶۶) میدان اور قطعہ زمین پر جب بایع نے مشتری کو اذن دیدیا کہ قبضہ کر لے تو یہہ ہی تسلیم ہے۔

(مادہ ۲۶۷) جب زمین مین کھیتی کھڑی ہے بایع سے زمین جبرا خالی کرا ئینگے کہ کھیتی یا کاٹ کر یا چرا کر اوٹھا لے اور مشتری کو خالی کر کے تسلیم کر دے۔

(مادہ ۲۶۸) جب پھل دار درخت بیچے جاوین تو بایع کو کہینگے کہ پھل اوتار لو اور درخت خالی کر کے مشتری کو دیدو۔

(مادہ ۲۶۹) اور اگر پھل ہی بیچے جاوین تو بایع کا مشتریکو یہہ کہنا کہ پھل اوتار لو تسلیم ہے۔

(مادہ ۲۷۰) ایسی زمین کہ جسکے دروازہ و قفل ہو مثلا حویلی اگر مشتری اوسکے اندر موجود ہے تو بایع کا یہہ کہدینا کہ مین نے تجھکو تسلیم کر دیا کافی ہے اور اگر مشتری اوسکے اندر نہین ہے مگر اوسکے پاس ہے کہ فورا دروازہ بند کر سکتا ہے اور قفل لگا سکتا ہے تو بایع کا اتنا کہدینا کہ مین نے تجھکو دیدیا کافی ہے اور اگر اوسکے پاس نہین ہے تو اتنا زمانہ اگر گذر جاوے کہ مشتری وہانتک جا کر دخل کر سکتا تھا کافی ہے

(مادہ ۲۷۱) بایع نے اگر مشتریکو کنجی گہر کی دیدی تو مشتریکا قبضہ ہو گیا۔

(مادہ ۲۷۲) حیوان کا سر یا کان یا رسی جو اوسکے گلے مین ہے پکڑ لینا کافی ہے اور اگر حیوان ایسی جگہہ ہے کہ مشتری بے وقت اوسپر قابض ہو سکتا ہے اور بایع نے

اوسکو دکھلا دیا اور قبضہ کا اذن دیدیا تو یہہ ہی قبضہ ہوگا۔

(مادہ ۲۷۳) مکیلات کو ماپکر اور موزونات کو تول کر مشتری کا اوس ظرف مین جسکو دیدیا کہ اوسکے لئے مشتری نے تیار رکہا ہے قبضہ ہے۔

(مادہ ۲۷۴) سامان مشتری کے ہاتہہ مین دیدینا یا اوسکے پاس رکہہ دینا یا اوسکو دکھلا کر قبضہ کی اجازت دیدینا قبضہ کے لئے کافی ہے۔

(مادہ ۲۷۵) اگر بہت چیزین صندوق مین ہین یا ایسی جائے ہین کہ وہان قفل لگ سکتا ہے تو کنجی دیکر اجازت قبضہ کی دینا کافی ہے مثلاً گیہون کا انبار اور [illegible] صندوق جو جملہ بیچے گئے ہین کنجی دینا اور اجازت دینا قبضہ ہے

(مادہ ۲۷۶) بایع مشتری کا قبضہ دیکہ کر منع نکرے تو یہہ ہے قبضہ کی اجازت ہے۔

(مادہ ۲۷۷) بے اجازت بایع کے مشتری قبضہ نہین کر سکتا ہے جبتک کہ قیمت ادا نکرے۔ اور اگر بے اجازت قبضہ کر ہی لیا اور اوسکے قبضہ مین مبیع تلف ہوگئی یا اوس مین کچہ عیب پیدا ہوگیا تو یہہ ہی قبضہ متصور ہوگا۔

فصل ثانی اس مین وہ مادہ ہین کہ جن مین مبیع کے روکنے کا بیان ہے۔

(مادہ ۲۷۸) جس بیع مین قیمت کے لئے کوئی مدت نہ ٹھہری ہو اور فی الحال دینا ہو تو بایع جب تک کہ کل قیمت نہ لے لیوے مبیع روک سکتا ہے۔

(مادہ ۲۷۹) اگر سب اشیاء بیچے ہین اور ہر ایک کی قیمت بیان ہووے یا نہووے جبتک کل قیمت نہ لے لیوے تب تک کل مبیع بایع روک سکتا ہے۔

(مادہ ۲۸۰) اگرچہ مشتری قیمت کے عوض کوئی چیز بایع کے پاس گرو کردے یا کسیکو ضامن دلوے تب ہی بایع مبیع کو روک سکتا ہے۔

(مادہ ۲۸۱) اگر بایع نے قیمت لینے سے پہلے مبیع مشتری کو دیدی تو اپنا حق ساقط کردیا اب بایع اوسکو اختیار نہین ہے کہ مبیع مشتری سے واپس کر لیوے اور قیمت لینے تک اوسکو روکے

(مادہ ۲۸۲) اگر بایع نے مشتری کو یہہ کہدیا کہ زر قیمت دوسرے کو دیدے اور مشتری نے قبول کر لیا تو اب بایع کا حق زائل ہوگیا اور مبیع مشتری کو فوراً دیدیوے گا۔

(مادہ ۲۸۳) اگر کوئی شئے بایع نے قرض پر بیچی تو بایع کو یہہ حق نہین ہے کہ مبیع کو روک سکے بلکہ مدت قرض پر جو کہ ٹھہری ہے قیمت لے سکے گا۔

(مادہ ۲۸۴) اور ایسی ہی اوسی بیع سے مدت ہوی تھی اور پہر مدت ٹھرائی گئی تب
بھی مدت پر قیمت لیگا نہ یہہ کہ مبیع روک سکے۔

فصل سوم۔ تسلیم کی جاے کے بیان مین کہ بایع مشتریکو مبیع کہان دیوے

(مادہ۔ ۲۸۵) عقد مطلق اس باتکی مقتضی ہے کہ وقت عقد کے جس جگہہ مبیع موجود ہے
وہان دیوے مثلاً بلدہ اسلام بول مین تکفورطاغی کے گیہون خریدے جو وہان ہی موجود ہین
پس مشتری تکفورطاغی مین جاکر گیہون لیگا نہ یہہ کہ بایع اسلام بول مین پہنچا دیوے۔
(مادہ۔ ۲۸۶) اگر مشتریکو وقت بیع کے معلوم نہین کہ مبیع کہان ہے مگر بعد بیع کے
معلوم ہوا کہ فلان جاے ہے پس مشتریکو اختیار ہے یا بیع فسخ کرے یا قبول کرے اور
جس جاے کہ مبیع اب موجود ہے وہان جاکر لیلیوے۔
(مادہ ۲۸۷) جب بیع اس شرط پر ہووے کہ بایع مبیع فلان جاے پہنچا دے تو بایع پر
لازم ہوگا کہ وہین پہنچا دیوے۔

فصل چہارم مبیع کے پونہچانیکی مشقت اور اوسکے لوازم کے بیانمین

(مادہ ۲۸۸) زر ثمن کا تولنا اور گنتا اور پرکہنا مشتریکے ذمہ پر ہے اوسکی اجرت
مشتری دیگا نہ بایع۔
(مادہ۔ ۲۸۹) مبیع مکیلات کا کیل کرنا اور موزونات کا تولنا بایع پر ہے اوسکی
اجرت بایع دیگا نہ مشتری۔
(مادہ۔ ۲۹۰) جو چیز کہ مجازفہ بیع ہوی اوسکے اوپر جو خرچ ہوگا وہ مشتری پر ہے
مثلاً انگور کا درخت سے اوتارنا۔
اور ایسی ہی گیہون جو مجازفہ ہو کہلیان مین نکالنا اور لادکر لیجانا مشتری پر ہے
(مادہ ۲۹۱) اور لکڑی وغیرہ جانورون پر لادکر لاتے ہین اوسکا مشتری کے
گہر تک پہنچانا موافق عادت اور عرف ہر بلدہ کی ہے۔
(مادہ۔ ۲۹۲) اسناد اور وثیقہ اور قبالون کا لکہنا مشتریکے ذمہ ہے مگر بیع پر ثبوت
اور گواہی محکمہ مین بایع لائیگا۔

فصل پنجم اوسمین جو مادہ ہین اون مین مبیع کے ہلاک اور تلف ہونیکا ذکر ہے

(مادہ ۲۹۳) ابہی مشتری کا قبضہ نہوا تہا کہ بایع کے ہاتہہ مین مبیع تلف ہوگئی تو بایع

کا مال تلف ہوگا نہ مشتری کا۔

(مادہ ۲۹۴) مشتری کے قبضہ کے بعد اگر تلف ہوئی تو مشتری کا مال تلف ہوا نہ بایع کا

(مادہ ۲۹۵) مشتری نے بیع پر قبضہ تو کر لیا مگر قیمت ادا کی تھی کہ مر گیا بایع کو یہہ حق نہین ہے کہ اپنے بیع واپس لیلے بلکہ مثل جملہ قرض خواہون کے دام مساوی (رسشکن کا) حق دار رہے گا۔

(مادہ ۲۹۶) مشتری پہلے اوس سے کہ قبضہ کرے اور قیمت دیوے مفلس ہوکر مر گیا تو بایع بیع اپنے قبضہ مین رکہکر اوسکے ترکہ مین سے تمام قیمت لیگا اور حاکم بیع بیچکر تمام قیمت بایع کی ادا کروا دیگا۔ اور اگر بیع اوتنے کو نہ بکے کہ مشتری نے خریدی تھی بلکہ کم کو بکے تو یہہ قیمت بایع لیکر باقیکا دعوے اوسکے ترکہ مین مثل اور قرض خواہونکے بدام مساوی (رسشکن) کریگا۔ اور اگر زیادہ کو بکے تو اپنی قیمت بایع لیگا اور باقی اوسکے اور قرض خواہون کا حق ہے۔

(مادہ ۲۹۷) بایع نے قیمت لے لی اور بیع نہ دے اور مر گیا مشتری اپنے بیع لے لیگا کہ بیع بایع کے ہاتہہ مین امانت تہی اور قرض خواہونکا اسمین کچہہ حق نہوگا۔

فصل ششم خریدنے کے لئے یا دیکھنے کے لئے جو مال لیا جاوے۔

(مادہ ۲۹۸) مشتری نے خریدنے کے ارادہ سے ایک چیز پر قبضہ کر لیا اور قیمت کا بہی ذکر آگیا اور مشتری کے قبضہ مین جاکر تلف ہوگئی اگر قیمتی شے ہے تو اوسکی قیمت اور مثلی ہے تو اوسکی مثل مشتری پر لازم ہوگی اور اگر بے ذکر قیمت مشتری کچہ مال لے آیا تو وہ مال مشتری کے ہاتہہ مین امانت ہے اگر تلف ہوا تو مشتری کچہہ نہ دیگا مثلاً بایع نے کہا کہ یہہ گہوڑا ہزار قرش کو ہے تم لیجاؤ اگر پسند آئے تو لینا وہ لے آیا اور مر گیا تو گہوڑے کی قیمت مشتری دیگا۔ اور اگر بایع نے کہا کہ یہہ گہوڑا لیجاؤ تمکو پسند ہوگا تو لے لینا اور وہ لے آیا اور مر گیا اب مشتری کچہہ نہ دیگا کہ یہہ گہوڑا اوسکے ہاتہہ مین امانتاً آیا تہا۔

(مادہ ۲۹۹) اگر کوئی چیز صرف دیکہنے کے لئے لائے کہ آپ اوسکو دیکہینگے یا دوسرے کو دکہلائینگے تو بے تعدی اگر وہ چیز تلف ہوگئی تو کچہہ دینا نہ پڑیگا کیونکہ وہ چیز اوسکے پاس امانت تہی۔

باب ششم خیارات کے بیان مین - اوسمین سات فصل ہین

فصل اوّل خیار شرط کے بیان مین -

(مادہ ۳۰۰) ہر شخص کو بایع ہو یا مشتری یہہ جایز ہے کہ اپنے لیے یہہ شرط کر لین کہ ہمکو اتنی مدت کا اختیار ہے - کہ ہم بیع قایم رکھین یا فسخ کر دین اوسکو خیار شرط کہتے ہین - (لیکن مذہب حنفی مفتی بہ یہہ ہے کہ تین دن سے زیادہ کا اختیار نہین ہے)

(مادہ ۳۰۱) جتنی مدت کا خیار مقرر کیا جاوے اوسی مدت مین اختیار ہے کہ بیع فسخ کر دین -

(مادہ ۳۰۲) جیسا بیع کا فسخ کرنا یا اوسکا قایم رکھنا قول سے ہوتا ہے ویسا ہی فعل سے بھی ہو سکتا ہے -

(مادہ - ۳۰۳) اجازت قولی یہہ ہے کہ ایسے لفظ بر ثمین جو رضامندی اور بیع کے لازم ہونے پر دلالت کرین مثلاً کہے کہ مین راضی ہوا اور مین نے بیع جایز کی - اور فسخ قولی یہہ ہے کہ وہ لفظ کہے جو نارضامندی پر دلالت کرین مثلاً مین نے بیع فسخ کی یا بیع ترک کی -

(مادہ - ۳۰۴) اجازت فعلیہ وہ ہے کہ ایسا کام کرے جو اجازت اور رضامندی پر دلالت کرے اور فسخ فعلی وہ ہے کہ ایسا کام کرے جو فسخ و عدم رضا پر دلالت کرے مثلاً مشتری جو صاحب خیار ہے وہ ایسا تصرف کرے جیسا اپنی ملک مین کرتے ہین کہ بیع کے لیے پیش کرے یا گرو کرے یا کرایہ دیوے تو اِس سے بیع جایز اور لازم ہو گی اور اگر بایع صاحب خیار مبیع مین مالکانہ تصرف کرے تو بیع فسخ ہو گی (یا مشتری صاحب خیار مبیع واپس دیکر اپنا زر قیمت واپس مانگ لے تو یہہ فسخ پر دلالت کرتا ہے اور یا بایع صاحب خیار زر ثمن کا اپنے قرض خواہ کو مشتری پر حوالہ کر دے تو یہہ فعل جواز بیع سے ہے -)

(مادہ - ۳۰۵) باوجود گزر جانے مدت کے نہ فسخ ہوا اور نہ جواز بیع تو بیع جایز اور لازم ہو گی -

(مادہ - ۳۰۶) یہہ خیار شرط میراث نہین ہو سکتا ہے - اگر بایع صاحب خیار

مدت خیار مین مرگیا تو مشتری مالک ہوجاویگا بایع کے وارثون کو کچھ حق نہوگا اور اگر مشتری مرگیا تو مبیع اوسکی ملک ہوگی اور اوسکے وارثونکو حق فسخ واسترداد نہوگا

(مادہ - ۳۰۷) اگر دونو کو اختیار ہے اور کسی ایک نے فسخ کردیا تو بیع فسخ ہوگی اور اگر ایک نے بیع جایز کر لی تو اوسی کا اختیار جاتا رہا اور دوسرے کا اختیار مدت خیار تک باقی رہیگا -

(مادہ - ۳۰۸) اگر بایع نے اپنے لئے خیار کیا ہے تو مبیع بایع کی ملک مین سے خارج نہوگی اوسی کی ملک ہے - اب اگر مشتری نے قبضہ کرلیا اور اوسکے پاس تلف ہوگئی تو جو ثمن کہ اسمین ٹھرا تہا دینا نہوگا بلکہ وہ قیمت دیگا جو اوسکی قیمت اوسدن بازار مین اوٹھی کہ جسدن مشتری نے اوسپر قبضہ کیا تہا -

(مادہ - ۳۰۹) مشتری نے اگر اپنے لئے خیار کیا ہے تو مبیع بایع کی ملک سے نکلی اب اگر مشتری قابض ہوگیا اور تلف ہوگئی تو مشتری ثمن دیگا جو اسمین ٹھہر گیا تہا -

فصل دوم خیار وصف کے بیان مین -

(مادہ - ۳۱۰) اگر ایک مال مین ایسا وصف مرغوب بیان کیا گیا کہ باعث رغبت اور خریداری کا ہوا - اب اگر مبیع مین وہ وصف نہ پایا گیا تو مشتری کو اختیار ہے کہ بیع فسخ کرے یا کل ثمن پر جو ٹھرا ہے لیلیوے اور اوسکو خیار وصف کہتے ہین - مثلاً گائی اس شرط پر لی کہ وہ دودہ دیتی ہے اور پہر پہر معلوم ہوا کہ وہ دودہ والی نہین ہے یا رات کے وقت نگینہ بیچا کہ یہہ سرخ رنگ ہے اور وہ زرد نکلا تو ان دونو صورت مین مشتریکو اختیار ہے -

(مادہ - ۳۱۱) خیار وصف میراث ہوتا ہے اگر مشتری صاحب خیار وصف مرگیا تو اوسکے وارث کو بھی خیار ہے -

(مادہ - ۳۱۲) مشتری صاحب خیار وصف اگر مبیع مین مالکانہ تصرف کرے تو اوسکا خیار باطل ہوگیا -

فصل سوم خیار نقد کے بیان مین

(مادہ ۔ ۳۱۳) اگر یہہ شرط ٹھہری کہ فلان وقت پر زرثمن دینگے تو صحیح ہے اور اسکو خیار نقد کہتے ہین ۔

(مادہ ۔ ۳۱۴) اگر وقت معین تک زرثمن ادا نہوگا تو بیع فاسد ہوگی ۔

(مادہ ۔ ۳۱۵) اگر مشتری اس صورت مین مدت کے اندر مرگیا ۔ تو بیع باطل ہوگی ۔

فصل چہارم خیار تعیین کے بیان مین ۔

(مادہ ۔ ۳۱۶) جب بہت چیزونکی قیمت جدا بیان ہوی اور یہہ شرط ہوی کہ مشتری انمین سے جو چیز چاہے لیوے یا بایع جو چیز چاہے دیوے تو صحیح ہے اوسکو خیار تعیین کہتے ہین

(مادہ ۔ ۳۱۷) خیار تعیین مین تعیین لازم ہے ۔

(مادہ ۔ ۳۱۸) خیار تعیین والے کو لازم ہے کہ جو چیز مدت متعینہ کے انقضا پر لینا ہے متعین کرلے ۔

(مادہ ۳۱۹) خیار تعیین بھی میراث ہوتا ہے یعنے جیسے مشتری تعیین والے پر انقضاء مدت کے بعد جبر کیا جاتا ہے کہ ان اشیاء مین سے ایک شئے متعین کرکے اوسکی قیمت ادا کرے جو اوسکے لئے بیان کی گئی ایسا ہی اگر اوس مدت مین مشتری مرگیا تو اوسکے وارث پر جبر ہوگا کہ اسی مدت مین ایک چیز متعین کرکے اوسکی قیمت ادا کردے ۔

فصل پنجم خیار الرویۃ کے بیان مین ۔

(مادہ ۔ ۳۲۰) اگر کوئی چیز بے دیکھی خریدلے تو اوسکو اختیار ہے کہ جب دیکھے چاہے بیع فسخ کرے یا قبول کرے اوسکو خیار رویۃ کہتے ہین

(مادہ ۔ ۳۲۱) خیار رویۃ میراث نہین ہے اگر مشتری دیکھنے سے پہلے مرگیا تو بیع تمام ہوگئی اور وارث کو اب خیار نہین رہا ۔

(مادہ ۔ ۳۲۲) بایع کو خیار رویت نہین ہے اگر اپنا مال موروثی بے دیکھے بیچا تو اوسکو اختیار نہین ہے کہ دیکھنے کے بعد بیع فسخ کرسکے ۔

(مادہ ۳۲۳) اس بحث مین اشتہاہی دیکھہ لینا اور واقف ہونا کافی ہے

کہ مقصود اصلی معلوم ہو جاوے مثل صرف نقش اور نگار کا جو کسی کپڑہ
وغیرہ پر لگائے ہوئے ہین دیکھہ لینا کافی ہوتا ہے اور کسی جگہ صرف
دل ہی کا دیکھنا کافی ہوتا ہے مثلاً جاجم وغیرہ پر نقش اور اوسکا
دلدار ہونا دیکھا جاتا ہے اور جو بکری بچہ جننے کے لئے لیجاتی ہے اوسکی
تہن دیکھی جاتی ہین اور جو بکری کہ گوشت کہانے کے لئے لیجاتی
ہے اوسکی کمر اور چوتڑ ٹٹول لیتے ہین اور کہانے اور پینے کے چیزین چکھہ
لیتے ہین - یہہ باتین اگر مشتری نے کرلین تو رویت تمام ہوگئی اور بیع
منعقد کامل ہوگئی اب مشتریکو کچھہ اختیار نہین رہا -

(مادہ ۳۲۴) جن چیزون مین نمونہ کے دیکھنے کا دستور ہے اونمین
نمونہ دیکھنا کافی ہے -

(مادہ ۳۲۵) اگر نمونہ کے خلاف نکلے تو مشتریکو اختیار ہے کہ چاہی
لیوے چاہے پھیر دیوے جیسے گیہون اور گھی اور تیل اور وہ چیزین کہ
ایک ہی وضع پر بنائے جاتے ہین مثلاً شطرنجی اور بانات وغیرہ اگر نمونہ سے
کم نکلے تو مشتریکو اختیار ہے کہ چاہے لیوے یا نہ لیوے -

(مادہ ۳۲۶) حویلی اور گہر وغیرہ زمین کے لینے مین ہر ہر کوٹہریکا
دیکھنا ضرور ہے پر جہان ایک ہی طور پر گہر بنائے جاتے ہون تو فقط ایک
ہی کوٹہری کا دیکھنا کافی ہوگا -

(مادہ ۳۲۷) بہت مختلف چیزین جو ایک ہی صفقہ مین بیچنے کی
ہین ہر ایک کا دیکھنا ضرور ہے

(مادہ ۳۲۸) مختلف اور متفاوت اشیاء جو مول لین اور کچھہ دیکھین
اور کچھہ نہ دیکھین پھر انکو بھی دیکھا تو اب مشتریکو اختیار ہے کہ سب لیوے
یا سب واپس کردے یہہ نہین ہوسکتا ہے کہ جنکو دیکھا تہا وہ تو لیوے
اور جنکو پہلے نہ دیکھا اب پھیر دے -

(مادہ ۳۲۹) اندہے کی بھی خرید وفروخت صحیح ہے مگر جب
کوئی چیز اسطرح خریدے کہ اوسکا وصف معلوم نہو کہ مثلاً ایک حویلی

خریدے اور اسکا حال اوسکے روبروے بیان نہوا پہر جب بیان ہوا تو اوسکو اختیار ہے کہ لیوے یا نہ لیوے -

(مادہ ۳۳۰) اندہے کے روبروے کسی چیز کا سب حال بیان ہو اور اسنے خرید لی اب اوسکو اختیار نہین رہا -

(مادہ ۳۳۱) اندہے نے ٹٹولنے کی چیز ٹٹول لی اور سونگہنے کی چیز سونگہلی اور چکہنے کی چیز چکہہ لے اور خرید لیا تو صحیح اور لازم ہے -

(مادہ ۳۳۲) اگر بارادہ خریداری ایک چیز دیکہی اور نہ خریدی پہر بعد مدت کے خریدی تو بیع صحیح ہی ہے پر دیکہا کہ پہلے سے کچہہ متغیر ہو گئی ہے تو اوسکو اختیار ہے

(مادہ ۳۳۳) وکیل بالشرا اور وکیل بالقبض کا دیکہہ لینا موکل کا دیکہہ لینا ہی ہے -

(مادہ ۳۳۴) جس شخص کو مشتری نے بہیجا کہ بایع سے بیع مانگ لاوے اوسکو رسول کہتے ہین اوسکا دیکہہ لینا کافی نہوگا -

(مادہ ۳۳۵) مشتری نے جو شے دیکہے خریدے اور اوسمین مالکانہ تصرف کر دیا تو اب مشتری کو اختیار نہین رہا -

فصل ششم خیار العیب کے بیان مین -

(مادہ ۳۳۶) بیع مطلق کا کہ اوسمین یہہ ذکر نہوا ہو کہ بیع عیب سے پاک ہے یا عیب دار ہے اور یا صحیح و سالم ہے یہہ حکم ہے کہ بیع سالم اور بے عیب ہو -

(مادہ ۳۳۷) ایک شے خریدی اور اوسمین ایک عیب قدیم نکلا تو مشتری کو اختیار ہے کہ پہیر دے یا اوسی قیمت پر لیوے اور یہہ نہوگا کہ اس عیب کے عوض کچہہ قیمت کم کر دے اوسکو خیار عیب کہتے ہین -

(مادہ ۳۳۸) جس چیز سے تاجرون اور پرکہنے اور جانچنے والون کے نزدیک قیمت گہٹ جاتی ہے اوسکو عیب کہتے ہین -

(مادہ ۳۳۹) جو عیب بیع مین کہ بایع کے پاس ہو وہ عیب قدیم ہے -

(مادہ ۳۴۰) جو عیب کہ بیع مین قبل قبضہ مشتری اور بعد عقد کے پیدا ہوا وہ بھی باعث فسخ اور واپسی کا ہوتا ہے -

(مادہ ۳۴۱) بایع نے ذکر کر دیا کہ بیع مین اتنے عیب ہین اور مشتری نے

وجود اسکی خرید لیا تو مشتری کو اب اختیار نہین رہا۔

(مادہ-۳۴۲) اگر بایع نے بیع کیا کہ جتنے عیب مبیع مین ظاہر ہون مین اوس سے بری ہون تو اب مشتری کو اختیار نہین رہا۔

(مادہ-۳۴۳) اگر مشتری نے مبیع معیوب قبول کر لیا تو پھر اوسکا دعوی خیار عیب کا باقی نرہیگا مثلاً اوسنے گھوڑا لیا کہ اوسکی ہڈی پسلی ٹوٹی ہوی ہے اور لنگڑا بھی ہے اور اور بھی عیب ہین تو اب اوسکو صلاحیت نالش کی نہین رہی۔

(مادہ-۳۴۴) مشتری کو بعد عقد کے عیب قدیم پر اطلاع ہوی اور اوسنے مبیع مین تصرف مالکانہ کیا مثلاً بیع کے لئے پیش کیا تو یہہ رضا بالعیب ہے اب اوسکو اختیار عیب نرہا۔

(مادہ-۳۴۵) اگر مشتری کے پاس مبیع مین عیب پیدا ہوا اور اب مبیع مین عیب قدیم بھی نکلا تو مشتری رد نکر سکیگا بلکہ عیب قدیم کے سبب سے جو نقصان مبیع مین ایا ہے اوتنا بایع سے پھیر لیگا۔ مثلاً مشتری نے تھان لیکر چادر وغیرہ بنانے اب جو عیب قدیم معلوم ہوا تو بایع سے نقصان قیمت لے لیگا۔

(مادہ-۳۴۶) نقصان قیمت جانچنے اور انکے والون کے کہنے سے معلوم ہوتا ہے جو بے طمع اور بے غرض ہون پہلے اون سے انکوایا جاوے کہ یہہ تھان اگر سالم اور پورا ہوتا تو کیا قیمت کا تھا اور اب جو یہہ عیب قدیم ہے تو کیا قیمت کا ہے ان دونون کے تفاوت مین جو نسبت ہو اوس حساب سے اصل ثمن مین سے مشتری کو بایع واپس دلوائینگے مثلاً ایک تھان مشتری نے ساٹھہ قرش کو لیا اور کتروایا اور پھر معلوم ہوا کہ اوسمین عیب قدیم بھی تھا اب آنکنے والون نے کہا کہ اصل تھان ساٹھہ قرش کو تھا اور اس عیب قدیم کے سبب سے پینتالیس قرش کا ہے تو مشتری پندرہ قرش بایع سے لے لیگا اور اگر انھون نے اصل تھان اسی قرش کا اور عیب قدیم سے ساٹھہ کا بتلایا ان دونون مین بیس قرش کا فرق ہے جو اسی قرش کا ربع ہے پس ساٹھہ قرش زر ثمن مین سے ایک ربع یعنی پندرہ قرش مشتری بایع سے واپس لیگا۔ اور اگر اصل تھان کی قیمت پچاس قرش اور عیب دار کی قیمت چالیس قرش بتلاوے اور فرق دونون مین دس قرش ہے جو پچاس قرش کا پانچوان حصہ ہے پس مشتری پانچوان حصہ بارہ قرش بایع سے لیگا۔

(مادہ - ۳۴۷) بیع مین ایک عیب مشتری کے یہان پیدا ہوا تو بایع سے عیب قدیم کے بابت نقصان لیگا مگر جو عیب کہ مشتری کے یہان ہوا تہا وہ جاتا رہا تو اب مشتریکو اختیار ہے کہ بایع کو بعیب قدیم واپس دیوے مثلاً گہوڑہ جو بیمار ہوا تہا اچہا ہو گیا -

(مادہ - ۳۴۸) باوجودیکہ مشتری کے یہان عیب پیدا ہوا بایع راضی ہو گیا کہ مجہسکو بعیب قدیم اور بعیب حادث واپس دیدے تو مشتری لاچار دیدیگا اور نقصان قیمت مشتری سے نہ لے سکیگا - جیسا مشتری نے باوجودیکہ عیب قدیم تہا اور اُسکے یہان بہی عیب پیدا ہوا تصرف مالکانہ کیا مثلاً بیچڈالا تو اب نقصان نہ لے سکیگا کیونکہ اپنے اِس تصرف سے بایع کو واپس لینے سے روکدیا کہ بایع یہہ کہہ سکتا ہے کہ مین اپنا کپڑا کترا ہوا لے سکتا تہا تمنے کیون بیچدیا اب نقصان مین کیون دون - مگر اسمین شرط یہہ ہے کہ کوئی اَور امر مانع نہو کہ بایع نہ لے سکے -

(مادہ - ۳۴۹) اگر مشتری نے کوئی چیز زیادہ کردی مثلاً کپڑہ سلوالیا یا رنگوالیا یا زمین مین درخت لگوائے تو بعیب قدیم واپس نہ کر سکیگا -

(مادہ - ۳۵۰) پس اس بنا پر اگر بایع عیب قدیم اور عیب حادث پر راضی ہو گیا اور چاہا کہ قمیص جو مشتری نے سلوایا ہے یا رنگوالیا ہے مشتری سے لیلیوے تو حسب مادہ ۳۴۹ نہ لے سکیگا - پس اگر مشتری نے بیچڈالا تو بلحاظ مادہ ۳۴۹ بایع واپس نہ لے سکیگا پر لاچار نقصان قیمت مشتری کو دیگا -

(مادہ - ۳۵۱) ایک چیز ایک ہی صفقہ مین خریدے اور ابہی قبضہ نہوا کہ بعض مین عیب ظاہر ہوا تو مشتریکو اختیار ہے کہ کل بعوض کل ثمن لیوے یا کل واپس کرے یہہ نہوگا کہ عیب دار واپس کرے اور بے عیب بعوض اُسکی قیمت کے لیوے اور اگر قبضہ کر چکا تہا کہ بعض مین عیب ہوا تو مشتری عیب دار واپس دیکر بے عیب بمقدار اُسکی قیمت کے لے سکیگا پہر یہہ جب جایز ہے کہ عیب دار کو جدا کرنے مین ضرر نہو - اور بے رضامندی بایع کے سب بیع واپس نکر سکیگا - مثلاً دو ٹوپیان چالیس قرش کو لین قبضہ سے پہلے ایک مین عیب نکلا تو دو نو واپس دیگا - اور قبضہ کے بعد عیب نکلا تو عیب دار واپس دیکر بے عیب کو اُسکی قیمت پر لیگا اور دونو بے مرضی بایع کے واپس ندیگا اور اگر جدا جدا

کرنے مین ضرر ہوتا ہے مثلاً جوڑا ہوئے کا تو اب جوڑا واپس کرکے اپنی قیمت واپس لیگا۔

(مادہ - ۳۵۲) ایک جنس مین سے کچھہ خریدا اور قبضہ نکیا مثلاً مکیلات مین سے یا موزونات مین سے اور اوسمین سے بہی کچھہ عیب دار نکلا اور کچھہ بے عیب تو اختیار ہے کہ سب لیوے یا سب واپس کرے

(مادہ - ۳۵۳) اگر گیہون اور جو وغیرہ غلہ مین مٹی ملی ہوئی ہے اگر تہوڑی عادت کے موافق ہے تو بیع صحیح ہے اور اتنی بہت ہے کہ لوگون کے نزدیک عیب گنا جاتا ہے تو مشتریکو اختیار ہے لیوے یا واپس کرے۔

(مادہ - ۳۵۴) انڈے اور اخروٹ اور جو انکے مانند مین اگر اونمین کچھہ خراب نکلے مگر اتنی عادت مین بہت نہ گنے جائین مثلاً ایکسو مین دو تین انڈے خراب ہین تو معاف ہونگے - اور اگر بہت ہون مثلاً ایکسو مین دس تو مشتری سب واپس دیکر اپنی پوری قیمت لیگا۔

(مادہ ۳۵۵) اگر بیع سب ایسی نکلی کہ اوس سے کچھہ انتفاع نہین ہوسکتا ہے تو بیع باطل ہوگی اور مشتری وہ واپس دیکر اپنی قیمت پوری لے لیگا۔ مثلاً اخروٹ اور انڈے سب خراب نکلے کہ اون سے نفع کچھہ نہین ہوسکتا ہے۔

فصل ہفتم غبن اور دہوکا دینے کا بیان۔

(مادہ ۳۵۶) بیع مین اگر غبن فاحش ہو پر دہوکا نہووے تو مشتری جسکو غبن ہوا ہے بیع فسخ نکرسکے گا مگر جب کہ مال یتیم ہووے تو بیع فسخ ہوگی اور یہہ ہی حکم مال وقف اور مال بیت المال کا ہے۔

(مادہ - ۳۵۷) اگر ثابت ہو کہ غبن کیا اور دہوکا دیا تو جن پر کہ غبن پڑا بیع فسخ کرسکتا ہے۔

(مادہ - ۳۵۸) اگر مشتری غبن اور دہوکے مین آیا اور مرگیا تو اوسکا وارث دعوے غبن نکریگا کہ یہہ دعوے دہوکا دہی میراث نہین ہوتا ہے۔

(مادہ ۳۵۹) مشتریکو علم ہوا کہ غبن فاحش اور دہوکا ہوا پر اوسنے تصرف مالکانہ کیا تو اوسکا اختیار اور حق دعوی ساقط ہوگیا۔

(مادہ - ۳۵۹) مشتریکو علم ہوا کہ غبن فاحش اور دہوکا ہوا پر اوسنے تصرف مالکانہ کیا تو اوسکا اختیار اور حق دعوی ساقط ہوگیا۔

(مادہ - ۳۶۰) اگر مبیع جسمین غبن اور دہوکا ہوا ہلاک ہوگئی یا زمین پر مشتری نے گہر بنا لیا تو اب بیع فسخ نہین کرسکتا ہے۔

باب ساتوان بیع کے اقسام اور انکے احکام کا بیان۔ اوسمین چہہ فصل ہین

فصل اول بیع کے اقسام کا بیان۔

(مادہ ۳۶۱) بیع کے منعقد ہونیکے لئے یہہ شرط ہی کہ رکن بیع اوس سے صادر ہو جو اہل ہو یعنی عقلمند اور تمیزدار ہو یا اوسکے طرف نسبت کرین جو قابل اوسکے علم کے ہو۔

(مادہ - ۳۶۲) جس بیع کے رکن مین خلل ہو باطل ہے جیسا بیع مجنون کی۔

(مادہ - ۳۶۳) جو شئے کہ حکم بیع اوسپر واقع ہو وہ موجود ہو اور ایسی ہو کہ بایع مشتری کو دے سکے اور مال قیمتی بھی ہو۔ پس جو شئے کہ معدوم ہی یا اوسکے دینے پر قدرت نہو۔ یا وہ مال قیمتی نہو تو بیع باطل ہوگی۔

(مادہ - ۳۶۴) باعتبار انعقاد وصدور بیع کی تو بیع صحیح ہو مگر بعض وصف ایسے ہین کہ بیع مشروع نہین ہوسکتی ہے مثلاً مبیع معلوم نہین کہ مجہول ہے (بایع نے کہا کہ مین نے ایک گہوڑا بے تعین بیچا۔) یا قیمت مین خلل ہوا (مثلاً یہہ بیان نہو کہ روپیہ حالی ہے یا چلنی مطلق روپئے کا نام لیا) اسصورت مین بیع فاسد ہوگی۔

(مادہ - ۳۶۵) بیع کے جاری ہونیکی یہہ شرط ہی کہ بایع مبیع کا مالک ہو یا مالک کا وکیل ہو۔ یا اوسکا ولی ہو یا وصی ہو۔ اور مبیع مین حق غیر بھی نہو۔

(مادہ ۳۶۶) اگر مشتری کا بیع فاسد مین قبضہ ہوجای تو بیع جایز ہوگی اور مشتری بیع مین اوسوقت تصرف کرسکتا ہے۔

(مادہ - ۳۶۷) جب بیع مین کوئی خیار پایا جاوے تو بیع لازم نہوگی۔

(مادہ ۳۶۸) جس بیع مین کہ حق غیر متعلق ہو مثلاً بیع فضولی اور بیع مرہون وہ بیع غیر کی اجازت پر موقوف رہتی ہے۔

فصل دوم بیع کے قسمون کے احکام کے بیان مین ـ

(مادہ ۳۶۹) بیع منعقد کا یہہ حکم ہے کہ مشتری مبیع کا مالک و بایع ثمن کا مالک ہوجاتا ہے ـ

(مادہ ۳۷۰) بیع باطل سے کسی حکم کا فایدہ نہین ہوتا ہے اگر مشتری نے بایع کی اجازت سے قبضہ کیا مبیع مشتری کے قبضہ مین امانت رہیگی اگر بلے تعدی ہلاک ہوگئی تو مشتری ضمان نہ دیگا ـ

(مادہ ۳۷۱) بیع فاسد مین بعد قبضہ کے اگر بایع نے اجازت دی مشتری مالک ہوجائیگا ـ اگر مبیع مشتری کے پاس ہلاک ہوگئی تو اوسپر ضمان آئیگا ـ یعنے اگر مبیع مثلی ہے تو اوس پر مثل کا دینا لازم ہوگا ـ اگر قیمتی ہے تو اوس دنکی قیمت دیگا کہ جسدن قبضہ کیا تہا ـ

(مادہ ۳۷۲) بیع فاسد کا فسخ کرنا دونو کو جایز ہے ـ مگر جب مشتری کے قبضہ مین ہلاک ہوگئی یا مشتری نے دوسرے کے ہاتہہ بیچدی یا کسی کو ہبہ مشتری نے اپنا کچہہ مال بڑہا دیا ـ مثلاً حویلی کی تعمیر کی یا زمین مین درخت لگای یا ایسا تصرف کیا کہ مبیع کا نام بدل گیا ـ مثلاً گیہون کو پیسکر آٹا کر دیا تو اب حق فسخ باطل ہوگیا ـ

(مادہ ۳۷۳) یہہ بیع فاسد جب فسخ ہوجاے ـ اور بایع ثمن لیچکا تہا تو مشتری جبتک کہ اپنا ثمن واپس لیوے مبیع روک رکہیگا ـ

(مادہ ۳۷۴) بیع نافذ فوراً حکم کی مفید ہے ـ

(مادہ ۳۷۵) جب بیع لازم نافذ منعقد ہووے تو کسیکو یہہ اختیار نہین ہے کہ اس سے پہر جاے ـ

(مادہ ۳۷۶) جب بیع غیر لازم واقع ہوئی تو جسکو خیار ہے اوسکو حق فسخ ہے

(مادہ ۳۷۷) بیع موقوف مین جب اجازت ہوجاے تو حکم بیع کی منعقد ہوگی

(مادہ ۳۷۸) بیع فضولی مین جب مالک نے یا اوسکے وکیل یا اوسکے وصی نے یا ولی نے اجازت دی تو بیع منعقد ورنہ بیع فسخ ہوگی ـ اور اجازت کے صحیح ہونے کی شرط یہہ ہے کہ بایع اور مشتری اور اجازت دینے والا اور مبیع سب موجود و قایم ہون ـ اگر ایک بہی انمین سے ہلاک ہوگیا تو اجازت

صحیح نہوگی۔

(مادہ ۳۷۹) بیع متقایضہ مین دونو چیزین مبیع تصور کی جاتی ہین کہ ادن ہین مبیع کی شرایط کا اعتبار ہوگا۔ اگر تسلیم مین نزاع واقع ہو تو بایع مشتری کو مشتری بایع کو معاً مال ادا کرین۔

فصل سوم بیع سلم کا بیان۔

(مادہ ۳۸۰) مثل بیع کے بیع سلم بھی ایجاب وقبول سے منعقد ہوتی ہے یعنے مشتری بایع کو کہے کہ مین نے ایکہزار قرش تجکو سلم (پیشگی) دئے کہ ایکسو کیل گیہون دیگا۔ اور اوسنے قبول کرلیا بیع سلم منعقد ہوگی۔

(مادہ ۳۸۱) بیع سلم ان اشیا مین منعقد ہوتی ہی جو مقدار اور وصف سے متعین ہوسکین مثلاً جید (کہرا) ہونا اور خسیس یعنے (کہوٹا) ہونا۔

(مادہ ۳۸۲) مکیلات اور موزونات اور گز سے ماپنی کی چیزون کے کیل اور وزن اور گز سے مقدار متعین ہوتی ہے۔

(مادہ ۳۸۳) عددیات متقاربہ کی مقدار جیسے گنے سے متعین ہوتی ہے ایسی ہی کیل اور وزن سے بھی۔

(مادہ ۳۸۴) اور عددیات مثل کچی اینٹ کے اور پکی اینٹ کے اوسکی مقدار کے واسطے سانچہ معین ہونا چاہیئے۔

(مادہ ۳۸۵) شطرنجی اور جاجم اور مثل اسکے یہہ سب گز سے ماپنے کے چیزین ہین اسکے واسطے طول اور عرض اور وزن اور یہہ کہ کس چیز سے بنے جاوین اور کہان یہہ سب بیان ہونا ضرور ہے۔

(مادہ ۳۸۶) بیع سلم کی صحت کے لیے جنس کا بیان ہونا شرط ہی مثلاً گیہون یا چاول یا کہجور اور اوسکی نوعیت بھی شرط ہی مثلاً بارش کا پانی دیا گیا ہو کہ جسکو ہمارے عرف مین بعل کہتے ہین۔ یا نہر اور چشمہ وغیرہ کا پانی دیا گیا ہو کہ جسکو سقے کہتے ہین اور بیان وصف بھی شرط ہی مثلاً جید ہون یا خسیس اور مقدار ثمن کی اور مبیع کی معلوم ہو۔ اور یہہ کہ کب اور کس جگہہ پہنچا وینے بیان ہونا ضرور ہے۔

(مادہ ۳۸۷) در سلم کے باقی رہنے کی یہہ شرط ہے کہ مجلس عقد مین قیمت ادا کر دی جاوے - اگر بلے ادائے قیمت دونون نے برخاست کی تو بیع سلم فسخ ہو گئی

فصل چہارم استصناع کے بیان مین

(مادہ ۳۸۸) اگر ایک شخص نے کسی کاریگر حرفہ والے کو کہا کہ فلان چیز اتنے قرش کے عوض بنا دی اور اوسنے قبول کر لیا تو یہہ بیع استصناع منعقد ہو گئی مثلاً مشتری نے اپنا پاؤن موچی کو دکھلایا اور کہا کہ جوڑا جوتیکا سختیانی اتنے قرش کو بنا دے - اور موچی نے قبول کر لیا یا بڑہی سے یہہ کہا کہ مجھکو ایک ڈونگا یا کشتی بنا دے اور اوسکا طول اور عرض اور سب وصف بیان کر دیا اور بڑہائی نے بہی اوس بات کو قبول کر لیا تو بیع استصناع منعقد ہو گی - یا کارخانہ والے سے کہا کہ اتنی بندوقین بنا دو کہ ہر ایک کی قیمت اتنی قرش ہو گی - اور طول اور دل اور سب اوصاف بیان کر دے کارخانہ والے نے قبول کر لیا بیع استصناع ہو گئی -

(مادہ ۳۸۹) جن چیزون مین کہ استصناع جاری ہے اوسمین استصناع صحیح ہو گا جسمین کہ استصناع جاری نہین ہے اور مدت بہی بیان ہوئی تو یہہ بیع سلم ہو گی اوسکی سب شرطون کا لحاظ کیا جاویگا اور اگر مدت بہی بیان نہو تو بہی بیع استصناع تصور ہو گی -

(مادہ ۳۹۰) بیع استصناع مین اپنی خواہش کی موافق مصنوع کا وصف اور تعریف کر دینا ضرور ہے -

(مادہ ۳۹۱) استصناع مین وقت تعقد کے فوراً قیمت دینا ضرور نہین ہے -

(مادہ ۳۹۲) جب بیع استصناع منعقد ہو چکی تو ہر کسی کو یہ اختیار نہین ہے کہ اوس سے پہر جاوے - پر مصنوع اگر موافق اون اوصاف کے نہو جو بیان ہوئے تہے مستصنع کو اختیار ہے کہ چاہے لے یا نہ لے -

فصل پنجم بیع مریض کے احکام

(مادہ ۳۹۳) ایک شخص نے اپنے مرض موت مین کچہہ مال ایک وارث کے ہاتہہ بیچا تو یہ بیع سب وارثون کی اجازت پر موقوف رہیگی - اوس کے مرنے کے بعد اگر اجازت دی تو بیع جائز ہے ورنہ نہین -

(مادہ ۳۹۴) مریض نے اپنے مرض موت مین کسی اجنبی کے ہاتہہ کوئی چیز ثمن مثل سے عوض بیچے تو یہ بیع صحیح ہے۔ (ثمن مثل یعنے اس جیسی چیز کے قیمت اسقدر ہوسکتی ہے) اور اگر ثمن مثل سے کم بیچے اور مبیع مشتری کو دیدی تو یہ محابات ہے اسمین ثلث مال کا اعتبار ہوگا اگر ثلث مال سے اوسکی قیمت پوری ہوجاے تو بیع صحیح ہے ورنہ مشتری کو لازم ہوگا کہ جتنا ناقص ہے پورا کردے اور وارثون کو دیدے۔ اگر اوس نے پورا کردیا تو بیع لازم ہوگی ورنہ وارثین فسخ کردینگے۔ مثلاً ایک شخص صرف ایک حویلی کا مالک ہے جو ڈیڑہ ہزار قرش کی ہے اوس نے اپنے مرض موت مین ایک اجنبی کے ہاتہہ جو وارث نہین ہے ایک ہزار کو بیچدی اور اوسکو قبضہ بھی دیدیا اور مرگیا۔ اور اوس حویلی کی اصل مالیت کا ثلث یعنے پانسو قرش باقی ہے تو یہ بیع صحیح ہے وارث فسخ نہین کرسکتے۔ اور اگر مریض نے پانسو قرش کو بیچے کہ یہہ محابات کا نصف ہے تو وارثون کو یہہ اختیار ہے کہ مشتری سے پانسو قرش جو اونکے مورث نے محابات دے طلب کرین اگر اوس نے دیدے تو میت کا ترکہ ہے وارثونکو اوسکا فسخ نہین پہونچتا اور اگر اوس نے نہ دئے تو وارث بیع فسخ کرینگے اور حویلی واپس لینگے (محابات قیمت سے کم کو بیچنا ہے)

(مادہ ۳۹۵) ایک شخص نے اپنے مرض موت مین اپنا مال ثمن مثل سے کم کو بیچا۔ اور قرضدار مرگیا کہ اوسکا سب ترکہ قرض مین گہرا ہوا ہے تو سب قرض خواہ مشتری سے ثمن مثل پورا کرائینگے اور ترکہ داخل کرینگے اگر مشتری نے ثمن مثل پورا نہ کیا تو بیع فسخ کرینگے۔

فصل ششم بیع بالوفا کے بیانمین

(مادہ ۳۹۶) جیسا کہ بایع کو جائز ہے کہ قیمت واپس دیکر اپنی مبیع واپس لیلے ایسے ہی مشتری بھی مبیع واپس دیکر اپنی قیمت واپس لے سکتا ہے۔

(مادہ ۳۹۷) بیع بالوفا کے بایع و مشتری کو جائز نہین ہے کہ مبیع دوسرے کے ہاتہہ بیچ سکے

(مادہ ۳۹۸) بیع بالوفا کے بایع و مشتری اگر یہ شرط کرلین کہ مبیع کے نفع مین سے کسیقدر بایع بھی لیگا تو بیع صحیح ہے۔ مثلاً دونون اسپر راضی ہوگئے کہ انگور کا نفع دونون کو نصفا نصف ملے صحیح ہے اور اس شرط کا پورا کرنا لازم ہوگا۔

(مادہ ۳۹۹) بیع بالوفا مین قیمت مال کی اوتنی ہی ہے کہ جتنا مشتری کا قرض بایع پر ہے

اور مشتری کے پاس مبیع ہلاک ہوگئی تو مشتری کا قرض بھی ساقط ہوگیا۔

(مادہ ۴۰۰) اگر قیمت مال کی کم ہے اور قرض مشتری کا زیادہ اور مبیع مشتری کے پاس تلف ہوگئی تو بمقدار قیمت کے قرض بایع کے ذمہ سے ساقط ہوگیا مشتری اپنا باقی قرض بایع سے لیگا

(مادہ ۴۰۱) قیمت مال کی زائد ہے اور مشتری کا قرض کم اور مشتری کے پاس مبیع تلف ہوگئی تو جتنا قرض ہے قیمت مین سے ساقط ہوگیا باقی قیمت مشتری بایع کو دے گا اگر مشتری کے تعدی سے تلف ہوئی تھی ورنہ کچھہ نہ دے گا۔

(مادہ ۴۰۲) اگر بایع یا مشتری مرجاوین تو اونکے وارث فسخ کرسکتے مین۔

(مادہ ۴۰۳) جبتلک بیع بالوفا مین مشتری اپنا قرض پورا نہ لیوے اور قرض خواہ مبیع اپنی قرض میں نہین روک سکتے ہین۔

کتاب دوم اجارہ کے بیان مین اور اوسمین ایک مقدمہ اور اٹھہ باب ہین

مقدمہ مین وہ اصطلاحات فقہیہ ہین جو اجارہ سے متعلق ہین۔

(مادہ ۴۰۴) اجارہ اور کرایہ کے ایک معنی ہین منفعت کے بدلے جو حاصل ہو مثلاً کسی کے گھر مین رہنے کا فائدہ حاصل کیا اوس کے بدلے جو دینا ہوگا ایجار کوئی چیز کرایہ دینے کو کہتے ہین اور استیجار کوئی چیز کرایہ لینے کو کہتے ہین۔

(مادہ ۴۰۵) اجارہ کی معنی لغت مین اجرت کے ہین اور کبھی ایجار کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے اور فقہہ کی اصطلاح مین یہ معنی ہین کہ کسی چیز کی منفعت کو بعوض بیچین۔

(مادہ ۴۰۶) اجارہ صحیح کہ خیار شرط اور خیار عیب اور خیار رویت سے خالی ہو لازم ہوجاتا ہے اوسکے فسخ کرنے کا بے عذر کسیکو اختیار نہین ہے۔

(مادہ ۴۰۷) اجارہ منجزہ کا (جو فوراً جاری ہو) وقت عقد سے اعتبار ہوتا ہے۔

(مادہ ۴۰۸) اجارہ مضافہ مین وقت عقد سے اعتبار نہیں ہوتا ہے بلکہ اوس وقت آئندہ سے کہ اوسمین مقرر کیا گیا مثلاً یہ حویلی اتنے روپیہ کو اتنی مدت کے واسطے کرایہ لی تو شروع ماہ آئندہ سے اوسکا اعتبار ہوگا۔

(مادہ ۴۰۹) آجر وہ شخص ہے کہ کرایہ پر کوئی چیز دیوے اوس کو موجر بھی کہتے

ہین (جیم پر کسرہ زیر)

(مادہ ۴۱۰) مستاجر وہ شخص ہے جو کوئی چیز کرایہ پر لیوے جیم پر کسرہ ہے۔

(مادہ ۴۱۱) جو چیز کرایہ سے دیجاوے اوس کو ماجور کہتے ہین۔ اور موجر اور مستاجر بفتح جیم بھی کہتے ہین۔

(مادہ ۴۱۲) مستاجر فیہ جو شی کہ کسی کو اسلئے دین کہ اوسمین اپنا کام کریے مثلاً کپڑا درزی کو سینے کے لیئے دیا اور اسباب چلے والیکو کہین لیجانے کے لئے دیا۔

(مادہ ۴۱۳) اجیر وہ شخص ہے جو بذات خود اجرت پر کام کرے۔

(مادہ ۴۱۴) اجرت یا اجر مسمی وہ کہ مانگنے والے اور چاہنے والے بے طمع اور بے غرض کسی چیز اور کسی کام کی اجرت مقرر کردین۔

(مادہ ۴۱۵) اجرت یا اجر مسمی جو وقت عقد آپس مین مقرر کرلیا ہو۔

(مادہ ۴۱۶) جو کسی چیز کا مثل دیا جاوے اگر وہ مثلی ہے یا اوسکی قیمت دیجاوے اگر وہ قیمتی ہے اوسکو ضمان کہتے ہین۔

(مادہ ۴۱۷) معد للاستغلال فائدہ لینے کے لئے جو چیز بنائی گئی ہو (جو چیز کرایہ دینے کے لیئے مقرر کیگئی ہے مثلاً سرا اور حویلی اور حمام اور دوکان کرایہ کے لئے خریدی گئے ہون یا بنائے گئے ہون اور چیزین مثلاً کرسیان اور گھوڑے کرایہ کے اور تین برس تک کرایہ پر چلانا اسبات کی دلیل ہے کہ یہ چیزین کرایہ کی ہین اور اپنے واسطے کوئی شئے بنائی اور پھر لوگون کو اطلاع دی کہ یہ چیز کرایہ کے واسطے بنائی گئی ہے تو وہ معد للاستغلال ہوگی۔

(مادہ ۴۱۸) جو شخص انا کو نوکر رکھے اوسکو مسترضع کہتے ہین۔

(مادہ ۴۱۹) آپسمین منفعت تقسیم کرلینے کو مہایات کہتے ہین مثلاً ایک حویلی مین ہم شریک ایک سال رہا کریے

پہلا باب ضوابط عامہ کے بیان مین

(مادہ ۴۲۰) اجارہ مین معقود علیہ منفعت ہے (معقود علیہ جسپر عقد ہو)

(مادہ ۴۲۱) باعتبار معقود علیہ کے اجارہ دو قسم ہے قسم اول کہ جس مین فقط چیزون سے منفعت لینا مقصود ہوتا ہے اور یہ تین قسم ہے ایک زمین اور حویلیون کا کرایہ دینا۔ دوسرا اسباب مثلاً لباس اور برتن کا کرایہ دینا۔ تیسرا گھوڑا کرایہ سے دینا۔

قسم دوم وہ اجارہ کہ جسمین کام لینا مقصود ہوتا ہے اور جس سے کام لیتے ہین وہ اجور اور اجیر کہلاتا ہے مثلاً خدمتگارون کا اور کام کرنے والونکا اور حرفہ اور پیشہ والون کا نوکر رکھنا جیسا درزی سے کپڑا سلوانا استصناع ہے ایسی ہی اسکو سینے کے واسطے کپڑا دینا اجارہ علی العمل ہے۔

(مادہ ۴۲۲) اجیر دو قسم ہے ایک خاص کہ مستاجر کے پاس کام کرے مثلاً خادم یا نوکر دوسرا اجیر مشترک کہ جو غیر مستاجر کا بھی کام کرسکتا ہے۔ مثلاً پلا او ٹھانے والے یا درزی یا دلال اور زرگر اور کرایہ کی کرسی والے اور گھاٹ کی کشتی والے یہ سب اجیر مشترک ہین کہ ایک شخص کے ساتھ مخصوص نہین۔ بلکہ ہر شخص کا کام کرسکتے ہین اگر یہ اجیر مشترک عقد کرلے کہ ایک مدت تک خاص مستاجر کا کام کریگا تو اس مدت کے لئے وہ اجیر خاص متصور ہوگا اور ایسا ہی حمال اور کرسی والا اور کشتی والا بھی اجیر خاص ہو جاتے ہین جب یہ شرط ہو کہ کسی اور کا اسباب وقت معین تک نہ اوٹھاینگے اور کسی کو کرسیان نہ دینگے اور کسی اور کو مکان معین تک کشتی مین نہ بٹھاینگے

(مادہ ۴۲۳) جیسا ایک شخص اجیر خاص کو نوکر رکھ سکتا ہے بہت آدمی بھی اوسکو نوکر رکھ سکتے ہین۔ مثلاً ایک گانو کے سب لوگون نے ایک شخص کو نوکر رکھا کہ ہمارے جانور چرایا کرے تو وہ اون سب کا اجیر خاص ہے اور اگر اونہون نے یہ اجازت دی کہ اور لوگون کے بھی جانور چرایا کرے تو اوس صورت مین اجیر مشترک ہو جائیگا

(مادہ ۴۲۴) اجیر مشترک جب تک کہ کام پورا نکر دے مستحق اجرت نہوگا۔

(مادہ ۴۲۵) اجیر خاص اپنی اجرت کا اوسوقت مستحق ہوتا ہے کہ اوس زمانہ تک کہ مقرر ہوا ہے حاضر رہا کیونکہ اجیر خاص کے لئے کام مقرر نہین ہے مگر اوسکو واجب ہے کہ اس مدت مین جو کام کہ پیش آوے بجالاوے اگر اوس مدت مین کام نہ کریگا تو مستحق اجرت کا نہوگا۔

(مادہ ۴۲۶) جو شخص کہ بعقد اجارہ ایک کام کے واسطے کوئی اجیر لے تو وہ وہی

کام کریگا یا وہ کام کریگا جو مضرت اور تکلیف مین اوسکے برابر یا اوس سے کم ہو شرط یہہ کہ
اوس سے مشقت مین زاید ہو مثلاً لوہار نے ایک دوکان لی تو وہ ہی کام کریگا
جو اوسکے پیشہ سے متعلق ہو اور ایک عطار نے دوکان لی تو وہ لوہار کا کام اوس
مین نہ کرسکیگا کہ اوس سے زیادہ مضرت ہوگی۔

(مادہ ۔ ۴۲۷) چونکہ ہر شخص کا کام مختلف ہی اسلئے ٹہرالینا اور مقرر کر
لینا ضرور ہی۔ مثلاً جس نے اپنی سواری کے لئے گہوڑا لیا وہ دوسریکو سوار نہیں کرواسکیگا

(مادہ ۔ ۴۲۸) اگر استعمال سے ہر شخص کے کوئی چیز خراب نہووے تو اوس مین مقرر
کرنا لغو ہی مثلاً گہر مین رہنا برابر ہے خواہ مستاجر خود رہی یا غیر کو رکہے۔

(مادہ ۔ ۴۲۹) حصہ مشترک ایک شریک دوسرے شریک کو کرایہ دیسکتا ہے
خواہ وہ حصہ قابل قیمت ہو یا نہو مگر اجنبی کو نہین دے سکتا ہے اور مہایات کی صورت
مین اجنبی کو بھی دے سکتا ہے۔

(مادہ ۔ ۴۳۰) اگر بعد عقد اجارہ کے شرکت پیدا ہووے تو اجارہ مین خلل نہ آویگا
مثلاً ایک شخص نے اپنی حویلی کرایہ سے دی اور نصف کا مستحق کوئی اور پیدا ہوا تو
نصف ثانی مین اجارہ باقی رہیگا۔

(مادہ ۔ ۴۳۱) دو شخص جو ایک چیز مین شریک ہون کسی اور کو وہ چیز کرایہ دے سکتے ہین

(مادہ ۔ ۴۳۲) ایک شخص اپنا مال دو شخص کو کرایہ دیسکتا ہے ان مین سے اگر ایک
شخص اپنا زر کرایہ ادا کردے تو اوس سے دوسرے کا کرایہ نہ لیا جائیگا جب تک
کہ وہ ضامن دوسرے کا نہ ہو۔

باب دوم

جو مسایل کہ اجرت سے متعلق ہین۔ اسمین چار فصل ہین اول رکن اجارہ کے مسایل

(مادہ ۔ ۴۳۳) اجارہ ایجاب اور قبول سے مثل بیع کے منعقد ہوتا ہے

(مادہ ۔ ۴۳۴) جو الفاظ کہ اجارہ مین استعمال سے کئے جاتے ہین وہ ایجاب
و قبول ہین مثلاً مین نے اجارہ و کرایہ کو دیا۔ اور مین نے اجارہ لیا۔ اور مین نے
قبول کیا۔

(مادہ ۔ ۴۳۵) جیسے بیع صیغہ ماضی سے منعقد ہوتی ہے ویسا ہی اجارہ بہی اور

صیغہ مستقبل سے اجارہ منعقد نہوگا مثلاً مالک نے کہا کہ مین اجارہ دونگا اور دوسرے نے کہا کہ مین نے اجارہ لیا یا مالک کو کہا کہ تو مجھے اجارہ دے اوس نے کہا کہ مین نے دیا ان صورتون مین منعقد نہوگا۔

(مادہ ۴۳۶) جیسا روبرو گفتگو سے اجارہ منعقد ہوتا ہی ویسا ہی خط وکتابت سے بہی ہوتا ہی اور ایسے ہی گونگے کے اوس اشارہ سے ہوتا ہے جو معروف ہی۔

(مادہ ۴۳۷) اجارہ تعاطی سے بہی منعقد ہوتا ہے مثلاً مسافرون کے فرودگاہ مین گہوڑون پر سوار ہونا اور لنگرگاہ مین کشتی پر جا بیٹھنا اور کرایہ کے گہوڑون پر سوار ہونا بے گفتگو بہی جایز ہے اگر اجرت معلوم اور متعین ہے فبہا ورنہ اجرت مثل لازم ہوگی۔

(مادہ ۴۳۸) اجارہ مین خاموش رہنا قبول اور رضامندی متصور ہے مثلاً ایک دوکان ایک مہینے کے لئے پچاس قرش پر کرایہ لے اور مہینا جب گزر گیا تو مالک نے کہا کہ اگر ساٹھہ قرش پر راضی ہو تو رہو نہین تو نکل جاؤ اور متاجر نے جواب دیا کہ مین راضی نہین ہون پر مالک چپ ہو کر چلا گیا تو اوس مہینے کے بہی پچاس قرش دیگا اور اگر متاجر چپ رہا اور دوکان سے بہی نہ نکلا تو اسکو ساٹھہ قرش دینا لازم ہوگا اور ایسا ہی مالک نے کہا کہ سو قرش کرایہ ہی اور متاجر نے کہا اسی اور مالک نے اوس کو نہ نکالا اور چپ رہا تو اسی قرش واجب الادا ہونگے اور اگر دونون اپنے اپنے کلام کرتے رہے اور متاجر اوس مین رہتا رہا اجرت مثل لازم ہوگی۔

(مادہ ۴۳۹) اگر عقد کے بعد آپس مین گفتگو کرتے رہے ایک نے کہا زیادہ کرو ایک نے کہا کچھہ کم کرو تو کلام اخیر پر اعتبار ہوگا۔

(مادہ ۴۴۰) اجارہ مضافہ صحیح ہے اور وقت آنے سے پہلے لازم ہوگا اور صرف ایک شخص کے اس کہنے سے کہ ابہی وقت نہین آیا ہے دوسرے کو فسخ کا اختیار نہین ہے۔

(مادہ ۴۴۱) جب اجارہ صحیح منعقد ہو چکا تو مالک کو یہہ اختیار نہین ہے کہ کرایہ پر کچھہ اور بڑہا کر فسخ کرے اگر وصی یا متولی نے یتیم اور وقف کی زمین اجرت مثل

سے کم کرایہ کو دے اجارہ فاسد ہوگا اور اجر مثل لازم آتا ہے۔

(مادہ ۔ ۴۴۲) مستاجر بوراثت یا بہبہ ماجور کا مالک ہوگیا تو اجارہ زایل ہوگیا۔

(مادہ ۔ ۴۴۳) اگر کوئی ایسا عذر پیدا ہوا کہ عقد اجارہ جایز نہیں ہوسکتا ہے تو اجارہ فسخ ہوگا مثلاً شادی کے بخت کیواسطے باورچی ٹہرایا گیا اور دولہا مرگیا یا دولہن اور شادی موقوف رہی تو باورچی کا اجارہ فسخ ہوا اور ایسا ہی اگر ایک شخص کے دانت مین درد تہا طبیب سے کہا کہ پچاس قرش پر میرا دانت نکالدے علاج سے پہلے درد جاتا رہا تو اجارہ فسخ ہوگیا ۔ اور ایسا ہی بچہ مرگیا یا انا مرگئی تو اجارہ زایل ہوا اور اگر مسترضع مرگیا تو اجارہ فسخ نہوگا۔

فصل دوم اجارہ کے منعقد اور جایز ہونیکی شرطونمین

(مادہ ۔ ۴۴۴) اجارہ منعقد ہونے کی یہہ شرط ہے کہ دونو صاحب عقل و تمیز ہون

(مادہ ۔ ۴۴۵) ایجاب وقبول کا موافق ہونا اور مجلس عقد کا متحد ہونا مثل بیع کے شرط ہے۔

(مادہ ۴۴۶) لازم ہے کہ کرایہ دینے والا ایسا ہو کہ خود بہی اس چیز مین تصرف کرسکے یا اوس کا وکیل ہو یا ولی ہو یا وصی ہو۔

(مادہ ۴۴۷) اصل مالک کی اجازت پر فضولی کا اجارہ دینا موقوف ہے اگر اصل مالک بچہ ہے یا دیوانہ تو ولی اور وصی باجر مثل اجارہ دے سکتی ہین اور اجارہ کی صحت اور قیام کے لئے چار شرط اور بہی ہین کہ عاقدین کا زندہ رہنا اور مال معقود علیہ کا موجود رہنا اور عوض اجارہ (یعنی کرایہ) کا موجود رہنا اگر اسباب پر کرایہ لیا گیا اور اگر انمین کوئی ہی باقی نرہا تو اجارہ قایم نرہیگا۔

فصل سوم اجارہ کی صحت کی شرطونکا بیان

(مادہ ۔ ۴۴۸) اجارہ کی صحت کے لیے رضامندی عاقدین کی شرط ہے۔

(مادہ - ۴۹) معقود علیہ کا متعین ہونا شرط ہے دو دوکانونمین سے ایک دوکان بے تعین کرایہ دینا صحیح نہوگا -

(مادہ - ۵۰) زراجرت کا معلوم ہونا شرط ہے -

(مادہ ۵۱) منفعت یعنی معقود علیہ معلوم ہوکہ نزاع قائم نہو-

(مادہ - ۵۲) مدت کے مقرر کرنے سے منفعت معلوم ہوجاتی ہے کہ حویلی اور دوکان اورانا کے لیے مدت مقرر کرلینے سے منفعت معلوم ہوتی ہے -

(مادہ - ۵۳) اور گھوڑے کے کرایہ لینے مین اتنی باتین لازم ہین کہ آپ سوار ہونگے یا جس کو چاہین سوار کرینگے یا اسباب لاد کرلیجائینگے اور منفعت کی مدت کا ذکر کرنا بھی ضرور ہے -

(مادہ - ۵۴) زمین کے کرایہ دینے مین یہہ بیان ضرور ہے کہ کس کام کے لیے اور کتنی مدت کے لیے لیتے ہین اگر زراعت کے لیے لیتے ہین تو یہہ بیان ضرور ہے کہ کیا بوئینگے یا اختیار ہے کہ جو چاہین بوئین -

(مادہ - ۵۵) اور اہل حرفہ کی مزدوری کے لیے اصل کام اور اسکی مقدار اور اوسکی کیفیت کا ذکر ضرور ہے مثلاً رنگ ریز کو کپڑا دکھانا اور رنگ بتلانا اور گہرا ہو یا ہلکا ہو یہہ بھی کہنا -

(مادہ - ۵۶) اور بوجھہ اوٹھانے کے لیے بوجھہ دکھلا دینا اور مسافت کا بیان ضرور ہے کہ یہہ بوجھہ اتنی دور لیجانا ہے -

(مادہ ۵۷) جو چیز کرایہ دی گئی وہ اپنی قدرت اور قبضہ مین بھی ہو ورنہ جو گھوڑا کہ بھاگ گیا وہ کرایہ نہین دیا جاسکتا ہے -

فصل چہارم اجارہ کے فاسد اور باطل ہونیکا بیان

(مادہ ۵۸) اجب کوئی شرط موجود نہو تو اجارہ باطل ہے مثلاً مجنون یا لڑکے کا اجارہ کرنا جو تمیز دار نہو اور اگر عقد کے بعد اجارہ دینے والا مجنون ہوگیا تو اجارہ فسخ نہوگا -

(مادہ ۵۹) اجارہ باطل مین زراجرت لازم نہین ہوتا ہے مگر یتیم اور وقف کے

مال پر اجر مثل لازم ہوگا اور مجنون کے مال کا بہی یہی حکم ہے ۔

(مادہ ۴۶۰) انعقاد اجارہ کی شرطین تو موجود ہون مگر صحت کی کوئی شرط نہو تو اجارہ فاسد ہے ۔

(مادہ ۴۶۱) اجارہ فاسد بہی جاری ہوتا ہے مگر اجرت مثل لازم ہوگی نہ وہ اجرت کہ مقرر کی گئی ۔

(مادہ ۴۶۲) کبہی اجارہ فاسد اس سے ہوتا ہے کہ اجرت مجہول ہے تو اس صورت مین اجرت مثل جسقدر ہو دلائی جاوے اور کبہی اس سے ہوتا ہے کہ شرائط صحت موجود نہین اس صورت مین اجرت مثل اجرت مقررہ سے زاید نہ دلائین گے ۔

باب سوم اجرت کے بیان مین اس مین تین فصل ہین فصل اول بدل اجارہ کے بیان مین

(مادہ ۴۶۳) جو چیزین کہ بیع مین بدلہ ہوسکتی ہین وہ اجارہ مین بہی ہوسکتی ہین اور اجارہ مین وہ چیز بہی بدلہ ہوسکتی ہے جو ثمن نہو مثلاً باغ جو کرایہ لیا اوسکے کرایہ مین گہر رہنے کو دیا یا گہوڑا سواری کے لئے دیا

(مادہ ۴۶۴) اگر کرایہ نقد ہے تو معلوم اور متعین ہونا مثل بیع کے ضرور ہے ۔

(مادہ ۴۶۵) اور اگر کرایہ اسباب ہے تو اوسکا وصف اور اوسکی مقدار بیان ہونا ضرور ہے اور یہہ حکم ہے مکیلات اور موزونات اور عددیات متقاربہ کا اور ایسی چیزونکے اوٹہانے لیجانے سے محنت ہوتی ہے اور خرچ بہی لگتا ہے تو اونکو وہین پہونچا دینا لازم ہے کہ جس جگہہ شرط کی گئی ہے اور اگر کوئی جگہہ بیان نہین ہوئی اور ماجور زمین ہے تو جہان زمین ہے وہین حاضر کرے اور اگر کوئی کام ماجور ہے تو کام کی جائے پر پہونچا دے اور اگر ماجور کوئی اوٹہانے لیجانے کی چیز ہے تو بجائے عقد حاضر کردے اور اگر ایسی چیزین ہین کہ اونکی اوٹہانے لیجانے مین نہ محنت ہے اور نہ خرچ ہے تو وہان پہونچایا جاوے کہ جہان موجر تسلیم کرے

فصل دوم اجرت کس سبب سے لازم ہوتی ہے اور اجرت کا کیونکر مستحق ہوتا ہے

(مادہ ۴۶۶) اجارہ مطلق کے انعقاد پر فوراً اجرت دینا لازم نہین ہے ۔

(مادہ ۴۶۷) اگر مستاجر نے اجرت جلد دیدی تو موجر اجرت کا مالک ہوگیا اور مستاجر واپس نہین لے سکتا ۔

(مادہ ۴۶۸) اگر شرط کی گئی تو اجرت جلد دینا ہوگا اب اجارہ دیکہنا چاہیئے کہ کیا چیز ہے منفعت ہی یا کوئی کام ہے تو ان دونو صورتون مین مالک و کاریگر جب تک کہ اجرت نہ لیلوین شے ماجور نہ دیگا اور کاریگر کام نہ کریگا یعنی دونون کو طلب اجرت پیشگی جائز ہے اگر نہ دیوے تو عقد اجارہ فسخ کرسکتے ہین

(مادہ - ۴۶۹) جب منفعت لے چکے تو فوراً اجرت دینا لازم ہوگا مثلاً گھوڑا کرایہ لیا کہ فلاں جائے تک جاکر آئینگے جب وہاں تک جاکر اس جائے تک واپس چلے آے کہ جہاں سے جانا ٹہرا تھا فوراً اجرت دینا لازم ہوگا ۔

(مادہ - ۴۷۰) جب اجارۂ صحیحہ میں منفعت لینی پر قدرت حاصل ہوگئی پر منفعت نہ لے تب بھی زر کرایہ دینا لازم ہوگا مثلاً گہر کرایہ لے کر اپنا قبضہ کر لیا کرایہ لازم ہوگا گو اوسمیں نہ رہے ۔

(مادہ - ۴۷۱) اجارہ فاسد میں منفعت لینی پر قدرت نہیں ہوسکتی ہے اور بے حصول منفعت کرایہ دینا لازم نہوگا ۔

(مادہ - ۴۷۲) بے عقد اجارہ اگر کوئی چیز اپنی استعمال میں لایا اور وہ چیز معد للاستغلال ہے تو اجرت مثل لازم ہوگے ورنہ نہیں یعنی معد للاستغلال بھی نہیں ہے اور صاحب مال نے اپنی چیز طلب بھی کی پر یہہ اوسکو استعمال کرتا رہا تو اجر مثل لازم ہوگا کیونکہ باوجود طلب استعمال جو کرتا رہا تو گویا اجرت دینی پر راضی تہا ۔

(مادہ - ۴۷۳) عاقدین جو شرط کریں تعجیل کی یا تاجیل کی سب معتبر ہوگے ۔

(مادہ - ۴۷۴) اگر تاجیل یعنی ادای اجرت کے لئے کوئی مدت مقرر ہوگئی تو آجر مستاجر کو ماجور دیدے یا کاریگر اپنا کام پورا کر دیوے اور مدت مقررہ پر اجرت ادا کیا وے ۔

(مادہ - ۴۷۵) اجارہ مطلقہ میں یا وہ ماجور شی جو مستاجر کو دیدے یا کاریگر اپنا کام کرے یعنی اوس اجارہ میں کہ کوئی شرط تاجیل اور تعجیل وغیرہ کی نہوی ہو اور اجارہ منفعت پر ہو یا کام پر ہو ۔

(مادہ - ۴۷۶) جس وقت تک ادا اجرت ٹہرا ہی مثلاً ماہیانہ ہو یا سالانہ تو لازم ہے کہ انقضای زمانہ معین پر اجرت ادا کی جاوے ۔

(مادہ - ۴۷۷) لزوم اجرت کی ماجور دینا شرط ہی یعنی جس وقت سی کہ شے ماجور مستاجر کو پونہچ گئی اجرت بہی جب ہی سی لازم ہوگی تو تسلیم سی پہلے اگر کچھ زمانہ عقد کا گذرا تو اجرت لازم نہوگے

(مادہ - ۴۷۸) اگر شی ماجور ایسی ہوگئی کہ اوس سی انتفاع بالکل نہیں ہوسکتا ہی تو اجرت ساقط ہوگے مثلاً حمام گر گیا اور جبتک کہ تعمیر ہوئی نہانا نہیں ہوسکتا ہی اسلئے ان ایام کی اجرت لازم نہوگے اور ایسا ہی جب سی چکی کا پانی موقوف ہوگیا اوسکی اجرت بہی موقوف ہوجائیگی پر مستاجر نے چکی خانہ سی کچھ اور فائدہ سوا آٹا پیسنے کے لیا تو اوسکی اجرت اوسپر لازم ہوگے

(مادہ-۴۷۹) دوکان بیر کرایہ لیکر قبضہ لیا اور چند دن تک کساد بازاری رہی تو اتنی دنون کا کرایہ دیگا یہ نہو گا کہ یہہ کہی کہ دوکان بند ہو گئی اور میرا کام نہ چلا۔

(مادہ-۴۸۰) کشتی کرایہ لے اور سوار ہو کر کسی گہاٹ تک گیا اور آنے تک مدت معینہ گزر گئے تو آنے تک جو مدت زیادہ ہو گئی اوسکا اجر مثل دینا لازم ہو گا۔

(مادہ-۴۸۱) ایک شخص نے اپنا گہر کسی کو بے کرایہ دیا کہ اسکی مرمت کرتے رہو اور اسمین رہا کرو تو یہہ عاریت ہے اور جو کچھہ کہ اوسکا خرچ ہو گا وہ مرمت مین شمار ہو گا اور جو لیلے والا کرایہ اتنے مدت کا نہ لے سکیگا۔

فصل سوم

اجیر مستاجر فیہ کو اپنی اجرت لینی کے لئے اپنی پاس روک سکتا ہے یا نہین روک سکتا ہی

(مادہ-۴۸۲) وہ اجیر کہ اوسکے کام کا اثر مستاجر فیہ مین ہوتا ہے اگر اجرت قرض نہین ٹہرے ہی تو اپنی اجرت لینی کے لئے روک سکتا ہے مثلاً درزی جب تک اپنی سلائی نہ لیگا کپڑا نہین دیسکتا ہے اگر وہ کپڑا درزی کے پاس تلف ہو جاوے تو مالک اوس سے ضمان نہ لیگا۔

(مادہ-۴۸۳) وہ اجیر کہ اوس کے کام کا اثر نہین ہوتا ہے مثلاً حمال یا ملاح انکو یہہ اختیار نہین ہے کہ مستاجر فیہ اپنی اجرت کے لئے روک سکین اور اگر روک لیا اور تلف ہو گئی تو صاحب مال کو اختیار ہے کہ ضمان لیوے یعنی یہہ دیکہین کہ حمال جسوقت پلہ اوٹہا کر لایا تو کیا قیمت ہے پس اپنی پاس سے اجرت حمال کی دیکر وہ قیمت لیلیوے اور یا یہہ کہ حمال پلہ اوٹہا کر نہین لایا تو اوس وقت پلہ کی جو قیمت ہو گی وہ لیلیوے اور اجرت ندیوے۔

باب چہارم جو مسایل کہ مدت اجارہ کی ساتہہ متعلق ہین

(مادہ-۴۸۴) مالک اپنا مال دوسرے کو ایک مدت کے لئے اجارہ دیسکتا ہے جو بہت کم ہو مثلاً ایک دن یا بہت دراز ہو مثلاً ایک سال۔

(مادہ-۴۸۵) مدت اجارہ کا شروع اوس وقت سے ہوتا ہے کہ وقت عقد کے ذکر آیا اور مقرر کیا گیا۔

(مادہ-۴۸۶) اور اگر وقت عقد کچھہ ذکر نہین آیا تو وقت عقد سے اعتبار کیا جاویگا
(مادہ-۴۸۷) جب یہہ جایز ہے کہ ایک سال کے لئے زمین کرایہ دیجاوے اور
ہر مہینے کا کرایہ مقرر ہو ایسا ہی یہہ بہی جایز ہے کہ سال بہر کا کرایہ مقرر کیا جاوے
اور ماہوار مقرر نہو —
(مادہ-۴۸۸) جب شروع ماہ پر ایک مہینے کے لئے کرایہ ٹہرایا یا زیادہ کے لئے تو
یہہ اجارہ ماہیانہ ہے اور اگر کوئی مہینہ تیس دن کا نہو تو بہی کرایہ پورے مہینے کا دینا ہوگا —
(مادہ-۴۸۹) اگر ایک ہی مہینے کے لئے کرایہ لیا گیا اور کچھہ دن گزر گئے تو باقی دن
جو رہے اونکا حساب تیس دن کے اعتبار پر ہوگا —
(مادہ-۴۹۰) اگر چند مہینوں کے لئے کرایہ دیا گیا اور پہلے مہینے مین سے کچھہ دن
گزر چکے تہے تو اس مہینے کے باقی دن ماہ ائندہ کے کچھہ دنون کے ساتہہ لگا کر ایک
مہینا تیس دن کا گن جائیگا اسی طرح پر آخر مہینے کے جو دن باقی ہونگے وہ تیس دن کے
اعتبار سے حساب کئے جائین گے —
(مادہ-۴۹۱) جب بہت مہینوں کے لئے کرایہ لیا گیا اور پہلا مہینا جو کم تہا
یعنی اوسکے کچھہ دن گذر چکے تہے تیس دن لگائے گئے اسی طرح ہر مہینا
تیس دنکا حساب ہوتا رہے گا —
(مادہ-۴۹۲) جب کسی مہینے کے شروع پر ایک سال کے لئے کرایہ لیا گیا تو بارہ مہینے شمار ہوینگے
(مادہ-۴۹۳) جب ایک سال کے لئے کرایہ اوسوقت لیا گیا کہ اول مہینے کے کچھہ دن
گزر چکے تہے تو اب یہہ باقی دن اور گیارہ مہینے شمار کئے جاوینگے —
(مادہ-۴۹۴) اگر ایک قطعہ زمین ماہیانہ کے حساب سے کرایہ لی گئی اور مہینون کا
شمار معلوم نہین کہ کتنے مہینے کے لئے ہے تو یہہ عقد صحیح ہے مگر جب پہلا مہینا تمام ہو
تو دونوکو اختیار ہے کہ ماہ نو کے روز اول یا اوسکے شب مین اجارہ فسخ کرین پر
جب یہہ روز اول اور اوسکی شب دونو گزر گئے تو اجارہ فسخ نہین ہوسکتا ہے
اور اگر مہینے کے اندر ایک نے کہا کہ مین نے اجارہ فسخ کیا تو جب مہینا تمام ہوگا اجارہ بہی
فسخ ہوگا اور اگر مہینے کے اندر کہا کہ ماہ ائندہ سے مین نے اجارہ فسخ کیا تو جب ماہ ائندہ
شروع ہوگا اجارہ فسخ ہوگا اور اگر کرایہ دو مہینے کا یا زیادہ کا پیشگی لے لیا تو اونکا اجارہ فسخ نہین ہوسکتا ہے

(مادہ ۴۹۵) اگر ایک شخص کو ایک دن کے کام کے واسطے مقرر کیا تو طلوع شمس سے عصر تک یا مغرب تک موجب عرف شہر کے کام کرتا رہیگا۔

(مادہ ۴۹۶) ایک درزی کو ٹھیرایا کہ دس دن تک کام کرتا رہے تو روز عقد سے دس دن مقرر ہونگے اور اگر موسم گرمی کا ہی تو ضرور ہی کہ یہہ متعین کیا جاوی کہ کونسے مہینے میں کونسے دن کام کرے گا۔ (یہہ امر وہان کے رواج کے موافق ہوگا ورنہ یہہ تعین کچھ ضرور نہین ہے)

باب پنجم خیار کی بیان مین اور اس مین تین فصل ہین اول خیار شرط کے بیان مین

(مادہ ۴۹۷) خیار شرط جیسا بیع مین جایز ہوتا ہے ویسا ہی اجارہ مین جایز ہے اور اجارہ دینے اور لینے مین ہر ایک کو یا دونو کو اختیار رہتے کہ اتنے دن کے بعد جایز کر دینگے یا فسخ کر دینگے۔

(مادہ ۴۹۸) اختیار کے مدت مین اختیار والا چاہی فسخ کرے یا جایز۔

(مادہ ۴۹۹) جیسا (۳۰۲) و ۳۰۳ و ۳۰۴ مین بیان ہوا ویسا ہی اجارہ کا فسخ اور جایز کرنا قولاً و فعلاً دونو ہوتا ہی مثلاً آجر جو صاحب خیار ہی ماجور کا مالکانہ تصرف کرے تو وہ فسخ فعلی ہی اور مستاجر نے ماجور مین مستاجرانہ تصرف کیا تو یہہ اجازت فعلی ہے۔

(مادہ ۵۰۰) صاحب اختیار کے فسخ اور اجازت سے پہلے مدت خیار گذر گئی تو اختیار ساقط ہوگیا اور اجارہ لازم ہوگیا۔

(مادہ ۵۰۱) مدت خیار کے وقت عقد سے معتبر ہوگی۔

(مادہ ۵۰۲) جس وقت سے کہ خیار ساقط ہوا جب ہی سے اجازت شروع ہوگئی۔

(مادہ ۵۰۳) اگر زمین اس شرط پر کرایہ لے گئی کہ اتنی گز ہی یا اتنی دو ثم ہی دو ثم مکسر ہوتی ہین اور اوس مقدار سے زاید نکلے یا کم تو اجارہ صحیح ہوگا اور کرایہ مقررہ دینا لازم ہوگا پر مستاجر کو کم ہونے پر اختیار ہی کہ چاہی اجارہ فسخ کر دیوے۔

(مادہ ۵۰۴) اگر زمین اس حساب پر دی گئی کہ فی دو ثم اتنی درم کو ہی تو کرایہ بحساب دو ثم دینا لازم ہوگا

(مادہ ۵۰۵) جس کام پر کہ اجرت مقرر کیگئی ہی اور جس وقت پر اوس کام کا پورا کرنا شرط کیا گیا ہے جایز ہے اور شرط معتبر ہوگی مثلاً ایک شخص نے درزی کو کپڑا دیا کہ آج ہی کتر کے سی دیوے یا ایک شخص نے اونٹ کرایہ کیا کہ دس دن مین مکہ پہونچا دی جایز ہے اور اجیر نے اگر شرط پوری کر دی تو اجر مقرری لیگا ورنہ اجر مثل جو اجر مقررہ سے زاید نہو دیا جائیگا۔

(مادہ ۵۰۶) اجرت مین کم و بیشی ہونا جایز ہی کہ ایسی صورت اتنی اجرت اور ایسی صورت مین اوتنی اجرت تو دونو وجہہ بیان ہوئی تین اور یہہ باعتبار کام کی اور مزدوری کے اور بوجہ اور مسافت

کی ورزما شیکے اور مکان کی اختیار کیا جاتا ہے اور جیسا کام اوس سے بنیگا ویسی اجرت دیجائیگی مثلاً درزی کو کہا کہ اگر باریک سیوے گا تو اتنی درم اور اگر موٹا سیویگا تو اتنی درم دونگا ایسی جیسا کام کریگا ویسی اجرت پاویگا یا ایک دوکان لی کہ اگر عطر فروشی کریگا تو یہہ کرایہ ہوگا اور اگر لوہا کا کام کریگا تو یہہ کرایہ ہوگا جو کام کریگا اوسکا کرایہ لیگا یا ایک بیل کرایہ لیا کہ گیہوں لاویگا تو یہہ کرایہ ہے جو چیز لاکر لیجاویگا اوسکا کرایہ پائیگا یا کرایہ والی سے گھوڑا کرایہ لیا کہ جو رلتی تک اتنا کرایہ اور اورنہ تک اتنا اور قلبہ تک اتنا اور ایسی ہی سرائی والی سے کہا کہ اس حجرہ کا یہہ کرایہ دیگا اور اوس حجرہ کا یہہ کرایہ پس جس حجرہ میں رہیگا اوسکا کرایہ دیگا اور ایسا ہی درزی سے کہا کہ آج جبہ سیدے تو یہہ اجرت دونگا اور کل دیگا تو یہہ اجرت دونگا تو وہ جیسا کر دیگا ویسی اجرت پائیگا

فصل دوم خیار رویت کی بیانمین

(مادہ - ۵۰۷) مستاجر کو خیار رویت حاصل ہے۔

(مادہ - ۵۰۸) ماجور کا دیکھنا منافع کا دیکھنا ہے۔

(مادہ - ۵۰۹) بے دیکھے اگر زمین کرایہ لے تو دیکھنے پر اوسکو اختیار حاصل ہے

(مادہ - ۵۱۰) کرایہ لینی سی پہلی گہر دیکھا تہا تو اختیار باقی نہین ہے مگر جبکہ ایسا متغیر ہو گیا کہ رہنا نہین ہو سکتا ہے تو اختیار حاصل ہے۔

(مادہ - ۵۱۱) جس کام مین چیز اور کاریگر کے بدلنے سے اختلاف واقع ہوتا ہے اوسمین خیار رویت ضرور ہے مثلاً ایک شخص نے درزی سے یہہ چوکا یا کہ میرا جبہ سیدے تو درزی کو کپڑا اوسکا دیکھکر اختیار ہوگا کہ قبول کرے یا فسخ کرے

(مادہ - ۵۱۲) اور جس کام مین چیز کے بدلنے سے فرق نہین ہوتا ہے اوسمین خیار رویت نہین ہے مثلاً ایک شخص نے ایک مزدور سے کہا کہ پانچ من روئی کے بنولے نکالدے تو دس درم اجرت لیگا اوسنے روئی نہین دیکھی تو اوسکو خیار رویت نہین ہے۔

فصل سوم خیار عیب کے بیان مین

(مادہ - ۵۱۳) جیسا بیع مین خیار عیب ہے ویسا ہی اجارہ مین بھی ہے۔

(مادہ - ۵۱۴) جس عیب سے کہ منافع مقصود فوت ہوجائین یا خلل پذیر ہون اوس اجارہ مین اختیار فسخ ہوتا ہے مثلاً گہر کے گر جانے سے اور چکی کے پانی کے موقوف ہونے سے منفعت بالکل زایل ہوتی ہے یا حویلی مین سے ایسا مکان گر گیا کہ رہنا نہین ہو سکتا ہے یا گہوڑے کی پیٹ لگ گئی اور اگر ایسا نقصان ہوا کہ جس سے منافع مین خلل نہین پڑتا ہے مثلاً حویلی مین ایک کوٹہری گر گئی مگر برف یا بارش سے محفوظ ہے یا گہوڑے کی ایال یا دم

کٹ گئی تو اوس سے منافع مین کچھ خلل نہین ہو سکتا ہی تو اجارہ مین کچھ خلل نہوگا۔

(مادہ-۵۱۵) اگر استعمال سے پہلے کوئی عیب پیدا ہوگیا تو وہ ایسا ہی کہ گویا وقت عقد موجود تہا یعنی موجب خیار ہوگا

(مادہ-۵۱۶) اگر متاجر فیہ مین عیب پیدا ہوا تو متاجر کو اختیار رہے کہ عیب دار سے کو استعمال مین لاوے اور کل اجرت دیوے یا اجارہ فسخ کرے۔

(مادہ-۵۱۷) اگر آجر نے عیب نو پیدا کو فسخ کرنے سے پہلے زایل کردیا تو متاجر کو حق فسخ نہین رہا اور اگر باوجود عیب کے متاجر نے چاہا کہ باقی مدت تک اوسیکو استعمال مین لاوے تو آجر منع نہین کرسکتا ہے۔

(مادہ-۵۱۸) متاجر عیب نو حادث کے زایل کرنے سے پہلے آجر کے روبرو اجارہ فسخ کرسکتا ہی اور اوسکی غیبت مین حق فسخ نہین ہے اور اگر اوسکے غیبت مین بے اطلاع اوسکے فسخ کردیا تو معتبر نہوگا اور کرایہ بدستور جاری رہیگا اور اگر منافع مقصود بالکل زایل ہوگئے تو غیبت مین بہی فسخ کرسکتا ہی اور کرایہ لازم نہوگا اگر فسخ کرے یا نکرے جیسا مادہ-۴۷۸) مین ہوا مثلاً حویلی مین سے ایسی جاے گر گئی کہ رہنا نہین ہوسکتا ہی تو اوسکو اختیار فسخ حاصل ہے مگر بہتر یہہ تہا کہ آجر کے روبرو فسخ کرتا اور اگر بے خبر حویلی مین سے نکل گیا تو کرایہ دیگا کہ گویا نکلا ہی نتہا اور اگر گہر بالکل گر گیا تو کچھہ حاجت اطلاع کی نہین خود ہی فسخ کرسکتا ہے اور کرایہ بھی لازم نہوگا۔

(مادہ-۵۱۹) اگر حویلی کی ایک دیوار یا ایک کوٹھری گر گئی اور فسخ نکیا اور ویسا ہی رہتا رہا تو پورا کرایہ دیگا

(مادہ-۵۲۰) ایک شخص نے دو حویلیان کرایہ لین اور ایک گر گئی تو دونو معاً چھوڑ دیگا۔

(مادہ-۵۲۱) ایک شخص نے ایک حویلی اس شرط سے لی کہ اوسمین اتنی حجرہ ہونگے اور اوس سے کم نکلے تو چاہے اجارہ فسخ کرے یا اوسیکو کرایہ مقررہ پر قایم رکھے پر یہہ اختیار نہین ہے کہ اجارہ تو قایم رکھے اور کرایہ کم دیوے۔

باب ششم

ماجور کے اقسام اور اونکی احکام کا بیان اوسمین چار فصلین ہین

فصل اول اون مسایل کا بیان جو زمین کے اجارہ سے متعلق ہین

(مادہ-۵۲۲) حویلی اور دکان کا کرایہ لینا جایز ہے اور یہہ ذکر کہ کون بسیگا کچھہ ضرور نہین

(مادہ-۵۲۳) آجر نے اپنی حویلی یا دکان کرایہ دے اور اوسمین اوسکا اسباب ہی اجارہ تو صحیح ہوگیا اور اوسپر واجب ہے کہ گہر یا دکان خالی کرے اور متاجر کو سونپ دے۔

(مادہ ۵۲۴) زمین کرایہ دی پر نہ یہہ بیان کیا کہ کیا بوئینگے اور نہ یہہ بیان ہوا کہ جو چاہین سو بوئین تو اجارہ فاسد ہے اب اگر اسکے فسخ کرنے سے پہلے جو چیز بوئینگے متعین ہوگی تو اجارہ فاسد صحیح ہو گیا
(مادہ ۵۲۵) اگر اس شرط پر زمین کرایہ لی کہ جو چاہے بوے تو اوسکو اختیار ہے کہ سال مین دو بار بوئی گرمی مین ایک بار اور سردی مین ایک بار (آبی) (تابی) خریف اور ربیع —
(مادہ ۵۲۶) ابہی کہیتی پکنی نہ پائی تہی کہ مدت اجارہ تمام ہو گئی تو کہیتی جب تک پکی چہوڑ دی جائی اور جتنی دن زیادہ ہوسنگے اوسکا اجر مثل دیگا —
(مادہ ۵۲۷) گہر اور دوکان کرایہ لینا صحیح ہے گو یہہ بیان نہو کہ کس کام کے لئی کرایہ لیتے ہین پر استعمال اسکا صرف عرف اور عادت پر ہے —
(مادہ ۵۲۸) جیسی یہہ صحیح ہے کہ گہر کرایہ لیوین اور یہہ بیان نہو کہ کس کام کی لئی لیا گیا ہے اور خود ہی رہے تو صحیح ہے ایسا ہے یہہ بہی صحیح ہے کہ کسے اور کو رکہے یا اوسمین ایسی چیزین بنائے یا ایسی کام کرے جو بنا کو ضرر نہ پہونچے مگر با جازت مالک اور گہوڑے اور گدھے کا باندہنا جیسی بلدہ مین عرف اور رواج ہے
(مادہ ۵۲۹) درست کرنا اون چیزونکا کہ اونسی منفعت مقصود مین خلل ہو جاتا ہی موجر کے ذمہ ہے مثلاً چکی کا پاک کرنا یا رہا چکنے والے کے ذمہ ہے اور ایسا ہی گہر کے تعمیر اور پانی کے رستون اور نالیون کے درستی اور جو چیزین کہ سکونت مین خلل انداز ہون اوسکا دور کرنا اور جتنی کام کہ بنا سے متعلق ہین سب حویلی والے کے ذمہ ہین اور اگر گہر والا یہہ کام نکرے تو مستاجر کو اختیار ہے کہ اوس گہر سے نکل جائے مگر جو اوقت کرایہ لینے کے بہی ایسی تہی کہ جیسی اب ہی اور مستاجر نے اوسکو دیکہہ بہی لیا تہا تو گویا وہ اسپر راضی ہو گیا تہا اب اوسکو جایز نہیں ہے کہ اس عیب سے وہان سے نکلے اور اگر مستاجر نے اپنی پاس سے خرچ کر کے یہہ سب درست کئی تو تبرع و احسان ہے موجر سے نہین لے سکتا ہے —
(مادہ ۵۳۰) مستاجر نے مالک کی اجازت سے حویلی مین ایسی تعمیر کے کہ اوسکے حفاظت اور درستی ہو کے کہ اوس سے خلل نہین ہو سکتا ہے مثلاً چہت پر اینٹین بچھائین کہ بارش سے محفوظ رہے تو یہہ خرچ مالک سی لیگا اگرچہ اون مین یہہ شرط نہ ٹہرے تہی اگر ایسی تعمیر کے کہ اوسے کا آرام اور فائدہ ہی تو یہہ خرچ بدون شرط باہمی کے مالک سی نہ لی سکیگا —
(مادہ ۵۳۱) مستاجر نے زمین کرایہ مین کچھ بناے گے یا درخت لگائی تو مالک زمین کو اختیار ہے

کہ بعد انقضاے مدت اجارہ کے بنا اور درخت اوکہاڑ دے یا اونکی قیمت دیدے اور اونکو رہنے دے

(مادہ-۵۳۲) مدت اجارہ مین گہر مین سے مٹی اور کوڑا نکالنا مستاجر کے ذمہ ہے۔

(مادہ ۵۳۳) مستاجر اگر شئے ماجور کو بگاڑے ڈالتا ہے اور مالک کو یہہ قدرت نہین کہ منع کرسکے تو حاکم کے پاس رجوع کر کے فسخ کرے۔

فصل دوم اسباب کے اجارہ دینی مین

(مادہ-۵۳۴) لباس اور ہتیار اور خیمہ وغیرہ اشیاء منقولہ بہی مدت معلوم پر اجارہ دیسکتے ہین۔

(مادہ-۵۳۵) ایک شخص نے کپڑے کرایے کو لئے کہ پہنکر کہین جاے سو گیا تو نہین پاتا اپنی

(مادہ-۵۳۶) اگر صرف اپنی پہننے کے لئے کپڑا کرایہ لیا تو کسی اور کو نہین پہنا سکتا ہے۔

(مادہ-۵۳۷) زیور بہی مانند لباس کے ہے۔

فصل سوم گہوڑے اور گدہے کے کرایہ کی بیان مین

(مادہ-۵۳۸) جیسا گہوڑے کا معین کرنا جایز ہے ویسے ہی یہہ شرط بہی کرنا جایز ہے کہ فلان جاے معین تک پہونچا دینا

(مادہ-۵۳۹) ایک گہوڑا جاے معین تک کرایہ لیا اور راستہ مین بیمار ہوگیا تو مستاجر چاہے اوسکے صحت تک انتظار کرے چاہے اجارہ فسخ کرے اور اتنی دور تک جانے کا کرایہ دیدیوے۔

(مادہ-۵۴۰) ایک گہوڑا اسلئے کرایہ لیا کہ یہہ بوجہ فلان مقام تک پہونچا دے اور راستہ مین بیمار ہوگیا تو گہوڑے والے کا ذمہ ہے کہ دوسرے گہوڑے پر لاد کر پہونچا دے۔

(مادہ-۵۴۱) بے تعین گہوڑا کرایہ لینا جایز نہین ہے اگر عقد کے وقت تو تعین نہوا پر بعد عقد کے متعین کیا اور مستاجر نے بہی قبول کر لیا تو صحیح ہے اور اگر یہہ ٹہرا کہ کسی قسم کا گہوڑا اسبلے تعین ہو تو حسب عادت اور عرف کے جایز ہوگا مثلاً یہہ ٹہرایا کہ فلان جاے تک پہونچانی کے لئے گہوڑا دیدیوے تو کرایہ والے کی ذمہ ہے کہ حسب عادت وہان تک پہونچا دے۔

(مادہ-۵۴۲) اجارہ مین صرف خطہ یا صرف مسافت کہنا کافی نہوگا جبتک کہ وہ نام نہ لین کہ شہر مین مشہور ہے مثلاً یہہ کہا کہ توسنہ تک یا عراق تک جائین جایز نہین جب تک کہ بلدہ یا قصبہ یا گانو کا نام نہ لیا جاوے پر شام اگرچہ ایک ملک کا نام ہے دمشق سے بہی بولا جاتا ہے اس لئے اجارہ بلفظ شام صحیح ہے کہ اوس سے دمشق مراد ہے۔

(مادہ ۵۴۳) اگر ایک نام کے دو موضع ہین ایک بڑا دوسرا چھوٹا بے تعین کرایہ کر کے ایک طرف چلا گیا تو اوس مسافت کا کرایہ مثل دیگا مثلاً اسلامبول سے چلنے کا کرایہ کیا اور یہہ نہ کہا کہ کون سا بڑا یا چھوٹا۔

(مادہ ۵۴۴) ایک شہر کے جانے کے لئے کرایہ کیا تو اوس شخص مین اوسکے گہر تک پہونچانا ہوگا۔

(مادہ ۵۴۵) جس جای تک کرایہ کیا گیا وہان سے آگے نہ جا سکیگا اور اگر گیا تو لازم ہے کہ صحیح اور سالم گہوڑا واپس لا دیوے اگر تلف ہو گیا تو ضمان دیوے گا۔

(مادہ ۵۴۶) اگر ایک جاے کا کرایہ ٹہرا کر دوسرے جگہہ چلا گیا اور تلف ہو گیا ضمان دیگا مثلاً اسلیمیہ ٹہرا کر تکفور طاغے چلا گیا۔

(مادہ ۵۴۷) اگر ایک بستی کے کئی راستے ہین تو مستاجر کو لازم ہے کہ جس راستہ سی چاہے جاوے بشرطیکہ ہر راستہ سی لوگون کی آمد و رفت ہوے اور اگر اوس راستہ سی جو مقرر کیا گیا تہا نگیا اور دوسرے راستہ سی گیا اگر یہہ راستہ سخت اور دشوار گزار ہے اور گہوڑا تلف ہو گیا تو ضمان لیوے گا ورنہ اگر آسان ہو یا اوسی کے برابر ہو ضمان لازم نہوگا۔

(مادہ ۵۴۸) اگر مدتِ معین سے زاید استعمال مین لایا اور شی ماجور تلف ہو گئی تو ضمان دیگا کیونکہ مدتِ معین سے زیادہ کام لیتی رہنا جایز نہیں ہے۔

(مادہ ۵۴۹) گہوڑا کرایہ لینا جیسا اس شرط پر کہ فلان آدمی سوار ہوگا صحیح ہے ایسا ہے اس شرط پر بہی کرایہ لینا صحیح کہ جسکو چاہے سوار کرے۔

(مادہ ۵۵۰) اگر گہوڑا سواری کے لئے کرایہ لیا تو اوسپر کوئی چیز لادنا جایز نہین ہے اگر اوسپر لادا اور تلف ہو گیا تو ضمان لازم ہوگا اور اجرت لازم نہوگی) دیکہو مادہ (۸۶)

(مادہ ۵۵۱) جب یہہ ٹہرا کہ فلان شخص سوار ہوگا تو اور کسیکو اوسپر سوار کرنا جایز نہوگا۔

(مادہ ۵۵۲) اور اگر یہہ ٹہرا کہ جو چاہے سوار ہووے تو چاہے خود سوار ہو یا کوئی اور سوار ہو مگر بعد تخصیص کے اوسپر کسی دوسرے کو سوار نہین کر سکتا ہے

(مادہ ۵۵۳) جب اجارہ مین نہ تعیین ہوا اور نہ تعمیم ہوا اجارہ فاسد ہے اور فسخ سی پہلے اگر تعیین ہو جائے تو صحیح ہو گیا اور کوئی شخص بے تعیین اوسپر سوار نہین ہو سکتا ہے۔

(مادہ ۵۵۴) اسباب کے لادنے کی سے لئے جو گہوڑا کرایہ لیا گیا اوسکے باندہنی مین اور رسی وغیرہ مقدار کے سے مین عرف اور رواج پر عمل ہوگا۔

(مادہ-۵۵۵) بوجہ کی مقدار متعین نہین ہوئی نہ بذکر اور نہ باشارہ تو موافق رواج اور عرف کے بوجہ لادا جاتا ہے-

(مادہ-۵۵۶) کرایہ کے گہوڑے کو مارنا بے اجازت جایز نہین ہے اگر مارا اور تلف ہوگیا تو ضمان دیگا-

(مادہ-۵۵۷) اگر مالک نے مارنیکی اجازت دیدی اوس نے بے محل مارا مثلاً عادت یہہ تہی کہ پیٹہ پر مارتے ہین اس نے سر پر مارا اور مرگیا تو ضمان دیگا-

(مادہ-۵۵۸) جو گہوڑا بوجہ لادنے کے لئے کرایہ لیا اوس پر سوار ہونا جایز ہے-

(مادہ-۵۵۹) اگر ایک شی معین کا لادنا ٹہرا اور اسی اوس سی ہلکی چیز یا اوسکے مثل لادی تو صحیح ہے یعنے اوس شی سے مضرت اور تکلیف مین زیادہ نہو جو عقد مین ٹہر سے تہی اوس سے زیادہ مضرت کی چیز لادی تو جایز نہین ہے مثلاً یہہ ٹہرا تہا کہ پانچ کیل گیہون لادینگے تو جیسا یہہ جایز ہے کہ اپنی گیہون یا غیر کے گیہون پانچ کیل لادی یہہ بہی جایز ہے کہ پانچ کیل جو لادین یا یہہ ٹہرا تہا کہ پانچ کیل جو لادینگے تو پانچ کیل گیہو لادنا جایز نہوگا یا یہہ ٹہرا تہا کہ سو اوقیہ روئے لادینگے تو سو اوقیہ لوہا لادنا جایز نہوگا-

چالیس درم ہے

(مادہ-۵۶۰) بوجہ کا گہوڑے پر سے اوتارنا گہوڑے والے کا ذمہ ہے-

(مادہ-۵۶۱) کرایہ کے گہوڑے کا چارہ اور پانی گہوڑے والے کا ذمہ ہے اگر مستاجر نے بے اجازت کہلایا پلایا تبرع ہے مالک سے نہین لے سکے گا-

فصل چہارم آدمی کا نوکر رکہنا

(مادہ-۵۶۲) خدمت کے لئے یا کسی کام کے لئے آدمی کا نوکر رکہنا جایز ہے اس صورت مین مدت اور کام متعین کرنا ضرور ہے اسکا ذکر باب دوم کے فصل سوم مین گزرا-

(مادہ-۵۶۳) ایک شخص نے بے تعین اجرت دوسرے سے خدمت لے تو اگر یہہ شخص نوکر ہے اور خدمت پیشہ ہے تو اجر مثل دیگا ورنہ نہین-

(مادہ ۵۶۴) ایک نے دوسرے سے کہا کہ تو یہہ کام میرا کر دے مین تجکو خوش کرون گا اوس نے کر دیا تو اجر مثل دے گا۔

(مادہ ۵۶۵) اگر بے تعین اجرت نوکرون سے خدمت لے گئی اگر ان لوگون کے اجرت معلوم ہو تو وہ دے گا ورنہ ہر ایک کی اجرت مثل دے گا اور جو لوگ کہ اونکے مثل ہین اون سے کام لینا بہی ایسا ہی ہے۔

(مادہ ۵۶۶) اجارہ اس طور پر ٹھہرا کہ مزدور کو قیمت والی شے بے تعین دین گے تو اجر مثل دینا ہو گا مثلاً یہہ کہا کہ اتنے دن کے خدمت مین دو گائی دین گے لیکن عادت یہہ ہے کہ انا کے لئے لباس مقرر کیا جاتا ہے تو اوسکے لئے لباس بقیمت اوسط بنانا ہو گا اگر اوسکا وصف وغیرہ بیان نہین ہوا ہے۔

(مادہ ۵۶۷) اگر خدمت گار کو کچہہ انعام کہین ملگیا تو اجرت مین محسوب نہو گا۔

(مادہ ۵۶۸) اوستاد جو تعلیم علم اور حرفہ کے لئے مقرر ہوا اوسکے لئے مدت متعین ہونا ضرور ہے اور استاد جو اس مدت تک تعلیم کے لئے حاضر رہا خواہ شاگرد پڑہے یا نہ پڑہے مستحق اجرت کا ہو گا اور بے ذکر مدت اجارہ فاسد ہے اب شاگرد پڑہے گا تو اجرت ملیگی ورنہ نہین۔

(مادہ ۵۶۹) اگر اپنا لڑکا اوستاد کو سونپا کہ اوسکو تعلیم کرے اور اجرت کا کچہہ ذکر نہین آیا لڑکا جب پڑہ چکا اوستاد طالب اجرت ہوا تو موافق عادت اور رواج بلدہ کے دیا جاوے گا۔

(مادہ ۵۷۰) امام یا موذن یا معلم جو گانون والون نے مقرر کیا وہ سب اونکی اجرت دین گے

(مادہ ۵۷۱) جس کام کے لئے مقرر کیا گیا تو خود کرے گا دوسرے سے کام نہ لیگا اگر دوسرے سے کام لیگا اور تلف ہو گیا تو اصل اجیر ضامن ہو وے گا مثلاً درزی کو کپڑا دیا کہ خود سیوے اگر دوسرے سے سیوا دے گا تو ضرور ہے کہ تلف پر ضمان دیگا۔

(مادہ ۵۷۲) اگر عقد کے وقت کچہہ تعین نہین ہوا تو اختیار ہے کہ خود کرے یا دوسرے سے کام لیوے۔

(مادہ - ۵۷۳) متاجر کا اجیر کو یہہ کہہ دینا کہ یہہ کام کرو عقد مطلق ہے مثلاً درزی کو کہا کہ جبہ سیدے اور یہہ نکہا کہ خود سی دے یا کسی سے سلوا دے اوسنی اپنے خلیفہ یا اور دوسرے درزی سے سلوا دیا جایز ہے اور اگر بے تعدی تلف ہوا تو ضمان نہ دیگا۔

(مادہ - ۵۷۴) جو چیزین کہ کام کے لئے سامان ہوتے ہین اوسمین عادت پر عمل کیا جاتا ہے مثلاً سوے اور تاگہ وغیرہ درزی کے ذمہ ہے۔

(مادہ - ۵۷۵) پلہ والا گہر کے اندر پلہ پہونچا دیگا اوسکا یہہ ذمہ نہین ہے کہ غلہ وغیرہ اوسکی جاے مین بہی ڈالدے یعنی غلہ وغیرہ انبار کوٹھے وغیرہ جو غلہ رکہنے کے لئے بنائے گئے ہین رکہا جاتا ہے وہان ڈالنا حمال کا ذمہ نہین ہے۔

(مادہ - ۵۷۶) کسی مزدور کو کہانا دینا متاجر کے ذمہ نہین ہے مگر عرف بلدہ پر موقوف ہے۔

(مادہ - ۵۷۷) دلال مال لیکر سب جگہہ پہرا پر بیچا نہین اور صاحب مال یا دوسرے دلال نے بیچہ یا تو دلال اول کو کچہہ حق نہین ہے اور دلال ثانی اجرت تمام پائیگا۔

(مادہ - ۵۷۸) صاحب مال نے دلال کو مال دیا کہ اتنی کو بیچدے اس نے زیادہ قیمت پر بیچا تو سب قیمت صاحب مال کے ہے اور دلال کو سوا اجرت اور کچہہ حق نہین ہے۔

(مادہ - ۵۷۹) دلال نے مال بیچدیا اور اپنا حق اجرت لے لیا اب اوس مال کا کوئی اور شخص حقدار نکلا اور مبیع ضبط کئے گئے یا مبیع واپس ہوے تو دلال کے اجرت واپس نہوگی۔

(مادہ - ۵۸۰) ایک شخص نے اپنا کہیت کاٹنے کے لئے مزدور مقرر کئے تہے اور تہوڑا سا کاٹ پائے تہے کہ باقی کہیت کسی آفت سے تلف ہوگیا تو جس قدر انہوں نے کاٹا ہے اوسکے اجرت لینگے نہ باقی کے جو تلف ہوگیا مثلاً گائے چر گئے یا کچہہ اور آفت پڑے۔

(مادہ - ۵۸۱) جیسی انا اپنی بیماری پر خود ترک کرسکتی ہے ویسا ہی مسترضع بہی اوسکو موقوف کرسکتا ہے جب وہ بیمار ہوجاے و یا حمل سے ہوے یا بچہ اوسکے پستان اپنی موہنہ مین نلیوے یا بچہ کا دودہ چہوٹ جاوے۔

باب ہفتم اجراء متاجر کی کام اور انکی قابلیت کے بیانمین

اسمین تین فصل ہین فصل اول ماجور کے سونپ دینے کی بیانمین

(مادہ-۵۸۲) مستاجر کو مالک یہہ اجازت دیدیوے کہ وہ شئے ماجور سے اپنا
کام لیوے اوسکو تسلیم ماجور رکہتے ہین -
(مادہ-۵۸۳) جب اجارہ صحیح مدت معینہ اور مسافت متعینہ پر منعقد ہوچکا
تو شئے ماجور کا مستاجر کے قبضہ مین اوس مدت تک یا اوس مسافت تک متصل اور
برابر رہنا چاہیے مثلاً کرسیان کرایہ لین تو جو مدت کہ ٹہری ہے یا جہان تک
پہونچانا ٹہرا ہے اوس مدت تک یا اوس مقام تک کرسیان مستاجر کے قبضہ مین
برابر رہین گے اور مالک اوس مدت تک اوس مسافت پر اپنی کام مین نلا سکیگا -
(مادہ-۵۸۴) اگر ایک شئے جسمین مالک کا اسباب ہے کرایہ دیا تو اپنا
اسباب نکال کر وہ شئے اوسکے حوالہ کردے ورنہ جب تک اجرت لازم نہوگی
پر اگر مالک نے اپنا اسباب مستاجر کے ہاتہہ بیچدیا ہے تو جایز ہے -
(مادہ-۵۸۵) اگر اپنی حویلی کرایہ دے اور ایک حجرہ مین اپنا اسباب رکہا
تو اوس حجرہ کا کرایہ وضع ہوگا اور مستاجر کو اختیار ہے کہ باقی حویلی کرایہ لیوے
یا نلیوی اور فسخ سے پہلے اگر وہ حجرہ بہی خالی کردیا تو مستاجر سب حویلی لیگا
فسخ نکر سکیگا -

فصل دوم عقد کی بعد دونو عاقد شئی ماجور مین کیا کیا کرسکتی ہین

(مادہ-۵۸۶) قبضہ سے پہلے مستاجر زمین ماجور کسی اور کو بہی کرایہ دیسکتا ہے
پر شئے ماجور منقول ہو تو نہین دیسکتا ہے
(مادہ-۵۸۷) اگر ایسی شئے ہے کہ لوگون کے استعمال سے کچہہ فرق نہین آتا ہے
تو مستاجر کسی اور کو وہ شئے کرایہ دیسکتا ہے -
(مادہ-۵۸۸) مستاجر کا اجارہ تو فاسد تہا پر اوس نے دوسرے کو اجارہ
صحیح دیا تو جایز ہے -
(مادہ-۵۸۹) جب ایک اجارہ لازم ہوگیا تو مالک وہ شئے دوسرے کو اجارہ
نہین دیسکتا ہے یعنی اجارہ کے بعد اجارہ ثانیہ منعقد نہین ہوتا ہے -
(مادہ-۵۹۰) موجر بے اجازت مستاجر کے شئے ماجور بیع کرسکتا ہے اور
بایع اور مشتری کے حق مین بیع نافذ ہوگی نہ مستاجر پر یعنی مدت اجارہ کے بعد

مشتری کے لئے بیع جاری ہوگی اور مشتری اس بیع سے منحرف نہین ہوسکتا ہے پر مشتری بایع سے قبل اجارہ کے بیع طلب کرے یا قاضی بیع فسخ کرے کیونکہ بایع اسکے دینے پر قادر نہین ہے اور مستاجر نے اگر میہ بیع جاری کی تو سب کے حق مین جاری ہوگے لیکن جب تک کہ مستاجر اپنا حق منفعت حاصل نکرے شئے ماجور اوس سے نہ لیجائے اور اگر خود مستاجر سے شئے ماجور واپس کردے تو اوسنے خود سے اپنا حق ساقط کردیا۔

فصل سوم شئی ماجور کی واپس دینی کی بیان مین

(مادہ-۵۹۱) جب مدت اجارہ تمام ہوجائے تو مستاجر شئے ماجور فوراً واپس کردے۔

(مادہ-۵۹۲) بعد انقضائے مدت اجارہ مستاجر شئے ماجور اپنی استعمال مین نہین لاسکتا ہے۔

(مادہ-۵۹۳) اجارہ کے بعد مالک اپنی چیز جب طلب کرے مستاجر فوراً دیدیوے۔

(مادہ-۵۹۴) مستاجر کو لازم نہین ہے کہ شئے ماجور خود واپس کرے بلکہ مالک کو لازم ہے کہ خود اپنی چیز لیوے مثلاً حویلی والا مدت کرایہ کے بعد خود جاوے اور حویلی پر قبضہ کرے اور گھوڑے والی پر لازم ہے کہ جاسکے مقرر پر خود جاکر اپنا گھوڑا لیوے اور اگر جاے مقرر پر گھوڑا نکلا اور بلا تعدی مستاجر کے مرگیا تو اوس پر ضمان لازم نہین ہے۔

(مادہ-۵۹۵) اگر شئے ماجور کے لیجانے مین مشقت اور خرچ ہے تو مالک کے ذمہ ہے۔

باب آٹھوان ضمان کے بیان مین اسمین تین فصلین ہین

فصل اول منفعت کی ضمان کا بیان

(مادہ-۵۹۶) بدون اجازت مالک کے اوسکی کوئی چیز استعمال کرنا غصب ہے اور غصب کے منافع کا ادا لازم نہین ہے مگر مال یتیم اور مال وقف مین ضمان لازم آتا ہے اور معد للاستغلال مین بہی ضمان آتا ہے کیونکہ اجارہ منعقد ہوا اور مذکورہ کسی وجہ سے منفعت لینی کا مالک ہوا

تو ضمان یعنی اجر مثل لازم ہوگا مثلاً کسی کے گہر مین بے اجارت رہا تو کرایہ لازم ہوگا
پر وقف یا یتیم کے مال مین یا اوس گہر مین جو کرایہ کے لئے بنایا گیا کرایہ مثل لازم ہوگا
اور ایسے ہی کرایہ کے گہوڑے پر جو سوار ہو کر کہین گیا اجر مثل لازم ہوگا۔
(مادہ - ۵۹۷) معد للاستغلال مین جب اجارہ منعقد نہین اور اسکو کسی وجہہ
سے منفعت لینے کا خیال ہے مثلاً شریک کو اپنی شرکت کے خیال سے فائدہ
لینے کا خیال ہے تو اس مین بہی اجر مثل لازم ہوگا۔
(مادہ - ۵۹۸) کسی عقد کی وجہہ سے خیال منفعت پیدا ہوا اور مدت تک منفعت
لیتا رہا تب بہی ضمان لازم نہ آویگا مثلاً ایک شخص نے ایک حویلی بیچدے اور مشتری
بخیال عقد بیع مدت تک رہتا رہا پہر اصل مالک نے دعوے کرکے اپنی حویلی لے لے
تو مشتری ضمان سکونت نہ دیگا گو یہ حویلی معد للاستغلال تہے اور ایسا ہی چکی ایک
شخص نے بیچدی اور مشتری اوسکو استعمال مین لایا اور پہر اصل مالک نے بحکم
حاکم اوس پر قبضہ کیا تو چکی کا کرایہ مشتری نہ دیگا۔
(مادہ - ۵۹۹) چہوٹے لڑکے سے جو کوئی خدمت لے وہ لڑکا بعد بلوغ اپنا
اجر مثل اوس سے لیگا اور اگر لڑکا مرگیا تو اوسکے وارث لین گے۔

فصل دوم مستاجر کی ضمان کا بیان

(مادہ - ۶۰۰) عقد اجارہ صحیح ہو یا نہو شے ماجور مستاجر کے پاس امانت ہے۔
(مادہ - ۶۰۱) جب تک مستاجر کے تعدی اور تقصیر نہووے اور اذن مالک کے
خلاف اوس سے صادر نہووے ضمان تلف لازم نہین آئیگا۔
(مادہ - ۶۰۲) شے ماجور مستاجر کے پاس اوسکی تعدی سے تلف ہوگئی یا اوس
مین نقصان قیمت آگیا مثلاً گہوڑی کو مارا کہ وہ مرگیا یا اوسکے ایسا سخت ماری
کہ وہ تلف ہوگیا قیمت کا ضمان لازم ہے۔
(مادہ - ۶۰۳) مستاجر کے کوئی حرکت خلاف عادت تعدی ہے کہ اوس سے
جو ضرر اور خسارہ پیدا ہوگا موجب ضمان ہے مثلاً خلاف عادت کپڑا پہنا اور وہ
پہٹ گیا تو ضمان دیگا اور ایسا ہی عادت سے زیادہ آگ جلائے اور گہر جل گیا
تو ضمان دیگا۔

اور مثلاً چہت پر چہت پہ سے یا اوسکو لیسے شدت سے ہانکا فقط

(مادہ - ۶۰۴) متاجر نے اوسکے حفاظت مین قصور کیا تو تلف ہوگیا یا اوسکے قیمت کم ہوگئے ضمان لازم ہوگا مثلاً بغیر باگ ڈور کے گھوڑا چھوڑ دیا اور ضایع ہوگیا ضمان لازم دیگا -

(مادہ - ۶۰۵) متاجر کا شرط سے تجاوز کرنا اوس کے خلاف کرنا ہے۔ اور شرط سے کم کرنا اور شرط کے موافق کرنا موجب ضمان نہین ہے مثلاً گھوڑا کرایہ لیا کہ پچاس سیر گہی لاد یگا پھر پچاس سیر لوہا لادا اور گھوڑا مرگیا ضمان لازم ہوگا اور اگر گہی کے مضرت اور مشقت سے کوئی چیز ہلکے یا اوسکے برابر لادے اور مرگیا تو ضمان نہین ہوگا -

(مادہ - ۶۰۶) بعد انقضائے مدت اجارہ شئے ماجور متاجر کے پاس ودیعت اور امانت ہے اگر مدت اجارہ کے بعد بہی استعمال مین لایا اور تلف ہوگئے یا مالک نے طلب کی اور متاجر نے نہ دی اور تلف ہوگئی ضمان دیگا -

فصل سوم اجیر یعنی مزدور کی ضمان کا بیان

(مادہ - ۶۰۷) اجیر کے تعدی سے جو چیز کہ اوسکو کام کرنے کے لئے دی گئی ہے ہلاک ہوگئی ضمان دیگا -

(مادہ - ۶۰۸) اخلاف حکم مالک اجیر کوئی کام کرے تو ضمان آتا ہے اور حکم مالک صریح ہو یا دلالۃً ہو مثلاً مالک نے اپنی نوکر چرواہے کو کہا کہ میرے جانورونکو فلان رمنہ مین چرانا اور کہین نلیجانا وہ اوس جاے نلیگیا اور اور کہین لے گیا اب اگر کوئی جانور ہلاک ہوگا تو ضمان دیگا یا درزیکو کپڑا دیا کہ اگر اسمین قبا بن سکے تو کرو درزی نے کہا کہ قبا بنی گی پر جب کترا تو قبا نبنی درزی اوس کپڑیکی قیمت دیگا -

(مادہ - ۶۰۹) بے عذر اگر اجیر حفاظت نکرے تو ضمان دیگا ورنہ نہین مثلاً چرواہا بے وجہہ بکری ڈہونڈنے نگیا تو ضمان دیگا اور اگر یہہ کہا کہ میں یہہ ایک بکری ڈہونڈنے جاتا تو سب بکریان تلف ہوجاتین اسلئے ضمان نہ دیگا -

(مادہ - ۶۱۰) اجیر خاص امین ہے اوسکے کام کرنے سے بے تعدی اگر کوئی چیز تلف ہوگئی یا بے اوسکے کام کے تلف ہوگئے ضمان نہ آویگا

(مادہ - ۶۱۱) اجیر مشترک ضرر اور خسارہ کا ضامن ہے جو اوسکے فعل سے

لازم آ جائے خواہ اوس مین تعدی ہو یا نہو۔

کتاب ثالث کفالہ کے بیان مین اس ایک مقدمہ اور تین باب ہین مقدمہ کفالہ کی اصطلاحات فقہیہ کے بیان مین

(مادہ ۶۱۲) ایک کے ذمہ کے ساتھہ اپنا ذمہ شامل کر دینا کفالہ ہے یعنی مطالبہ کسی پر ہے اوسکو اپنی ذات پر بہی لگا لینا۔

(مادہ ۶۱۳) کفالۃ بالنفس یہہ ہے کہ کسی کے حاضر کرنے کا ضامن ہو۔

(مادہ ۶۱۴) کفالۃ بالمال یہہ ہے کہ کسی کے ادا مال کا ضامن ہو۔

(مادہ ۶۱۵) کفالۃ بالتسلیم یہہ ہے کہ مال پہنچا دینے کا ضامن ہو۔

(مادہ ۶۱۶) کفالۃ بالدرک یہہ ہے کہ مبیع کی قیمت ادا کر دینگے اگر اوسکا کوئی مدعی کہڑا ہوگا یا بائع کو حاضر کر دینگے۔

(مادہ ۶۱۷) جس کفالہ مین کہ نہ کوئی شرط ہے اور نہ زمانہ آیندہ کے ساتھہ اوسکو علاقہ ہوا وسکو کفالہ منجزہ کہتے ہین۔

(مادہ ۶۱۸) کفیل وہ شخص ہے کہ دوسرے کی ذمہ داری کے ساتھہ آپ بھی ذمہ دار ہو جاوے یعنی دوسرے کا عہد او پیمان اپنے اوپر لے لیوسنے اور اوس دوسرے کو اصیل اور مکفول عنہ کہتے ہین۔

(مادہ ۶۱۹) قرض خواہ اور طالب کو مکفول لہ کہتے ہین۔

(مادہ ۶۲۰) مکفول بہ وہ شئے ہے کہ جسکے ادا کا ذمہ لیا گیا اور کفالہ بالنفس مین مکفول عنہ اور مکفول بہ ایک ہی چیز ہے۔

باب اول عقد کفالہ کے بیان مین اور اس مین تین فصل ہین

فصل اول رکن کفالہ کا بیان

(مادہ ۶۲۱) کفالہ صرف کفیل کے ایجاب سے منعقد اور نافذ ہوتا ہے پر مکفول لہ اگر چاہے اوسکو نا منظور کر کے رد کر دے کہ اسکی کفالہ منظور نہین اور جبتک مکفول لہ کفالہ رد نکرے گا تب تک باقی رہیگا ایک شخص زید کا کفیل ہوا مگر مکفول لہ نے زید سے مطالبہ کیا اور پہلے اس سے کہ زید کو کفیل ہونے کی خبر پہنچے مر گیا تو مکفول لہ کفیل سے مطالبہ کر سکیگا۔

(مادہ-۶۲۲) جو کلمات کہ عرف مین عہد اور پیمان پر دلالت کرین انکے استعمال سے ایجاب کفالہ ہوتا ہے مثلاً یہہ کہا کہ مین نے کفالہ کی یا مین کفیل ہون یا مین ضامن ہون -
(مادہ-۶۲۳) وعدہ معلق سے بہی کفالہ ہوجاتی ہے مثلاً یہہ کہا کہ تیرا قرضدار ندیگا تو مین دونگا تو کفالہ ہوگئی پس اگر قرضخواہ نے طلب کیا اور اس نے ندیا تو کفیل سے طلب کرسکتا ہو دیکہو مادہ (۸۴)
(مادہ-۶۲۴) اگر یہہ کہا کہ مین آج سے فلان وقت تک کفیل ہون تو حالانکہ یہہ کفالہ موقتہ ہے پر کفالہ منجزہ متصور ہوگی -
(مادہ-۶۲۵) جیسا کفالہ مطلق منعقد ہوتی ہے ویسا ہی مقید بتعجیل و تاجیل بہی ہوسکتی ہے مثلاً یہہ کہے کہ مین اسی وقت کا ضامن ہون یا فلان وقت کا ضامن ہون -
(مادہ-۶۲۶) کفیل کا بہی کفیل ہوسکتا ہے -
(مادہ-۶۲۷) ایک شخص کے کئی آدمی کفیل ہوسکتے ہین -

فصل دوم کفالت کے شرطون کا بیان

(مادہ-۶۲۸) کفالت کی انعقاد کے لئے یہہ شرط ہے کہ کفیل عاقل ہو بالغ ہو اسی لئے مجنون اور مسلوب الحواس اور کم عمر کفیل نہو سکیگا اور لڑکے نے لڑکپن مین کفیل ہو کر بلوغ کے بعد کفالہ کا اقرار لیا تو کفالہ صحیح نہین ہے -
(مادہ-۶۲۹) مکفول عنہ بہی عاقل و بالغ ہونا شرط ہے مجنون اور لڑکے کے قرض کا کفیل ہونا صحیح نہوگا
(مادہ-۶۳۰) مکفول بالنفس مین شرط یہہ ہے کہ وہ شخص معلوم ہو کہ جسکے کفیل ہوئے ہین اور مکفول بالمال مین معلوم ہونا شرط نہین ہے یعنی یہہ کہنا کہ مین فلان کے قرض کا جو فلان پر ہے کفیل ہون گو مقدار قرض معلوم نہو صحیح ہے -
(مادہ-۶۳۱) مکفول بالمال مین یہہ شرط ہے کہ مال اصیل پر مضمون ہو یعنی یہہ کہ ادا کرنا اس مال کا اصیل پر لازم ہو- اسی لئے بیع کی قیمت کا اور اجارہ کی اجرت کا اور تمام دین صحیح کا کفیل ہونا صحیح ہے اور ایسا ہی مال مغصوب کی کفالہ صحیح ہے اور جب مطالبہ کیا جاوے تو کفیل پر اوسکا ادا واجب ہو کوئی شی معین کسی شے کا بدل اور عوض ہو اور ایسا ہی جو مال کہ بہ قصد خریداری لایا گیا ہو اوسکی بہی کفالہ صحیح ہے جب قیمت مقرر ہوگئی ہو اور قبضہ سے پہلے عین بیع کی کفالہ صحیح نہین کیونکہ بیع اگر بائع کے پاس تلف ہوجاوے تو بیع ہی فسخ ہوجائیگی اور بائع پر اوس کا ضمان لازم نہین آتا ہے بائع پر لازم ہوگا کہ مشتری کا زرثمن واپس کردے اگر لے چکا تہا - اور ایسا ہی مال گروی اور مال مستعار اور مال امانت کی

بھی کفالۃ صحیح نہین ہے کیونکہ اصیل کے ذمہ پر ان چیزون کا ضمان لازم نہین مگر اس مکفول عنہ کے ہلاک ہونیکے بعد اگر کفیل ہوا تو کفالت صحیح ہوگی اور ان چیزون کے اور مبیع کے پہنچا دینے کے لیے کفالت صحیح ہی اور کفیل کو وقت مطالبہ کے ان کی روک رکہنے کا کچھہ حق نہین ہے بلکہ مجبوراً پہنچانا پڑیگا پر مکفول بہ کے مر جانے سے کفالۃ بالنفس مین کفیل بری ہو جاتا ہے تو ایسی یہہ چیزین تلف ہو جائین تو کفیل پر کچھہ لازم نہوگا —

(مادہ - ۶۳۲) عقوبات یعنی سزای بدنی مین کفالت جاری نہین ہو سکتی ہے کہ کوئی آدمی اصل مجرم کے قائم مقام ہو سکے اسلیے قصاص اور تمام حدود کا مدعا علیہ کی طرف سے کوئی کفیل نہین ہو سکتا ہے اور ارش (یعنی دیت اعضا) اور دیت کی کفالت صحیح ہے جو یہ دونو جراحت رسان اور قاتل پر لازم ہوتی ہے —

(مادہ - ۶۳۳) کفالۃ بالمال مین مکفول عنہ کی تونگری شرط نہین ہے مفلس کے لیے بھی کفیل ہونا صحیح ہے

باب دوم کفالۃ کی احکام کا بیان اور اوس مین تین فصل ہین فصل اول

کفالۃ منجزہ اور معلقہ اور مضافہ کے احکام کا بیان

(مادہ - ۶۳۴) کفالۃ کا یہ حکم ہے کہ مکفول لہ کو کفیل سے مکفول بہ طلب کرنیکا حق حاصل ہو جاتا ہے

(مادہ - ۶۳۵) کفالت منجزہ مین اگر اصیل پر دین معجل (یعنی جلد ادا کرنا) ہے تو کفیل پر بھی فوراً مطالبہ ہو سکتا ہے اور اگر دین موجل ہے (یعنی ایک مدت کے بعد ادا ہونے کا ہے) تو انقضائے مدت پر فوراً مطالبہ ہوگا مثلاً ایک نے کہا کہ مین فلان کے قرض کا کفیل ہون تو قرض خواہ کفیل سے فی الحال طلب کر سکیگا اگر معجل ہوا اور وقت انقضائے مدت کے دین فوراً طلب کر سکتا ہے اگر موجل ہو —

(مادہ - ۶۳۶) اور اوس کفالت مین جو زمانہ آیندہ کے ساتھہ مضاف یا کسی شرط کے ساتھہ معلق ہے جب تک کہ مدت یا شرط پوری نہووے کفیل پر مطالبہ نہین ہو سکتا ہے مثلاً ایک شخص نے کہا کہ اگر فلان تجکو تیرے چیز نہ دیوے تو مین اوسکے ادا کا کفیل ہون تو یہہ کفالت مشروط منعقد ہو جاویگی اور اگر اصیل وقت ادا کے وقت مطالبہ پر نہ دیگا تو کفیل سے مطالبہ ہو سکیگا اور اصیل کے مطالبہ سے پہلے کفیل سے مطالبہ نہین کر سکتا ہے —

سے ہے اور ایسا ہے کہا کہ تیرا مال فلان شخص نے چرایا ہے تو مین ضامن ہون تو کفالت
صحیح ہے اور اوس شخص کا چرانا ثابت ہو جاوے گا تو کفیل سے مطالبہ کر سکتا ہے
اور ایسا ہے کفالت صحیح ہے جو یہہ شرط کی کہ چند دن تک مہلت دیوے تو مہلت کا
اعتبار مکفول لہ کے وقت مطالبہ سے ہوگا اور اوس نے وقت مطالبہ سی مہلت بہی
دی تو اب مکفول لہ کو جایز ہے کہ بعد اوس مہلت کے جب چاہے کفیل سی مطالبہ کرے
اور کفیل پہر اتنے سے مہلت نہین طلب کر سکتا اور ایسا ہی کفالت صحیح ہے جو یہہ کہا کہ
مین تیرے اوس مطالبہ کا ذمہ دار ہون جو فلان کے اوپر ثابت ہوگا یا اتنے روپیون کا
جو تو فلان کو قرض دیگا یا اوس چیز کا کہ فلان غصب کریگا یا اوس مال کی قیمت کا جو فلان کے
ہاتہہ بیچے گا سو بدون متحقق ہونے ان سب احوال کے کفیل سے مطالبہ نہو سکیگا یعنی کفیل سی مطالبہ
جب تک نہوگا کہ مطالبہ ثابت نہو اور قرض ندیوے اور غصب متحقق نہووے اور بیع اور
تسلیم مبیع واقع نہو اور ایسا ہے جب کہا کہ مین فلان کے حاضر کرنے کا فلان روز ضامن
ہون تو جب تک کہ وہ دن نہ آوے کفیل سے مطالبہ نہوگا۔

(مادہ - ۶۳۷) جب شرط متحقق ہو گئے تو جتنی باتین کہ اوسکی ساتہہ ہین ثابت اور لازم ہو جاوینگے مثلاً یہہ کہا کہ فلان پر حاکم کا جو حکم ہوگا مین اوسکا کفیل ہون اور اوس نے اقرار کیا کہ
مجہپر اتنا قرض ہے کفیل پر مطالبہ نہوگا جب تک کہ حاکم کا حکم نہووے یعنی حاکم جتنے
روپیہ اور جس سکہ کا حکم کریگا وہ کفیل پر لازم ہوگا۔

(مادہ - ۶۳۸) ایک شخص کفیل بالدرک ہوا اور مبیع کا کوئی مستحق نکلا تو جب تک کہ حاکم
یہہ حکم نکرے کہ مبیع مستحق کو دیوے اور بایع زر ثمن مشتری کو واپس کرے کفیل پر کچہہ
مطالبہ نہوگا۔

(مادہ - ۶۳۹) کفالت موقتہ مین مدت کفالت کے اندر کفیل پر مطالبہ ہو سکتا ہے
مثلاً کفیل نے کہا کہ مین آج سے مہینے تک ضامن ہون تو اوس مہینے کے اندر مطالبہ
ہو سکتا ہے اور بعد مہینے کے کفیل کفالت سی بری ہوگا۔

(مادہ - ۶۴۰) کفالت منجزہ جب منعقد ہو جاوے تو کفیل اوس کفالت سی نہین نکل سکتا ہی اور کفالت
معلقہ اور مضاف مین جب تک کہ زمانہ اور شرط متحقق ہو کر دین ثابت نہووی کفالت سی نکل سکتا ہے
یعنی جس چیز کا کفیل ہوا اگر اوسکا ثبوت پہلی سی ہو تو بہی منجزہ ہے مثلاً یہہ کہا کہ جو قرض فلان کی ذمہ ثابت

ہوگا مین اوسکا کفیل ہون اور قرض جب ثابت ہو سکتا ہی کہ پہلی ہی ذمہ پر ہو تو اس کفالت
پہلی دین کا جو ہے اوس سے کفیل بری نہین ہو سکتا ہی جیسا منجزہ مین بری نہین ہو سکتا ہے
اور اگر کفالت کے بعد مکفول بہ مستحق ہو وے مثلاً یہہ کہا کہ تو فلان کے ہاتھہ جو بیچیگا
اوسکا یا اوسکے ثمن کا مین ضامن ہون تو بیع کی تحقیق تک اوسکو اس کفالت کا
چھوڑنا جایز ہے یعنی اگر کفیل نے کہا کہ مین نے کفالت ترک کی یا تو اوس کے ہاتھہ
کچھہ مت بیچ اور اوس نے بیچدیا تو یہہ اوسکا کفیل نہوگا —

(مادہ — ۶۴۱) اگر کوئی شخص غاصب یا مستعیر کا ضامن ہوا اور اوس نے غاصب اور مستعیر سے مکفول بہ مالک کو پہنچا دے تو اوس مین جو کچھہ خرچ لگیگا غاصب اور مستعیر سے لیگا —

فصل دوم کفالت بالنفس کا حکم

(مادہ — ۶۴۲) کفیل بالنفس وقت مقرر پر مکفول بہ کو حاضر کرے اگر حاضر نکرے گا تو کفیل پر جبر کیا جاویگا —

فصل ثالث کفالت بالمال کا بیان

(مادہ — ۶۴۳) کفیل ضامن ہے —

(مادہ — ۶۴۴) مالک کو اختیار ہے کہ کفیل سے یا اصیل سے یا دونون سے طلب کرے اور اگر ایک سے طلب کیا تو دوسرے سے بھی مطالبہ کر سکتا ہے —

(مادہ — ۶۴۵) اگر کفیل کا کوئی اور کفیل ہو گیا تو قرض خواہ کو اختیار ہے کفیل پر یا کفیل کے کفیل پر مطالبہ کرے —

(مادہ — ۶۴۶) اگر ایک معاملہ مین بہت شریک تھے اور اون سب پر دین لازم آیا اور آپسمین ایک دوسرے کا ضامن ہو گیا تو قرض خواہ ہر ایک پر کل قرض کا مطالبہ کر سکتا ہے

(مادہ — ۶۴۷) جب بہت آدمی ایک دین کے کفیل ہون اور ہر شخص جدا جدا دین کا کفیل ہو تو ہر شخص پر کل دین کا مطالبہ ہو سکتا ہے اور جو سب ایک ہی یا دو کفیل ہو ہے تو ہر شخص پر بمقدار اوسکے حصہ کے مطالبہ ہوگا اور اگر ہر ایک دوسرے کا کفیل ہوا کہ جو اس کفالت مین اوسپر لازم ہوگا مین اوسکا کفیل ہون مثلاً ایکہزار روپیہ جو اوسکے ذمہ پر ہے وہ اوسکا ضامن ہوا تو قرض

خواہ جس سے چاہے مطالبہ کرے اور اگر دونوا ایک ہی وقت کفیل ہوئے تو ہر ایک نصف کا ضامن ہوگا اور اسطرح اصیلین ضامن ہووے کہ جو کچھہ ایک دوسرے پر لازم ہوگا ہر ایک دوسرے کے ضامن ہین تو ہر ایک پر مطالبہ ہزار کا کرسکتا ہے -

(مادہ-۶۴۸) اگر کفالت مین یہہ شرط ٹہرے تہے کہ اصیل اس مطالبہ سے بری ہے تو یہہ کفالہ حوالہ ہوجاویگا -

(مادہ-۶۴۹) حوالہ مین اگر محیل بری نہووے تو وہ کفالہ ہے مثلاً قرضخواہ نے مدیون کو کہا کہ میرا دین جو تجھہ پر ہے وہ فلان پر حوالہ کردے مگر تو بہی اوسکا ضامن رہیگا اور مدیون نے اسطرح حوالہ کردیا تو قرضخواہ جس سے چاہے مطالبہ کرے -

(مادہ-۶۵۰) اگر ایک شخص کفیل ہوا اور یہہ شرط ٹہرے کہ جو مال مدیونکا اسکی پاس امانت ہے اوسمین سے ادا کریگا تو جایز ہے اور اوس مال مین سے ادا کرنا لازم ہوگا اور یہہ مال امانت اگر تلف ہوا تو کفیل پر کچھہ لازم نہوگا اور اگر کفیل نے بعد کفالت مال امانت واپس کردیا تو بہی کفیل ضامن نہوگا -

(مادہ-۶۵۱) ایک شخص کفیل ہوا کہ مین فلان کو فلان وقت حاضر کرونگا اور اگر حاضر نکرون تو اوسپر جو قرض ہے وہ ادا کرونگا تو اوسپر قرض لازم ہوجاویگا اگر اوس وقت پر مدیون کو حاضر نکریگا اگر کفیل مر گیا اور اوسکے وارثون نے مدیون کو حاضر کردیا یا خود مدیون حاضر ہوگیا تو کفیل کے ذمہ کچھہ لازم نرہا اور اگر نہ کفیل کے وارثون نے اوسکو حاضر کیا اور نہ وہ خود آیا تو کفیل کے متروکہ مین سے دین ادا ہوگا اور اگر کفیل بمکفول بہ کو لایا پر مکفول بہ چہپ گیا تو کفیل حاکم پاس لیجاوے کہ حاکم کسی کو مکفول لہ کا وکیل مقرر کرے اور وہ اوسکے حوالہ کردے

(مادہ-۶۵۲) کفالت مطلقہ مین اصیل پر جیسا قرض ہے ویسا ہی کفیل پر لازم ہوتا ہے

(مادہ-۶۵۳) کفالت مقیدہ تعجیل یا تاجیل جو کچھہ ہووے وہ ہی کفیل پر بہی لازم ہوتی ہے

(مادہ-۶۵۴) اصل دین کے جو مدت ہو اور کفالت اوسپر منعقد ہوا ایسی ہی اوس مدت سے زاید بہی کفالت ہوسکتی ہے -

(مادہ-۶۵۵) اگر اصیل کو قرضخواہ نے کچھہ مہلت دی تو وہ مہلت کفیل کو بہی ہوگی اور کفیل کے کفیل کو بہی ہوگی اور جو مہلت کفیل اول کو ہوگی وہ کفیل

ثانی کو بھی ہو گی اور اگر کفیل کو مہلت ہو گئی تو اصیل کے حق مین مہلت نہو گی ۔
مادہ - (۶۵۶) مدیون نے جو صاحب مہلت ہے سفر کا ارادہ کیا تو قرض خواہ حاکم کے پاس رجوع کرے اور حاکم قرض دار اوسکو کفیل دلوا دیگا ۔
مادہ - (۶۵۷) ایک قرضدار نے کسیکو کہا کہ فلان کا قرض جو مجھپر ہے تو میرا کفیل ہوجا وہ کفیل ہوگیا اور بحسب کفالت اوسکا قرض کچھہ دیکر ادا کر دیا اب کفیل اگر یہہ چاہے کہ اصیل سے واپس لیوے تو صرف مکفول بہ لے سکیگا نہ وہ چیز کہ اوس نے اوسکے قرض مین دی ہے اور اگر قرض خواہ سے قرض دار نے صلح کر لی تو جسقدر صلح مین دیا لیگا اوسیقدر کفیل اصیل سے لیگا نہ کل قرض مثلاً سکہ خالصہ کا ضامن ہوا اور سکہ کھوٹا ادا کیا تو سکہ خالص لیگا یا سکہ کھوٹے کا ضامن ہوا اور سکہ خالص ادا کیا تو سکہ خالص لیگا اور ایسا ہی اگر چند درہم کا کفیل ہوا اور صلحاً کچھہ اشیا دیدین تو اصیل سے وہ ہے دراہم لیگا جسکا ضامن ہوا تھا اور اگر ہزار درہم کا ضامن ہوکر صلحاً پانچ سو درہم دے تو پانچ سو درہم اصیل سے لیگا ۔
(مادہ - ۶۵۸) اگر معاوضہ اور معاملہ مین کسی کو دہوکا دیا تو جو اونکا ضرر ہوگا واپس دیگا مثلاً مشتری نے زمین پر مکان بنایا اور ایک شخص نے زمین پر دعوے کیا تو مشتری سوای قیمت زمین قیمت بنا ہے لیگا جب زمین مدعی کو دیگا ایک شخص نے سوداگرون سے کہا کہ یہہ لڑکا میرا بیٹا ہے اور مین نے اوسکو اجازت دے ہے تم اس سے معاملہ کرو پہر معلوم ہوا کہ وہ کسی اور کا بیٹا ہے تو وہ اوس سے قیمت اوس اجناس کی لینگے جو اونہون نے اوس لڑکے کے ہاتہہ فروخت کئے تھے ۔

باب سوم کفالت سے بری ہونیکا بیان اسمین تین فصل مین

فصل اول اسمین چند ضوابط عام مین

(مادہ - ۶۵۹) اصیل یا کفیل سے مکفول بہ پہنچا چکے تو کفالت سے بری ہوجا سینگے
(مادہ - ۶۶۰) اگر مکفول لہ نے کفیل کو بری کیا یا کہا کہ کفیل پر میرا کچھہ نہین ہے تو کفیل بری ہوگیا
(مادہ - ۶۶۱) کفیل کے برات سے اصیل کی برات نہین ہو سکتی ہے ۔
(مادہ - ۶۶۲) اصیل کے برات سے کفیل کی برات ہوجا دیگی ۔

فصل دوم کفالت بالنفس سے برات کا بیان

مادہ ۶۶۳ - کفیل نے مکفول بہ مکفول لہ ایسی جگہہ سپرد کر دی کہ وہان نالش ہو سکے مثلاً شہر یا قصبہ مین کفیل بری ہو گیا مکفول لہ قبول کرے یا نکرے اور اگر یہہ شرط ٹھری تھی کہ فلانے شہر مین پونہچا نا اُس نے کسی اور شہر مین پونہچایا تو بری نہو گا اور اگر یہہ شرط ٹھری تھی کہ حاکم کی کچہری مین پونہچا دینا اور اُس نے اور کہین جیسے اور بازار مین پونہچا دیا تو کفالت سے بری نہو گا لیکن اگر ایسی شخص کے روبرو پونہچا دیا کہ اوسکو اختیار دیگا ہو تو کفالت سے بری ہوگا۔

مادہ ۶۶۴ - جب طالب طلب کرے اور کفیل مکفول بہ اوسکو دیدے تو کفیل بری ہوگا اور بے طلب اگر اپنے سپرد کر دیا تو بری نہو گا جب تک کہ طالب نکہے کہ بحکم کفالت مین نے اوسکو

مادہ ۶۶۵ - ایک شخص اس شرط پر کفیل ہوا کہ مکفول بہ کو فلان روز حاضر کر دیگا اور اس نے اوس دن سے پہلے حاضر کر دیا تو کفالت سے بری ہے اگر مکفول لہ قبول کرے

مادہ ۶۶۶ - مکفول بہ کی مرنے سے کفیل بھی اور کفیل کا کفیل بھی بری ہو گا اور اگر کفیل مر گیا تو کفیل بھی بری اور اوسکا کفیل بھی بری ہے اور مکفول لہ کے مرنے سے کفیل بری نہو گا بلکہ مکفول لہ کا وارث طالب ہو گا۔

فصل سوم کفالت بالمال سے برات کا بیان

مادہ ۶۶۷ - اگر قرضخواہ مر گیا اور سوای مقروض کے جسکا یہہ کفیل ہے اور کوئی اوسکا وارث نہین ہے تو کفیل بری ہے اور سوای مدیون کے اور بھی وارث ہین تو بمقدار حصہ مدیون کے بری ہو گا اور بمقدار حصہ دوسرے وارث کے کفیل رہیگا۔

مادہ ۶۶۸ - اگر قرضخواہ سے کفیل یا اصیل نے کسی مقدار پر صلح کر لے تو دونوں کی برات ہو گئی اگر دونوں کی برات کی شرط ہو یا اصیل برات کی شرط ہو یا کچہہ بھی شرط نہو اور اگر کفیل کی برات شرط کر لیے تو فقط کفیل بری ہو گا اور طالبکو اختیار ہے کہ کل دین کفیل سے لیوے یا مقدار صلح کفیل سے لیکر باقی اصیل سے لیوے۔

مادہ ۶۶۹ - کفیل نے کسی اور پر حوالہ کر دیا اور مکفول لہ نے اور محال علیہ نے قبول کر لیا تو کفیل اور اصیل دونو بری ہو گئے۔

مادہ ۶۷۰ - اگر کفیل بالمال مر گیا تو اوسکے ترکہ مین مطالبہ کیا جاویگا۔

مادہ ۶۷۱ - جو شخص کے مبیع کے ثمن کا کفیل ہوا اگر بیع فسخ ہو سے یا مبیع کا اور کوئی

حقدار نکلا یا مبیع عیب سے واپس ہوئی تو کفیل بری ہوگیا۔
مادہ ۶۷۲۔ اگر کوئی مال ایک مدت کے لئے کرایہ دیا گیا اور کوئی شخص زر کرایہ کا کفیل ہوا تو انقضای مدت پر کفالت بھی تمام ہوگئی اگر اس مدت کی بعد بھی مال باجارہ جدید دیا گیا تو وہ کفالت سابقہ اس عقد مین معتبر نہوگی۔

کتاب چہارم حوالہ کا بیان اسمین ایک مقدمہ اور دو باب ہین

مقدمہ وہ اصطلاحات فقہیہ جو حوالہ سے متعلق ہین

مادہ ۶۷۳۔ ایک کے ذمہ سے دوسری کے ذمہ پر قرض لازم کردینا حوالہ ہے
مادہ ۶۷۴۔ محیل وہ قرضدار ہے جو اپنا قرض دوسری پر حوالہ کردے۔
مادہ ۶۷۵ قرضخواہ محال لہ ہے۔
مادہ ۶۷۶۔ جس شخص نے اپنے اوپر حوالہ لے لیا وہ محال علیہ ہے۔
مادہ ۶۷۷۔ جس مال کا حوالہ ہوتا ہے وہ محال بہ ہے۔
مادہ ۶۷۸۔ حوالہ مقیدہ جسمین یہہ بات ٹھہرائی جاے کہ محیل کے اوس مال مین سے ادا ہو جو محال علیہ کے ذمہ مین ہے یا اوس کے قبضہ مین ہے۔
مادہ ۶۷۹۔ حوالہ مطلقہ جسمین یہہ قید نہین ہے کہ محیل کی مال مین سی دیا جائے جو محال

باب اول عقد حوالہ کا بیان اسمین دو فصل ہین فصل اول حوالہ کے رکن کا بیان

مادہ ۶۸۰۔ اگر محیل اپنے قرضخواہ کو کہے کہ مین نے فلان پر تیرا قرض حوالہ کردیا اور اوس نے قبول کیا تو حوالہ منعقد ہوا۔
مادہ ۶۸۱۔ محال لہ اور محال علیہ کے درمیان جو عقد ہو تو صحیح ہی مثلاً ایک نی دوسری سی کہا کہ جو میرا لینا فلان پر ہے وہ تو اپنے اوپر لیلے اوس نے قبول کرلیا یا محال علیہ نے کہا کہ تیرا لینا جو فلان شخص پر ہے وہ مین اپنی اوپر قبول کرتا ہون اور اس نے قبول کرلیا حوالہ صحیح ہوا اب اگر محال علیہ اس حوالہ لینی سی نادم اور پشیمان ہوا تو کچھہ فایدہ نہوگا۔
مادہ ۶۸۲۔ اگر محیل اور محال لہ کے درمیان حوالہ ہو تو صحیح نہوگا جب تک کہ محال علیہ کو علم نہوا اور وہ قبول نکرے مثلاً ایک شخص نے اپنے قرضخواہ کو اور ایک شخص پر حوالہ دیا اور وہ کسی شہر مین ہے اوسکو جب علم ہوا اور قبول کیا تو حوالہ پورا اور تمام ہوا

مادہ ۶۸۳ ۔ محیل اور محال علیہ کے درمیان جو حوالہ کیا گیا محال لہ کی اجازت پر موقوف ہے مثلاً
قرضدار نے ایک شخص کو کہا کہ فلان شخص کا جو مجھپر قرض ہے اپنے اوپر تو حوالہ لیلے اور اوس شخص نے
قبول کرلیا تو یہہ حوالہ قرضخواہ کی اجازت پر موقوف ہے اگر اوسنے قبول کیا تو جائز ہوگا ورنہ نہین

فصل ثالث حوالہ کی شرطوں کا بیان

مادہ ۶۸۴ ۔ حوالہ کی صحت کی شرط یہہ ہے کہ محیل اور محال لہ اور محال علیہ سب عاقل اور بالغ ہون
ایسے ہی لڑکی کا قرض جو کوئی اپنے اوپر لیوے یا لڑکا کسی کا قرض اپنے اوپر لیوے باطل ہے تمیز ہو یا
تمیز ہو اوسکو تجارت اور معاملہ کی اجازت ہو یا نہو ۔
مادہ ۶۸۵ ۔ اور یہہ بھی شرط ہے کہ محیل اور محال لہ دونو بالغ ہون اسلیئے لڑکی باتمیز کا کوئی حوالہ لیوے
یا لڑکا کسی کا اپنے اوپر حوالہ لیوے بے اجازت اوسکے ولی کی اجازت (موقوف رہیگا) دیگا تو جائز ہوگا اور
لڑکا جو اپنے اوپر حوالہ لیوے تو اسمین شرط یہہ ہے کہ لڑکا بہ نسبت محیل کے غنی اور تونگر ہو اگرچہ
ولی نے اجازت بھی دیدی ہو ۔
مادہ ۶۸۶ ۔ یہہ شرط ضرور نہین ہے کہ محال علیہ محیل کا قرضدار ہووے یعنی اگر محیل کا محال علیہ پر
دین نہو گا تو بھی حوالہ صحیح ہوگا ۔
مادہ ۶۸۷ ۔ جس دین کا کفالہ صحیح نہین ہے اوس کا حوالہ بھی صحیح نہین ہے ۔
مادہ ۶۸۸ ۔ جس دین کا کفالہ صحیح ہے اوسکا حوالہ بھی صحیح ہے پر ضرور ہے کہ محال بہ معلوم ہو
دین مجہول کا حوالہ صحیح نہوگا اسی لیئے اگر کوئی شخص کہے کہ تیرا جو قرض فلان پر ثابت ہوگا
وہ مجھپر حوالہ ہے تو صحیح نہین ہے ۔
مادہ ۶۸۹ ۔ جیسا اصل دین کا حوالہ صحیح ہے ویسا ہی اوس دین کا بھی حوالہ صحیح ہے جو کفالہ اور حوالہ سے ثابت ہو

باب ثانی حوالہ کے احکام کا بیان

مادہ ۶۹۰ ۔ حوالہ کا یہہ حکم ہے کہ محیل اور اوسکا کفیل اگر اوسکا کفیل ہو تو دونو دین اور کفالہ سے
بری ہونگے اور اس دین کا مطالبہ قرضخواہ محال علیہ پر کریگا اگر مرتہن نے راہن پر کسیکو حوالہ
لیا تو مرتہن کو اب یہہ حق ہے کہ شئے مرہون اپنے پاس روک رکھے ۔
مادہ ۶۹۱ ۔ محیل نے حوالہ مطلقہ کیا اب محال علیہ پر محیل کا اگر کچھہ لینا نہین ہے تو محال علیہ بعد
ادا اوسے دین کے محیل سے زر ادا واپس لیگا اور اگر محیل کا محال علیہ پر کچھہ لینا ہے تو اوسکی قرضمین مجرا دیگا ۔
مادہ ۶۹۲ ۔ حوالہ مقیدہ مین محیل کو یہہ حق نہین ہے اور محال علیہ کو یہہ جائز نہین ہے کہ محیل

کو محال بہ دیدیوے اگر دیدیگا تو ضمان دیگا اور ضمان دیکر محیل سے واپس لیگا اگر محیل ادا سے پہلے
مرگیا اور اسپر قرضہ اور سکے ترکہ سے بہت تو اور قرضخواہونکو اس محال بہ مین حق مداخلت نہین ہے۔
مادہ ۶۹۳۔ حوالہ مقیدہ یعنی یہہ کہا گیا کہ مبیع کی قیمت جو مشتری کے ذمہ پر قرض ہے وہ مجہپر حوالہ ہے اگر تسلیم
سے پہلے مبیع تلف ہوگئی اور قیمت ساقط ہوگئی با بخیار رویت یا بخیار عیب یا باقالہ مبیع واپس ہوئی تو
اب ان سب صورتون مین حوالہ باطل ہوگا اور محال علیہ نے جو ادا کیا ہے محیل سے لیلیگا اور اگر اوس مبیع کا
کوئی اور شخص حقدار نکلا اور اوسنے مبیع ضبط کرلی اور ظاہر ہوا کہ محال علیہ اس دین سے بری ہے حوالہ باطل ہوگا۔
مادہ ۶۹۴۔ حوالہ مقیدہ مین جب یہہ کہا لیا کہ محیل کے اوسمال مین سے کہ محال علیہ کے پاس امانت ہے دیا جائے
اگر اوس مال کا کوئی اور مستحق نکلا اور ضبط کرلیا تو وہ حوالہ مقیدہ باطل ہوگا اور محیل سے دین لیا جائیگا۔
مادہ ۶۹۵۔ حوالہ مقیدہ کہ جسمین یہہ کہا کہ محیل کے اوسمال مین سے جو محال علیہ کے پاس امانت ہے دیا جائے اور
اگر وہ مال تلف ہوگیا اور محال علیہ پر ضمان نہ آیا تو وہ حوالہ باطل ہوگا۔ اور محیل سے قرض لیا جائیگا
اور اگر محال علیہ سے ضمان لیا جائے تو حوالہ باطل نہوگا مثلاً ایک شخص نے اپنے قرضخواہ کو کسی اور پر حوالہ کردیا
کہ میرے روپیہ جو تیرے پاس امانت ہین وہ اوسکو دینا اسکی ادائی سے پہلے وہ روپیہ بے تعدی تلف ہوگئے حوالہ
باطل ہوگیا اب قرضخواہ اپنا قرض قرضدار سے لیگا مگر مال امانت غصبی ہے یا اوسکے تلف کردینے
اوسکا ضمان لازم آیا تو حوالہ باطل نہوگا۔
مادہ ۶۹۶۔ ایک شخص نے اپنا قرض کسی پر یہہ کہکر حوالہ دیا کہ وہ اپنا فلان مال معین بیچے اور قرضخواہ
کو اوسمین سے ادا کردے اور اوسنے یہہ حوالہ اس شرط پر قبول کرلیا تو صحیح ہے اور محال علیہ پر جبر کیا جائیگا
کہ وہ اپنا مال بیچے اور اوسکی قیمت سے زرحوالہ ادا کرے
مادہ ۶۹۷۔ حوالہ مبہمہ یعنی جسمین نہ تعجیل ہو اور نہ تاجیل ہو زرحوالہ فوراً ادا کیا جائے جبکہ اوس صورت
مین کہ دین معجل ہے اور اگر مؤجل ہے تو وقت انقضائے مدت کے ادا کرے زرحوالہ لازم ہوگا۔
مادہ ۶۹۸۔ محال علیہ کو یہہ بات جائز نہین ہے کہ قبل ادائے زرحوالہ کے محیل سے زرحوالہ لیوے اور سوائے
محال بہ کے اور کچھہ نہ لے سکیگا مثلاً چاندی کا حوالہ کیا گیا اور اوسنے سونا دیا تو چاندی لیگا اور سونا نہ لے سکیگا
اور ایسا ہی جن چیزونکا اسپر حوالہ ہوا تھا سوائے اون چیزونکے اور کچھہ نہ لے سکیگا اگرچہ کچھہ اور ادا کیا ہو۔
مادہ ۶۹۹۔ جیسا محال علیہ دین کے ادا کرنے یا دوسرے پر حوالہ دینے سے یا قرضخواہ کے بری کردینے سے بری ہوتا ہے
ایسا ہی اگر قرضخواہ نے اوسکو ہبہ کردیا یا اوسی کو صدقہ دیا اور اوسنے قبول بھی کرلیا تو بری ہوگا۔
مادہ ۷۰۰۔ اگر قرضخواہ مرگیا اور محال علیہ ہی اوسکا وارث ہے تو حکم حوالہ

باقی نہ رہے گا۔

کتاب پنجم رہن کے بیان مین اسمین ایک مقدمہ اور تین باب ہین مقدمہ و اصطلاحات فقہیہ جو رہن سے متعلق ہین

مادہ (٧٠١) کسی مال کو اپنے حق کے عوض اپنے پاس رکھنا کہ اوس مال سے اپنا حق حاصل کر سکے تا رہن ہے اور اوس مال کو مرہون اور رہن کہتے ہین۔

مادہ (٧٠٢) ارتہان رہن لینا ہے۔

مادہ (٧٠٣) راہن وہ شخص ہے کہ جسنے رہن دیا۔

مادہ (٧٠٤) مرتہن وہ شخص ہے کہ جسنے رہن لیا۔

مادہ (٧٠٥) عدل وہ شخص ہے کہ راہن اور مرتہن اوسکو امانت دار جانکر رہن اوسکے پاس امانتاً سپرد کرین۔

باب اول جو مسائل کہ عقد رہن سے متعلق ہین اسمین تین فصل ہین

فصل اول وہ مسائل کہ رکن رہن سے متعلق ہین

مادہ (٧٠٦) راہن اور مرتہن کی ایجاب و قبول سے رہن منعقد ہوتا ہے اور جب تک کہ اسی مجلس مین سے مرہون پر قبضہ ہوئی رہن لازم نہین ہوتا ہے اس لئے تسلیم سے پہلے راہن رہن سے رجوع کر سکتا ہے۔

مادہ (٧٠٧) راہن کا ایجاب کرنا اور قبول کرنا یہ ہے کہ مین نے یہہ اپنی چیز تیرے قرض کے عوض تیرے پاس گرو رکھی یا اسے عنوان مین اور لفظ کہی اور

مرتہن کہ مین نے قبول کیا یا مین راضی ہوا یا اور لفظ کہی جو رضامندی پر دلالت کرے اور لفظ رہن استعمال کرنا کچہہ ضرورت نہین ہے مثلاً ایک شخص نے کچہہ خریدا اور اپنا کچہہ مال بایع کو دیکر یہہ کہا کہ جبتک مین تیرا زر ثمن نہ دون یہہ مال اپنے پاس رہنے دے تو یہہ بہی رہن ہے

فصل ثانی عقد رہن کے شرطونکا بیان

مادہ (۷۰۸) شرط یہ ہے کہ دونو عاقل ہون بالغ ہونا کچہہ شرط نہین ہے

مادہ (۷۰۹) شرط یہ ہے کہ شی مرہون بکنے کے قابل ہوا سلئے ضرور ہے کہ شی مرہون موجود ہو اور مال قیمتی ہو اور وقت رہن کے مرتہن کو سونپی جا سکے

مادہ (۷۱۰) شرط یہ ہے کہ جسکے عوض رہن دیا گیا وہ ایسا مال ہو کہ اوسکا ضمان لازم آوے اسی لئے مال مغصوب کے عوض رہن دینا جایز ہے اور مال امانت کے لئے عوض رہن نہین ہو سکتا ہے۔

فصل سوم رہن کے ساتہہ جو چیزین زائد متصل ہون اور عقد رہن کے بعد رہن کی تبدیل و زیادتی کا بیان —

مادہ (۷۱۱) جتنی چیزین بیع مین بلا ذکر داخل ہوتی ہین وہ سب رہن مین بہی شامل اور داخل ہوتی ہین مثلاً ایک قطعہ زمین جو گروی کیا اوسکے درخت اور جو کچہہ اوس مین بویا ہوا ہے وہ سب رہن مین داخل ہوگا اگرچہ اوسکا ذکر نہ ہو

مادہ (۷۱۲) ایک شی مرہون بدلکے دوسری شے رہن رکہہ سکتے ہین مثلاً ایک زیور بمقابلہ کچہہ روپیہ کے گرو کیا پہر تلوار لاکر کہا کہ زیور دیدو اور یہ تلوار بجائے اوسکے رکہلو مرتہن نے زیور واپس کیا اور تلوار لیلی تو تلوار بعوض اوس رقم کے گرو ہوگی ہے

مادہ (۷۱۳) راہن عقد کے بعد شے مرہون کے ساتہہ کچہہ اور چیز زاید کر سکتا ہے

یعنی مال مرہون کے علاوہ کچھ اور بھی دے سکتا ہے کہ مرہون اور یہ مال دونون
دین سابق کے عوض گرو رہینگے بشرطیکہ عقد بھی قائم ہو اور یہ مال زائد بھی اصل
عقد کے ساتھہ شامل و لاحق ہوگا یعنی گویا عقد رہن ان دونو مال بعوض اوس دین کے
گرو ہونگے۔

مادہ (۷۱۴) ایسا ہی زر رہن مین بھی زیادتی ہو سکتی ہے مثلاً ایک شخص نے
اپنا زیور دو ہزار کا قیمتی ایک ہزار قرض پر گرو رکھا پھر اسی رہن پر پانچ سو قرض اور بھی
لیے تو گویا وہ زیور مرہون ڈیڑھ ہزار پر گرو ہوا۔

مادہ (۷۱۵) جو چیزین کہ مرہون مین سے وقت رہن کے پیدا ہوئی ہین وہ بھی اپنے
اصل کے ساتھہ رہن رہین گے۔

باب ثانی وہ مسائل کہ راہن اور مرتہن سے متعلق ہین

مادہ (۷۱۶) مرتہن خود رہن فسخ کر سکتا ہے

مادہ (۷۱۷) راہن بغیر رضامندی مرتہن کے فسخ نہین کر سکتا ہے

مادہ (۷۱۸) دونو متفق ہو کر فسخ کر سکتے ہین اور مرتہن جب تک کہ اپنا زر
رہن لے لے تب تک مرہون روک سکتا ہی

مادہ (۷۱۹) جایز ہے کہ مکفول عنہ کفیل کے پاس کوئی چیز بعوض کفالت
رہن کر دے۔

مادہ (۷۲۰) دو قرض خواہ ایک قرضدار پر قرض مین شریک ہوون یا نہ ہوون
اپنے قرض مین قرضدار سے کچھ گرو لے سکتے ہین اور یہ شے دو دین
کے عوض رہن رہین گے

مادہ (۷۲۱) ایک شخص کا دو شخصون پر قرض ہے دونون سے ایک چیز
اپنے دین مین رہن لے سکتا ہے اور ایسا ہی ایک شخص دو شخصون پر جدا جدا

قرض خواہ دو ہیں دونو قرضداروں نے ایک ہی شے اپنے اپنے قرض کا عوض اوسکے پاس گرو کر دی تو یہ ایک ہی شے دونو دین کے عوض رہن ہو سکتی ہے

باب سوم جو مسائل کہ مرہون کے ساتھ متعلق ہیں اس میں دو فصل ہیں فصل اول مرہون پر جو محنت اور خرچ پڑے ۔

مادہ (۷۲۲) مرتہن پر لازم ہے کہ آپ رہن کی حفاظت کرے یا کسیکے سپرد کرے

مادہ (۷۲۳) رہن کی حفاظت کے لئے جو خرچ ہوگا وہ مرتہن کا ذمہ ہے مثلاً کرایہ مکان کا اور اجرت نگہبان کی ۔

مادہ (۷۲۴) مرہون اگر حیوان ہے اس کا چارہ اور اوسکے چرانیکی راہن پر ہے اور اگر زمین ہے تو اوسکا آباد کرنا اور اوسکا سیراب کرنا اور اوسکا صاف کرنا اور جو اوسکے منافع کی درستی پر خرچ ہو یہ سب راہن کا ذمہ ہے ۔

مادہ (۷۲۵) راہن نے وہ مصارف جو مرتہن ذمہ تھے بے اجازت اوسکے خود ادا کئے یا مرتہن نے جو مصارف کہ راہن کے ذمہ تھے بے اجازت اوسکے ادا کئے تو یہ احسان ہے ایک دوسرے واپس نہیں لے سکتا ہے

فصل دوم مستعار کا گرو رکھنا

مادہ (۷۲۶) ۔ جائز ہے کہ دوسرے کا مال باجازت گرو دے یا عاریت ولوی اوسکو رہن مستعار کہتے ہیں ۔

مادہ (۷۲۷) اگر صاحب مال نے مطلق اجازت دیدی تو مستعیر جسطرح چاہے گرو دے سکتا ہے ۔

۷۲۸ اگر صاحب مال نے یہہ شرط لگا دی کہ اسقدر روپیہ کو گرو رکھنا یا اسکے ہمجنس پر گرو رکھنا یا فلان کے پاس گرو رکھنا تو مستعیر کو لازم ہے کہ موافق اسکے رہن کرے نہ اسکے خلاف ۔

باب چہارم رہن کے احکام کا بیان اور اسمین چار فصل ہین

فصل اول رہن کے عام احکام کا بیان

۷۲۹ مرتہن کو یہہ حق ہے کہ مرہون اپنے پاس جب تک رکہے کہ راہن فک رہن کرے اور جب راہن مرجاوے تو بہ نسبت سارے قرضخواہون کے مرتہن زیادہ مستحق ہے کہ شئے مرہون سے اپنا دین وصول کرے ۔

۷۳۰ شئے مرہون پر مرتہن کا قبضہ ہونا مطالبہ دین کا مانع نہین ہی یعنے مرتہن اپنا دین راہن سے طلب کرسکتا ہے باوجودیکہ رہن اوسکے پاس ہے ۔

۷۳۱ اگر راہن نے کچہہ دین ادا کیا تو بمقدار اوسکی راہن شئے مرہون مین سے نہین لے سکتا ہے بلکہ مرتہن جب تک کہ تمام دین وصول نکرے کل شئے مرہون کو اپنے قبضہ مین رکہہ سکتا ہے اگر دو چیزین گرو کین اور ہر ایک کے عوض مقدار دین متعین ہے اب جسکا دین ادا کیا اوسکو چہوڑا سکتا ہے ۔

۷۳۲ مالک اپنے رہن مستعار کے لئے راہن مستعیر سے مطالبہ کریگا اگر راہن مستعیر مفلس ہے چہوڑا نہین سکتا ہی تو مالک اپنے چیز آپ چہوڑا سکتا ہے

۷۳۳ راہن اور مرتہن کے مرنے سے رہن باطل نہین ہوتا ہے ۔

۷۳۴ راہن اگر مرجاوے تو اوسکے وارث کو جو مالغ ہے لازم ہے کہ ترکہ مین سے دین ادا کرکے مرہون چہوڑا لیوے اور جو نابالغ ہے یا بالغ ہے مگر سفر پر گیا ہوا ہے تو وصے باجازت مرتہن شئے مرہون بیچکر اوسکا دین ادا کریگا ۔

۷۳۵ معیر یعنے مالک شئے مرہون مستعار مرتہن سے بے ادای زر رہن نہین لے سکتا ہے راہن زندہ ہو یا فک رہن سے پہلے مرگیا ہو ۔

۷۳۶ راہن مستعیر جو مفلس مرگیا تو شئے مرہون مرتہن کے پاس بدستور رہن رہیگی اور مرتہن بے اجازت معیر بیچ نہین سکتا ہے اور معیر شئے مرہون خود بیچ کر زر رہن ادا کرسکتا ہے اگر زر رہن اوسمین ادا ہوجاوے تو

مرتہن کے اجازت کی ضرورت نہین ورنہ بے اجازت مرتہن کے نہین بیچ سکتا ہے
۷۳۷ اگر معیر مرگیا اور زر رہن معیر کے ترکہ سے زیادہ ہے تو راہن پر تقاضا ہوگا کہ دین دیکر شے مرہون چھوڑا دیوے اور اگر راہن مفلس ہے دین ادا نہین کرسکتا ہے تو شے مرہون بدستور گرو رہیگی اور معیر کے وارث اپنے پاس سے دین دیکر فک رہن کرسکتے ہین اور اگر معیر کے قرضخواہون نے یہہ چاہا کہ شے مرہون بیچکر اونکا قرض ادا کیا جاوے اگر اوسکی قیمت سے دین ادا ہوجاوے تو بے اجازت مرتہن کے بیچدے جاوینگے اور اگر اوسکی قیمت ادا دین کے لئے کافی نہوگی تو باجازت مرتہن فروخت ہوسکیگی ۔

۷۳۸ مرتہن اگر مرگیا تو اوسکے وارثون کے پاس شے مرہون بدستور گرو رہیگی

۷۳۹ دو آدمیون کے پاس بعوض اونکے قرض کے ایک چیز گرو ہوسکتی ہے اب اگر ایک کا قرض ادا کردیا گیا تو راہن نصف مرہون نہین لے سکتا ہے یعنے جبتک کہ تمام دین ادا نہولیوے فک رہن نہوسکیگا (کیونکہ صفقۂ رہن واحد ہے اوسمین تفریق نہین ہوسکتی ہے)

۷۴۰ ایسے ہی اگر دو قرضدارون سے بعوض اپنے قرض کے کچھہ گرو لیا تو جبتک کہ اپنا قرض تمام نلیلیوے رہن اپنے پاس رکھیگا ۔

۷۴۱ راہن نے مرہون تلف کیا یا عیب دار کیا ضمان دیگا اور ایسے ہی مرتہن نے اگر تلف کیا یا عیب دار کردیا تو کل یا جز بقدر اوسکے نقصان قیمت کے اپنے دین سے مجرا دیگا ۔

۷۴۲ اور اگر کسی اور نے مرہون کو تلف کیا تو اوسپر وہ قیمت لازم آئیگی کہ روز تلف اوسکی قیمت ہوگی اور یہہ قیمت بجائے شے مرہون کے مرتہن کے پاس گرو رہے گی ۔

فصل دوم رہن مین راہن اور مرتہن کیا کیا تصرف کرسکتے ہین

۷۴۳ راہن بلا اجازت مرتہن کے اور مرتہن بے اجازت راہن کے شے مرہون کسی اور کے پاس گرو نہین کرسکتا ہے ۔

۷۴۴ راہن باجازت مرتہن شے مرہون کسی اور کے پاس گرو کرسکتا ہے اور

اس صورت مین رہن اول باطل ہوگا اور رہن دوم صحیح ہوگا ۔
۷۴۵ مرتہن شے مرہون کسی اور کے پاس باجازت راہن گرو کر سکتا ہے تو رہن اول باطل اور رہن ثانی صحیح ہوگا اور یہ رہن مستعار متصور ہوگا ۔

۷۴۶ مرتہن نے اگر بے اجازت راہن کے شے مرہون بیچڈالے تو راہن کی اجازت پر موقوف ہی چاہے فسخ کرے یا چاہے جاری کرے ۔

۷۴۷ راہن نے بے اجازت مرتہن کے شے مرہون بیچڈالے تو بیع جاری ہوگی اور نہ مرتہن کے حق رہن مین کچھ خلل آوے گا راہن نے اگر زر رہن دیدیا یا مرتہن نے بیع کی اجازت دیدے تو بیع جایز ہوگی اور شے مرہون رہن سے نکل گئی اور راہن پر مرتہن کا قرض بدستور رہا اور زر قیمت بجاے مبیع کے رہن رہیگا اور اگر مرتہن نے اجازت نہ دی تو مشتری فک رہن کا انتظار کرے یا حاکم سے نالش کرکے بیع فسخ کراے ۔

۷۴۸ دونو راہن اور مرتہن شے مرہون عاریۃ دے سکتے ہین اور پھر اوسکو واپس لیکر رہن کر سکتے ہین ۔

۷۴۹ مرتہن شے مرہون راہن کو عاریت دے سکتا ہے اور اسوقت اگر راہن مر جاوے تو بہ نسبت اوسکی اور قرض خواہون کے مرتہن زیادہ مستحق ہے کہ شے مرہون سے اپنا قرض وصول کرے ۔

۷۵۰ بے اجازت راہن کے مرتہن شے مرہون سے کچھ فایدہ نہین لے سکتا ہے اگر راہن اجازت دیوے تو مرتہن شے مرہون کو اپنے استعمال مین لا سکتا ہے اور اوسکے پھل لے سکتا ہے اور اوسکا دودہ لے سکتا ہے اور ان سے زر رہن مین کچھ نقصان نہین آتا ہے (مگر شبہ ربوا سے خالی نہین ہے کل قرض جر نفعا فہو حرام حدیث ہے) ۔

۷۵۱ مرتہن اگر کہین سفر پر جاوے اور راستہ مین امن ہووے تو مرہون اپنے ساتھ لے جا سکتا ہے ۔

فصل سوم عدل کے پاس جو شے مرہون رکھی جاوے اوسکے احکام

۷۵۲ عدل کے پاس رہن دینا ایسا ہے کہ مرتہن کے پاس یعنے جب دو فریق

ہوکر کسی کے پاس امانت رکہیں اور وہ بہی راضی اور قابض ہوا عقد رہن تمام
اور لازم ہوگئی اور یہہ امین بجاے مرتہن کے ہوگا ۔
۷۵۳ وقت رہن کے یہہ شرط ہوئے تہے کہ مرہون مرتہن کے پاس رہے پر بعد
عقد کے دونون نے راضی ہوکر کسی اور کے پاس رکہا تو جایز ہے ۔
۷۵۴ جب تک کہ زر رہن باقی ہو تو بے اجازت راہن کے مرتہن کو اور بے اجازت
مرتہن کے راہن کو عدل شئے مرہون نہین دے سکتا ہے اور اگر دیدے تو
پہر لے بہی سکتا ہے اور اگر اوسکے پاس تلف ہوگئی تو عدل اوسکی قیمت دیگا ۔
۷۵۵ اگر عدل مرجاوے تو دونو راضی ہوکر کسی اور عدل کے پاس رکہہ سکتے ہین
اگر متفق نہووین تو حاکم کسی عدل کے پاس رکہہ سکتا ہے ۔

فصل چہارم رہن کے بیع کا بیان

۷۵۶ نہ راہن بے اجازت مرتہن کے اور نہ مرتہن بے اجازت راہن کے شئے مرہون
بیچ سکتا ہے ۔
۷۵۷ مدت رہن پوری ہوئی اور راہن نے ادا دین نکیا حاکم اوسکو
حکم دیگا کہ رہن بیچ کر دین ادا کرے اگر نہ مانے تو حاکم خود بیچکر دین ادا کردیگا ۔
۷۵۸ راہن مفقود الخبر ہو کہ نہ اوسکا جینا معلوم ہے اور نہ مرنا مرتہن حاکم
سے رجوع کرے کہ وہ شئے مرہون بیچکر زر رہن دلوا دیگا ۔
۷۵۹ اگر یہہ خوف ہے کہ شئے مرہون خراب ہوجاویگی تو حاکم سے اطلاع دیکر
اوسے بیچڈالے اور زر ثمن بجاے اوسکے رہن رکہے اور بے حکم حاکم اگر
بیچیگا تو ضمان دیگا مثلاً باغ مرہون کا پہل یا اوسکی ترکاری بحکم حاکم بیچڈالے
ورنہ ضمان دیگا کیونکہ یہہ ایسی چیزین ہین کہ جلد خراب ہوسکتے ہین ۔
۷۶۰ جب مدت رہن تمام ہوئی تو راہن مرتہن کو یا عدل کو یا کسی اور کو وکیل
کردے کہ مرہون بیچڈالے اور پہر راہن اس وکیل کو وکالت سے موقوف
نہین کرسکتا ہے اور نہ راہن اور مرتہن کے مرنے سے موقوف ہوسکتا ہے ۔
۷۶۱ یہہ وکیل مرہون اوسی وقت بیچ سکتا ہے کہ مدت رہن تمام ہوجاوے
اور اداے زر رہن لازم ہووے اور بیچکر ثمن مرتہن کے حوالہ کردیگا ۔

اور وکیل اگر یہہ کام نکرے تو راہن پر لازم ہے کہ مرہون بیچے اور راہن
یہہ نکرے تو حاکم بیچ ڈالے گا۔ اور راہن یا اوسکے وارث غائب
ہوں تو وکیل سے کہیں گے کہ بیچ ڈالے اور وہ بہی نہ بیچے تو حاکم بیچ ڈالے۔

کتاب ششم امانات کا بیان اسمیں ایک مقدمہ اور تین باب ہیں

مقدمہ اصطلاحات فقہیہ جو امانات سی متعلق ہیں

اگر حفاظت کیلئے قصداً عقد کیا جاے مثلاً ایک شخص کسی سے کہے کہ یہ مال
اپنے پاس بحفاظت رکہو اور وہ قبول کرے تو یہہ عقد حفاظت ہے
اور اگر قصداً حفاظت کیلئے عقد نکریں بلکہ کسی اور معاملہ کے عقد کیجائے کہ
اسمیں ضمناً حفاظت لازم ہو وے تو حفاظت ضمناً ہے جس کے پاس
مال بحفاظت رکہا جاوے وہ امین ہے اور مال امانت ہے۔

مادہ (۷۶۲) جو شے کہ امین کے پاس بارادۂ حفاظت موجود ہو وہ ودیعت ہے
اور اگر بسبب کسی عقد او رمعاملہ کے ہو مثلاً شئی ماجور او رمستعار مستاجر او رمستعیر کے
پاس بسبب عقد اجارہ اور استعارہ کے موجود ہو یا کسی طرح بے عقد اور بے قصد
حفاظت کسیکے پاس بطریق امانت پہونچ جاوے مثلاً کوئی چیز ہوا سے اڑ کر کسیکے
گہر میں جا پڑے تو یہہ فقط امانت ہے نہ ودیعت۔

مادہ (۷۶۳) ودیعت وہ شے ہے کہ کسیکے پاس حفاظت کیلئے رکہے جاوے۔

مادہ (۷۶۴) اپنا مال حفاظت کیلئے کسیکو دینا ایداع ہے اور مال دینی والا مودِع
بکسر دال ہے اور جسکے پاس رکہتے ہیں وہ ودیع اور مستودَع بکسر دال ہے۔

مادہ (۷۶۵) جو چیز کہ کسیکو اسلئے دیویں کہ اس سے مفت منفعت حاصل کرے
اوسکو عاریت کہتے ہیں اور وہ شے معارا و مستعار ہے۔

مادہ (۷۶۶) اعارہ عاریت دینا ہے اور عاریت دینے والا معیر ہے۔

مادہ (۷۶۷) استعارہ عاریت لینا ہے اور لینے والا مستعیر ہے۔

باب اول عام احکام امانات سے

مادہ (۷۶۸) اگر بے تعدی اور بے تقصیر امین کی امانت تلف ہو جاوے تو ضمان لازم نہیں آتا ہے

مادہ (۷۶۹) راہ میں یا کسی جگہ میں کوئی چیز کسی نے پائی اور بخیال ملک اوٹھا لیا تو وہ غاصب متصور ہوگا اور اسلئے اگر بے قصور اسکے وہ شے ہلاک ہوگئی تو ضمان دیگا اور اگر اس نیت سے وہ چیز اوٹھائے کہ مالک کو دیدیگا - اگر مالک معلوم ہے تو یہہ شے امانت ہی مالک کو دیدینا لازم ہوگا اور اگر معلوم نہیں تو یہہ لقطہ ہے وہ شخص ملتقط ہے اور یہہ شی اوسکے پاس امانت ہے

مادہ (۷۷۰) ملتقط کو لازم ہے کہ لقطہ کا اعلان کرے یعنی اشتہار کرے اور اپنے پاس جبتک اوسکا مالک آوی اوسکی حفاظت کرتا رہے اور جب کوئی آوے اور ثابت کرے کہ یہہ لقطہ میرا مال ہے فوراً دیدیوے -

مادہ (۷۷۱) اگر بے اجازت کسیکا مال لیا اور ہلاک ہوگیا ضمان دیگا اور اگر باجازت لیا تو ضمان نہ دیگا کیونکہ امانت ہے مگر اوس صورت میں کہ بقصد خریداری قیمت ٹھہرا کر لیا اور تلف ہوا ضمان دیگا مثلاً سوداگر کے دوکان میں سے بے اجازت شیشہ کا برتن لیا اور اوسکے ہاتھ سے گر گیا اور ٹوٹ گیا ضمان دیگا اور اگر باجازت لیا اور ٹوٹ گیا اور دیکھنے میں ہاتھ سے گر کے ٹوٹ گیا تو ضمان نہ دیگا - اور اگر برتن شیشہ کا باجازت اوٹھایا اور دوسرے برتن پر گر گیا اور دونو برتن ٹوٹ گئے تو اس برتن کا ضمان دیگا - اور اول کا ضمان نہ دیگا کہ وہ امانت تھا اور اگر اوسنے قیمت پوچھی کہ یہہ برتن کتنے کو ہے اور اوس نے کہا اتنی قیمت کو ہے لیلو اس نے لیا اور گر گیا اور ٹوٹ گیا ضمان دیگا اور اگر ایسا ہی اگر ایک شخص سے پینے کو پانی مانگا اوسنے اپنے پیالہ میں دیدیا اور پیتے پیتے اوسکے ہاتھ سے گر گیا اور ٹوٹ گیا ضمان لازم نہ آئیگا کیونکہ پیالہ اوسکے پاس عاریت تھا اور اگر اوسکے بد استعمالی سے ٹوٹ گیا تو ضمان دیگا -

مادہ (۷۷۲) اذن دلالتہ ایسا ہے جیسا اذن صراحتہ ہے اور اگر صراحتہ منع کیا گیا ہے تو اذن دلالتہ معتبر نہوگا مثلاً ایک شخص کسیکے گھر گیا اور وہاں پانی پینے کا رکھا ہوا ہے تو پانی پینے کی اجازت دلالتہ ہے اگر پانی پیالہ میں لیا اور پینے لگا اور پیالہ ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گیا تو ضمان نہوگا اور اگر مالک نے پانی پینے سے منع کیا اور یہہ پینے لگا کہ ہاتھ سے پیالہ گر کر ٹوٹ گیا ضمان دیگا

باب دوم ودیعت کا بیان اسمین دو فصل ہین فصل اول

ایداع کے عقد اور اوسکے شرطون کا بیان

مادہ (۷۷۳) ایداع ایجاب وقبول سے منعقد ہوتا ہے صراحتہ ہو یا دلالتہ مثلاً
مالک نے کہا کہ یہہ چیز مین نے تجکو ودیعت دی یا تیرے پاس امانت رکھی اور مستودع نے
کہا کہ مین نے قبول کیا تو یہہ ایداع صراحتہ ہے اور ایک شخص ایک گہر مین گیا اور گہر والے سے
کہا کہ مین اپنا گہوڑا کہان باندہون گہر والے نے ایک جگہہ دکہلائی اوسنے وہان اپنا گہوڑا
باندہ دیا تو یہہ ایداع دلالتہ منعقد ہوگئے اور ایسا ہی ایک شخص نے اپنا مال دوکان مین
رکہا اور دوکان والے نے دیکہہ لیا اور چپ رہا اور صاحب مال چلا گیا تو یہہ مال دوکان
والیکے پاس امانت ہے اور اگر دوکان والے نے کہا کہ مین ودیعت قبول نہین کرتا ہون
تو ایداع منعقد نہوگی اور ایسا ہی ایک شخص نے چند لوگون کے پاس اپنی چیز
ودیعت رکہدی اور چلا گیا۔ اور وہ سب چپ دیکہہ رہے ہین تو یہہ ایداع
منعقد ہوئے اور سب کے پاس یہہ چیز ودیعت ہے اب ایک ایک اوٹہہ کر جانے
جانے لگا تو سب کے بعد جو شخص موجود رہا اوسکے پاس ودیعت رہیگی۔

مادہ (۷۷۴) مودع اور مستودع جب چاہین ودیعت فسخ کردین۔

مادہ (۷۷۵) ودیعت کی شرط یہہ ہے کہ وہ ایسا مال ہو کہ جسپر قبضہ ہو سکے
ورنہ پرند جو ہوا مین اوڑ رہا ہے ودیعت نہین ہو سکتا ہے۔

مادہ (۷۷۶) مودع اور مستودع دونو عاقل صاحب تمیز ہون اور بالغ ہونا کچہہ شرط
نہین ہے اسلیے مجنون اور بے تمیز لڑکے کا ودیعت دینا اور ودیعت قبول کرنا جائز نہین ہے
اور لڑکا صاحب تمیز جسکو معاملہ کے اجازت ہے ودیعت دی بہی سکتا ہی اور قبول بہی کر سکتا ہے

فصل دوم ودیعت اور اوسکے ضمان کی احکام

مادہ (۷۷۷) ودیعت اور ودیع کے پاس امانت ہے اسلیے بے قصور
اور بے تعدی ودیعت اگر ہلاک ہوگئے تو مستودع پر ضمان نہ آوے گا
اگر ودیعت کے بعد اوسکے حفاظت کیلیے احتیاط مقرر رکہے گئے اور ایسے
سبب سے تلف ہوگئے کہ اوس سے بچنا ناممکن تہا تو بے شک ضمان لازم
آنے گا مثلاً بے قصور پیالہ ہاتہہ سے گر کر ٹوٹ گیا ضمان نہ دیگا یا پیالہ کو

ہو کر گری یا کوئی چیز اوسکے ہاتھ سے اوسپر گر گئی اور ٹوٹ گیا تو ضمان دیگا۔ اور ایسا ہی اگر حفاظت کی اجرت دیگئی اور ایسے سبب سے ہلاک ہو گئے کہ اوس سے بچانا ممکن تہا مثلاً چوری گیا تو ضمان دیگا۔

مادہ (۷۷۹) مستودع کے خادم سے کوئی چیز ودیعت پر گر گئی اور تلف ہو گئی تو خادم ضمان دیگا۔

مادہ (۷۸۰) ودیعت کے ساتھ ایسا کام کیا گیا جو مالک کو پسند نہیں ہے فاعل کی تعدی متصور ہوگی۔

مادہ (۷۸۱) مستودع خود یا اپنے امین سے حفاظت کروائے اگر بے تعدی اور بے قصور ہلاک ہو گئے تو نہ اسپر ضمان آویگا نہ اوسکے امین پر۔

مادہ (۷۸۲) مستودع اوس جگہہ ودیعت کو رکہہ سکتا ہے جہاں اوسکا مال رکہا ہوا ہے

مادہ (۷۸۳) حفاظت ودیعت کے وہ ہے جو اوسکے قابل ہو اگر نقد یا جواہر اصطبل میں یا گہڈی یا مٹی میں ڈالدے اور تلف ہو جاوے تو ضمان دیگا کیونکہ اسنے حفاظت میں قصور کیا۔

مادہ (۷۸۴) ایک چیز کئی آدمیونکے پاس ودیعت ہے اگر قابل تقسیم نہیں ہے تو سب ایک کو سپرد کردیں یا باری باری ہر شخص اپنی حفاظت کرے اور ان دونو صورتوں میں بے تعدی اور بے قصور تلف ہو جائے تو ضمان لازم نہ آویگا اور اگر ودیعت قابل تقسیم ہے تو سب اسمیں تقسیم کرلیں اور اپنی اپنی حصہ کی حفاظت کریں اور بے اجازت مودع کے کوئی شخص اپنا حصہ دوسرے مستودع کو نہیں دیسکتا ہی اور اگر دیا اور بے تعدی اور بے قصور ہلاک ہو گیا تو اوس حصہ کا مستودع یا نے پر ضمان نہ آویگا بلکہ مستودع اول ضمان دیگا۔

مادہ (۷۸۵) ایداع میں وہ شرط معتبر ہے کہ ممکن الاجرا اور مفید ہو ورنہ لغو ہے مثلاً یہ شرط کی کہ اپنی گہر میں ودیعت رکہی ہو بسبب اوسکے کہ گہر میں آگ لگی تہی دوسری جگہہ لے گیا تو وہ شرط لغو ہے اور اسیلیے اگر وہاں بے تعدی اور بے قصور ہلاک ہو گئے تو ضمان نہ آویگا اور ایسا ہی مالک نے کہا اپنی بیوی کو یا اپنی بیٹی کو یا اپنی خادم کو نہ دینا اور یہاں ایسا امر پیدا ہوا کہ انمیں سے کسی کو لاچار دینا پڑا تو شرط مذکور لغو ہو گئی۔ اور بے تعدی ہلاک ہونے میں ضمان لازم نہ آئیگا۔ اور اگر کوئی وجہ اسکے دینے کی نہیں ہے اور دیدے اور ہلاک ہو گئے ضمان دیگا اور ایسا ہی ہے۔ اگر ایک حجرہ حفاظت کا متعین کیا پر سب حجرہ حویلی کے حفاظت میں برابر ہیں تو یہہ شرط لغو ہے اور ودیعت ہلاک ہو گئے تو ضمان نہ دیگا اور اگر ایک حجرہ میں زیادہ حفاظت ہے مثلاً اوس حجرہ کے عمارت پتہر کے ہے اور دوسرے

مین کم کہ اوسکے چہت بالنسبہ کے ہے تو جو حجرہ کہ وقت عقد متعین ہوا تہا اوسے مین حفاظت کرنا ضرور ہوگا اگر اوس حجرہ مین نرکہا اور دوسرے مین رکہا اور ہلاک ہوگئے ضمان دیگا۔

مادہ (۷۰۵) اگر مالک کہین چلا گیا اور معلوم نہین کہ زندہ ہے یا مرگیا تو جب تک اوسکا حال معلوم ہو تب تک حفاظت واجب ہے اور اگر ودیعت ایسی چیز ہے کہ دیر رہنی سے بگڑ جاویگے تو حاکم کے پاس جاکر اوسکو بکوا دی اور اوسکے قیمت امانت رہنے دے پر اگر ہیہ نکیا اور رہنی دیا کہ خراب ہوگئے تو ہیہ ضمان نہ آویگا۔

مادہ (۷۰۶): ودیعت گہوڑا وغیرہ ہے جو خوراک کا حاجتمند ہے اوسکے خوراک مالک کے ذمہ ہے اور اگر مالک موجود نہین ہے تو حاکم کے پاس نالش کرے حاکم وہ حکم دیگا جو مالک کے حق مین نافع ہووے یا بحکم حاکم ودیعت کو کرایہ دیگا اور کرایہ سے اوسکی خوراک جاری ہوئیگے اور اگر کرایہ پر نہ چل سکے تو فوراً ثمن مثل پر بیچ ڈالے پر تین دن تک تو مستودع اپنی پاس سے اوسکو خوراک دیکر پہر بہ ثمن مثل بیچیگا اور اپنا زرخوراک مالک سے لیلیگا اور اگر بے حکم حاکم خوراک دی تو مالک سے نہ لے سکیگا۔

مادہ (۷۰۷): ودیعت بہ تعدی اور بہ قصور مستودع کے ہلاک ہوگئے یا کم قیمت ہوگئے تو مستودع ضمان دیگا مثلاً روپیہ جو ودیعت رکہے ہوسے ہتے مستودع اپنی کام مین لایا اور خرچ کر ڈالا تو اونکا ضمان دیگا اور اسیلئے اگر روپیہ ودیعت کے خرچ کرکے اور روپیہ اپنی پاس سے تہیلے مین بہر دئی اور بے تعدی تلف ہوگئے تو ضمان دیگا یا بے اذن مالک ودیعت کے گہوڑی پر سوار ہوکر جاتا تہا کہ اوسکے سواری مین ہلاک ہوگیا عادت سے زیادہ چلایا یا کسے اور سبب سے یا بے سبب مخص ہلاک ہوگیا اور ایساہی ضمان دیگا جب گہوڑا چوری گیا یا اوسکے گہر مین آگ لگی اور باوجودیکہ دوسرے جگہہ لیجانیکے قدرت ہتے نہ لے گیا اور جل گیا تو ضمان دیگا۔

مادہ (۷۰۸) اگر مال ودیعت کو بے اجازت دوسرے مال کے ساتہہ اسطرح ملادیا کہ جدا نہین ہوسکتا ہے اور دونوں مین تمیز ممکن نہین ہے تو یہہ تعدی ہے مثلاً ودیعت کے روپیہ اپنے روپیون کے ساتہہ یا کسے دوسری ودیعت کے روپیون کے ساتہہ بے اجازت ملادی اور یہہ سب ایسے مشکل ہین اور ضایع ہوگئے یا چوری

گئے ضمان لازم ہوگا اور اگر کسی اور نے اون روپیون کے ساتھہ ملا دے تو
ملانے والے پر ضمان ہوگا -

مادہ (۷۸۹) اگر ودیعت کو باجازت دوسرے مال سے ملا دیا جیسے اوپر کے
مادہ مین بیان ہوا یا بدون اسکے ملانے کے خود سے دوسرے کے مال سے اسطرح
مل گئے کہ دونو مین تمیز نہین ہوسکتی ہے مثلاً مستودع کے روپیہ صندوق مین مین
اور اوسی مین تہیلے ودیعت کے روپیون کے بہی رکہدے اور یہہ دونو ہم
شکل ہین اور تہیلے پہٹ گئے اور سب روپیہ اسکے اور اوسکے مل گئے تو دونو
اپنی اپنے مقدار پر شریک ہونگے اور اب بی تعدی اور بے قصور تلف
ہوگئے تو ضمان نہ آویگا -

مادہ (۷۹۰) بے اجازت مالک کے مستودع ودیعت کو کسی اور کی پاس ودیعت
نہین رکہہ سکتا ہے اور اگر ودیعت رکہہ بہی دیا اور ضایع ہوگئے تو ضمان آویگا
اور مالک کو اختیار ہے کہ اول سے ضمان لیوی یا ثانی سے اگرچہ بے تعدی
ثانی کے تلف ہوگئے ہے اب اگر مستودع اول نے ضمان دیا تو یہہ مستودع ثانی سی
اپنا ضمان لیگا -

مادہ (۷۹۱) اگر باجازت مالک مستودع نے کسی اور کے پاس ودیعت دیدی
تو مستودع اول عہدہ سے بری ہوگیا -

مادہ (۷۹۲) جب مالک کے اجازت سے ودیعت کا اپنی استعمال مین لانا جایز ہے
ولیا ہے جایز ہے کہ اوسکو بکرایہ یا بعاریت یا برہن کسی کو دیوے اگر اوسکی بی
اجازت اجارہ دیا یا عاریت دیا یا گرو کیا اور مستاجر اور یا معیر یا مرتہن کے پاس
تلف ہوگئے یا قیمت کم ہوگئے ضمان دیگا -

مادہ (۷۹۳) مستودع نے بے اجازت مالک کے ودیعت کے روپیہ کسی کو قرض دے
مستودع ضمان دیگا اور ایسے ہے اگر مستودع نی اوس زر ودیعت سے مودع کا
قرض ادا کر دیا اور مودع راضی نہوا تو مستودع پر ضمان آویگا -

مادہ (۷۹۴) جب مالک اپنے ودیعت مانگے اوسی وقت واپس دینا لازم ہے
اور جو کچھ اس مین خرچ لگیگا اور محنت پڑے گے مالک کے ذمہ ہے اور باوجود
طلب مالک مستودع نے اگر ندے اور تلف ہوگئے تو ضمان دیگا مگر ندینا مستودع کا
کسی عذر سے ہو مثلاً ودیعت اوس وقت کسی اور جگہہ پر رکہی ہوی ہے تو ضمان ندیگا -

مادہ (٧٩٥) مستودع ودیعت بذات خود یا اپنے امین کے ہاتھ پونہچا دے جب مستودع نے ودیعت اپنی امین کے ہاتھ بہیجدے اور مالک کے پاس پونہچنے نہ پائے کہ راستہ مین بے قصور اور بے تعدے امین کے ہلاک ہوگئے تو ضمان نہین ہے ۔

مادہ (٧٩٦) جب دو شریکون نے اپنا مال مشترک ایک کے پاس ودیعت رکہا پہر اسمین سے ایک آیا اور اپنے حصہ کے ودیعت طلب کے اگر ودیعت مثلی ہے تو مستودع اوسکا حصہ دیسکتا ہے اور اگر ودیعت قیمتی ہے تو نہین دے سکتا ہے ۔

مادہ (٧٩٧) جس جگہ ودیعت رکہی گئے تہے وہان ہے ودیعت کا پونہچا دینا معتبر ہے مثلاً استنبول مین ودیعت رکہے گئے تہے وہین پوہچا دینا لازم ہے نہ اور نہین ۔

مادہ (٧٩٨) ودیعت کے منافع اوسکے مالک کی ہین مثلاً ودیعت کے جانور نے جو بچہ دیا وہ اور اوسکا دودہ مالک ہے کا ہے اور اوسکے اون کا بہی وہی مالک ہے ۔

مادہ (٧٩٩) مالک اگر غایب ہے اور اسپر کسی کا نفقہ لازم ہے اور وہ طالب ہے تو حاکم اوسکے زر ودیعت مین سے اوسکا نفقہ جاری کریگا اور اب مستودع پر ضمان لازم نہین آئیگا اور بی حکم حاکم مستودع اگر نفقہ دیگا تو ضمان دیگا ۔

مادہ (٨٠٠) اگر مستودع مجنون ہوگیا کہ اوسکے افاقہ اور ہوشمندی کے امید نہین ہے اور کسیکا مال اپنے جنون سے پہلے ودیعت لیا تہا اور وہ مال بعینہ اوسکے یہان نہین ملتا ہے مودع کو جایز ہے کہ ایک تونگر کو دینا کفیل کہڑا کرکے دیوانہ کے مال مین سے ودیعت کر قیمت لیوے اب جو دیوانہ کو افاقہ ہوا اور یہہ دعوے کیا کہ ودیعت مین پونہچا چکا ہون یا بے تعدی کے ودیعت ہلاک ہوگئے ہتے تو قسم کی ساتہہ اسکا قول معتبر ہوگا اور جو اوسکے مال مین سے لیا گیا ہے واپس دلائین گے ۔

مادہ (٨٠١) مستودع اگر مرگیا اور ودیعت بعینہ اوسکے ترکہ مین ہے تو اوسکے وارث امانت دار ہونگے کہ اوسکے مالک کو پونہچا دیوین اور اگر بعینہ موجود نہین ہے اور وارث نے کہا کہ مستودع نے اپنے زندگی مین یہہ کہا تہا کہ مین مال ودیعت پونہچا چکا ہون یا یہہ کہا تہا کہ بے میری تعدی کے مال تلف ہوگیا ہے تو ضمان لازم نہ آئیگا اور ایسا ہے وارث نے یہہ کہا کہ مین ودیعت کو پہچانتا ہون اور صورت وغیرہ اوسکے سب بیان کر اور کہا کہ مستودع کے مرنے کے بعد ودیعت بی تعدی تلف ہوگئی تو قسم کے ساتہہ اوسکے تصدیق

کر لینگے اور اوسپر ضمان نہ آئیگا اور اگر مستودع بی بیان حال ودیعت مرگیا اور ودیعت
مجہول رہے تو مثل اور قرض خواہون کے اوسکے مال سے مودع بھی اپنا حق ودیعت لیگا۔
اور اگر وارث نی کہا کہ ہم ودیعت کو پہچانتے ہین مگر کچہہ وصف اور حال نہ بیان کیا تو
اوسکا یہہ قول کہ ودیعت ضایع ہوگئی مقبول نہوگا اور جب ضایع ہونا ثابت نہوا
تو ترکہ مین سے اوسکے ضمان لازم آئیگا۔

مادہ (۸۰۲) مودع جب مرجائے تو اوسکے وارث کو ودیعت دی جائے مگر جب
سب ترکہ اوسکا دین مین گہرا ہوا ہو تو حاکم کے پاس نالش ہوگے اگر مستودع نے بے
حکم حاکم ودیعت مودع کے وارث کو دیدی اور تلف ہوگئی مستودع ضمان دیگا۔

مادہ (۸۰۳) ودیعت کا جب ضمان لازم آتا ہے اگر مثلی ہے تو اوسکا مثل ضمان دیا
جائیگا اور اگر قیمتی ہے تو اوس دن کی قیمت دینگے جسدن ضمان لازم آتا ہے۔

باب سوم عاریت کا بیان اور اسمین دو فصل ہین فصل اول وہ ہے کہ عقد عاریت اور اوسکے شرطونکے ساتہہ متعلق ہین

مادہ (۸۰۴) عاریت ایجاب وقبول اور تعاطے سے منعقد ہوتی ہے مثلاً ایک
شخص نے کہا کہ مین نے عاریت دی یا عاریت عطا کے اور دوسرے نے کہا کہ مین نے
قبول کیا یا کچہ نہ کہا اور قبضہ کر لیا یا اوسنے کہا کہ یہہ مال مجہکو عاریت دے
اوسنے دیدیا عقد عاریت منعقد ہوگئے۔

مادہ (۸۰۵) اصل مالک کا چپ ہوجانا قبول نہین ہے ایک شخص نے کسی سے کچہہ مانگا
اور وہ چپ ہو رہا اور اس نے لے لیا تو غاصب ہوگا۔

مادہ (۸۰۶) مالک عاریت دیکر جب چاہے لیلیوے۔

مادہ (۸۰۷) معیر اور مستعیر کے مرنے سے عاریت فسخ ہوجاتی ہے۔

مادہ (۸۰۸) شرط یہہ ہے کہ عاریت وہ شی ہو کہ اوس سے فایدہ حاصل ہو سکے
اسلئے جو جانور کہ بہاگ گیا ہے نہ اوسکا عاریت دینا ہو سکتا ہے اور نہ عاریت لینا۔

مادہ (۸۰۹) معیر اور مستعیر دونو عاقل ہون بالغ ہونا شرط نہین ہے اسیلئے
مجنون اور بے تمیز لڑکے کا عاریت دینا اور لینا جایز نہین ہے جس لڑکے کو معاملہ
کے اجازت ہے عاریت دیبہی سکتا ہے اور لے بہی سکتا ہے۔

مادہ (۸۱۰) عاریت کے لئے قبضہ شرط ہے بی قبضہ کی عاریت صحیح نہین ہوسکتی ہے
مادہ (۸۱۱) شے مستعار متعین ہونا شرط ہے اپنی دو گہوڑون مین سے ایک گہوڑا بے تعین دیا صحیح نہوگا بلکہ مالک کو لازم ہے کہ گہوڑا متعین کری اگر مالک نے مستعیر کو اختیار دیا اور کہا کہ جونسا گہوڑا چاہے لیلے تو صحیح ہے ۔

فصل دوم عاریت اور اوسکی ضمانکا بیان

مادہ (۸۱۲) مستعیر مستعار سے فایدہ بلا عوض لے سکیگا اسے لئے معیر مستعیر سے کرایہ نہ مانگ سکیگا ۔
مادہ (۸۱۳) عاریت مستعیر کے پاس امانت ہے اوسکے بی تعدی اگر ہلاک ہوگئے تو ضمان ندیگا مثلاً آئینہ مستعیر کے ہاتہہ سے بے ارادہ گر گیا یا اوسکا پانوں پہسل گیا کہ اوسکے ہاتہہ سے گر گیا اور ٹوٹ گیا تو ضمان ندیگا اور ایسا ہے اگر عاریت کے فرش پر کوئی چیز گرے اور اوسے بہر گیا اور قیمت ناقص ہوگئے تو بے ضمان نہین ہے ۔
مادہ (۸۱۴) مستعیر کے جانب سے تعدی اور قصور واقع ہوا اور عاریت ہلاک ہوجائی یا قیمت کم ہوجاوی تو یہہ ضمان دیگا گو ہلاک اور نقصان قیمت کسی وجہہ سے ہو مثلاً دو دنکا سفر ایک دن مین طے کیا گہوڑا مر گیا یا دبلا ہوکر قیمت گہٹ گئے ضمان دیگا یا عاریت لیا کہ فلان جائی تک جانا ہے اور اوس سے پرے چلا گیا اور جانور اپنی موت مر گیا ضمان ہوگا اور ایسا ہی زیور عاریت لیکر بچہ کو پہنایا اور بچہ کو بے حفاظت چہوڑ دیا اور چوری گیا ضمان دیگا اور اگر بچہ ایسا ہے کہ خود اپنے حفاظت کر سکتا ہے ضمان لازم نہین ہوگا اور اگر حفاظت نہین کر سکتا ہے تو ضمان دیگا ۔
مادہ (۸۱۵) مستعار کی خوراک مستعیر پر ہے اگر جانور کو خوراک ندی اور مر گیا تو ضمان دیگا
مادہ (۸۱۶) اگر عقد عاریت مطلق ہے اور کچہہ ذکر نہین آیا کہ کب تک عاریت رہے گی اور کس جگہہ رہی گے اور کیا کیا کام لیگا تو مستعیر حسب عادت اور عرف کے جب تک چاہے رکہے اور جہان چاہے لیجائے اور جو کام چاہے لیوے پر جس جگہہ دو گہنٹہ مین جانا ہے وہان ایک گہنٹہ مین نہ جاسکیگا اور ایک حجرہ اگر ایک حویلی مین سے لیا تو خود رہے یا اپنا اسباب رکہے اور جو عادت کے خلاف ہے مثلاً لوہار کا کام نکر سکیگا
مادہ (۸۱۷) جو شرط لگائی گئے کہ اتنی وقت تک اور فلان جاسے سوار ہوکر جائیگا

اوس سے زیادہ نکر سکیگا مثلاً تین گہنٹہ کے لئے یا ایک مقام تک جانیکے لئے گہوڑا لیا تو چار گہنٹے سوار نہو سکے گا اور اوس مقام سے پرے نہ جا سکیگا ۔

مادہ (۸۱۸) جس کام کا ذکر آگیا اوس سے زیادہ کام نکر سکیگا مگر اوس کام کے برابر یا اوس سے ہلکا کریگا مثلاً ایک جانور لیا کہ گیہون لادکر لیجائیگا تو یہہ نہیں ہو سکتا ہے کہ لوہا یا پتہر لادی پر گیہون کے برابر یا اوس سے ہلکے بار برداری کر سکیگا اور سواری کے لئے اگر لیا تو کچہ لاد نسکیگا اور اگر لادنے کے لئے لیا تو سوار ہو سکیگا (مثلاً بعضے چیز ایسے ہے کہ اوسکا بوجہ اور رگڑ سخت ہوتا ہے گو ہم وزن ہو دس سیر گیہون کے عوض دس سیر لوہا نہ لادیگا بلکہ دس سیر روئے یا جوار لاد سکیگا کیونکہ لوہے کا رگڑ سخت ہے بہ نسبت گیہون وغیرہ کی ۔)

مادہ (۸۱۹) اگر معیر نے مطلق عاریت دی اور کسے بات کے قید نہ لگائے تو مستعیر جسطرح چاہے استعمال کرے خواہ خود اپنی استعمال مین لادے یا دوسرے کے استعمال مین دیوے اور وہ شے ہر شخص کے استعمال سے متغیر ہو سکے یا نہو سکے مثلاً حجرہ جو مطلق عاریت دیا تو چاہے خود رہے یا کسے اور کو رکہے کہ حجرہ ایسا نہین ہے کہ استعمال سے متغیر ہوتا ہے اور یا گہوڑا مطلق عاریت دیا تو گو یہہ ایسے چیز ہے کہ استعمال سے متغیر ہوتا ہے پہر اوسکو جایز ہے کہ خود سوار ہووے یا اور کسی کو سوار کرے ۔

مادہ (۸۲۰) جو چیزین کہ استعمال سے متغیر ہوتے ہاین اونمین یہہ قید لگا تا کہ کون فائدہ لے سکے اور کون نلے سکے جایز ہے اور جو چیز متغیر نہین ہو سکتے ہے اوس مین یہہ قید لگانا معتبر نہین ہے مگر معیر اگر منع کر دے کہ دوسرے کو ندے تو ندے سکیگا مثلاً کہا کہ آپ گہوڑے پر تو بے سوار ہوتا تو اوسکو جایز نہین ہے کہ اپنی خادم کو سوار کرے اور جو کہا کہ اس گہر مین تو رہنا تو اختیار ہے کہ آپ رہے یا دوسرے کو رکہے اور اگر منع کر دیا تو دوسرے کو نرکہہ سکیگا ۔

مادہ (۸۲۱) گہوڑا عاریت لیا کہ فلان جائے جاتا ہے اور اوسکے کئے راستہ ہین کہ لوگونکی آمد و رفت سب مین برابر ہے تو جس راستہ سے چاہی جاوی اور اگر ایسا راستہ گیا کہ عادت نہین تہے اور ہلاک ہو گیا ضمان دیگا اور اگر معیر نے راستہ معین کیا اور یہہ اوس راستہ سے نگیا بلکہ اوس راستہ گیا کہ لوگون کی عادت اودہر جانی کے نہتے یا دورا

بہت دراز ہے یا امن نہین ہے اور ہلاک ہوگیا ضمان دیگا ۔
مادہ (۸۲۲) ایک شخص نے ایک عورت سے ایسی چیز مانگی کہ اوسکی مرد کے ملک ہے اور حسب عادت گہر مین عورت کی قبضہ مین ہے عورت نے بی اطلاع مرد کی دیدے اور ہلاک ہوگئے تو نہ اوس شخص پر ضمان ہے اور نہ عورت پر اور اگر یہہ چیز ایسے نہین ہے کہ عورت کے قبضہ مین رہے مثلاً گہوڑا تو مرد چاہے عورت سے ضمان لے یا مستعیر سے ۔
مادہ (۸۲۳) مستعیر کو جایز نہین ہے کہ بی اجازت عاریت کرایہ دیسکے یا رہن کرسکے اور اگر یہہ کہکر عاریت لے کہ اس شہر مین جو مجہپر قرض ہے اوسکے لئی گرو کرونگا اب اس نے دوسرے شہر مین گرو کے اور ہلاک ہوگئے تو ضمان دیگا ۔
مادہ (۸۲۴) مستعیر عاریت کسی اور کے پاس ودیعت دیسکتا ہے مثلاً گہوڑا کہین جانی کے لئے عاریت لیا وہان پونچ کر گہوڑا تہک گیا کہ چلنی سے رہ گیا کسی کو سونپ دیا اور اپنی موت سے مرگیا ضمان نہوگا ۔
مادہ (۸۲۵) ودیعت جب مالک طلب کری فوراً دیدی اگر بے عذر روک رکہا اور ہلاک ہوی یا قیمت گہٹ گئے ضمان دیگا ۔
مادہ (۸۲۶) اگر کسی عاریت مین صراحتاً یا دلالتاً کچہ مدت مقرر ہے تو وقت انقضا مدت فوراً پونچانا لازم ہے مگر جو مدت کہ عادۃً ضرور ہے معاف ہے مثلاً ایک عورت نے فلان روز کی عصر تک کی لئی زیور لیا پس اوس دن کے عصر کے وقت پونچانا لازم ہوگا ۔ یا ایک عورت نے کسیسے کہ شادی مین پہنی کے لئے زیور لیا تو بفور ختم شادی زیور پونچانا لازم ہوگا ۔ مگر جو زمانہ کہ مالک کی گہر تک لیجانی کے لئے زیادہ ہوگا وہ معاف ہے ۔
مادہ (۸۲۷) اگر ایک شی اس نے مستعار لی کہ فلان کام مین برتے جاویگے اور وہ کام ہوچکا تو جب تک کہ عادت کی موافق واپس کی جاوے عاریت مثل ودیعت امانت رہیگے اور اب نہ استعمال کرسکتا ہے اور نہ عادت سی زیادہ روک سکتا ہے اور اگر استعمال کریگا یا روک لیگا اور ہلاک ہوجاییگی تو ضمان دیگا ۔
مادہ (۸۲۸) مستعیر خود پونچادی یا اپنے امین کی ہاتہہ پونچادے اور اگر کسے

اوسکا ہاتہ بہیجدے اور تلف ہوگئے تو ضمان دیگا -
مادہ (۸۲۹) عاریت نفیس و قیمتی مثل جواہر خود مالک کی ہاتہ مین پونہچانا چاہئے اور اسکے سوا سب چیزونکا پونہچادینا اوس جاے کہ عادت کے موافق ہو یا مالک کی خادم کے پاس پونہچا دینا ہے مثلاً گہوڑا اصطبل مین پونہچا دیا یا سائیس کو سونپدیا -
مادہ (۸۳۰) عاریت پونہچانی مین جو خرچ ہوگا مستعیر کی ذمہ ہے -
مادہ (۸۳۱) درخت لگانے کے لئے اور مکان بنانے کے لئے زمین عاریت لی جاسکتی ہے اور جب مالک مانگے تو واپس دیگا اور درخت اوکہاڑیگا یا مکان توڑیگا اور عاریت کے لئے اگر مدت مقرر ہوی تہی اور مالک نے مدت سے پہلے تقاضا کیا اور مستعیر کو لاچار درخت اوکہاڑنا اور مکان خالی کرنا پڑا تو مالک سے اسطرح ضمان دلائینگے کہ آج اس بناء اور درخت کی کیا قیمت ہے اور مدت پر اگر اوکہاڑا جاتا تو کیا قیمت ہوتی تو ان مین جو فرق ہوگا تو وہ دلائینگے مثلاً آج اوکہڑا ہوا درخت بارہ روپیہ کا ہے اور بعد مدت کی بیس روپیہ کا ہوتا تو اٹہہ روپیہ زمین والا مستعیر کو دیگا -
مادہ (۸۳۲) اگر کہیتی کیواسطے زمین لے گئے اور مدت مقرر ہو یا ہو جب تک کہ کہیتی کٹ نلیوے تب تک مالک زمین نلے سکیگا -

کتاب ہفتم ہبہ کا بیان اسمین ایکمقدمہ اور دو باب ہین مقدمہ اصطلاحات فقہیہ جو ہبہ سے متعلق ہین

مادہ (۸۳۳) کسیکو بے عوض مال دیدالنا اور اوسکا مالک کردینا ہبہ ہے ہبہ کرنے والیکو واہب کہتے ہین اور جسکو دیا ہے موہوب لہ ہے اور جو مال دیا ہے موہوب ہے اتہاب ہبہ قبول کرتا ہے -
مادہ (۸۳۴) کسیکو اکراماً یعنے بلحاظ اوسکے بزرگے کے دینا ہبہ ہے -
مادہ (۸۳۵) ثواب کے لئے دینا صدقہ ہے -
مادہ (۸۳۶) کسے چیز کا اجازت دیدینا اباحت ہے مثلاً یہہ کہدینا کہ یہہ کہانا کہا ڈیلنے لو تو یہہ مباح کردینا ہے -

باب اول عقدِ ہبہ کے بیان مین اور اسمین دو فصل ہین فصل اول ہبہ کے رکن اور قبضہ کے بیان مین

مادہ (۸۳۷) ہبہ ایجاب وقبول سے منعقد ہوتا ہے اور قبضہ کے ساتھہ پورا ہوتا ہے۔

مادہ (۸۳۸) جو الفاظ کہ مفت مالک کرنے کے معنی مین بولی جاتے ہین انکا استعمال کرنا ہبہ کا ایجاب ہے مثلاً کہا کہ مین نے تجکو اکرام کیا اور ہبہ کیا یا ہدیہ دیا یا اپنے عورت کو کہا کہ یہہ بالی یا زیور لے لے یا پہن لے۔

مادہ (۸۳۹) ہبہ تعاطی سے بہی منعقد ہوتا ہے۔

مادہ (۸۴۰) بہیجدینا اور قبضہ کر لینا ہبہ مین اور صدقہ مین ایجاب و قبول ہے۔

مادہ (۸۴۱) قبضہ کرنا بجائے قبول کے ہے یعنی جیسا بیع مین قبول ہے ویسا ہبہ مین قبضہ ہے مثلاً مجلس ہبہ مین ایجاب کے بعد موہوب پر قبضہ کر لیا ہبہ صحیح ہوا گو یہہ نکہا کہ مین نے قبول کیا۔

مادہ (۸۴۲) قبضہ کے لئے اجازت بصراحت یا بدلالت ضرور ہے۔

مادہ (۸۴۳) واہب کا ایجاب دلالۃً قبضہ کے لئے اذن ہے اور اذن صراحۃً یہہ ہے کہ واہب کہے کہ یہہ مال لے لے کہ یہہ مال تجکو مین ہبہ کر چکا ہون جب کہ مجلس ہبہ مین مال موجود ہے اور اگر موجود نہو تو یہہ کہدینا کہ فلان مال مین نے تجکو ہبہ کیا جا کر لے لے حکم صریح ہے (یہہ امر صحیح نہین ہے یعنے مال مجلس ہبہ مین موجود نہوا اور جہان ہو وہان جا کر قبضہ کر لے تو یہہ صحیح نہوگا۔

مادہ (۸۴۴) اگر قبضہ کے لئے اجازت صریح ہوے تو مجلس مین اور بعد مجلس کے قبضہ صحیح ہے صرف مجلس ہبہ مین قبضہ صحیح ہوگا نہ بعد مجلس جیسا مثال سے ظاہر ہے) اور اجازت دلالۃً قبضہ کے لئے مجلس ہبہ مین معتبر ہے نہ بعد مجلس مثلاً کہا کہ یہہ مال مین نے تجکو ہبہ کیا اوس نے مجلس مین قبضہ کیا صحیح ہے اور مجلس کے بعد صحیح نہین ہے۔ اور اگر کہا کہ مین نے مال جو فلان جا کا موجود نہ تجکو ہبہ کیا اور یہہ نہ کہا کہ وہان جا کر لے لے اور وہ گیا لے لیا صحیح نہوگا۔

مادہ (۸۴۵) مشتری قبضہ کرنے سے پہلے مبیع ہبہ کر سکتا ہے۔

مادہ (۸۴۶) مالک مال اوس شخص کو مال ہبہ کری کہ جسکے قبضہ مین ہے تو ہبہ پورا ہوجاتا ہے کچہ حاجت دوبارہ قبضہ کے نہین ہے -

مادہ (۸۴۷) مدیون کو دین ہبہ کردینا صحیح ہے دین اوسکے ذمہ سے ساقط ہوجائیگا یہہ ابرا ہے -

مادہ (۸۴۸) اگر ایک کو کہا کہ میرا قرضہ فلان پر ہے مین نے تجکو ہبہ کیا جاکر لے لے وہ گیا اور لے لیا ہبہ صحیح اور پورا ہوگیا -

مادہ (۸۴۹) قبضہ سے پہلے واہب یا موہوب لہ مر گیا تو ہبہ باطل ہے -

مادہ (۸۵۰) اپنی بڑے بیٹے کو جو عاقل اور بالغ ہے ہبہ کردیا تو قبضہ دینا ضرور ہے -

مادہ (۸۵۱) جس شخص کے پاس چھوٹا بچہ ہے کہ وہ اسکا وصی یا مربی ہے کہ اوسنے اپنے گود مین لیکر پرورش کیا ہے جسکے پاس بچہ ودیعت ہے اگر ایسا آدمی بچہ کو ہبہ کرے تو صرف ایجاب سے ہبہ ہوجائیگا حاجت قبول اور قبضہ کے نہین ہے اس فقرہ کے ادا الذی کان ودیعہ عندیرہ معنی درست نہین ہوسکتے ہین اور ترجمہ جو مین نے کیا اس سے بہتر اور ترجمہ نہین ہوسکتا ہے گو درست معلوم نہین ہوتا ہے -

مادہ (۸۵۲) اگر کوئی اور شخص بچہ کے لئے ہبہ کرے تو ولی یا مربی کا قبول و قبضہ ضرور ہے -

مادہ (۸۵۳) اگر وہ بچہ صاحب تمیز ہے تو اوسیکا قبضہ کافی ہے گو اوسکا کوئی ولی بھی موجود ہو -

مادہ (۸۵۴) ہبہ مضافہ یعنی یہہ کہنا کہ ماہ آئندہ کے شروع پر مین نے ہبہ کیا صحیح نہین ہے -

مادہ (۸۵۵) ہبہ بشرط عوض یعنی یہہ کہا کہ مین نے اس شرط پر ہبہ کیا کہ فلان مال بعوض مجکو دینا یا دین جو مجہپر آتا ہے ادا کرادینا اگر موہوب لہ یہہ شرط ادا کرے تو ہبہ صحیح ہے ورنہ ہبہ سے واہب رجوع کریگا یا اس شرط پر مین ہبہ کی کہ میرے موت تک میرے پرورشس کرتا رہے تو

جب تک کہ موہوب لہ ہبہ شرط بجا لاتا رہیگا ہبہ صحیح ہوگا واہب کو حق رجوع نہین ہے اگر واہب کو اس ہبہ سے ندامت ہو اور رجوع کرنا چاہے تو کچہہ فایدہ نہوگا۔

فصل ثانی ہبہ کے شرطونکا بیان

مادہ (۸۵۶) موہوب کا ہبہ کے وقت موجود ہونا شرط ہے اسیلئے وہ پہل جو اب لگیگا یا وہ بچہ کہ اب پیدا ہوگا ہبہ نہین ہوسکتا ہے۔

مادہ (۸۵۷) اپنا مال ہبہ کرسکتا ہے نہ غیر کا اسلئے غیر کا مال ہبہ کرنا صحیح نہین ہے اگر کیا اور مالک نے اجازت دی تو صحیح ہوگا ورنہ نہین۔

مادہ (۸۵۸) مال معلوم اور معین ہبہ کرنا صحیح ہے اگر یہہ کہا کہ اپنے مال مین سے کچہہ ہبہ کیا یا ان دو گہوڑون مین سے ایک گہوڑا ہبہ کیا صحیح ہوگا اور اگر یہہ کہا کہ ان دو گہوڑون مین سے جو تو چاہے لے لے اوسی مجلس ہبہ مین ایک کو پسند کرکے قبضہ کیا ہبہ صحیح ہوگیا ورنہ بعد مجلس کے صحیح نہوگا۔

مادہ (۸۵۹) واہب عاقل بالغ ہو مجنون اور لڑکے اور مغلوب الحواس کا ہبہ صحیح نہین ہے پر ان کے لئے کوئی ہبہ کرے تو صحیح ہے۔

مادہ (۸۶۰) ہبہ مین واہب کے رضامندی شرط ہے اگر جبراً یا اکراہاً ہبہ کیا تو صحیح نہوگا۔

باب دوم ہبہ کے احکام اسمین دو فصل ہین فصل اول ہبہ سے رجوع کا بیان

مادہ (۸۶۱) موہوب لہ موہوب کا قبضہ کرنے سے مالک ہوتا ہے۔

مادہ (۸۶۲) اگر قبضہ نہین ہوا ہے تو واہب بے رضامندے موہوب لہ کے ہبہ سے رجوع کرسکتا ہے۔

مادہ (۸۶۳) ایجاب کے بعد واہب موہوب کو قبضہ سے اگر منع کرے تو یہہ رجوع ہے۔

مادہ (۸۶۴) واہب اپنے ہبہ سے اور اپنے ہدیہ سے تو رجوع کرسکتا ہے اگر موہوب لہ راضی ہووے اور اگر راضی نہووے تو حاکم کے یہان نالش کرے

وہ فسخ کرسکتاہے اگر کوئے مانع نہوگا جسکا ذکر آگے آتا ہے۔

مادہ (۸۶۵) اگر واہبنے بدون حکم حاکم یا بے رضامندی موہوب لہ کے شی موہوب واپس لے تو غاصب ہوگا اسلیئے اگر اوسکے پاس تلف ہوگئے تو ضمان دیگا۔

مادہ (۸۶۶) اپنے اصول (باپ دادا وغیرہ) یا اپنے فروع کو (یعنے بیٹا پوتا وغیرہ) یا اپنے بہائی یا اپنے بہن کو یا اونکی اولاد کو یا اپنے چچا یا اپنے پہوپہی کو ہبہ کیا تو رجوع نہیں ہوسکتا ہے۔

مادہ (۸۶۷) زوج نے زوجہ کو ہبہ کیا یا زوجہ نے زوج کو ہبہ کیا جب تک کہ زوجیت قایم ہے اور قبضہ ہے ہوگیا ہے ہبہ سے رجوع نہیں ہوسکتا ہے۔

مادہ (۸۶۸) اگر واہب کو موہوب لہ نے یا کسے اور نے ہبہ کے عوض کچہ دیدیا اور اوسنے قبضہ ہے کرلیا تو رجوع نہیں ہوسکتا ہے۔

مادہ (۸۶۹) اگر موہوب مین ایسے زیادتے ہوگئے ہے کہ اوس سے متصل ہے مثلاً موہوب لہ نے زمین پر مکان بنایا یا درخت لگائے یا حیوان کے پرورش کی کہ اوس سے اوسکو فربہے اور تازگے آئے یا ایسا کام کیا کہ نام بدل گیا مثلاً گیہون کا آٹا ہوگیا واہب رجوع نہیں کرسکتا ہے اور زیادہ منفصلہ مین رجوع ہوسکتے ہے یعنے جب تک گھوڑی کو حمل ہو رجوع نہوگی کہ یہہ زیادتے متصلہ ہے اور جب بچہ پیدا ہوگیا تو اب زیادتے منفصلہ ہوکر گھوڑی واپس ہوسکتے ہے اور بچہ موہوب لہ کا ہے

مادہ (۸۷۰) موہوب لہ نے موہوب بیچدیا یا کسے اور کو ہبہ کرکے اوسکے قبضہ مین کردیا تو اب واہب رجوع نہیں کرسکتا ہے۔

مادہ (۸۷۱) شے موہوب خرچ ہوگئے تو رجوع کا محل باقی نرہا۔

مادہ (۸۷۲) واہب مرگیا تو اوسکے وارث کو موہوب لہ سے موہوب واپس لینا جایز نہیں ہے اور موہوب لہ مرگیا تو واہب اوسکے وارث سے موہوب ہو واپس نہین لے سکتا ہے۔

مادہ (۸۷۳) قرض خواہ نے اپنا قرض مدیون کو ہبہ کردیا تو اب رجوع کا حق نہیں رہا مادہ (۵۱) اور مادہ (۸۴۸) ملاحظہ ہو۔

مادہ (۸۷۴) جب صدقہ دیدیا اوسپر فقیر کا قبضہ ہوگیا تو اوس سے رجوع نہیں ہوسکتے ہے۔

ماده (۸۷۵) اگر کہانے کے چیزین مباح کر دین تو فقط کہانا جایز ہے نہ تصرف
مالکانہ کہ کسے اور کو ہبہ کرے یا بیچڈالے اور مالک اوسکی قیمت نہین لے سکتا ہے خلاف
باغ مین سے کچہہ انگور مباح کر دے اور کہانے لگے تو مالک قیمت نلیگا۔

ماده (۸۷۶) ختنہ کے یا نکاح کے تقریب سے جو ہدیہ بہیجا جاتا ہے وہ اوسکا ہے جسکی
نام پر بہیجا گیا ہے مثلاً ختنہ والے کے نام پر جو بہیجا گیا ہے وہ اوسکا ہے اور دولہا اور دلہن
کے نام پر جو آیا ہے وہ اونکا ہے اور ماں باپ کے نام پر جو آیا ہے وہ اونکا ہے اگر کسے کا
نام معلوم نہووے اور دریافت بہی نہین کر سکتی ہین تو اوس مین عرف اور
رواج بلدہ کا معتبر ہے۔

فصل دوم مریض کی ہبہ کا بیان

ماده (۸۷۷) اگر کسے کا کوئی وارث نہو اور وہ اپنا سب مال کسی کو ہبہ کر دے
تو صحیح ہے اور بیت المال کے داروغہ کو اوسپر تعرض اور مداخلت نہین ہے۔

ماده (۸۷۸) زوجہ نے زوج کو یا زوج نے زوجہ کو اپنا سب مال ہبہ کر دیا اور
کوئی اوسکا وارث نہین ہے صحیح ہی اور بیت المال کے داروغہ کو کچہہ حق
مداخلت نہین ہے۔

ماده (۸۷۹) اگر اپنے مرض موت مین ایک وارث کو ہبہ کیا اور اوسکے مرنے
کے بعد اور وارثون نے جایز کیا تو صحیح ہوگا اور اگر اجنبے کو ہبہ کر دیا اور قبضہ بہے
دیدیا اور ثلث المال ہو یا کم ہو تو ہبہ صحیح ہے اور اگر ثلث مال سے زاید ہے تو
مقدار زاید وارث واپس لیگا۔

ماده (۸۸۰) جس شخص کا ترکہ دین مین گہرا ہوا ہے اوسنے اپنے وارث کو یا غیرکو
ہبہ کیا اور قبضہ کر دیا اور مر گیا قرضخواہ کو اختیار ہے کہ اوسکا سب مال اپنے
قرض مین تقسیم کرین۔

کتاب ہشتم غصب اور تلف کرنے کا بیان اسمین ایک مقدمہ اور دو باب ہین مقدمہ جو اصطلاحات کہ غصب اور اتلاف سے متعلق ہین

ماده (۸۸۱) کسی کا مال بے اجازت لینا غصب ہے لینے والا غاصب ہے اور مال

مغصوب ہے اور مالک مغصوب منہ ہے۔

مادہ (۸۸۲) ایکبار مع بناء اور درختوں کے زمین کی قیمت کیجاوی اور ایک بار فقط زمین کی قیمت کیجاوے تو جو اسمین فرق ہے وہ قیمت درختوں کی اور بناء کی حالت قیام مین تصور ہوگے۔

مادہ (۸۸۳) مکان کی قیمت وہ ہے جو قیمت اوسکی حالت قیام مین ہے۔

مادہ (۸۸۴) اور جب اوسکو اوکہاڑلین تو جو قیمت کہ اب ہوگے وہ قیمت اوسکی حالت قلع کی ہے درخت ہو یا بناء ہو۔

مادہ (۸۸۵) ایک چیز کی قیمت اگر اوس وقت آنکین کہ وہ قابل اوکہاڑنے کے ہے تو پہلے وہ قیمت دیکہین کہ اگر اوکہڑی ہوتی تو کیا قیمت لی ہوتی اور پہر اوسمین سے اجرت اوسکے اوکہاڑنے کی مجرا دیکر جو باقے رہے وہ قیمت متصور ہوگی۔

مادہ (۸۸۶) زمین کی اجرت قبل زراعت دیکہی جاوے اور بعد زراعت بہے آنکی جاوے جو اون مین فرق ہو وہ زمین کی قیمت مین نقصان ہے۔

مادہ (۸۸۷) اتلاف مباشرۃ وہ ہے کہ کسی چیز کو خود تلف کردی اور کرنے والا فاعل مباشر ہے و متلف ہے۔

مادہ (۸۸۸) اتلاف تسبب وہ ہے کہ تلف کا سبب ہو یعنے ایک ایسا کام کیا کہ جس سے عادتاً تلف ہونا متصور ہے تو وہ شخص متسبب ہوگا مثلاً قندیل کی رسی کاٹ دی اور گرگئی اور ٹوٹ گئی تو رسی کاٹنے کا فاعل مباشر ہے اور قندیل توڑنے کا فاعل متسبب ہے اور ایسے ہی اگر گہی کا برتن پہوڑ دیا اور گہی تلف ہوا تو ظرف کا متلف فاعل مباشر ہے اور گہی کا متلف فاعل متسبب ہے۔

مادہ (۸۸۹) جس ضرر کے وقوع کا گمان ہو اوسکے دفع کرنے مین پیش قدمی کرنا آگاہ دلی ہے

باب اول غصب کے بیان مین اسمین تین فصل ہین فصل اول غصب کے احکام

مادہ (۸۹۰) مال مغصوب جس جگہہ غصب کیا تہا بعینہ وہین واپس پونہچا دینا لازم ہے اگر مالک نے کسی اور شہر مین غاصب کو پکڑا اور شے مغصوب بہے اوسکے پاس ہے چاہے اوسی جگہہ لے لیوی یا چاہے یہہ کہے کہ جہان غصب ہوا تہا وہان

پونہچا دے اور اوسکا خرچ غاصب کے ذمہ ہے۔

مادہ (۸۹۱) غاصب مال کا ضامن ہے مال کو خرچ کیا یا اوسکے تعدی سے یا بے تعدی ہلاک ہوا ضمان دیگا اگر قیمتی ہے تو اوسے دیکہین گے کہ جسدن غصب کیا اور جہان غصب کیا اوسکے کیا قیمت تہی وہ دلا دین گے اگر مثلی ہے تو مثل دلا دین گے۔

مادہ (۸۹۲) غاصب نے شی مغصوب وہین پونہچا دی کہ جہان لی تہی تو بری ہو گیا۔

مادہ (۸۹۳) غاصب نے اگر ایسی طرح سے مغصوب مالک کے سامنے رکہدے کہ وہ اوسکے قبضہ کرنے پر قادر رہے تو گویا مغصوب پونہچا چکا گو قبضہ حقیقت مین نہو اور اگر شے مغصوب تلف ہوی اور اوسنے ایسے طرح قیمت مالک کے سامنے رکہدی تو جب تک کہ قیمت پر حقیقت مین قبضہ نکرلے غاصب بری نہو گا۔

مادہ (۸۹۴) غاصب نے ایسی جگہہ پونہچا دیا کہ وہان خوف تلف ہے تو مالک کو اختیار ہے کہ قبول نکرے اور غاصب اس صورت مین ضمان سے بری نہو گا۔

مادہ (۸۹۵) اگر غاصب نے قیمت دیدی اور مالک نے نہ لی تو غاصب حاکم کے پاس رجوع کرے کہ وہ دلوا دیگا۔

مادہ (۸۹۶) اگر مالک لڑکا با تمیز ہے کہ حفاظت کر سکتا ہے غاصب نے اوسکا مال حاضر کر دیا تو صحیح ہے اور جو بے تمیز ہے کہ حفاظت نہین کر سکتا ہے تو ادا ء غصب صحیح نہو گا۔

مادہ (۸۹۷) اگر پہل غصب کیا کہ وہ متغیر ہو گیا مثلاً خشک ہو گیا تو مالک چاہے وہ پہل لیوے چاہے ضمان لیوے۔

مادہ (۸۹۸) اگر غاصب نے شے مغصوب مین کچہہ اپنا مال زیادہ کیا تو مالک کو اختیار ہے کہ قیمت زیادتی کے دیکر اپنا مال لیوے یا اپنے مال کا ضمان لیوے مثلاً غاصب نے کپڑا رنگوایا تو مالک چاہے قیمت رنگوائی کی دیکر اپنا کپڑا رنگا ہوا لے لیوے یا چاہے تو اپنے کپڑے کا ضمان لیوے۔

مادہ (۸۹۹) اگر مغصوب کو ایسا متغیر کر دیا کہ نام بدل گیا مثلاً گیہون کا آٹا پسوا لیا تو فقط گیہون لیگا اور آٹا غاصب کا ہے ایسے ہی کسی کے گیہون بوئے تو گیہون کا ضمان مالک لیگا اور کہیتی غاصب کی ہے +

مادہ (۹۰۰) زمانہ غصب مین شی مغصوب کے نرخ اور قیمت مین فرق تہا تو مالک
کو یہہ اختیار نہین ہے کہ نرخ قبول نکرے اور خواہ مخواہ وہی قیمت لیوے جو
یوم غصب تہی مگر اسکے استعمال سے جو نقصان آیا ہے وہ بے شک لیوے گا۔
مثلاً گھوڑا اوسکی سوار ہونے سے ضعیف اور دُبلا ہو گیا اور مالک کو واپس کیا تو
اوسکی قیمت مین جو غصب کے وقت تہی نقصان آیا وہ بھی دیگا اور ایسا ہے اگر
کپڑا پھٹ گیا اور ربع سے کم قیمت اسمین کم ہو گی تو کپڑا دیگا اور یہہ نقصان بہی
دیگا اور اگر ربع یا ربع سے زیادہ ہے مالک چاہے تو اپنا مال اور نقصان قیمت
لیوے یا مال غاصب کو دیکر اوسکی قیمت لیلوے۔
مادہ (۹۰۱) جو کام ایسا ہے کہ مثل غصب مالک کے تصرف کو زایل کرتا ہے۔
تو وہ بہی غصب متصور ہوگا مثلاً مالک نے اپنی ودیعت واپس مانگے اور مستودع
نے ودیعت کا انکار کیا تو مستودع غاصب ہو گا اگر بعد انکار بے تعدے ودیعت
تلف ہو گی ضمان دیگا۔
مادہ (۹۰۲) ایک شخص کی زمین ہے اور اوسپر چمن ایک پہاڑ کے نیچے ہے اور
اوسکی قیمت ایکہزار درہم ہے اور ایک شخص کا چمن پہاڑ کے اوپر ہے اوسکے قیمت
پانچ سو درہم ہے اتفاقاً پہاڑ کے اوپر کے پہتر مع چمن کے ڈہلک کر نیچے کے چمن پر
گرے اور نیچے کا چمن اوسمین دب گیا اور مالک کا اوسپر سے بے قصد قبضہ
جاتا رہا سو بڑی قیمت والا یعنے نیچے چمن کا مالک چہوٹی قیمت والے کو یعنے اوپر کے
چمن والیکو قیمت دیکر آپ اوسکا بھی مالک ہو جائیگا اسیطرح پچاس روپیہ کا
موتی پانچ آنہ والی مرغی نگل گئی تو موتی والا مرغی کی قیمت دیکر مرغی لے لیگا۔
دیکھو مادہ ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ -
مادہ (۹۰۳) مال مغصوب مین سے جو چیزین حالت غصب مین پیدا اور زیادہ
ہوتے رہین وہ مالک کے ہین اگر غاصب نے خرچ لیا تو ضمان دیگا مثلاً جانور نے
غاصب کے پاس بچہ دیا تو بچہ اور اوسکا دودہ مالک کا ہے یا باغ کے پہل غاصب کے
قبضہ مین لگے اور تلف ہو گئے تو ضمان دیگا اور ایسے ہی شہد کا محال جو کسی نے مع مکہی
کے غصب کر لیا تو مالک محال مع شہد کے جو اوسکے پاس پیدا ہوا تھا واپس لے گا۔

ماده (۹۰۴) کسی کے باغ مین جو شہد کی مکہی نے محال باندہا تو شہد باغ
والے ہی کا ہے اگر کوئی مکہی پکڑلے اور محال توڑ ڈالے ضمان دیگا۔

فصل دوم زمین کی غصب کا بیان

ماده (۹۰۵) اگر حویلی غصب کی ہے تو لازم ہے کہ بجنسہ واپس کردی اور
اسمین کچہہ نقصان اور تغیر نکرے اور اوسکی استعمال سے اگر اسمین کچہہ نقصان
آگیا ہے تو نقصان بہی دیگا مثلاً اس نے حویلی مین سے ایک کوٹھری ڈہادی
یا اسکے رہنے سے گر گئی تو جو نقصان قیمت مین حویلی کے آیا وہ دیگا ایسی ہی اسنے
آگ جلائے کہ گہر جلگیا تو وہ قیمت حویلی کی دیگا جو ثابت حویلی کی قیمت آنکی جاویگی۔

ماده (۹۰۶) زمین غصب کرکے مکان بنایا یا درخت لگائے غاصب کو حکم ہوگا کہ
اپنا مکان یا اپنے درخت اوکہاڑلے اور زمین دیدے اور اگر درخت یا مکان
کے اوکہاڑنے سے زمین کو نقصان اور ضرر ہوتا ہے تو مالک اوکہڑے ہوے
درخت اور مکان کی قیمت دیکر اپنی زمین لے لیگا اگر زمین کی قیمت کم ہے اور درخت
اور مکان کی قیمت زیادہ ہے اور بخیال کسی امر شرعی کے زمین پر درخت لگاے
یا مکان بنایا تو اوسکو اختیار رہے کہ زمین کی قیمت دیدی اور زمین کا مالک ہوجاوے
مثلاً اسنے ایک قطعہ زمین پر جو اسکے باپ کے قبضہ مین تہا بخیال وراثت درخت لگائی
اور پہر اوسکا اصل مالک پیدا ہوا تو زمین کی قیمت دیکر زمین لے سکتا ہے۔

ماده (۹۰۷) ایسی ہی کسی کی زمین مین اگر زراعت کی تو زراعت سے جو نقصان
قیمت ہوا وہ بہی دیگا اور زمین بہی دیگا اگر زمین مشترک مین زراعت کی تو
جسقدر کہ شریک کا حصہ ہے اوسقدر کا نقصان قیمت دیگا جو زراعت سے
نقصان ہوا ہے۔

ماده (۹۰۸) اگر کسی کی زمین پر طبابت لگائے تو زمین کے سوا بعوض کار طبابت
کچہہ نہین دلائینگے یہہ ترجمہ نسخہ قدیمہ کا ہے کیونکہ اوسمین نطس کا لفظ ہے اور
نطس عالم اور طبیب کو کہتے ہین۔ مگر نسخہ جدیدہ کا مطلب یہہ ہے کہ
زمین غصب مین ہل چلایا کہ ور زمین مالک نے لیلے تو غاصب ہل چلانے کے
اجرت مالک سے نہ لے سکیگا۔

مادہ (۹۰۹) اگر کسی کی زمین پر اپنا اسباب رکھدیا تو اپنا اسباب اوٹھا لے اور زمین خالی مالک کو دیدے۔

فصل سوم غاصب سے جو کوئی غصب کر لے اوسکا حکم

مادہ (۹۱۰) جب غاصب سے کسی نے مال مغصوب غصب کر لیا تو وہ بھی غاصب ہے اسی لئے جب مال مغصوب تلف ہوگیا یا اس نے تلف کیا تو مالک اگر چاہے غاصب اول سے ضمان لیلیوے یا غاصب ثانی سے یا کچھ ضمان اول سے لیوے اور کچھ ثانی سے لیوے اگر اول سے ضمان لیا گیا تو وہ ثانی سے لے سکیگا اور اگر ثانی سے لیا تو وہ اول سے نہ لے سکے گا۔

مادہ (۹۱۱) اگر ثانی نے اول کو مال واپس کر دیا تو صرف وہی بری ہوا اور اگر اصل مالک کو دیا تو دونو بری ہوگئے اول بھی اور ثانی بھی۔

باب دوم اتلاف کا بیان اسمین چار فصل ہین فصل اول مباشرۃ اتلاف کا بیان

مادہ (۹۱۲) ایک شخص نے کسی کا مال اوسکے یا اوسکے امین کے ہاتھ مین قصدًا یا بے قصد تلف کر دیا ضمان دیگا یا غاصب کے ہاتھ مین تلف کر دیا تو مالک کو اختیار ہے چاہے غاصب سے ضمان لیوے یا متلف سے مگر غاصب متلف سے زر ضمان واپس لے گا نہ متلف غاصب سے۔

مادہ (۹۱۳) ایک شخص پھسل گیا اور دوسرے کی چیز پر گر پڑا اور تلف کر دی ضمان دیگا۔

مادہ (۹۱۴) اگر اپنا مال جانکر کسی کا مال تلف کیا ضمان دیگا۔

مادہ (۹۱۵) اگر کسی کا کپڑا پکڑ کر کھینچا اور پھاڑ ڈالا ضمان دیگا اور اگر کسی کا کپڑا پکڑا اور مالک نے کھینچا اور پھٹ گیا تو نصف قیمت ضمان دیگا ایک شخص کسی کے دامن پر بیٹھ گیا اور وہ بے خبر کھڑا ہوا کہ کپڑا پھٹ گیا تو نصف قیمت ضمان دیگا۔

مادہ (۹۱۶) ایک لڑکے نے کسی کا مال تلف کر دیا اوسکی مال مین سے ضمان دلائینگے اگر اوسکے پاس کچھ مال نہین ہے تو اوسکا ولی ضمان نہ دیگا اور جب وہ لڑکا تونگر ہوگا اوسوقت ضمان دیگا۔

مادہ (٩١٧) اگر کسیے کے مال مین ایسا کام کیا کہ اوسکی قیمت کم ہو گئی تو نقصان قیمت دیگا۔

مادہ (٩١٨) ایک شخص نے کسی کا مکان تمام ڈہا دیا یا کسی کے دوکان گرا دے تو اوسکو اختیار ہے کہ عملہ ٹوٹا ہوا توڑنے والے کو دیدے اور بنے ہوی مکان کی قیمت لے لیوے اور یا عملہ لیوے اور دیکھین کہ اوسکی قیمت قیام کی حالت مین کیا تہی اور اب ٹوٹنے مین کیا ہے سو جو فرق ان دونو مین ہے وہ بھی لیگا اور اگر غاصب نے ویسا ہی مکان بنا دیا کہ جیسا پہلے تہا تو بری ہو گیا۔

مادہ (٩١٩) محلہ مین جو آگ لگی اسلیئے اسی نے کسی کا گہر بے اوسکی اجازت کے گرا دیا کہ جل نہ جاوے اور آگ وہین بجہہ گئی اگر حکومت والون کی حکم سے ڈہایا تہا تو ضمان نہ دیگا ورنہ ضمان دیگا۔

مادہ (٩٢٠) کسی کے باغ کے درخت کاٹ ڈالے مالک اگر چاہے تو درخت اوسکو دیکر اوس سے قیمت سرسبز درخت کی لیلے یا درخت بھی لے اور دیکھے کہ سرسبز درخت کی قیمت کیا تہی اور اب کیا قیمت ہے جو فرق ان دونو مین ہو وہ لیلے مثلاً باغچہ کی قیمت مع درختون کے دس ہزار روپیہ تھی اور بے درختون کے پانچ ہزار روپیہ قیمت تہی اور کٹے ہوے درختونکی دو ہزار روپیہ قیمت تہی مالک چاہے تو درخت چہوڑ دے اور پانچ ہزار روپیہ لیلے یا درخت لیکر تین ہزار روپیہ اور لیلے۔

مادہ (٩٢١) مظلوم کو یہ حق نہین ہے کہ ظالم پر اپنا ہے ظلم کرے مثلاً زید نے عمر کے برتن اسلیئے توڑ دی کہ عمر نے اوسکے برتن توڑے تہے تو دونو ایک دوسرے کو ضمان دینگے یا زید نے عمر کے برتن اسلیئے توڑ دی کہ وہ بنی طے مین سے ہے اور بنی طے مین سے کسی نے اسکے برتن توڑے ہے تو دونو ضمان دین کے اور ایسے ہی اگر ایک شخص نے دہوکہ مین آکر کہوٹے درہم لئے تو جایز نہین ہے کہ دوسرے کو بہی وہ ہی دیدے۔

فصل ثانی اتلاف کی تسبب کے بیان مین

مادہ (٩٢٢) اگر کسیے نے کسی کا مال تسبباً تلف کیا یا اوسکی قیمت کم کر دے یعنے ایسا کام کیا کہ تلف مال کا یا نقصان قیمت کا سبب ہوا تو ضمان دیگا مثلاً

اگر کسی شخص نے کسی کا کپڑا پکڑ کر کھینچا اس کے کھینچنے مین اوسپر جو چیز تہے گر کے اور تلف ہو گئی یا عیب
دار ہو گئی تو کپڑا پکڑنے والا ضمان دیگا یا پانی روک دیا تو کھیت یا باغچہ سوکھ گیا یا کم قیمت
ہو گیا یا اتنا پانی چھوڑا کہ کھیت یا باغچہ ڈوب گیا اور تلف ہو گیا ضمان دیگا یا اصطبل کا
دروازہ کھولدیا گھوڑے بہاگ گئے اور ضائع ہو گئے یا پنجرہ کی کھڑکی کھولدی اور جانور
اوڑ گیا ضمان دیگا ۔

مادہ (۹۲۳) اگر کسی کا گھوڑا کسی سے ڈر کے بہاگ گیا اور ضایع ہو گیا ضمان نہ دیگا
پر جب اپنے خود اوسے کوڈرایا تو ضمان ہوگا یا شکاری کی بندوق کی آواز سے گھوڑا
ڈرا اور کہل گیا اور بہاگا اور اس بہاگنے سے گر پڑا اور اوسکا کوئی عضو ٹوٹ گیا
یا تلف ہو گیا ضمان نہین آتا ہے اگر شکاری نے ڈرانیکے لئے عمداً بندوق چہوڑے تو ضمان
دیگا دیکہو ۔

مادہ (۹۲۴) فعل تسبب مین تعدی شرط ہے جو ابھی ذکر ہوا یعنے تسبب ضرر مین جب
ضمان آتا ہے کہ کوئی کام بے وجہ ایسا کرے جو ضرر کے لئے تسبب ہو مثلاً راہ عام مین
بے حکم حاکم کنوا کہودا اور اوسمین کسی کا گھوڑا گر گیا اور مر گیا ضمان دیگا اگر اپنے ملک
مین کنوا کھودا اور اوسمین گہوڑا گرا اور مرا تو ضمان نہین آئیگا ۔

مادہ (۹۲۵) ایک شخص مرتکب ایک فعل کا ہوا جو تسبب تلف ہو سکتا ہے پر اتنی
مین دوسرا مباشر فعل تلف کا ہوا تو ضمان مباشر پر آئیگا دیکہو ۔ (۹۰۵)

فصل سوم جو چیزین کہ راہ عام مین حادث ہووین

مادہ (۹۲۶) ہر شخص کو راہ عام مین حق مرور ہی مگر اس شرط پر کہ کسیکو اوس سے
ضرر نہ پہونچے اور سب محفوظ اور سلامت رہین اسی لئے اگر حمال [illegible] پر سے کچھہ چیز
گری اور کسی کا مال تلف کر دیا تو حمال ضمان دیگا اور ایسی ہی لوہار کی دوکان مین
سے لوہا کوٹتے ہوئے چنگاری کسی راہرو پر جا پڑے اور اوسکے کپڑے جل گئے
تو لوہار کپڑون کا ضمان دیگا ۔

مادہ (۹۲۷) راہ عام مین کسی کو بیٹھنے کا یا کچھہ رکھنے کا یا کچھ بنانیکا بے حکم حاکم
حق نہین ہے اور بے حکم جو یہہ کام کریگا تو جو ضرر کہ اس سے پیدا ہوگا اوسکا ضمان دیگا
ایسے ہی اگر راہ عام مین کسی نے پتہر ڈالے اور یا اسباب عمارت لاکر ڈالا اور

کسی کا گھوڑا اوس سے ٹھوکر کھاکر گرا اور مرا ضمان دیگا یا راہ عام مین مثلاً تیل ڈالدیا که اوس سے گھوڑا کسی کا پہسل کر گر گیا اور مر گیا ضمان دیگا ۔

مادہ (۹۲۸) اگر کسی کی دیوار گر گئی که اوس سے کسی کو ضرر پونہچا ضمان ہوگا پر جب دیوار گرنے کے لئے جھک گئی تھی اور دیوار والے کو ایسے شخص نے آگاہ کر دیا که اونکو تقدم کا حق حاصل ہے که اپنی دیوار اوتارلے کیونکہ وہ کرنے کو ہے اور اوس پر اتنا وقت گزر گیا که اس مین اگر وہ اوتارنا تو اوتار سکتا تھا اس صورت مین ضمان دیگا اور تقدیم اور تنبیہ کا حق اسیکو ہے که جسکے گھر پر دیوار جھوکے ہوی ہے نه کسی اور کو اور راہ خاص مین حق تقدیم اور تنبیہ اوسکو ہے که جو اس راہ مین گزرتے ہین (اطلاع کے لئے پیش قدمی کرنا تقدم ہے ایسیا) اور راہ عام مین ہر شخص کو حق تنبیہ حاصل ہے ۔

فصل چہارم حیوان کے جنایت یعنے ضرر پونہچانیکے بیان مین

مادہ (۹۲۹) کسی کے گھوڑے سے جو کسی کو ضرر پونہچا تو گھوڑے والا ضمان نه دیگا دیکھو مادہ ۹۴ پر جب که گھوڑے والا دیکھ رہا ہے که گھوڑا کسی کا ضرر کر رہا ہے اور اوسکو نہین روکتا ہے ضمان دیگا اور اگر بیل والے اور کتے والے کو اہل تقدم یعنے محله اور کانون والون نے کہا که اپنے بیل اور کتے کی حفاظت کر اونسنے نکی اور کسے کو بیل نے سینگ مارا یا کتے نے کسی کو کاٹ لیا ضمان دیگا ۔

مادہ (۹۳۰) گھوڑے والے کی ملک مین گھوڑا اپنے اگلے ہاتون سے یا دم سے یا لات سے کسیکا ضرر کرے تو ضمان ہوگا وہ اوس پر سوار ہو یا نہو ۔

مادہ (۹۳۱) جب کسی کی اجازت سے اوسکے ملک مین گھوڑا چھوڑ دیا تو جو کچھ ضرر که گھوڑے نے کیا اوسکا ضمان نہوگا که گو یا یہ اوسے کی گھوڑی سے اوسیکے ملک مین ہوا ہے اور اگر بے اجازت چھوڑ دیا تو مالک کے ضرر کا ضمان دیگا خواہ اوس پر سوار ہو یا پیچھے سے ہانکتا ہو یا آگے سے کہنچتا ہو یا اسوقت موجود ہو یا نہو اور جو گھوڑا خود ہی چھوٹ گیا اور کسے کی ملک مین گھس گیا اور ضرر پونہچایا تو کسے پر ضمان نہین ہے ۔

مادہ (۹۳۲) ہر شخص کو اپنے گھوڑے پر سوار ہوکے راہ عام مین جانیکا

حق حاصل ہے اسی لئے اگر کوئی نقصان گہوڑے سے کسی کو پونہچا کہ اوس سے بچنا ممکن نہتہا ضمان نہین ہے مثلاً گہوڑے کے چلنے سے غبار اوٹہا یا مٹی اوڑی کہ کسی کے کپڑون پر پڑی یا لات کسی کو مارے یا اگلا پانو مارا اور ضرر پونہچا ضمان نہوگا مگر جب سوار نہو تو ان سب پانون سے سوار پر ضمان ہوگا۔

مادہ (۹۳۳) کہینچنے والا اور ہانکنے والا سوار کا حکم رکہتا ہے جس سے سوار پر ضمان ہوگا اوس سے ان پر ہے ہوگا۔

مادہ (۹۳۴) کسی کو حق نہین ہے کہ راہ عام مین اپنا گہوڑا کہڑا کرے یا باندہ دے اسلیئے اگر راہ عام مین باندہا یا کہڑا کیا اور کسی کو اوسکی لات سے یا اور طرح پر ضرر پونہچا تو گہوڑے والا ضمان دیگا اور جو جگہہ گہوڑے کے باندہنے یا کہڑا رکہنے کی مقرر ہے اوس مین یہہ حکم نہین ہے۔

مادہ (۹۳۵) جس نے اپنا گہوڑا باگ ڈور کہول کر راہ عام مین چہوڑ دیا تو وہ اوسکے ضرر کا ہر طرح ضمان دیگا۔

مادہ (۹۳۶) ایک شخص گہوڑی پر سوار تہا گہوڑے نے اپنی لات سے یا اگلے پانون سے کسی چیز کو روند ڈالا تو راکب کو مباشر کہین گئے بہر حال ضمان دیگا خواہ وہ گہوڑے کا مالک ہو یا نہو۔

مادہ (۹۳۷) اگر گہوڑا ایسا سرکش ہے کہ سوار اوسکو روک نہین سکتا ہے تو اوسکے ضرر سے کچہہ ضمان نہ آویگا۔

مادہ (۹۳۸) ایک شخص نے اپنے طویلہ مین اپنا گہوڑا باندہا اور وہین دوسرے نے بہے بے اجازت مالک کے اپنا گہوڑا باندہ دیا اب اس طویلہ والے گہوڑے نے اوس گہوڑے کو ہلاک کر دیا تو ضمان نہین ہے اور اگر اوس گہوڑی نے اس طویلہ والہ گہوڑے کو ہلاک کر دیا تو ضمان آویگا۔

مادہ (۹۳۹) ایسے جائے مین اپنے اپنے گہوڑے باندہے کہ انکو اوس جاے مین باندہنے کا حق ہے پہر وہ تو چہوٹ گئے اور ایک نے ایک کو ہلاک کر دیا تو ضمان نہین ہے مثلاً ایک گہر مین دو شریک ہین اونہون نے اپنے اپنے گہوڑی باندہ دیئے۔

مادہ (۹۴۰) ایک شخص نے پہلے اپنا گھوڑا ایسی جگہہ باندہا کہ اوسکو وہان حق نہ تہا اور پہر کسی اور نے بہی اوسی جگہہ باندہا اور اوسکو بہی حق باندہنے کا نہ تہا اور اب پہلے گھوڑے نے دوسرے کو ہلاک کر دیا تو کچہہ ضمان نہین ہے اور اگر دوسرے نے پہلے کو ہلاک کر دیا تو ضمان آویگا۔

کتاب نہم حجر اور اکراہ اور شفعہ کا بیان اسمین ایک مقدمہ اور تین باب ہین مقدمہ اسمین وہ اصطلاحات فقہہ ہین کہ حجر اور اکراہ اور شفعہ سے متعلق ہین +

مادہ (۹۴۱) کسی شخص کو اوسکی تصرف قولی سے روکنا حجر ہے اور جسکو روکا گیا ہے محجور کہتے ہین =

مادہ (۹۴۲) اور جب حجر اوٹہا لیا گیا اور اوسکو تصرف کی اجازت دی گئی اوسکو ماذون کہتے ہین اور اجازت دینے کو اذن کہتے ہین =

مادہ (۹۴۳) جو لڑکا ایسا تمیز ہو کہ بیع اور شرا کی معنی نہ جانتا ہو یعنے یہہ نہ جانتا ہو کہ بیع کرنے سے اپنی ملک جاتی رہتی ہے اور شرا یعنے خرید لینے سے ملک پیدا ہوتی ہے اور غبن فاحش مین مثلاً بجاے دس روپیہ کے پانچ روپیہ کا دہوکا کہاوے اور غبن یسیر مین تمیز نہو اوسکو غیر ممیز کہتے ہین اور جو یہہ جانتا ہو اوسکو صبی ممیز کہتے ہین =

مادہ (۹۴۴) مجنون دو قسم ہے ایک مطبق کہ اوسکو ہر وقت جنون رہتا ہے اور غیر مطبق وہ ہے کہ کبہی مجنون ہو اور کبہی افاقہ ہو۔

مادہ (۹۴۵) معتوہ وہ شخص ہے کہ اوسکے شعور مین خلل ہو کہ سمجہہ کم ہو اور کلام اوسکا اوٹ پٹانگ ہو اور تدبیر اوسکے فاسد ہو =

مادہ (۹۴۶) سفیہ وہ شخص ہے کہ اپنا مال بے موقع خرچ کرے اور اپنے مصارف مین زیادتی کرے اور مال باسراف تلف کرے اور جو لوگ کہ لین دین مین اور سوداگری کے طریقہ مین اپنے بے وقوفی سے غافل ہین اونکو بہی سفیہ کہتے ہین =

مادہ (۹۴۷) رشید وہ شخص ہے کہ اپنے مال کی حفاظت پر پابند ہو اور

تہدید سے محفوظ رہے =
مادہ (۹۴۸) کسی شخص پر جبر کرنا کہ ایسا کام بے رضامندی کے ڈرانے سے کرے جو حق اور قایل کرنیکے ہنو اکراہ کہتے ہیں جس پر جبر ہوا ہے اوسکو مکرہ کہتے ہین بالفتح را اور جبر کرنے والا مجبر ہے اور جو کام کیا گیا اوسکو مکرہ علیہ کہتے ہین اور جو خوف کہ اوسکو دلایا ہے اوسکو مکرہ بہ کہتے ہین ۔
مادہ (۹۴۹) اکراہ دو قسم ہے ایک اکراہ ملجی کہ ضرب شدید کے ساتھہ ہو جسمین خوف تلف جان اور تلف عضو ہے اور دوم اکراہ غیر ملجی ہے کہ اوسمین ضرب اور قید سے صرف دکہہ اور رنج پیدا ہوتا ہے ۔
مادہ (۹۵۰) جس قیمت پر مشتری نے خریدا ہے اوسکو اوسی قیمت پر لینا شفعہ ہے
مادہ (۹۵۱) صاحب حق شفعہ شفیع ہے ۔
مادہ (۹۵۲) جس زمین اور مکان کے ساتھہ حق شفعہ متعلق ہو اوسکو مشفوع کہتے ہین ۔
مادہ (۹۵۳) مشفوع بہ وہ مکان یا زمین ہے کہ اوسکے مالک ہونے کے سبب سے مشفوع پر شفیع کو حق شفعہ حاصل ہوا ہے ۔
مادہ (۹۵۴) خلیط وہ شخص ہے کہ اوسکو اس زمین کے حقوق مین شرکت ہو یعنے جس نل مین سے ایک گہر مین پانی آتا ہے دوسرا بہے اسی نل مین سے پانی لیتا ہے اور جس راہ سے کہ اوسکی آمد و رفت ہے اوسی راہ سے دوسری کی بہی آمد و رفت ہے
مادہ (۹۵۵) جو پانی کہ چند آدمیون کے لئے مقرر ہوا ہو شرب خاص ہے اور جس نہر مین سے سب پانی پیتے ہین شرب خاص نہین ہے ۔
مادہ (۹۵۶) طریق خاص وہ ہے کہ ایک کوچہ سربستہ کے لئے ہو ۔

باب اول حجر کے مسایل اور اسمین چار فصل ہین فصل اول محجورین کے اقسام اور اونکے احکام

مادہ (۹۵۷) اصل یہہ ہے کہ صغیر اور مجنون اور معتوہ محجور ہین =
مادہ (۹۵۸) حاکم کو اختیار ہے کہ سفیہہ کو بھی حجر کرے ۔
مادہ (۹۵۹) حاکم کو اختیار ہے کہ قرض خواہون کی درخواست پے قرضدار کو بہی حجر کرے ۔

مادہ ٩٦٠ - محجور وہ ہے لوگ ہین کہ ان مواد سابقہ مین ذکر ہوا کہ اونکا تصرف قولی جاری نہوگا پر اونکا تصرف فعلی موجب ضمان ہے کہ کسی کا لڑکا بے تمیز نے جو کسی کا نقصان کردیا ضمان دیگا

مادہ ٩٦١ - سفیہہ اور مدیون پر جو حاکم حجر کرے اوسکا سبب بیان ہونا چاہیے اور اوسکا اعلان ہونا چاہیئے ـ

مادہ ٩٦٢ - حاکم جب حجر کرنا چاہے تو ضرور نہین ہے کہ وہ حاکم کے سامنے آوے اوسکی غیبت مین بہی حجر ہوسکتا ہے پر اوسکو خبر ہونا ضرور ہے جبتک کہ اوسکو خبر نہو حجر ہونا صحیح نہین ہے اور اوسکے سب معاملہ اور اقرارات خبر ہونے تلک مقبول ہونگے ـ

مادہ ٩٦٣ - فاسق پر سبب فسق کے حجر نہین ہوسکتا ہے جبتک کہ اوسکا اسراف مال ثابت نہووے

مادہ ٩٦٤ - بعضے آدمیون پر سبب اوسکے عام ضرر رسانی کے حجر ہوسکتا ہے مثلاً طبیب جاہل کو اوسکے کام سے روکا جاتا ہے اور حجر تصرفات قولی سے روکنے کو کہتے ہین ـ

مادہ ٩٦٥ - سوداگرون اور حرفہ والون کو یہہ اختیار نہین کہ کسی بیہہ کہین کہ اس کے سبب سے ہماری تجارت اور حرفہ مین خلل اور نقصان آتا ہے سوداگری اور حرفہ سے منع کروادین ـ

فصل دوم صغیر اور مجنون اور معتوہ کے احکام

مادہ ٩٦٦ - اگرچہ صغیر کا ولی اجازت دیدے تو بہی تصرفات قولی جائز نہین ہین ـ

مادہ ٩٦٧ - جسمین صغیر ممیز کا نفع ہوا اوسمین اوسکا تصرف قولی جائز ہے اگرچہ ولی نے اذن نہ دیا ہو مثلاً ہدیہ اور ہبہ قبول کرلینا اور جسمین اوسکا ضرر ہوا اوسمین اوسکا تصرف قولی جائز نہین ہے اگرچہ ولی اجازت بہی دے اور اذن بہی دے مثلاً کسی کو ہبہ کرے اور جن تصرف مین کہ نفع بہی ہے اور ضرر بہی ہے وہ ولی کی اجازت پر موقوف ہے یعنے ولی کو اختیار ہے کہ اوسمین فائدہ دیکہے تو جائز کرے ورنہ نہین مثلاً ایک لڑکی ممیز نے کچہہ مال بیچا تو یہہ بیع عقود متردوہ مین ہے اور ولی کی اجازت پر موقوف رہے گی اگرچہ ثمن سے زیادہ پر بیچا ہو (عقد متردد وہ جسمین نفع اور نقصان دونون متصور ہون)

مادہ ٩٦٨ - ولی کو یہہ مناسب ہے کہ صبی مال مین سے تہوڑا اوسکو تجارت

کے لئے دیدے اور اوسکا تجربہ کرتا ہے جب اوسکا رشد متحقق ہووے تو باقی مال اوسکو حوالہ کردے۔

مادہ ۹۶۹ - اگر ولی اپنے قول مین اسطرح تکرار کرے کہ بیچو اور خریدو تو یہہ عقود مکررہ کہتے ہین یا کہا کہ فلان مال بیچو اور فلان مال خریدو تو یہہ خرید و فروخت کی اجازت ہے کیونکہ اس سے مقصود فائدہ لینا ہے اور اگر ولی نے لڑکی کو ایک کام کے لئے حکم دیا مثلاً کہا کہ بازار مین جاکر فلان چیز خرید لاؤ فلان چیز بیچ لاؤ یا فلان چیز بیچ آؤ تو یہہ اجازت نہین ہے بلکہ اوسکو وکیل کرکے اپنے کام کے بہیجا ہے کہ یہہ عادتاً جاری ہے۔

مادہ ۹۷۰ - اذن کسی زمانہ اور کسی مکان اور خاص بیع و شراء کے ساتہہ مقید اور مخصوص نہین ہوتا ہے مثلاً ولی نے صغیر کو حکم دیا کہ ایک دن یا ایک مہینا تجارت کرو تو یہہ حکم علی الاطلاق اور بالاستمرار ہوگا جب تک کہ ولی اوسکو مجبور نکرے اور ایسے ہی اگر کہا کہ فلان بازار مین یا فلان اسباب کی تجارت کرتے رہو تو بھی عام اجازت ہے۔

مادہ ۹۷۱ - جیسا اذن صراحتاً ہوتا ہے ویسا ہی دلالتاً ہوتا ہے مثلاً ولی نے صغیر ممیز کو دیکھا کہ وہ خرید و فروخت کرتا ہے اور چپ ہوگیا اور منع نکیا اذن دلالت ہے۔

مادہ ۹۷۲ - جب ولی کیطرف سے صغیر کو اجازت ہوگئی تو مثل بالغ کے سب خصوصیات اذن مین داخل ہونگے اور اوسکے سب عقود بیع و شراء معتبر ہونگے۔

مادہ ۹۷۳ - ولی صغیر کو اذن دیکر پھر مجبور کرسکتا ہے اور اذن باطل ہو جاویگا اور شرط یہہ ہے کہ اذن جیسا عام ہوا تہا کہ بازار والون نے جان لیا تہا ویسا ہی حجر بھی عام ہووے کہ اکثر بازار والے جان جائین یہہ کہ اپنے گھر مین دو تین آدمیون کے روبرو حجر کرلین۔

مادہ ۹۷۴ - لڑکی کا ولی اول باپ ہے۔ دوسرے وہ شخص کہ اس کے باپ نے اپنی زندگی مین وصی مقرر کیا تہا سوم وہ شخص کہ اسکو اس

وصی سنے وصی مقرر کیا چوتہا دادا پانچواں وہ شخص کہ اسکو دادا سنے وصی مقرر کیا ہو۔ چہٹا وہ شخص کہ اوسکو اس وصی سنے وصی مقرر کیا ہو۔ ساتوان قاضی یا جسکو قاضی سنے وصی کیا مگر بہائی اور چچا اور قرابت والی نہین ہین مگر وصی ہوسکتے ہین۔

مادہ ۹۷۵۔ اگر ولی صغیر با تمیز کو اذن ندیوے تو حاکم دے سکتا ہے بشرطیکہ صغیر کے حقمین مفید ہووے پہر اور ولی اوسکو حجر نہین کرسکتا ہے۔

مادہ ۹۷۶۔ ولی جب مرگیا تو اوس نے جو اذن دیا وہ بہی باطل ہوگیا مگر حاکم نے اگر اذن دیا تہا تو اوسکے مرنے سے اور موقوف ہونے سے اذن باطل ہوگا۔

مادہ ۹۷۷۔ جس حاکم نے اذن دیا تہا وہی حجر بہی کرسکتا ہے مگر اوسکے باپ یا باپ کے سوا اور ولی کو یہہ جائز نہین ہے کہ حاکم کے مرنے سے یا موقوف ہونے کے بعد حجر کرسکین۔

مادہ ۹۷۸۔ معتوہ صغیر ممیز کے حکم مین ہے۔

مادہ ۹۷۹۔ مجنون مطبق صغیر غیر ممیز کے حکم مین ہے۔

مادہ ۹۸۰۔ مجنون غیر مطبق جو حالت افاقہ مین تصرف کرے وہ بمنزلہ عاقل کے ہے

مادہ ۹۸۱۔ صغیر کے بالغ ہوتے ہی فوراً اوسکا مال ندیا جاوے بلکہ لازم ہے کہ آہستہ آہستہ تجربہ کیا جاوے اور جب اوسکا رشد ثابت ہولیوے تب دیوین۔

مادہ ۹۸۲۔ اگر صبی بالغ ہوا پر رشید نہین ہے تو اوسکا مال ندیا جاوے اور بدستور تصرف سے روکا جاوے جب تک کہ رشد ثابت ہووے۔

مادہ ۹۸۳۔ وصی نے قبل ثبوت رشد صغیر کو مال اسپرد کردیا اور مال اوسکے تلف ہوگیا یا اوس نے خود تلف کیا تو وصی ضمان دے گا۔

مادہ ۹۸۴۔ صغیر کے بالغ ہونے پر اوسکا مال اوسکو دیا پہر اوسکے سفاہت ظاہر ہو تو حاکم اوسکو حجر کرسکتا ہے

مادہ ۹۸۵۔ جب لڑکے کو احتلام ہو یا اوسکی بیوی کو حمل رہے بالغ ہوجاتا ہے یا لڑکی کو حیض آوے یا حمل رہے تو بالغ ہوتی ہے۔

مادہ ۹۸۶۔ لڑکا بارہ برس کے عمر سے بالغ ہونا شروع ہوتا ہے اور لڑکی نو برس کی عمر سے بالغ ہونا شروع ہوتی ہے۔ اور دونوں پندرہ برس کی تمامی پر

بالغ ہو چکتے ہین اگر لڑکا بارہ برس کا ہوگیا اور بالغ نہوا تو مراہق ہے جبتک کہ بالغ
ہووین اور لڑکی نو برس کی ہوگئی اور بالغ نہوی تو مراہقہ ہے جبتک کہ بالغہ ہووے ۔

مادہ ۹۸۷ ۔ جو سال بلوغ کو پونہچا اور بلوغ کی کوی علامت ظاہر نہین ہوی تو وہ حکمی
بالغ شمار ہوگا ۔

مادہ ۹۸۸ ۔ جو لڑکا کہ شروع سن بلوغ کو نہین پونہچا اور بالغ ہونے کا دعوے
کیا تو اوسکا دعوے قبول نہوگا ۔

مادہ ۹۸۹ ۔ اگر مراہق اور مراہقہ حاکم کے روبرو بالغ ہونے کا اقرار کرین اور
اونکا ظاہر حال اور جثہ ایسا نہین ہے کہ بلوغ پر دلالت کرے تو نابالغ تصور ہونیکی اور
اونکا اقرار معتبر نہوگا ۔ اور اگر اونکا جثہ اور ظاہر حال اونکے بالغ ہونے پر دلالت
کرے اونکا اقرار مقبول اور اونکے تصرفات معتبر ہونیکی اور اوسکے بعد اگر یہہ کہے کہ
مین بالغ نہین تہا اور چاہتا ہے کہ جتنے تصرفات اور اقرار کئے ہین وہ سب فسخ ہوجائین
تو یہہ دعوے اوسکا قابل التفات نہوگا ۔

فصل سویم سفیہہ محجور کے بیان مین ۔

مادہ ۹۹۰ ۔ سفیہہ محجور مثل صغیر ممیز کے ہے اوسکا ولی فقط حاکم ہے اور باپ
یا دادا اونکے وصی اوسکے ولی نہین ہین ۔

مادہ ۹۹۱ ۔ حجر سے پہلے سفیہہ کے معاملات قولی ایسی ہی ہین جیسے سب لوگون کے اور بعد حجر کے اوسکے سب تصرفات صحیح نہین ہین

مادہ ۹۹۲ ۔ سفیہہ کا اور اون لوگون کا نفقہ کہ اوسپر واجب ہے سفیہہ کے
مال مین سے دیا جاوے گا ۔

مادہ ۹۹۳ ۔ سفیہہ کے بیع نافذ نہین ہے اگر حاکم اوس مین منفعت دیکہے تو
جاری کرسکتا ہے ورنہ نہین ۔

مادہ ۹۹۴ ۔ سفیہہ اگر کسی کے لئے اپنے اوپر قرض کا اقرار کرے صحیح نہین ہے یعنے
حجر کے وقت جو مال موجود ہے یا اوسکے بعد جو زائد ہووے اوسمین اوسکا اقرار
کسی کے لئے صحیح نہین ہے ۔

مادہ ۹۹۵ ۔ لوگون کے حقوق محجور کے مال مین سے ادا ہوتے رہین گے ۔

مادہ ۹۹۶ سفیہ نے کسی سے کچھ قرض لیکر اپنے نفقہ مین خرچ کیا حاکم بجب باقی رہے بقدر اوسکے نفقہ کے اوسکے مال سے جایز رکھے گا اور زیادہ باطل کرے گا۔

مادہ ۹۹۷ سفیہ جب صلاحیت پیدا کرے تو حاکم اوسکا حجر اوٹھا دیگا۔

فصل چہارم مدیون مجور کا بیان

مادہ ۹۹۸ اگر حاکم کو ثابت ہو کہ مدیون باوجود قدرت ادا ادین مین دیر لگاتا ہے اور قرضخواہ چاہتے ہین کہ وہ اپنا مال بیچکر قرض ادا کرے تو حاکم اوسکا مال روک سکتا ہی اگر اپنا مال بیچکر ادا نکرے تو حاکم بیچکر ادا کر سکتا ہی پہلے وہ مال نکالے کہ اوسسے ادائے دین آسان ہو مثلاً پہلے نقد دیگا پہر اسباب بیع کرکے دیگا اور پہر مکان اور زمین بیع کرکے دیوے۔

مادہ ۹۹۹ مدیون مفلس وہ شخص ہے کہ اوسکے قرض اوسکے مال کے برابر ہو یا زیادہ اوسکے قرضخواہ اگر یہہ خوف کرین کہ یہہ اپنا مال تجارۃ مین برباد کر دیگا تو وہ حاکم سے یہہ درخواست کر سکتے ہین کہ اوسکو اوسکے مال مین تصرف کرنے سے یا کسی کیلئے اقرار کرنے سے منع کر دی اور حاکم اوسکا مال بیچکر قرض ادا کر دیگا پر بقدر ضرورت اوسکے لیے کپڑا چھوڑ دیگا اگر اوسکا لباس بھاری قیمتی ہے اور ہلکی قیمت کا کپڑا وہ پہن سکتا ہی تو وہ لباس قیمتی بیچ کر قرض مین دیگا اور اوسکے لئے ہلکی قیمت کے کپڑے بنا دیگا اور ایسا ہے اگر اوسکی بڑی حویلی ہے اور چھوٹے گہر مین سے رہ سکتا ہی اوسکو بیچکر موافق اوسکے حال کے گہر خرید دیگا باقی قرضہ مین دیگا۔

مادہ ۱۰۰۰ مدیون کے مال مین اوسکا اور اوسکے عیال وغیرہ کا نفقہ دیا جاویگا جب تک کہ اوسپر حجر ہی۔

مادہ ۱۰۰۱ مدیون کا وہی مال فروخت ہو سکتا ہی جو حجر کے وقت اوسکے پاس ہے اور جو حجر کے بعد پیدا ہوگا وہ فروخت نہوگا۔

مادہ ۱۰۰۲ جتنے باتون سے قرضخواہون کا حق زایل ہوتا ہے مثلاً اقرار یا بیع بالقیمت کمتر یا ہبہ یا صدقہ اون سب مین حجر جاری ہوگا اسی لئے اوسکے سب تصرفات اوس مال مین جو حجر کے وقت موجود ہے اور اوسسے قرضخواہون کا حق زایل ہوتا ہی معتبر نہین ہی اور جو مال کہ اسنے حجر کے بعد مال پیدا کیا ہے اوس مین اسکے تصرفات معتبر ہین مثلاً اسنے کچھہ اقرار کیا تو وقت حجر کے جو مال موجود ہی اوسمین جاری نہوگا پر اوسکا مطالبہ اوسپر ہوگا

جب مجبر اوسکا جاسے گا تو ادا کرنا لازم ہوگا اور اسکا اقرار اس شرط پر ہی مقبول ہوگا کہ بعد مجبر کے جو کمائی گا اوسمین سے ادا کرے گا۔

باب سوم اکراہ کا بیان

مادہ ۱۰۰۳ اکراہ اوس شخص کا معتبر ہی جو تہدید کے جاری کرنے پر قدرت رکہتا ہو اور جو شخص کہ اسکو قدرت تہدید کے اجرا کی نہو اوسکا اکراہ معتبر نہین ہے تہدید خوف دلانے کو کہتے ہین۔

مادہ ۱۰۰۴ اور یہہ شرط ہے کہ مکرہ کو گمان غالب پیدا ہووی کہ اگر مین یہہ کام نکرونگا تو مکرہ مجہہ پر وہ ضرر پونہچا دیگا کہ کہتا ہے۔

مادہ ۱۰۰۵ مجبر جس کام کے کرنیکو کہتا ہے ضرور ہی کہ مجبر یا مجبر کے علاقہ والون کے سامنے مکرہ ادا کرے اور بعد اوسکی اور اوسکے علاقہ والے کے غیبت مین معتبر نہوگا کیونکہ مجبر یا اوسکا علاقہ وار اگر غائب ہوگیا تو گویا اوسکا اکراہ زایل ہوا اب جو اسنے وہ کام کیا تو اپنی خوشی سے کیا یعنے مجبر نے یہہ کہا کہ یہہ مال اپنا بیچ ڈال اور چلا گیا اور یہہ اوسنے بیچ ڈالا تو یہہ بیع صحیح ہوگی اور اکراہ معتبر نہوگا۔

مادہ ۱۰۰۶ بسبب اکراہ کے ملجی ہو یا غیر ملجی بیع اور شرا اور اجارہ اور ہبہ اور صلح اور اقرار اور ابراء اور تاجیل دین اور شفعہ سے دست بردار ہونا یہہ سب معتبر نہین ہین مگر مکرہ اسنے اکراہ کے بعد یہہ سب جایز کردے تو جایز ہوجائینگے۔

مادہ ۱۰۰۷ اکراہ ملجی جیسا تصرف قولی مین معتبر ہے ویسا ہی تصرف فعلی مین معتبر ہی اور اکراہ غیر ملجی صرف تصرف قولی مین معتبر ہے نہ فعلی مین مثلاً ایک نے کہا کہ تو فلان کا مال تلف کردے ورنہ تجکو مار ڈالونگا یا تیرا کوئی عضو تلف کردونگا تو یہہ اکراہ معتبر ہے اور مجبر پر ضمان آویگا اور اگر کہا کہ فلان کا تو مال تلف کردی ورنہ تجکو مارونگا یا قید کرونگا اوسنے ویسا ہی کردیا تو معتبر نہوگا اور یہہ متلف ضمان دیگا۔

باب سوم شفعہ کا بیان اسمین چار فصل ہین فصل اول شفعہ کی مراتب کی بیان مین

مادہ ۱۰۰۸ شفعہ کے اسباب تین ہین اول نفس مبیع مین شریک ہونا مثلاً دو شخص ایک حویلی کے وارث ہووین دوم حق مبیع مین خلیط ہونا مثلاً حق مرور خاص اور حق شرب خاص مثلاً ایسا باغچہ بیچا گیا کہ اسمین اور اور باغچوں مین ایک ہی نل سے پانی دیا جاتا اور اونکی

ہمسایکی اسکے متصل ہو یا نہو اور اگر یہہ سب باغچہ نہر سے پانی لیتے ہین کہ اوسکے علی العموم پانی
لیا جاتا ہی تو اونکو ایک دوسرے پر حق شفعہ نہین ہی مثلاً بہت گہر ایسے ہین کہ ان سبکے دروازہ راہ عام
پر ہین تو اونکو ایک دوسرے پر حق شفعہ نہین ہے سوم یہہ کہ ہمسایہ متصل ہو۔

مادہ ۱۰۰۹ اب سبسے زیادہ مستحق شفعہ شریک فی النفس المبیع ہی دوم خلیط فی حق المبیع ہی سوم ہمسایہ
ملاصق یعنے اگر اول شفعہ کا طالب ہی تو اورونکو حق شفعہ نہین ہی اور اگر ثانی طالب ہو تو ثالث کو
حق شفعہ نہین ہے ۔

مادہ ۱۰۱۰ اگر شریک فی النفس المبیع نہین ہی یا ہی پر شفعہ ترک کردیا ہی تو دوم یعنے خلیط فی حق المبیع کو
حق ہی اور اگر خلیط فی حق المبیع نہو یا دعوے ترک کری تو ہمسایہ ملاصق کو حق شفعہ ہی مثلاً ایکنے
حویلی سے اپنا حصہ شایع و مشترک بیچا تو دوسرا حصہ دار اشفعۃً یہہ حصہ خریدیگا اور اگر یہہ نہو یا اوسنے
دعوے ترک کیا تو خلیط فی حق المبیع طریق خاص یا شرب خاص شفعہ لیگا یا یہہ ہی نہو یا دعوی شفعہ
دست بردار ہو تو ہمسایہ ملاصق اور متصل کا حق ہے ۔

مادہ ۱۰۱۱ اگر بالاخانہ ایک شخص کا ہی اور نیچے کا مکان ایک شخص کا ہی تو دونو آپسمین ہمسایہ ملاصق ہین۔

مادہ ۱۰۱۲ حویلی کی دیوارین جو شریک ہین وہ گویا حویلی مین شریک ہین اور اگر دیوارین تو
شریک نہین ہین مگر ایک گہر کے بالے دوسرے گہر کی دیوار تک پہیلے ہوے ہین تو یہہ دونو ہمسایہ ملاصق
ہین نہ شریک اور نہ خلیط کیونکہ صرف بالے کے رکھنے سے دوسرے کی دیوار پر پہونچنے سے شریک اور خلیط نہین ہوتا ہے

مادہ ۱۰۱۳ اگر ایک حویلی مین تین شریک ہین ایک کا حصہ نصف اور دوسرے کا حصہ چھٹا ہی اور ایک کا تہائی
اب نصف حصہ والے نے اپنا حصہ بیچا تو یہہ دونو سدس اور ثلث والے برابر نصفاً نصفاً اوسکو خریدینگے
نہ یہہ کہ ثلث والا لیگا اور سدس والا سدس لیگا۔

مادہ ۱۰۱۴ اگر دو قسم کے خلیط موجود ہون ایک وہ کہ اس باغچہ مین جو چہوٹے نہر سے نل نکالکر
پانی لیتا ہے اور ایک وہ کہ اس چہوٹے نہر سے پانی لیتا ہی تو جو نل والے ہین اونکو استحقاق
شفعہ حاصل ہی بہ نسبت ان لوگون کے کہ اس چہوٹے نہر مین سے پانی لیتے ہین اور ایسی ہی اگر وہ باغچہ بیچا
گیا کہ چہوٹے نہر سے پانی لیتا ہی تو نہر کے پانی لینے والے اور نل سے پانی لینے والے سب مستحق شفعہ
ہونگے مثلاً ایک ایسا گہر بکا کہ اوسکا دروازہ ایک کوچہ غیر نافذہ مین ہی اور یہہ کوچہ دوسرے
کوچہ غیر نافذہ مین سے نکلا ہے تو اس کوچہ والے کہ جسمین اوسکا دروازہ ہی شفیع ہونگے نہ
او بڑے کوچہ والے کہ جسمین سے وہ کوچہ نکلا ہی اور اگر اول کوچہ مین کہ جسمین سے یہہ کوچہ

نکلتا ہے کوئی نہر بچا تو یہہ کوچہ والے اور وہ کوچہ والے سب مستحق شفعہ ہین ۔؛

مادہ ۱۰۱۵ ایک شخص نے اپنا باغچہ بیچا اور حق شرب نہین بیچا تو خلیط نے حق الشرب کو حق شفعہ نہین ہے اور ایسا ہی طریق خاص کا حکم ہے ۔

مادہ ۱۰۱۶ حق الشرب حق طریق پر مقدم ہے اگر ایک باغچہ ہے کہ اوسکا ایک شخص حق شرب مین خلیط ہی اور دوسرا حق الطریق مین خلیط ہے تو حق الشرب والا مستحق شفعہ ہی

فصل ثانی حق شفعہ کے شرطون کا بیان ؛؛

مادہ ۱۰۱۷ شفعہ کے شرط یہہ ہے کہ مشفوع بہ ملک عقاری ہو ۔ یعنے زمین اسی واسطے کشتی مین اور منقولات مین اور زمین وقفی اور نزولی مین شفعہ نہین ہوسکتا ہے ۔ ؛

مادہ ۱۰۱۸ شرط یہہ ہی کہ مشفوع بہ بہی ملک ہو اسی واسطے متولی زمین وقف شفیع نہوگا

مادہ ۱۰۱۹ زمین وقف اور زمین نزولی مین جو درخت لگائے گئے ہین اور مکانات جو بنائے گئے ہین وہ سب بمنزلہ منقولات کے ہین اسمین شفعہ جاری نہین ہے ۔ ؛

مادہ ۱۰۲۰ جب زمین مملوکہ مع اپنے درختون کے اور مکانات کے بیچی جائے تو درخت اور مکانات بہی شفعہ مین شامل ہونگے اور فقط عملہ اور درخت بیچے جائین تو شفعہ نہوگا

مادہ ۱۰۲۱ بدون عقد بیع کے شفعہ نہین ہوسکتا ہے ۔

مادہ ۱۰۲۲ ہبہ بشرط عوض بیع ہے مثلاً ایک شخص نے اس شرط کے ساتھ اپنا گہر ہبہ کیا کہ اسکے عوض مین کچھہ دیگا تو یہہ بمنزلہ بیع کے ہے اسپر دعوی شفعہ قایم ہوگا کیونکہ یہہ ہبہ ابتداء ہبہ ہے اور انتہا بیع ہے ۔؛

مادہ ۱۰۲۳ جو زمین بلا عوض کسی کو دیے گئے اوسمین شفعہ نہین ہے مثلاً ہبہ بے عوض کی گئی یا وصیتاً یا وراثتاً دی گئی ۔ ؛

؛ ؛ ؛

مادہ (۱۰۲۴) شرط یہہ ہے کہ شفیع بیع سے راضی نہو نہ صراحتاً نہ دلالتاً مثلاً بیع کا ذکر سنکر بولا کہ مناسب ہے تو اوسکا حق شفعہ ساقط ہوگیا اوسکو دعوے شفعہ نہین ہے اور ایسے ہی یہہ سنکر کہ زمین بک گئی مشتری کا سے خریدنے لگا یا کرایہ لینے لگا حق شفعہ ساقط ہوگیا اور ایسے ہی جب بایع کے طرف سے وکیل ہوکر زمین بکوا دی تو اب اوسکو حق شفعہ نہین ہے دیکھو مادہ ۱۰۰ —

مادہ (۱۰۲۵) شرط یہہ ہے کہ زر بدل مال معلوم المقدار ہو اسلئے جو زمین اسطرح دی گئی کہ اسکا بدل مال نہین ہے اسپر شفعہ نہین ہے مثلاً ایک حویلی حمامی کو اوسکے نہلانے کے عوض مین دی گئی تو محنت حمامی کے مال نہین ہے بلکہ یہہ قبیل منفعت و خدمت کی ہے جسکی عوض گہر دیا گیا ہے اسی لئے اوس حویلی پر جو مہر مقرر کی گئی شفعہ نہین ہے۔

مادہ (۱۰۲۶) شرط شفعہ یہہ ہے کہ بایع کے ملک بیع سے زایل ہو جاوے اسلئے بیع فاسد مین جبتک کہ بایع کا حق استرداد ساقط نہوے حق شفعہ نہین ہے اور بیع بشرط خیار مین اگر مشتری کو خیار ہے تو حق شفعہ ہوگا اور اگر بایع کو اختیار ہے جبتک کہ اوسکا حق خیار ساقط نہو حق شفعہ نہوگا اور خیار عیب اور خیار رویت شفعہ کا مانع نہین ہے۔

مادہ (۱۰۲۷) جب کوئی زمین شرکا اپسمین تقسیم کرین تو حق شفعہ جارے نہین ہوسکتا ہے یعنے ہمسایہ کو حق شفعہ نہین ہے۔

فصل ثالث طلب کا بیان

مادہ (۱۰۲۸) شفعہ کے اندر تین طرح کا مطالبہ ضرور ہے ایک طلب مواثبت دوسرا طلب تقریر و اشہاد تیسرا طلب خصومت و تملک۔

مادہ (۱۰۲۹) شفیع پر لازم ہے کہ جس جاے بیع کے خبر سنے فوراً ایسا کلام کرے کہ طلب شفعہ پر دلالت ہو مثلاً کہے کہ مین اس بیع کا شفیع ہون اور شفعہ طلب کرتا ہون اسکو طلب مواثبت کہتے ہین =

مادہ (۱۰۳۰) شفیع پر بعد اس طلب مواثبت کے لازم ہے کہ گواہ کر لیوے اور طلب تقریر اسطرح پر کرے کہ بیع کے پاس جاکر دو گواہون کو یہہ کہے کہ فلان شخص نے یہہ زمین خریدی ہے یا مشتری سے جاکر کہے کہ تونے یہہ زمین خریدی ہے یا بایع سے

کر بیع اوسکے قبضہ مین ہے کہ تو سنے اپنچہ زمین بیچی ہے اور مین اوسکا شفیع ہون اور مین اوسکا شفعہ طلب کرتا تہا اور اب بہی شفعہ طلب کرتا ہون تم دونو گواہ رہنا اور اگر شفیع دور ہے طلب تقریر و اشہاد ممکن نہین ہے تو کسی کو وکیل کر کر لکھہ بہیجے اور اگر کسی وکیل کو نہ پاوے تو خط لکھہ بہیجے =

مادہ (۱۰۳۱) بعد اس طلب تقریر اور اشہاد کیا لازم ہے کہ حاکم کے یہان نالش کرے اسکو طلب خصومت و تملک کہتے ہین =

مادہ (۱۰۳۲) اگر شفیع طلب مواثبت مین کچہہ دیر لگائے مثلاً عقد بیع کی سننے کے وقت ایسے حال مین تہا کہ اعراض پر دلالت کرتا ہے اور شفعہ اوسی مجلس مین طلب نکیا کہ اور کام مین لگا ہوا تہا یا کسی اور سے بحث کر رہا تہا یا بے طلب شفعہ کے مجلس سے کہڑا ہو گیا حق شفعہ ساقط ہو گیا =

مادہ (۱۰۳۳) اگر طلب تقریر اور اشہاد کو اتنی مدت تک تاخیر کیا کہ اوسمین اوسکا طلب کرنا ممکن تہا ملکہ خط لکہنے مین بہی تاخیر کی حق شفعہ ساقط ہو گیا =

مادہ (۱۰۳۴) بعد طلب تقریر اور اشہاد کے طلب خصومت مین بے عذر شرعی ایک مہینے تک تاخیر کی حق شفعہ ساقط ہوا مثلاً کہین دور و دراز سفر پر تہا =

مادہ (۱۰۳۵) محجورین کا ولی اونکے طرف سے حق شفعہ کا طالب ہو گا اگر صغیر کا ولی حق شفعہ نہ طلب کرے تو ساقط ہو گیا بعد بلوغ اسکو حق شفعہ نہین ہے =

فصل چہارم شفعہ کے حکم کا بیان

مادہ (۱۰۳۶) شفیع مشفوع پر یا مشتری کے رضامندی سے یا حاکم کے حکم سے قبضہ کر لے تو مالک ہو جاتا ہے =

مادہ (۱۰۳۷) زمین کا شفعہ سے مالک ہونا بمنزلہ خریداری ابتدائی کے ہے اسلئے جتنے احکام ابتداءً بیع و شرا مین ثابت ہوتے ہین شفعہ مین بہی ہونگے مثلاً خیار عیب و خیار رویت =

مادہ (۱۰۳۸) شفیع مشفوع کا ابہی نہ برضامندی مشتری یا بحکم حاکم مالک ہونے نپایا تہا کہ مر گیا تو حق شفعہ وارثون کو نہ ہو گا =

مادہ (۱۰۳۹) شفیع نے بعد طلب مواثبت اور طلب تقریر اشہاد کے اپنا

پھر بیچ ڈالا کہ جس کے سبب سے اس گھر پر جو بکا ہے شفیع ہوا تھا تو حق شفعہ باطل ہو گیا ۔

مادہ (۱۰۴۰) اگر پہلے اس سے کہ بدعوی شفعہ ایک گھر کا مالک ہووے اوسکے متصل دوسرا گھر بک گیا تو اوسپر اوسکا حق شفعہ نہ ہوگا ۔

مادہ (۱۰۴۱) شفعہ تجزی کے قابل نہین ہے اسلیئے شفیع کو یہہ حق نہین ہے کہ مبیع مین سے کچھہ لیوے اور کچھہ چھوڑ دیوے ۔

مادہ (۱۰۴۲) کئے شفیع اگر ہون تو کسیکو یہہ جایز نہین ہے کہ اپنا (شفعہ دوسرے کو ہبہ کر دے اگر کریگا تو حق شفعہ ساقط ہوگا ۔

مادہ (۱۰۴۳) اگر کئی شخص شفیع ہون اور ایک شخص نے قبل حکم حاکم اپنا شفعہ چھوڑ دیا تو شفیع ثانی سب مبیع بحق شفعہ لیگا اور اگر حاکم کے حکم کے بعد ترک کیا تو شفیع ثانی اوسکا حق نہین لے سکتا ہے ۔

مادہ (۱۰۴۴) اگر مشتری نے مشفوع بصرف زر ذاتی کچھہ چیز زیادہ کے تو شفیع کو اختیار ہے چاہے چھوڑ دے چاہے قیمت اصل بناکے اور قیمت زیادتی کے دیکر لیوے اور اگر مشتری نے کچھہ بنا کیا یا درخت لگائے تو شفیع چاہے ترک کرے یا قیمت بیع کے مع قیمت بنا اور درختون کے دیکر لیوے اور یہہ اختیار نہین ہے کہ مشتری کو کہے کہ تم اپنے درخت اور بنا اوکھاڑلو ۔

کتاب دہم

شرکتون کا بیان اور اوسمین یکمقدمہ اور اٹھہ باب ہین

مقدمہ اصطلاحات فقہ کے بیان مین ۔

مادہ (۱۰۴۵) باعتبار لغت کے کئے آدمیون کو یک چیز مین خصوصیت ہو جاوے تو یہہ شرکت ہے مگر عرف اور اصطلاح مین اوس عقد اور معاملہ کو کہتے ہین جو اس اختصاص کا سبب ہو اسلیئے شرکت دو قسم ہے ۔

قسم اول شرکت ملک اور یہہ ملک کے اسباب سے حاصل ہوتی ہے مثلاً خریدنا یا ہبہ لینا ۔

دوم شرکت عقد اور یہہ شریکون کے درمیان مین ایجاب و قبول ہوکر حاصل ہوتی ہے اور دونون قسمونکے تفصیل اونکے بابمین آویگی اور ان دو قسمون کے

سوا ایک شرکت اباحت ہے وہ یہہ ہے کہ ہر شخص کو صلاحیت اور قابلیت اس بات کی حاصل ہے کہ شے مباح پر اپنا قبضہ کر کر مالک ہو جاوے مثلاً کنوی کا پانی۔

مادہ (۱۰۴۶) قسمت تقسیم کرنیکو کہتے ہین اور اسکے بابین اوسکا ذکر آئے گا۔

مادہ (۱۰۴۷) حایط دیوار کو کہتے ہین اور وہ لکڑیاں سے بنائی جاتی ہے اسکے جمع حیطان ہے دیبہ مخصوص اوس ملک مین ہوگا ورنہ دیوار مٹی اور اینٹ اور پتھر کی بہے بنتی ہے۔

مادہ (۱۰۴۸) جو لوگ راہ عام مین گزرتے ہین اونکو مارّہ کہتے ہین۔

مادہ (۱۰۴۹) قنات نفیخ قاف اوس نالے کو کہتے ہین جو زمین پر پانی بہنے کے واسطے بنائی جاتی ہے اسکی جمع قنوات ہے۔

مادہ (۱۰۵۰) مسنات میم مضموم اور سین مفتوح اور نون مشدد وہ حدا ور دیوار ہے جو پانی کے شروع اور کنارن پر قایم کی جاوے اوسکی جمع مسنات ہے۔

مادہ (۱۰۵۱) احیا زمین کو آباد کرنا اور زراعت کے قابل کرنا ہے۔

مادہ (۱۰۵۲) پتھر وغیرہ کا زمین پر حدبندی کے واسطے رکہنا کہ اور اسپر قبضہ نہ کر سکے۔

مادہ (۱۰۵۳) انفاق مال خرچ کرنیکو کہتے ہین۔

مادہ (۱۰۵۴) نفقہ وہ دراہم اور سامان وغیرہ ہے کہ اپنے حوایج اور زندگے مین خرچ ہوتا ہے۔

مادہ (۱۰۵۵) تقبل کسے کام کا تعہد کرنا اور لازم کر لینا ہے۔

مادہ (۱۰۵۶) مفاوضان عقد مفاوضہ کے شریکون کو کہتے ہین۔

مادہ (۱۰۵۷) راس المال سرمایہ ہے۔

مادہ (۱۰۵۸) جو چیز کہ اپنے محنت سے حاصل کرین وہ ربح ہے۔

مادہ (۱۰۵۹) ابضاع کسیکو اپنا مال تجارت کے واسطے اس شرط پر دیا کہ فائدہ سب صاحب مال کا حق ہے راس المال بضاعت ہے اور دینے والے کو مبضع ہے اور لینے والا مستبضع ہے۔

باب اول شرکت ملک کا بیان اس مین تین فصل ہین۔

فصل اول شرکت ملک کے تعریف اور تقسیم کا بیان ۔

مادہ (۱۰۶۰) ایک چیز مین دو شخص یا زیادہ شریک ہون یعنے ایک چیز کئی آدمیون ایک ایسے سبب سے ہووے جو ملک کا سبب ہے مثلاً کئی آدمیون نے ایک چیز کو مل کر خریدا یا ہبہ قبول کیا یا بوصیت لیا یا وارث ہوے یا اونھون نے اپنا مال ملا دیا یا اونکی مال اسطرح مل گئے کہ اوسمین تمیز نہین ہوسکتی ہے تو یہہ سب اوس مال مین حصہ دار شریک ہونگی ۔ ایسے ہی اگر دو آدمیون نے اپنا ذخیرہ ملا لیا یا اونکے گٹھریان پھٹ کر ادنکین کا سب مال ملگیا تو یہہ ذخیرہ اور مال ملا ہوا اون کا مال مشترک ہوگیا ۔

مادہ (۱۰۶۱) ایک آدمے کا ایک دینار اور ایک کے دو دینار آپسمین مل گئے کہ تمیز نہین ہوسکتے ہین اور اتفاقاً اوسمین سے دو کھوگئے تو ایک دینار ان دو کا مشترک ہوگا کہ دو دینار والا دو ثلث اور ایک دینار والا ایک ثلث کا اسمین مستحق ہے ۔

مادہ (۱۰۶۲) مشترک الملک دو قسم ہے ایک اختیاری سے دوسرا جبری سے ۔

مادہ (۱۰۶۳) شرکت اختیاری وہ ہے کہ اپنی قصد اور اختیار سے پیدا ہووے مثلاً خریدنا یا ہبہ لینا یا وصیت لینا یا اپنے مال جو جدا جدا تھے ملا لینا ۔

مادہ (۱۰۶۴) شرکت جبریہ وہ ہے کہ بے ارادہ پیدا ہووے مثلاً کئی آدمی ایک مال کے وارث ہوے یا کئی آدمیون کا مال بے ارادہ آپسمین مل گیا ۔

مادہ (۱۰۶۵) کئی آدمیون کا ودیعت کو شریک ہوکر لینا شرکت اختیاری ہے اور آندہی سے کسے کا جبہ اوڑکر ایک گہر مین جا پڑا کہ جسمین کئی آدمی شریک ہین شرکت جبریہ ہے اور وہ سب مشترک اوسکی حفاظت کرینگے ۔

مادہ (۱۰۶۶) پہر شرکت دو قسم ہے ایک شرکت عین دوسرے شرکت دین ۔

مادہ (۱۰۶۷) شرکت عین ایک مال موجود جسمین جو کئی مشترک ہون مثلاً ایک بکری مین کئی حصہ دار ہین یا ایک زیور مین ۔

مادہ (۱۰۶۸) شرکت دین ۔ ایک کے ذمہ جو قرض ہے اوسمین کئی آدمے اپنے حصہ کے موافق شریک ہوکر قرضدار ہو جائین ۔

فصل دویم اعیان مشترکہ مین تصرف کیونکر ہوسکتا ہے ۔

مادہ (۱۰۶۹) جب اپنے ملک مین مالک بالاستقلال تصرف کرسکتا ہے سب

شرکا مال مشترک مین ایسے ہے باتفاق تصرف کرسکتے ہین ۔

مادہ (۱۰۷۰) شرکا حویلی مشترک مین ملکر رہ سکتے ہین اگر ایک شریک نے کسے اجنبی کو اوسمین لاوے تو اور شرکا منع کرسکتے ہین ۔

مادہ (۱۰۷۱) ملک مشترک مین یک حصہ دار باجازت اور حصہ دارون کے بالاستقلال تصرف کرسکتا ہے بشرطیکہ اورون کے حصہ مین نقصان اور ضرر نہ ڈالے

مادہ (۱۰۷۲) ایک شریک دوسرے شریک پر جبر نہین کرسکتا ہے کہ اپنا حصہ میرے ہاتھ بیچدے یا میرا حصہ خرید لے مگر شئے مشترک ایسی ہے کہ تقسیم ہوسکتی ہو اور حصہ دار غائب ہے ہو وین تو تقسیم کرسکتے ہین اور اگر تقسیم کے قابل نہین ہے تو ہتا پو استعمال ہوگا کہ باب ثانی مین اسکا ذکر ہوگا ۔

مادہ (۱۰۷۳) اموال مشترکہ کے منافع حصہ دارون مین بقدر اونکے حصونکے تقسیم ہونگے اگر ایک حصہ دار یہ کہے کہ اس جانور مشترک کا دودہ اپنے حصہ سے زیادہ لونگا یا اسکا بچہ مین لونگا تو صحیح نہین ہے ۔

مادہ (۱۰۷۴) بچہ ماکے تابع ہے مثلاً کسیکا سانڈ گہوڑا کسیکے گہوڑی پر پڑ گیا اور بچہ پیدا ہوا تو گہوڑی والیکا ہے اور کسیکا کبوتر کسیکے کبوتری سے جفتی کہایا تو انڈے اور بچہ کبوتری والے کے ہین ۔

مادہ (۱۰۷۵) ہر شریک دوسرے شریک کے حصہ مین اجنبی ہے اگر یک دوسرے کا وکیل نہین ہے تو ایک کو دوسریکے حصہ مین بے اجازت تصرف جایز نہین ہے مگر حویلی مشترک مین ہر شخص حصہ دار کو اپنے حصہ کا اختیار کامل حاصل ہے اور آمد و رفت کے راہ پر ہے اقتدار کامل ہے جو رہنے کے ساتہہ متعلق ہے ۔ مثلاً شرکت گہوڑا ایک شریک نے بے اجازت دوسرے حصہ دار کے کرایہ یا عاریت دیا اور وہ کرایہ دار یا عاریتی کے پاس جاکر مر گیا تو وہ دوسرا حصہ دار اوس حصہ دار سے اپنے حصہ کا ضمان لیگا ۔ یا مدت تک اپنی بجائے استعمال مین جو لایا تو دبلا ہوکر قیمت گہٹ گئے تو دوسریکے لئے ضمان نقصان قیمت دیگا اگر ایک حصہ دار حویلی مشترک مین بے اجازت مدت تک رہا تو گویا وہ اپنے ذاتی گہر مین رہا اور حصہ دار کرایہ اپنے حصہ کا نہ لے سکیگا ۔ اور اوسکے بے تعدے اگر گہر جل جائیگا

تو ضمان نہ دیگا ۔

مادہ (۱۰۷۶) اراضی مشترک مین ایک شریک نے زراعت کیا تو دوسرا حصہ دار محاصل مین سے اپنا حصہ نہ لے سکیگا جیسا بلدہ مین رواج ہے کہ کاشتکار مالک زمین کو محاصل مین سے یک ربع یا یک ثلث دیتا ہے مگر زراعت سے زمین کی قیمت گہٹ گئی تو اپنے حصہ کے موافق نقصان قیمت کا ضمان لیگا ۔

مادہ (۱۰۷۷) یک شریک نے مال شرکت کرایہ پر دیا تو دوسرے حصہ دار کو بہی کرایہ مین حصہ دیگا ۔

مادہ (۱۰۷۸) یک شریک دوسرے شریک کے غیبت مین اوسکے حصہ سے بہی نفع لے سکتا ہے بشرطیکہ اوسکے رضامندی ہو کہ اسکا بیان آگے آتا ہے ۔

مادہ (۱۰۷۹) شریک حاضر حصہ شریک غائب سے اسطرح نفع لے سکتا ہے کہ اوسکو ضرر نہووے تو یہہ رضامندی پر دلالت کرتا ہے ۔

مادہ (۱۰۸۰) اگر حصہ شریک غایب ایسا ہے کہ استعمال کے اختلاف سے مختلف اور متغیر ہوتا ہے تو غائب کے رضامندی نہوگی ۔ اسی لئے مشترک لباس کا پہنا اور مشترک گہوڑے پر سوار ہونا شریک کے غیبت مین جایز نہین ہے اور اون چیزونمین کہ استعمال سے تغیر نہین ہوتا ہے اوسکے حصہ کا بہی استعمال جایز ہے ۔

مادہ (۱۰۸۱) ایک حویلی جو نصفا نصف مشترک ہے اور استعمال سکونت سے متغیر نہین ہوتی ہے اسلئے یہہ بہی جایز ہے کہ ایک کے غیبت مین دوسرا چہہ مہنے رہے اور چہہ مہنے چہوڑ دے یا باقی چہہ مہنے بہی رہے مگر جب کہ اوسکو عیال بہت ہو تو اوسمین خوف تغیر ہے رضامندی دلالۃ نہوگی تو رہنا جایز نہوگا ۔

مادہ (۱۰۸۲) اگر حویلی مشترک تقسیم ہوکر حصہ الگ الگ ہوگئے تو ایک حصہ دار دوسرے کے حصہ مین بے اجازت اوسکے غیبت مین نہین رہ سکتا ہے پر حاکم غائب کے حصہ کو کرایہ دیکر زر کرایہ کیحفاظت رکہے گا ۔

مادہ (۱۰۸۳) مہایاۃ بے نالش وبے حکم حاکم نہین ہوسکتی ہے اگر ایک حصہ دار حویلی مین بے اجازت مدت تک رہا تو دوسرے حصہ دار کو یہہ جایز نہین ہے کہ اپنے حصہ کا کرایہ مانگے یا یہہ کہے کہ جیسا تو میرے حصہ مین مدت تک رہا دیسا ہی مین تیرے

حصہ مین رہو نگا مگر چاہین تو تقسیم کر سکتے ہین اگر تقسیم ہونیکے قابل ہے اور بعد تقسیم کے مہایاۃ ہوتی ہے مگر غیبت مین شریک کے جسقدر ایک شریک تمام حویلی مین رہا اوتنی ہی مدت تک وہ شریک اکر رہ سکتا ہے ۔

مادہ (۱۰۸۴) ایک شریکنے جو حاضر ہے حویلی مشترک کرایہ دی اور زر کرایہ مین سے اپنا حصہ لیا اور اوسکا حصہ محفوظ رکہا جایز ہے جب وہ حاضر ہوگا اپنا حصہ لیگا ۔

مادہ (۱۰۸۵) اراضی مشترکہ مین ایک شریک دوسری شریک کے غیبت مین جب یہہ جانے کہ زراعت اراضی کے لئے سودمند ہے اور کچہہ ضرر نہو گا زراعت کر سکتا ہے اور جب شریک آوے تو وہ بہی اتنی ہی مدت زراعت کریگا اور یہہ جانے کہ ترک زراعت سودمند ہے اور قوت پیدا ہوتی ہے اور زراعت سے نقصان ہوتا ہے تو اذن دلالتاً نہین ہے مگر شریک کل زمین مین زراعت نکریگا اور اپنے حصہ مین کر سکتا ہے مثلاً اگر نصف کا حصہ دار تہا تو نصف حصہ زراعت کر سکتا ہے اور سال آیندہ مین بہی اسی نصف کو زراعت کریگا نہ یہہ کہ یکسال اس نصف کو زراعت کیا تو دوسرے سال اوس دوسرے نصف کو زراعت کرے اور اسپر بہی اگر کل زمین زراعت کے تو جتنا ضرر اوس سے زمین کو پونچا ہے وہ ضمان دیگا یہہ سب امور جب ہین کہ شریک حاضرنے لی اطلاع حاکم زراعت کے ہوتا عشر اور خراج ضایع نہو وے اور اوس وقت شریک دویم دعوی نقصان نکر سکیگا ۔

مادہ (۱۰۸۶) باغ کا ایک شریک غائب ہوا تو دوسرا شریک کہ حاضر ہے اور حصہ شریک غائب بیچکر محفوظ رکہہ سکتا ہے اپنا حصہ پہل کا لیگا اب اوس شریک کو اختیار ہے کہ بیع کو جاری کرے اور ثمن سے لے یا بیع جایز نکرے اور اوس سے اپنا ضمان حصہ لیوے ۔

مادہ (۱۰۸۷) ایک کا حصہ دوسرےکے پاس ودیعت ہے اسلیئے اگر شریک نے اپنا سب مال مشترک کسیکے پاس بے اجازت ودیعت رکہا اور تلف ہوگیا تو دوسرےکے حصہ کا ضمان دیگا دیکہو مادہ (۷۹۰)

مادہ (۱۰۸۸) ایک شریک اپنا حصہ شریک ثانی کے ہاتہہ یا کسی اجنبی کے

ہاتھ سے بلے اجازت شریک کے بیچ سکتا ہے دیکھو مادہ (۱۰۸۵) مگر اموال مختلط مین حصہ مختلط اور مخلوط کو بلے اجازت نہین بیچ سکتا ہے۔ اور بیان خلط و اختلاط فصل اول مین گزرا۔

مادہ (۱۰۸۹) ایک وارث نے زمین موروثے مین باجازت شرکا یا بنیتین اون وصی نابالغ کے تخم مشترک بویا تو محاصل سب مشترک ہوگا اور اگر اپنا ہی واسطے تخم بویا تو خاص اسیکا ہوگا مگر اور وارثونکی زمین کا ضرر ہوا ہے اوسکا ضمان دیگا دیکھو مادہ (۹۰۷)

مادہ (۱۰۹۰) بلے اجازت اور وارثون کے ایک وارث نے ترکہ مین سے کچھہ روپیہ لیا اور تجارت کے اوسمین نقصان آیا تو یہہ نقصان اوسکے ذات پر ہوگا کہ جیسا نفع کا ہے وہی مستحق ہوگا اور وارثون کو اوسمین حق نہوگا۔

فصل ثالث دیون مشترکہ کا بیان۔

مادہ (۱۰۹۱) دو آدمیون کا یا زیادہ کا دین ایک کے ذمہ ایک ہے سبب سے تو وہ سب اوسمین مشترک ہونگی اور اگر سبب ایک نہین ہے تو دین مشترک نہین ہے جیسا آگے بیان آتا ہے۔

مادہ (۱۰۹۲) جیسا اشیاء مشترکہ مین سب وارث موافق حصونکے مشترک ہوتے ہین ویسا ہے دین بہی اونکے حصونکے موافق مشترک ہوگا جو کسیکے ذمہ ہے

مادہ (۱۰۹۳) ایک شخص نے کئی آدمیونکا مال تلف کیا اور اوسپر ضمان لازم آیا تو اوس ضمان مین سب شریک ہونگے۔

مادہ (۱۰۹۴) دو آدمیون نے اپنا مشترک ایک کو قرض دیا تو یہہ قرض دونون کا مشترک ہوگا جب ہر ایک نے جدا جدا قرض دیا تو یہہ قرض مشترک نہوگا بلکہ ہر شخص جدا جدا قرض خواہ رہیگا۔

مادہ (۱۰۹۵) اگر ایک ہے صفقہ مین ایک مال مشترکہ بیچا گیا اور تفصیل حصہ مذکور نہوئی تو زرثمن سب کا مشترکہ ہوگا اور اگر ہر یک حصہ الگ الگ بیان ہوا کہ اوسکا یہہ حصہ ہے اور دوسرے کا اتنا حصہ ہے اور تیسری کا حصہ اتنی شئے روپیہ سکہ خالص اور چوتہی کا حصہ اتنے روپیہ سکہ غیر خالص تو زرثمن مین

سب حصہ دار ہونگے بلکہ اپنے اپنے حصہ کے موافق سب قرض خواہ رہین گے ۔

مادہ (۱۰۹۶) ایکنے اپنا گھوڑا اور دوسرے نے اپنی گھوڑی ایک ہی صفقہ مین ایک سے قیمت سے بیچے تو زر قیمت دونون کا مشترک ہوگا اور اگر ہر ایک نے اپنے اپنے قیمت جدا جدا بیان کردے تو مشترک نہونگی بلکہ ہر یک شخص اپنے اپنے قیمت کا جدا جدا طالب رہیگا ۔

مادہ (۱۰۹۷) دو آدمیون نے جو کسیکے دین کے کفیل تھے اپنے مال مشترک مین سے اوسکا دین ادا کیا تو یہہ دونو مکفول عنہ پر مشترک طالب رہینگے ۔

مادہ (۱۰۹۸) ایک آدمی نے دو شخصون کو کہا کہ میرا دین ادا کردو اونہون نے اپنے مال مشترک مین سے دیدیا تو دونو اس شخص پر مشترک طالب رہینگے ۔ اور اگر ایک اکیلے نے اپنے پاس سے دین ادا کیا تو مشترک نہونگی ۔

مادہ (۱۰۹۹) دین جب مشترک نہو تو ہر یک اپنا اپنا دین علاحدہ طلب کریگا اور جو کوئی اپنا دین کہہ کر لیگا اوس مین دوسرے کو حق نہین ہے ۔

مادہ (۱۱۰۰) اگر دین مشترک ایک شخص پر ہے تو ہر حصہ والا اپنا حصہ طلب کر سکتا ہے اور اگر ایک حصہ دار موجود نہو تو جو حصہ دار کہ موجود ہے حاکم کے پاس نالش کرکے اپنا حصہ مدیون سے لے سکتا ہے ۔

مادہ (۱۱۰۱) دین مشترک مین سے جو حصہ دار وصول کریگا وہ اوس مین اورون کو بھی حصہ دیتا رہیگا نہ یہہ کہ خاص آپ ہی لیلیوے ۔

مادہ (۱۱۰۲) اگر ایک قرض خواہ نے اپنا حصہ دین مشترک مین سے وصول کیا اور وہ اوسکے پاس تلف ہوگیا تو باقی حصہ والے اپنے اپنے حصہ کے موافق اوس سے ضمان لینگے مثلاً ہزار قرش دو شخصون کا دین مشترک نصفا نصف ہے ایک شخص نے پانچسو قرش وصول کرلئی اور اوسکے پاس تلف ہوگئے تو دوسرا حصہ دار اپنے حصہ کے اڑہائی سو قرش لیگا اور پانچسو باقی قرضدار پر مشترک قرض رہینگے ۔

مادہ (۱۱۰۳) دین مشترک مین سے اپنے حصہ پر ایک حصہ دار نے مدیون سے ایک متاع خریدے تو دوسرا حصہ دار اس متاع مین شریک ہوگا مگر دوسرا

حصہ دار بمقدار اپنے حصہ کے بابت قیمت متاع کے اوس سے ضمان لیگا اور اگر دونون متفق ہوگئے کہ یہہ مال دونون مین مشترک رہے تو ہو سکتا ہے۔

مادہ (۱۱۰۴) دین مشترک کے ایک شریک نے مدیون سے کپڑا لیکر صلح کرلے تو اب اسکو اختیار ہے کہ اپنی شریک کو ان کپڑون مین سے حصہ دیوے یا جو مدیون پر حق باقی ہے اوسمین سے اوسکو حصہ دلوا دیوے۔

مادہ (۱۱۰۵) دین مشترک مین سے یک حصہ دار نے کل دین یا جزو دین وصول کرلیا یا اپنے حصہ مین کچہہ مال خرید لیا یا مدیون سے کسی مال پر بمقدار اپنی حصہ کے صلح کی تو دوسرے حصہ دار کو اختیار ہے کہ اسکے معاملہ کو جایز رکہے اور اپنا حصہ لیلیوے جیسا ابہی بیان ہوا اور چاہی یہہ معاملہ جاری نہ رکہے اور اپنا حصہ لیلیوے اور اگر مدیون کے پاس دین دینی کو نہ رہا تو یہہ دوسرا حصہ دار پہلے حصہ دار سے اپنی حصہ کے موافق لیوے گا اور دوسرے حصہ دار نے اگر اوسکے معاملہ کو پہلے جایز نہ رکہا تہا تو اب اوس سے اپنا حصہ وصول کرنا منع ہوگا۔

مادہ (۱۱۰۶) ایک حصہ دار نے اپنا حصہ مدیون سے وصول کیا اور بے تعدے اسکے پاس سے تلف ہوگیا تو اپنی حصہ دار کو ضمان نہ دیگا کیونکہ فقط اپنا حصہ لیا تہا اور باقی قرض شریک کا ہے۔

مادہ (۱۱۰۷) یک حصہ دار نے قرضدار کو اپنی یہان کسی کام کے لئے بمقدار اپنی حصہ کے مزدوری پر لگایا تو اب شریک اپنی حصہ کے مقدار اوسکی اجرت مین سے ضمان لے گا۔

مادہ (۱۱۰۸) ایک شریک نے اپنی حصہ کی عوض مدیون سے کچہہ رہن لے لیا اور رہن اوسکے پاس تلف ہوگیا تو اسکا شریک اپنی حصہ کے مقدار ضمان لے گا مثلاً ایک ہزار درہم نصفا نصف دو نوکے مشترک تہے ایک شخص نے اپنی حصہ پر مدیون سے رہن لے لیا اور ہلاک ہوگیا تو اسکا نصف دین ساقط ہوگیا دوسرا حصہ دار اپنے حصہ کے اڑہائی سو درہم اسی حصہ دار سے لیلیگا۔

مادہ (۱۱۰۹) یک قرض خواہ نے اپنی حصہ پر کسیکو مدیون سے کفیل لیا یا اپنے حصہ کا کسے پر حوالہ کیا تو جتنا روپیہ کفیل سے یا حوالہ والے سے وصول کیا اوسمین

دوسرا حصہ دار بھی شریک ہوگا ۔
مادہ (۱۱۱۰) ایک حصہ دار اپنا حصہ مدیون کو ہبہ کر دے یا ابرا کر دے تو اسکا ہبہ اور ابرا صحیح ہے اور اس سبب شریک کے حصہ کا ضامن نہوگا ۔
مادہ (۱۱۱۱) ایک شریک نے اپنی مدیون کا مال تلف کر دیا اور مدیون نے اپنے مالکی قیمت اوسکے حصہ دین مین سے پوری لے لے تو دوسرا شریک اپنے حصے کے موافق اوس سے لیگا لیکن اگر ایک کا قرض دین مشترک سے پہلے مدیون پر تہا تو مال تلف کا ضمان اوس دین مین سے ادا ہوکر دین مشترک تو اسکے شریک کو اختیار نہین ہے کہ اپنی حصہ کے موافق ضمان لے سکے ۔
مادہ (۱۱۱۲) ایک قرض خواہ دین مشترک کے ادا کے لئے بے اجازت اور شریکوں کی مدت مقرر نہین کر سکتا ہے ۔

لاحقہ

مادہ (۱۱۱۳) ایک شخص نے دو آدمیوں کے ہاتھ اپنا کچھ مال بیچا تو وہ شخص سے بمقدار اوسکی حصہ کے قیمت کا تقاضا کریگا اگر ایک دوسرے کی کفیل نہین ہے ۔

باب دوم تقسیم کے بیان مین اس مین نو فصل ہین ۔

فصل اول تقسیم کی تعریف اور تقسیم کا بیان ۔

مادہ (۱۱۱۴) تقسیم حصہ مشترک کا مقرر کر دینا یعنے ہر ہر حصہ کو کسی مقیاس کی ساتھ مثل گز یا وزن یا کیل سے جدا کرنا ہے اسکو افراز کہتے ہین ۔
مادہ (۱۱۱۵) تقسیم دو قسم ہے ایک یہہ کہ جتنی حصہ کہ ہر ہر فرد مین مشترک ہین انکو ایک ہی فرد مین جمع کرنا مثلاً تیس بکری مشترک کو تین دہائیوں مین تقسیم کرنا اسکو تقسیم جمع کہتے ہین ۔ دوسری یہہ ہے کہ حصہ مشترک کو ایک شئے معین مین متعین کرنا مثلاً ایک قطعہ زمین کو دو ٹکڑے کر کے تقسیم کرنا اسکو تقسیم تفریق اور تقسیم فرد کہتے ہین ۔
مادہ (۱۱۱۶) تقسیم افراز اور مبادلہ کے ساتہہ جو ہوتی ہے اوسکی یہہ مثال ہے ایک کیل گیہون جو نصفا نصف مشترک ہین تو اوسکا ایک ایک دانہ نصفا نصف مشترک ہے تو اوسکی برابر دو حصہ کرنا یہ قسمتاً جمع ایک کو ایک حصہ دینا اور

دوسرے کو دوسرا حصہ دینا گویا یہہ حصہ جدا کرکے اسکے حصے کے بدلے اسکو دیا اور
دوسرا حصہ جدا کرکے دوسکے حصہ بدلے اوسکو دیا - ایسے ہی یکقطعہ زمین جو
نصفا نصف مشترک ہے اور ہر ہر جز مین نصف نصف حق سے یہ قسمۂ تفریق
دو حصہ برابر کرنا اور اسکو یک حصہ اوسکے حصہ کے بدلے دینا اور اوسکو
ایک حصہ اسکے حصہ کے بدلے دینا ہے =

ماده (۱۱۱۷) مثلیات مین غالباً قسمت افراز ہوتی ہے اسیلئے اگر یک حصہ
دار کی غیبت مین اپنا اپنا حصہ بے اجازت لے لے تو جایز ہے مگر جب تک کہ حصہ
دار غایب اگر اپنا حصہ نہ لیلیوے یہہ تقسیم کامل ہو گی اسیلئے اگر غایب کا حصہ تلف
ہو گیا تو یہہ حصہ جو اس شخص نے لیا ہے دونون مین مشترک ہوگا -

ماده (۱۱۱۸) قیمتی چیزونمین غالباً قسمت مبادلہ ہوتی ہے اور ہر مبادلہ یا تراضی
یا بحکم قاضی - تو بدون اجازت شریک غائب کے قیمیات مین تقسیم کرکے اپنا
حصہ لینا جایز نہین ہے -

ماده (۱۱۱۹) مکیلات اور موزونات اور عددیات متقاربہ مثلاً اخروٹ
اور انڈے مثلیات مین اور ظروف باعتبار و اختلاف صنعت کے اور موزونات
متقاربہ سب قیمتی ہین اور گیہون جسمین جو ملے ہوئی ہین قیمتی ہین یعنے ہر مثلی جو
خلاف جنس سے اسطرح خلط ہو جاوے کہ تمیز نہو سکے تو قیمتی ہوجائیگے اور گز سے
ناپنی کی چیزین ہے قیمتی ہین اور جاجم اور شطرنجی جو گزون کے حساب سے بکتی ہے
اور اون مین تفاوت بہت نہین ہے وہ سب مثلی ہین اور حیوانات اور عد
عددیات متفاوتہ جنکی قیمت مین تفاوت بہت ہے تربوز وغیرہ سب قیمتی ہین
اور قلمی کتابین قیمتی ہین اور چھاپہ کے کتابین مثلی ہین =

ماده (۱۱۲۰) قسمت الجمع اور قسمۃ التفریق دو نو دو دو قسم مین قسمت
الرضا اور قسمت القضا -

ماده (۱۱۲۱) دو نو حصہ دار آپسمین یا قاضی کے پاس راضی
ہو کر تقسیم کرلین وہ قسمت الرضا ہے =

ماده (۱۱۲۲) قاضی بر وقت طلب حصہ دارون کے بحکومت تقسیم

کر دے اوسکو تقسیم قضا کہتے ہین ۔

فصل ثانی تقسیم کے شرطون کا بیان ۔

ماده (۱۱۲۳) شرط یہہ ہے کہ مقسوم مال معین ہو اسلیئے دین مشترک قبضہ سے
پہلے تقسیم نہین ہوسکتا ہے مثلاً ایک شخص لوگونپر قرض چھوڑ کر مرگیا تو آپسمین وارثون
نے اسطرح تقسیم کر لیا کہ فلان کے ذمہ کا قرض فلان وارث لیوی اور فلان کے
ذمہ کا قرض فلان لیگا صحیح ہوگا اور اسیطرح ہرایک وارث جو وصول کریگا
اسمین سب وارثونکا حق ہے دیکھو فصل ثالث ۔

باب اول ۔

ماده (۱۱۲۴) بدون افراز حصونکی تقسیم صحیح نہین ہوسکتی ہے مثلاً ایک حصہ
والے نے کہا کہ گیہون کے اس ڈھیر مین سے اسطرف سے تو لیلے اور اسطرف سے
مین لیلیتا ہون تقسیم صحیح نہوگے ۔

ماده (۱۱۲۵) شرط یہہ ہے کہ مقسوم سب شرکا کا وقت تقسیم کے ملک ہو اسیلئے
اگر تقسیم کے بعد کل مقسوم کا کوئی حقدار نکلا تو تقسیم باطل ہوگے اور ایسی ہے
اگر مقسوم مین کوئی اور حصہ دار نصف یا تہائی کا نکلا تو تقسیم باطل ہے اور
دوبارہ تقسیم کرنا لازم ہوگا اور ایسی ہی اگر کوئی ایک تمام حصہ کا مستحق ہو
تو تقسیم کرنا باطل ہے اور باقی سب شرکا مین مشترک اور اگر کوئی ایک حصہ
مین کسی مقدار کا یا کسی جزو مشترک کا حقدار نکلا تو اس حصہ والے کو اختیار ہی
کہ یا تقسیم فسخ کرے یا اوس حصہ والے سے کہ جسمین اسکا حصہ ہے اپنا حصہ لیلیوے
مثلاً قطعہ زمین ۲۰۰ گز ہے دو آدمیون نے نصفا نصف بانٹ لیا اب ایک شخص
آدہی حصہ کا حقدار نکلا تو اسکو اختیار ہے کہ تقسیم فسخ کری یا جسکی حصہ مین اسکا
حصہ ہے اوس سے ربع یعنی ۵۰ گز زمین لیوے اور اگر دونو حصونمین سے
کسی مقدار کا حقدار نکلا اگر سب کے مساوی ہے تو تقسیم نہوگے اور اگر اس کا
حصہ دوسرے حصہ سے زیادہ ہے تو زیادتے کا اعتبار ہوگا گویا اس ایک حصہ
مین ایک مقدار معین کا حقدار نکلا اور اگر دوسرا حصہ زیادہ ہے تو اوسکو
اختیار ہے کہ تقسیم فسخ کری یا اپنی شریک پر بمقدار نقصان رجوع کرے ۔

مادہ (۱۱۲۶) فضولی کا تقسیم کرنا اجازت پر موقوف ہے قولے ہو یا فعلے مثلاً ایک شخص نے کسیکا مال مشترک تقسیم کر دیا تو جایز ہوگا اگر اصل مالک یہہ کہے کہ تونے اچھا کیا اور اپنے حصون پر تصرف مالکانہ کیا یعنے اپنا حصہ بیچ ڈالا یا اجارہ دیا تو تقسیم صحیح ہوگی۔

مادہ (۱۱۲۷) شرط یہہ ہے کہ تقسیم حصونکی بحسب استحقاق برابر اور اسمین نقصان فاحش نہو اسلیئے غبن فاحش کا دعوی تقسیم مین سنا جائیگا لیکن جب شریکون نے اپنا اپنا حصہ جدا کرکے اپنے قبضہ مین کرلیا دعوی غبن مسموع نہوگا۔

مادہ (۱۱۲۸) تقسیم تراضی مین سب حصے والونکی رضامندی شرط ہے اسلیئے اگر ایک موجود نہو قسمت الرضا صحیح نہوگی اور اگر انمین صغیر ہے کہ اوسکا ولی وصی اسکے قایم مقام ہے اگر صغیر کا نہ کوئی ولی ہی نہ وصی ہے تو حاکم کے حکم پر موقوف ہے کہ حاکم اپنی طرفسے ایک شخص وصی مقرر کرکے تقسیم کرا دیگا +

مادہ (۱۱۲۹) قسمت القضا مین دعوے کرنا شرط ہے یعنی جبتک حاکم کے یہان کوئی نالش نکری تو حاکم جبراً تقسیم نکریگا۔

مادہ (۱۱۳۰) اگر کئی حصے والے تقسیم کا دعوی کرین اور ریک چاہی کہ تقسیم نہو تو اگر مال مشترک قابل تقسیم کے ہے تو حاکم تقسیم کریگا اسکا ذکر فصل ثالث مین اور فصل رابع مین آتا ہے۔

مادہ (۱۱۳۱) مال قابل تقسیم وہ ہے کہ جو منفعت اوس سے مقصود تھی بعد تقسیم کے بہی لے جاوسے یعنے تقسیم کے بعد ایسا نہو کہ منفعت نہ لیجا سکے۔

فصل سوم قسمت جمع کے بیان مین۔

مادہ (۱۱۳۲) جتنی چیزین ایک جنس کے ہون اونمین قسمت القضا جاری ہوسکتی ہے یعنے حاکم یک شخص کو بلاکر تقسیم کرسکتا ہے مثلی ہو یا قیمتی۔

مادہ (۱۱۳۳) وہ مثلیات کہ جنکی جنس ایک ہو اور اوسکے افراد مین فرق و تفاوت بھی نہو اور انکی تقسیم سے کسی شریک کو مضرت نہوسے ہر شخص اپنا تمام حق لیکر مالک ہوسکتا ہے مثلاً کچھ گیہون دو شخصون مین مشترک ہین تو انکا موافق حصون کے تقسیم کرنے سے اور ہر شخص اپنی حصہ کے لینے سے مالک مستقل ہوجاتا ہے

اور اتنی درہم سونا گلایا ہوا اور اتنی اوقیہ چاندی گلائی ہوئی اور اتنی وزن کا تانبا اور لوہا یا اتنا کپڑا اون کا یا اتنا کپڑا ابریشم کا یا اتنی انڈی سب قسم مثلیات ہین

مادہ (۱۱۳۴) قیمتی جنس والی چیزین اگرچہ اونکے افراد مین تفاوت ہو گویا باعتبار اونکے جز جز ہونیکے قابل تقسیم نہین ہین مثلاً پانچسو کریان دو آدمیون مین مشترک ہون تو گویا ہر شخص نے اپنا حق معین لے لیا اور اسی طرح سو اونٹ اور سو گاے ۔

مادہ (۱۱۳۵) قسمت القضا اجناس مختلفہ مین جاری نہوگی یعنے قیمتی چیزین مختلف الجنس مشترک ہون خواہ وہ مثلی ہون و یا قیمتی یعنے حاکم کو یہ جایز نہین کہ ایک شریک سے نالش پر قسمت جمع جبرا تقسیم کردی مثلاً ایک شریک کو کسقدر گیہون دی دیوی اور دوسریکو اوسکی مقابلہ مین کسیقدر جو دی دے اور تیسریکو اوسکے مقابلہ مین بکریان دی دیوے اور چوتہی کو اسکے مقابلہ مین اونٹ یا گای دی دیوے اور پانچوین کو تلوار دی دے اور کسیکو حویلی دیوے اور کسیکو دکان یا اسباب دی دے تو جایز نہین ہے لیکن اگر شرکا آپسمین ملکر تقسیم اسطرح کرلین تو جایز ہے ۔

مادہ (۱۱۳۶) برتن اگرچہ ایک ہی شئے معدنی کے بنے ہوئی ہون مگر باعتبار ساخت اور گہڑت کے علیحدہ علیحدہ ہین تو وہ مختلف الجنس متصور ہوتے ہین ۔

مادہ (۱۱۳۷) زیور اور بڑے موتی اور جواہر سب مختلف الجنس ہین مگر چہوٹا جواہر اور چہوٹے موتی جنکے قیمت مین کچہہ تفاوت نہین ہے اور الماس متحد الجنس ہین ۔

مادہ (۱۱۳۸) حویلیان اور دکانین اور اسباب سب مختلف الجنس ہین بقسمت جمع تقسیم نہین ہوسکتی ہین مثلاً ایک شریک کو یک حویلی اور دوسرے کو یک حویلی قسمت قضا دیوین جایز نہین بلکہ بوجہ قسمت تفریق دے سکتے ہین۔

فصل چہارم قسمت تفریق کے بیان مین ۔

مادہ (۱۱۳۹) جس شئے مشترک کے حصہ کرنے مین کسی شریک کا ضرر نہو تو وہ قابل قسمت ہے مثلاً قطعہ زمین کے کرئے ایسے حصہ کئے جاوین کہ ہر حصہ مین

مکان بھی بن سکتا ہے یا درخت لگائی جاسکتے ہین یا کنوا کھودا جاسکتا ہے یا اسایش ہر طرح کی حاصل ہوسکتی ہے - یا ایسی دو منزلہ حویلی ہے کہ یک منزل مردانہ اور دوسرے زنانہ ہے کہ منفعت سکونت ہر حصہ مین قایم اور ہر حصہ کو یک یک گھر پورا مل سکتا ہے اسی لئی اس قطعہ زمین اور اس دو منزلہ حویلی مین قسمت قضا جاری ہوسکتی ہے یعنے اگر یک شریک تقسیم کا مدعی ہو اور دوسرا نہ چاہے تو حاکم جبراً تقسیم کرادیگا -

مادہ (۱۱۴۰) اگر تقسیم مین یک کا حصہ ایسا ہی کہ اس مین آسایش مقصود قایم ہے اور دوسرے کا حصہ ایسا ہے کہ اوسمین منفعت مقصود سکونت وغیرہ حاصل نہین ہے اور اول مدعی تقسیم ہے حاکم تقسیم جبراً کرادیگا مثلاً ایک حویلی مین یک کا حصہ اتنا بڑا ہے کہ اوسکو ہر طرح کا آرام حاصل ہوسکتا ہے اور دوسرے کا حصہ ایسا چھوٹا ہے کہ اوسمین کچھہ آرام نہین ہوسکتا ہے -

مادہ (۱۱۴۱) ہر ہر شریک کو اگر تقسیم سے ضرر ہوتا ہے تو تقسیم نہوسکیگی مثلاً چکی اگر تقسیم ہووئی تو کسی کام کے قابل نہین رہتی ہے اسلئی اگر یک حصہ دار مدعی ہو تو حاکم جبراً تقسیم نکریگا اگر آپس مین راضی ہو کر تقسیم کرلین تو جایز ہے اور ایسی ہی حمام اور کنوا اور پانی کے نالے اور چھوٹے کوٹھرے اور دیوار جو دو گھر وںمین مشترک ہو تقسیم نہین ہوسکتی ہین اور ایسے ہی جو چیز بدون توڑنے اور کاٹنے کے تقسیم نہوسکیگی اسکا یہی حکم ہے مثلاً کوئی جانور اور زین اور گاڑی اور جبہ اور مہر کا نگینہ ان سب مین تقسیم جبراً نہین ہوسکتی ہے

مادہ (۱۱۴۲) جیسا کتاب مشترک کے ورق ورق ہو کر تقسیم نہین ہوسکتی ہے ویسے ہی اوسکے جزو جزو اور جلد جلد ہو کر تقسیم نہین ہوسکتی ہے -

مادہ (۱۱۴۳) اگر دو شخص یا کئی شخص راستہ مین مشترک ہین اور اور کسیکو اوسمین حق مرور نہین ہے اور ایک طالب تقسیم ہے اور ایک نہین تو اگر بعد تقسیم کے ہر شخص کو راستہ قایم رہیگا تقسیم کیا جاوے ورنہ تقسیم نہین ہوسکتا ہے لیکن ہر شخص کے لئی اگر راستہ اور بھی ہے کہ وہ اسی راستہ کا محتاج نہین ہین تو تقسیم کرسکتی ہین -

مادہ (۱۱۴۴) مسیل کا بہہ حکم ہے کہ جو راستہ کا ہے اگر تقسیم کے بعد ہر شخص کو
نالے پانی کے جاری ہونیکے لئی جدا جدا مل سکتی ہے یا اونکے لئی سوائے اس نالیکے اور بہے
نالیان پانیکے ہین تو تقسیم ہو سکتی ہی ورنہ نہین ۔

مادہ (۱۱۴۵) جیسا یہہ جایز ہے کہ ایک شخص اپنی راستہ کی زمین بیچکر اسمین حق
مرور قایم رکہہ سکتا ہے ایسے ہی یہہ جایز ہے کہ دو شریک زمین مشترک تقسیم کرلین اور رقبہ
زمین ایک کی ملک ہو جاوی اور دوسریکو فقط حق مرور اوسمین ہے ۔

مادہ (۱۱۴۶) جیسا ایک دیوار حویلی کی تقسیم مین دو شریکونمین مشترک ہو سکتی ہے
ویسی ہی یہہ بہی ہو سکتا ہے کہ دیوار ایک حصہ دار کی ملک خاص ہو وے ۔

فصل پنجم تقسیم کی کیفیت کا بیان ۔

مادہ (۱۱۴۷) مال مشترک مکیلات کیل سے اور موزونات وزن سے اور عددیات
شمار سے اور گز سے ناپنی کے چیزین گز سے تقسیم کرنا چاہین ۔

مادہ (۱۱۴۸) زمین تو گز سے ناپی جاتی ہے مگر درخت اور بنا قیمتا تقسیم ہوتے ہین ۔

مادہ (۱۱۴۹) ایک حصہ مین عملہ زیادہ قیمت کا ہے اور دوسرے حصہ مین عملہ کم قیمت
کا ہے تو اس حصہ مین اگر زمین زیادہ کر کے قیمت پوری کی جاوی تو بہتر ورنہ قیمت
مقرر ہو کر جسقدر کم ہے اوسقدر نقد دیا جاوے ۔

مادہ (۱۱۵۰) دو منزلہ حویلی کے اوپر کے منزل اور نیچے کی منزل کے قیمت آنکی جاوے
اور باعتبار قیمت کے تقسیم ہونا چاہی ۔

مادہ (۱۱۵۱) تقسیم کرنے والونکو لازم ہے کہ حویلی کا نقشہ الگ اوتار لین اور
سب زمین پیمایش کر لین اور عملہ کی قیمت الگ لین اور حصہ الگ الگ اور برابر اسطرح
کر لین کہ ایک کو دوسری سے علاقہ نرہے اور حق الشرب اور حق مسیل اور حق طریق ہر ایک کا
قایم کر لین اور حصہ اول و دوم و سوم مقرر کر لین پہر قرعہ اسطرح ڈالین کہ جسکا نام پہلے
نکلے وہ حصہ اول اور جسکا نام اسکے بعد نکلے وہ حصہ دوم اور جو اسکے بعد ہو وہ حصہ
سوم پاوے و علی ہذا القیاس ۔

مادہ (۱۱۵۲) وظایف سلطانی اگر لوگونکی زندگی کی حفاظت کیلئے ہے تو اون پر
برابر تقسیم ہونگے مرد اور عورتون اور بچونکا نام دفتر مین درج نہین ہوتا ہے اور اگر عمارت

اور مکانات کی حفاظت کیلئے ہین تو جسقدر کہ عمارت اور املاک اوسکے حفاظت مین ہے اوسیقدر وظیفہ ہے ہوگا دیکھو مادہ ۸۷ الغرم بالغنم۔

فصل ششم خیارات کے بیان مین ۔

مادہ (۱۱۵۳) جیسا بیع مین خیار شرط اور رویت خیار عیب جاری ہوتا ہے ویسا ہے تقسیم مین بہی ہوتا ہے مثلاً آپسمین راضی ہوکر اسطرح تقسیم کیا کہ ایک کے حصہ مین اتنی گیہون اور دوسرے کے حصہ مین اسقدر جوار تیسرے کے اتنی بکریان اور چوتہے کے اتنی گائی اور وقت تقسیم کے یہہ شرط کے کہ اتنی دنکا ہمکو اختیار ہے تو اس مدت مین چاہین تقسیم رکہین چاہین فسخ کرین اور ایسے ہی اگر بے دیکہی تقسیم کیا اور پہر حصہ عیب دار نکلا تو چاہے تقسیم قبول کرے چاہے تقسیم رد کرے۔

مادہ (۱۱۵۴) قیمیات متحدۃ الجنس کی تقسیم مین خیار شرط اور خیار رویت اور خیار عیب جاری ہوتے ہین مثلاً سو بکریان آپسمین تقسیم کرین اور اگر یہہ شرط کے کہ اتنی دنکا اختیار ہے تو اس مدت مین چاہین قبول کرین چاہین رد کرین اور اگر ایک نے اپنی حصہ کی بکریان نہ دیکہی تہین تو دیکہنے پر اختیار ہے اور ایسے ہے اگر عیب قدیم اوسمین نکلا تو بہی اختیار ہے

مادہ (۱۱۵۵) مثلیات متحدۃ الجنس مین خیار شرط اور خیار رویت نہین ہوتا ہے مثلاً گیہون بخیار شرط یا بخیار رویت آپسمین تقسیم کرے تو وہ کو خیار معتبر نہوگا مگر بخیار عیب معتبر ہوگا کہ گیہونمین عیب نکلا تو تقسیم رد ہوسکیگی۔

فصل ہفتم تقسیم کے فسخ اور اقالہ کا بیان ۔

مادہ (۱۱۵۶) اپنی اپنی حصہ کے پورا لے لینے سے تقسیم تمام ہوجاتی ہے۔

مادہ (۱۱۵۷) جب تقسیم تمام ہوچکی پہر اوس سے رجوع کرنا جایز نہین ہے۔

مادہ (۱۱۵۸) تقسیم کرتے کرتے اکثر کے حصہ تو نکل چکی اور ایک حصہ رہ گیا تو اگر قسمت رضا ہے تو تقسیم کرانی سے رجوع کرسکتی ہین اور اگر قسمت قضا ہے تو رجوع نہین ہوسکتی ہے۔

مادہ (۱۱۵۹) اگر تقسیم کے بعد سب آپسمین راضی ہوکر چاہین کہ اقالہ کرلین تو جایز ہے مال جیسا پہلے تہا ویسا ہی مشترک کردین ۔

مادہ (۱۱۶۰) اگر تقسیم مین غبن فاحش واقع ہوا تو فسخ ہوکر دوبارہ تقسیم برابر ہوسکتی ہے۔

مادہ (۱۱۶۱) اگر تقسیم کے بعد یہہ ظاہر ہوا کہ مورث قرضدار مر گیا ہی تو تقسیم فسخ ہونگے یا سب وارثون نے قرض ادا کر دیا یا قرض خواہ ہوانے معاف اور ابراء کر دیا یا مورث نے اور مال بہی چہوڑا کہ دین اوس سے ادا ہو سکتا ہی تو تقسیم فسخ نہو گے۔

فصل ہشتم تقسیم کے احکام۔

مادہ (۱۱۶۲) تقسیم کے بعد ہر شخص اپنی حصہ پر مالک مستقل ہو جاتا ہے کہ کسیکو اوسمین کچہہ علاقہ نہین رہتا ہے اور ہر شخص اپنی حصہ مین جسطرح چاہی تصرف کر سکتا ہے جیسا باب ثالث مین بیان ہوگا ایک حویلی جو دو شخصونمین تقسیم ہو وے ایک کے حصہ مین عملہ آیا اور ایک کے حصہ مین زمین زمین والے کو اختیار ہے چاہے درخت لگا دی چاہے کنوا کہو دے چاہے نہر جاری کرے یا جتنا چاہے بلند مکان بنا دی عملہ والیکو یہہ اختیار نہین ہے کہ اسکو منع کر سکے اگرچہ اوسکی ہوا اور دہوپ رک جاوے۔

مادہ (۱۱۶۳) زمین کی تقسیم مین بے ذکر درخت بہی داخل ہونگی اور اگر سامان اور عملہ تقسیم ہے تو اوسمین درخت بہی شامل ہونگے یعنی اگر ایک حصہ مین درخت اور عملہ آوے اور حصہ والے کو کچہہ حاجت ذکر عام کی نہین ہے کہ یہہ کہے تمام مرافق اور تمام حقوق کے ساتہہ تقسیم ہوئی۔

مادہ (۱۱۶۴) زمین اور سامان کے تقسیم مین بے ذکر صریح زراعت اور میوجات داخل نہین ہونگے اگر اونکا ذکر نہین آیا تو بدستور مشترک رہینگے خواہ تقسیم کے وقت الفاظ عام مثل جمیع حقوقہا مذکور ہون یا نہون۔

مادہ (۱۱۶۵) حق الطریق اور حق المسیل بہرحال تقسیم مین داخل ہین یعنے جسکے حصہ مین واقع ہونگے اوسی کا حق ہونگے ذکر ہو یا نہو۔

مادہ (۱۱۶۶) اگر تقسیم کے وقت یہہ شرط کی گئی کہ طریق اور مسیل دوسریکے حصہ مین سے ہے تو شرط معتبر ہے۔

مادہ (۱۱۶۷) اگر طریق ایک حصہ کا دوسرے حصہ مین آگیا مگر یہہ شرط نہین ہے کہ اوسیکے ساتہہ باقی رہے گا اگر دوسرے طرف پہیرا جا سکتا ہے۔ تو پہیرا جائیگا وقت تقسیم کے لفظ عام جمیع سے ہونا کہا گیا اگر راستہ دوسرے طرف پہیرنیکے قابل نہین ہے اور وقت تقسیم کے لفظ جمیع حقوقہا ذکر کیا گیا تو طریق جسطرح سے دیا ہے

باقی رہیگا اور اگر وہ لفظ عام مذکور نہین ہوا تو تقسیم فسخ ہو جائیگی اور مسیل کا حکم بہی یہہ ہے ۔

مادہ (۱۱۶۸) دو شخصونکی ایک حویلی مشترک ہے اور اوسمین دوسرے گہر کا راستہ ہے وہ تقسیم کرنا چاہین تو راستہ والا منع نہین کر سکتا ہے مگر یہہ دونون اوسکا راستہ ویسا ہی رہنی دینگے جیسا تہا اور بیع اس حویلی کے مع اس راستہ کے کہ باتفاق ان تینون کے ہوسکیگی اگر یہہ طریق تینونمین مشترک ہے تو اوسکی قیمت بہی تہائی تہائی تقسیم ہوگی اور اگر رقبہ طریق کا اون حویلی والونکا ہے اور اس شخص کو فقط حق مرور ہے تو ہر شخص اپنا اپنا حق دیگا اور زمین معہ حق مرور کے اور بے حق مرور کے قیمت کی جائی فاضل تو حق مرور والے کا ہے اور باقی حویلی والونکا حق ہے اور مسیل مانند طریق کے ہے یعنے جب حق مسیل حویلی مشترکہ مین ہے تو وقت تقسیم کے جیسا ہو ویسا ہی چہوڑا جائیگا ۔

مادہ (۱۱۶۹) یک حویلی کے میدان مین کسی کا گہر کہ یہہ گہر والے اوسمین سے راستہ چلتی ہین حویلی والے چاہتی ہین کہ حویلی آپسمین تقسیم کرلین تو گہر والا اونکو منع نہین کر سکتا ہے مگر ضرور ہی کہ اس گہر والے راستہ رکہین گے ۔

مادہ (۱۱۷۰) ایک حویلی کے دو حصہ تقسیم ہوئی اور دونو حصونمین ایک دیوار مشترک ہے کہ یک حصہ کی کڑیون کے سرے اس دیوار پر ہین اور دوسرے سرے اور دیوار پر ہین اگر وقت تقسیم کے یہہ قرار پایا تہا کہ یہہ کڑیان اوٹہائین گے تو اوٹہائی جاوین ورنہ نہین اور ایسی ہی دو حصہ والونکے درمیان یک دیوار ہے کہ ایک حصہ والے کی کڑیان اوسپر رکہی ہوئی ہین اونکا بہی یہی حکم ہے ۔

مادہ (۱۱۷۱) یک حصہ کے درختونکی ڈالیان دوسرے حصہ پر جہکے ہوئے ہین اگر وقت تقسیم یہہ ٹہرا تہا کہ کاٹ ڈالین گے تو کاٹ ڈالین ورنہ نہین ۔

مادہ (۱۱۷۲) یک حویلی مشترک کا طریق خاص ہین حق مرور ہے اور حویلی جو تقسیم کی گئی تو سب حصہ والے اوس طریق خاص مین مشترک ٹہیرینگی (تمنی)

اور دروازہ نیا نکال سکتی ہین اور کوچہ والے اوسکو منع نہین کرسکتی ہین ۔

مادہ (۱۱۷۳) تقسیم سے پہلے یک حصہ والے نے جائی مشترک مین کچھ مکان بنایا اب تقسیم کے وقت اگر بنائی والے کے حصہ مین وہ نکال آیا تو بہتر ورنہ جبرًا توڑ دادینگے ۔

فصل ہشتم مہایاۃ کے بیان مین ۔

مادہ (۱۱۷۴) مہایاۃ منافع کی تقسیم کو کہتے ہین ۔

مادہ (۱۱۷۵) مثلیات مین مہایاۃ نہین ہوسکتا ہے بلکہ قیمتی چیز ومین ہوسکتا ہے کیونکہ جب تک وہ باقی رہے استفاع ممکن ہوگا ۔

مادہ (۱۱۷۶) مہایاۃ دو قسم ہے یک مہایاۃ زمانی کہ آپسمین یہہ قرار پائی کہ زمین مشترک کو یہہ شخص ایکسال زراعت کرے اور دوسرا دوسرے سال یا حویلی مشترک مین ایک شخص ایک سال رہے اور دوسرا دوسرے سال ۔ دویم مہایاۃ مکانی ہے کہ دونو آپسمین ٹھہرالین کہ نصف زمین وہ کاشت کرے اور نصف زمین وہ کاشت کرے یا اس حویلی مشترک مین ایک جانب ایک رہے اور دوسرے جانب دوسرا یا گھر دونین سے ایک گھر مین ایک رہے اور دوسرا دوسرے گھر مین ۔

مادہ (۱۱۷۷) جیسا ایک جانور مین مہایاۃ ہوسکتا ہے کہ باری باری ہر شخص اوسکو استعمال کرے ایسا دو حیوانونمین بہی ہوسکتا ہے کہ ایک کو ایک اور دوسرے کو دوسرا استعمال مین لاوی ۔

مادہ (۱۱۷۸) مہایاۃ زمانی مین حقیقت مین مبادلہ ہے یعنے یہہ قرار یکسال اس حویلے مین معوض اوسکے رہیگا کہ دوسرا دوسرے سال اس حویلی مین رہیگا اسلیئے ذکر مدت ضرور ہے ۔

مادہ (۱۱۷۹) مہایاۃ مکانی گویا تقسیم افراز ہے یعنے اس مہایاۃ سے پہلے ہر حصہ والے کو ہر ہر جزو مین حق منفعت ہے پس اسنی یک جانب اپنا حق منفعت اور اوسنے ایک جانب اپنا حق منفعت جمع کرلیا اسلیئے اسمین ذکر وتعین مدت لازم نہین ہے ۔

مادہ (۱۱۸۰) جیسا مہایاۃ زمانی مین قرعہ سے تعین کرنا جایز ہے کہ سال اول اوس مین کون رہے اور سال دوم کون رہے ایسا ہے مہایاۃ مکانی مین ہے قرعہ ڈالنا جایز ہے کہ اس قطعہ مین کون رہی اور اس قطعہ مین کون رہے -

مادہ (۱۱۸۱) اگر اشیاء متعددہ مین ایک شخص مہایاۃ کا مدعی ہے اور دوسرا ناراض ہے اگر اونمین ایک ہی قسم کی منفعت ہے تو مہایاۃ جبراً ہوسکتا ہے اور اگر مختلف ہے تو نہین ہوسکتا ہے مثلاً ایک شخص - چاہتا ہے کہ یک گہر مین رہون اور دوسرا دوسرے گہر مین تو مہایاۃ جبراً ہوسکتا ہے اور ایک چاہی کہ مین گہر مین رہون اور دوسرا زراعت کرے یا وہ رہے اور مین حمام کا کرایہ یون تو بے تراضی جبراً مہایاۃ نہین ہوسکتا ہی

مادہ (۱۱۸۲) قابل تقسیم مین ایک شخص مدعی تقسیم ہے اور دوسرا مدعی مہایاۃ ہے تقسیم کا دعوی جاری ہوگا - اور ایک شخص مہایاۃ کا خواہان ہے اور دوسرا اوس سے ناراض ہے مہایاۃ جبراً ہوسکیگا -

مادہ (۱۱۸۳) جو چیزین کہ قابل تقسیم نہین ہین اون مین مہایاۃ جبراً ہوسکتا ہے -

مادہ (۱۱۸۴) جو چیزین کہ قیام منفعت اور حمام آرام کے لئی بنائی گئی ہین اور کرایہ پر جاری کئے جاوین تو حصہ دار کرایہ تقسیم کرتے ہین مثلاً کشتی چکی قہوہ خانہ حمام اور اگر یک حصہ دار کرایہ دینے سے انکار کری تو مہایاۃ جبراً ہوگا کہ ایک دن کا کرایہ ایک لیوے اور دوسرے دن کا دوسرا اور اگر ایک کی باری مین کرایہ زیادہ آوی تو زیادہ سب مین سرشکن بدام مساوی تقسیم کرینگے -

مادہ (۱۱۸۵) مہایاۃ زمانی اور مکانی مین جیسا اپنی ذاتی استعمال مین لانا جایز ہے ویسا ہی کرایہ وغیرہ دینا جایز ہے -

مادہ (۱۱۸۶) اگر کوئی چیز ایسی ہے کہ منفعت عام کے لئے تو نہین بنائی گئی ہے مثلاً حویلی رہنی کے لایق ہے اپنی باری کرایہ دینا ٹہرا اگر ایک کے

باری مین کرایہ زیادہ آیا تو اورون کو اوس زیادہ مین کچہ حق نہین ہے (دیکھو مادہ ۱۱۸۴) اور مثلاً ایک نے ایک گہر کچہ کرایہ پر دیا اور دوسرے نے زیادہ کرایہ تو اس زیادتے مین دوسرے کو حق نہوگا۔

مادہ (۱۱۸۷) اعیان مشترکہ مین مہایاۃ نہین ہوسکتا ہے۔ مثلاً ایک شخص ایک درخت کا پہل لیوی اور دوسرا دوسرے کا اور مثلاً ایک شخص بکریونکی ایک ریوڑ کا (ہندا) دودہ لیا کری اور دوسرا دوسری ریوڑ کا اور ایک شخص ایک ریوڑکے اون لیا کری اور دوسرا دوسرے کی۔

مادہ (۱۱۸۸) اگرچہ مہایاۃ بالتراضی فسخ ہوسکتا ہے مگر جب تک کہ ایک شخص نے اپنا حصہ مہایاۃ کرایہ کو دیا ہوئی انقضاء مدت کرایہ فسخ نہین ہوسکتا ہے

مادہ (۱۱۸۹) مہایاۃ جو بحکم حاکم ہوا وسکو سب راضی ہوکر فسخ کر سکتے ہین نہ ایک شخص

مادہ (۱۱۹۰) ایک حصہ دار بیع یا تقسیم کی لئی مہایاۃ فسخ کر سکتا ہے اور بلی سبب اگر فسخ کرنا چاہئی تو حاکم اوسکے مدد نہ کریگا۔

مادہ (۱۱۹۱) ایک یا سب حصہ دارونکے مرنے سے مہایاۃ زایل نہین ہوسکتا ہے۔

باب سوم جو مسایل کہ دیوارون اور ہمسایون سے متعلق ہین اوسمین چار فصلین ہین

فصل اول املاک کے احکام کے قواعد

مادہ (۱۱۹۲) ہر شخص اپنی ملک مین جیسا چاہے تصرف کر سکتا ہے مگر جب اوسکے ساتہہ کسی اور کا حق متعلق ہو تو یہ شخص مالک کو اوسمین تصرف کرنے سے منع کر سکتا ہے مثلاً بالاخانہ ایک کا ہے اور نیچے کا گہر ایک کا ہے بالاخانہ والیکو یہہ حق ہے کہ منزل زیرین پر قرار اور قیام رہے ورنہ بے اجازت بالاخانہ والیکے اپنا مکان زیرین نہین توڑ سکتا ہے کیونکہ یہہ توڑ دیگا تو اوسکا بالاخانہ کیونکر قرار پذیر ہوگا اور مکان زیرین والے کو اسپر یہہ حق ہے کہ چہت قایم رکہے تا بارش اور دہوپ سے محفوظ رہے۔

مادہ (۱۱۹۳) اگر دونوں کا دروازہ ایک ہی ہے تو دونو بالاشتراک مدورفت کر سکین گے یک دوسرے کو منع نہین کر سکتا ہے۔

مادہ (۱۱۹۴) جو شخص کسی جگہہ کا مالک ہوا تو اوپر اور نیچے سبکا مالک ہے

نیچے کنوا وغیرہ بنالے یا اوپر مکان بنائے۔

مادہ (۱۱۹۵) اپنی حویلی میں ایک شخص نے کوٹھا بنائی تو اوسپر یہ بیان ایسا کہتا ہے کہ ہمسایہ کی ہوا رکے اگر کہ اگر لگا تو جسقدر ہمسایہ کے ہوا روکے گا اوسقدر کاٹ ڈالا جاوے۔

مادہ (۱۱۹۶) اگر ایک شخص کے باغ کے درختوں کی ڈالیاں دوسرے کے باغ یا گھر ہمسایہ اندر زمین کو ادبا ہوا رکتی ہے تو اوسکو ہوا کی کہو کھینچنے کے لئے ڈالیوں کے کاٹنے یا اونکا اٹھانا حکم کیا جاویگا۔ اور اگر ہمسایہ دعویٰ کرے کہ میرے درختوں کے سایہ میں میری باغ کے درخت اور زراعت کو ضرر ہے تو درخت نہیں کاٹنے جاوینگے۔

مادہ (۱۱۹۷) جب تک کہ ضرر فاحش دوسرے کو نہ ہووے مالک کو اوسکے ملک میں تصرف سے منع نہیں کر سکتے۔

فصل ثانی ہمسایہ کے معاملات کا بیان

مادہ (۱۱۹۸) اپنی دیوار پر کچھ رکھنا یا بنانا جائز ہے جب تک ہمسایہ کو ضرر فاحش نہ ہووے۔

مادہ (۱۱۹۹) ضرر فاحش جو ہو لیج اور منافع اصلی مثل سکونت وغیرہ کو مانع ہو وے یا اوسکے گھر کی بنیاد وغیرہ کو سست کرے یا انہدام کا باعث ہووے۔

مادہ (۱۲۰۰) جس طرح ہو سکے ضرر فاحش رفع کیا جاوے مثلاً ایک گھر کے پاس لوہار نے دوکان لگائے یا خراس یعنی چکی لگائی تو لوہا کوٹنے سے اور چکی چلنے سے بنیاد سست ہوتی ہے یا تیلی کو لہو کھڑا کیا ہے تیل کی بدبو سے یا دہوین سے رہنا مشکل ہے جسطرح ہو سکے دفع کیا جاوے یا اپنی زمین میں چکی کے لئے نہر لایا کہ ہمسایہ کے دیوار کو ضرر ہو یا ہمسایہ کی دیوار کے نیچے پاخانہ وغیرہ بنایا کہ اوس سے دیوار سست ہوتی ہے یا ہمسایہ کے گھر کے پاس تنور بنایا کہ اوس سے غبار ایسا اوٹھا ہے کہ رہنا مشکل ہے یا تنور کے پاس مکان بلند بنایا کہ تنور کی اوسکے ہوا بند ہوگئی تو یہہ ضرر فاحش دفع کیا جاوے یا کپڑہ کے بازار میں باورچی نے دوکان لگائی کہ اوسکے دہوین سے کپڑہ خراب ہوتے ہیں۔ یا اوسکے گھر سے نہر توڑ گئی اور گھر میں پانی پہیل گیا اوس سے ضرر فاحش ہوا اگر ہمسایہ دعویٰ کرے تو اوسکی تعمیر واجب ہوگی

مادہ (۱۲۰۱) اگر اون چیزوں کو منع کیا کہ جو منافع اصلی نہیں مثلاً ہوا یا نظر گاہ یا دہوپ روک گئی تو یہہ ضرر فاحش نہیں ہے اور اگر ایسی بنا قائم ہے کہ ہمسایہ کے روشندان بند ہو گئے اور ایسا اندھیرا ہو گیا کہ پڑھنا نہیں ہو سکتا ہے تو اوسکی بنا توڑ ڈالی جاوگی یہہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ دروازہ کی روشنی کوٹھری کیلئے کافی ہے کیونکہ کبھی سردی وغیرہ کیلئے دروازہ کوٹھری کا بند کیا جاتا ہے اگر اس کوٹھری کے دو روشندان ہیں اور ایک روشندان

اس بنا سے بند ہوگیا تو ضرر فاحش نہوگا۔

مادہ (۱۲۰۲) اپنے گہر میں ایسے روشندان بنائے یا ایک بنا بلند بنائی اور اوسمین روشندان کر
کر اسمین سے ہمسایہ کا زنانہ یا زنانہ کے رہنی کی جگہہ مثلاً صحن یا باورچیخانہ یا کنوان دکہلائی دیتا ہے
گو اوس مین کچہہ فاصلہ ہی ہو توبہی یہہ ضرر فاحش ہے دفع کیا جائیگا کہ اوسپر روشندان کے
بند کرنے کیلئے جبر کرین ستے تا کہ زنانہ نہ دکہلائی دے۔ مگر روشندان بالکل بند نہونگے مگر ایسے
جو بنائی گئی اوسکے چہید وغیرہ سے اگر زنانہ دکہلائی دیتا ہے تو چہید انکو بند کر دینگے۔ نہ یہہ کہ
بہی توڑ واکر دیوار بنوائی جاوے گے دیکہو مادہ (۲۲)۔

مادہ (۱۲۰۳) اگر روشندان قد آدم سے اونچے ہین اونکا اس خیال سے بند کرنا کہ زینہ لگاکر
زنانہ دیکہیگا نہین ہو سکتا ہے دیکہو مادہ (۷۴)۔

مادہ (۱۲۰۴) چمن زنانہ کے رہنیکی جائے نہین ہے۔ اگر باغیچہ دکہائی دیتا ہے تو اس
خیال سے کہ کبہی کبہی مستورات اوس مین آتے ہین تو اوسکا نظر گاہ بند کیا جاسکے صحیح نہوگا۔

مادہ (۱۲۰۵) اگر ایک شخص اپنے میوہ کے درخت پر چڑہتا ہے اور اوس سے ہمسایہ کا
زنانہ دکہائی دیتا ہے لازم ہے کہ پہلے آواز دے کہ گوشہ ہو جاؤ۔ ورنہ بے آواز
دے اگر چڑہیگا تو حاکم اوسکو منع کر سکتا ہے۔

مادہ (۱۲۰۶) اگر حویلی کی تقسیم پر ایک حصہ کا زنانہ دکہائی دیتا ہے تو دونو حصہ دارونپر
حکم ہوگا کہ دیوار مشترک پردہ کی بنائین۔

مادہ (۱۲۰۷) حویلی قدیم کے پاس ایک شخص نے نیا گہر بنایا کہ حویلی قدیم سے انکو ضرر پہونچتا ہے
اوسپر لازم ہوگا کہ اپنی ضرر کا خود بندوبست کرے نہ یہہ کہ حویلی قدیم والے پر جبر
دعوی کرے مثلاً حویلی قدیم کے روشندان مین اونمین سے انکا زنانہ دکہلائی دینے
لگا تو اوسکے قدیم روشندان نہ بند ہونگے اسی کو اپنا بندوبست کرنا ضرور ہے
یا لوہار کی دوکان قدیم کے پاس کسی نے گہر بنایا تو اونکا یہہ دعوی کہ لوہار کے لوہا
کوٹنے سے ہمکو تکلیف ہے مسموع نہوگا یا بہٹی قدیم کے پاس جو کسی نے گہر بنایا تو یہہ
قول انکا کہ میرے گہر مین دہوان اور غبار آتا ہے اوسکی بہٹی موقوف نہ ہوگی وہ اپنا گہر خود اوٹہالیوے

مادہ (۱۲۰۸) ایک حویلی کے روشندان میدان کیطرف کہلے ہوئے ہین اتفاقاً یہہ
حویلی گر گئی۔ اب میدان والے نے میدان مین گہر بنایا اور اسکے بعد حویلی اوسطرح

تیار ہوئی جیسے پہلے تھی اب اگر حویلی کے روشندانون مین سے اس گہر کا زنانہ دکہلائی دیتا ہے تو بند نہ کئے جاینگے بلکہ وہ اپنے گہر کا بند و بست کرلین کہ زنانہ نہ دکہائی دیوے۔

مادہ (۱۲۰۹) ایک حویلی مین روشندان ہین کہ اونسے ہمسایہ کا زنانہ دکہائی نہین دیتا ہے ہمسایہ نے اپنی دیوار بلند اتفاقاً گرادی کہ اب وہ روشندانون مین سے اسکا زنانہ دکہائی دینے لگا۔ تو یہہ دعوی اسکا کہ روشندان بند کرے مسموع نہوگا بلکہ بنا بند و بست خود ہی کرے

مادہ (۱۲۱۰) دیوار مشترک کو ایک حصہ دار بلند نکر سکیگا۔ اور نہ یہہ کہ اوسپر حجرہ بنا کر اپنے بالاخانہ مین جایا کرے اور نہ اوسکو کسیطرح تغیر دے سکیگا۔ خواہ ہمسایہ کو ضرر ہو یا نہو مگر شریک کو یہہ جائز ہے اگر مکان بناوے تو اس دیوار پر کڑیان رکہہ سکتا ہے اور جتنے کڑیان یہہ حصہ دار رکہیگا اوتنے ہی دوسرا حصہ دار بہی رکہہ سکتا ہے یعنے جسقدر طاقت ہو اوسکا نصف ہر حصہ دار بوجہہ رکہہ سکتا ہے اور اوس سے زیادہ رکہیگا تو دوسرا منع کرسکتا ہے

مادہ (۱۲۱۱) ہر حصہ دار کو اختیار نہین ہے کہ اپنے کڑیون کی جگہہ بدل دی یعنے شمال سے جنوب یا جنوب سے شمال رکہدے یا نیچے سے اوپر رکہدے مگر اوپر سے نیچے رکہہ سکتا ہے

مادہ (۱۲۱۲) ایک شخص کا میٹہا کنوان ہے دوسرے نے چاہا کہ اوسکے پاس پیخانہ بناوے یا کہاری پانی کی نالی لاوے اوس سے خوف ہے کہ اوسکے کنوے کا پانی خراب ہو جاوےگا تو ضرر اوسکا ضرور دفع کیا جاوے۔ یا پیخانہ وغیرہ توڑ دیا جاوے۔ ایسے ہی اگر میٹہی پانی کی نالی کے پاس کہاری یا پلیدگی نالی لایا یا پیخانہ بنایا تو یہہ ضرر دفع ہوگا اگر بے توڑے دفع نہو سکے تو توڑ دیا جاوے۔

فصل سوم راستہ کا بیان

مادہ (۱۲۱۳) راہ عام کے دونو طرف ایک شخص کے مکان ہے اب یہہ شخص چاہتا ہے کہ دونو مکانون مین چھتہ بناوے کہ اوسپر اوسکو راہ آمد و رفت ہو جاوے حاکم منع کریگا۔ اگر بنا چکا اور راہ چلنے والونکو بہی ضرر نہو تو توڑا نہ جاویگا۔ مگر یہہ کسیکو حق نہین ہے کہ اپنے گہر سے نکلکر اوس چھتہ مین اگر بیٹہا کرین یا پیخانہ پہرین اور اگر چھتہ گرجاوے تو پہر بناوے

مادہ (۱۲۱۴) راہ عام مین سے جو چیزین مضر عام ہین گو قدیم ہون اوٹہا دئے جائین مثلاً گہر کے پرنالے یا پاخانہ کہ ہر وقت جاری ہو۔

مادہ (۱۲۱۵) ایک شخص نے ملبہ اگر اپنے گہر کے بنانے کیلئے راہ مین ڈالا تو حکم ہوگا کہ ایک طرف ڈالو۔ اور جلد کام مین لاوے۔

مادہ (۱۲۱۶) اگر ضرورت ہووے تو حاکم جسکے ملک بنا ہے بقیمت لیکر راہ عام مین لگا دے اور
بلا قیمت نہین لے سکتا ہے دیکھو مادہ (۲۱۵ و ۲۶۲) ۔

مادہ (۱۲۱۷) راہ عام کے علاوہ جو زمین ہے بقیمت مثل خرید کر اپنی حویلی مین شریک کر سکتا ہے بشرطیکہ راہ
چلنے مین عام ضرر اور حرج نہوئے ۔

مادہ (۱۲۱۸) راہ عام مین ہر شخص اپنا دروازہ نیا لگا سکتا ہے ۔

مادہ (۱۲۱۹) طریق خالص مین جسکو حق مرور نہو وہ نیا دروازہ نہین نکال سکتا ہے ۔

مادہ (۱۲۲۰) طریق خاص سب جہت والونکا مشترک ہے بے اجازت اہل محلہ کے کوئی شخص
نئی چیز نہین بنا سکتا ہے ضرر رسان ہو یا نہو ۔

مادہ (۱۲۲۱) جسنے کوچۂ خاص مین گھر بنایا وہ رستہ مین پرنالہ بے اجازت اوروں کے نہین نکالے گا ۔

مادہ (۱۲۲۲) جس نے راہ خاص مین اپنا دروازہ قدیم بند کردیا ہو وہ یا اوسکا مشتری پھر
جاری کر سکتا ہے تو اوسکا حق ساقط نہین ہو سکتا ہے ۔

مادہ (۱۲۲۳) اگر راہ عام پر اژدحام ہو تو راہ خاص مین سے گذر سکتے ہین اور راہ خاص والے اوسکو
متفق ہو کر نہ بیچ سکتے ہین اور نہ تقسیم کر سکتے ہین ۔ اور نہ اوسکو شروع سے بند کر سکتے ہین ۔

فصل چہارم حق مرور و حق مسیل کا بیان

مادہ (۱۲۲۴) حق مرور اور مسیل اور مجری جیسے قدیم سے ہین ویسے ہی رہینگے ۔ دیکھو مادہ (۶)
اور جبتک قدامت کے خلاف (یعنے نو حادث ہونے) پر دلیل نہووے متغیر نہین
ہو سکتے ہین ۔ اور جو قدیم خلاف شرع ہوا وسکا کچھ اعتبار نہین ہے یعنے جو چیز کہ شریعت کے
خلاف بنی ہوتی ہے گو قدیم ہو اور ضرر فاحش بنی ہے فوراً ازالہ کی جائیگی ۔ دیکھو
مادہ (۲۷) مثلاً ایک حویلی کا پاخانہ راہ عام پر قدیم سے بہتا ہے ۔ کہ لوگون کو اوس سے
تکلیف ہے بند کر دیا جائیگا ۔

مادہ (۱۲۲۵) جسکے زمین مین جو کسیکو حق مرور ہے مالک اوسکو منع نہین کر سکتا ہے ۔

مادہ (۱۲۲۶) جسنے کوئی چیز ایک بار مباح کردے تو اوسکو منع بھی کر سکتا ہے تکلیف اور ضرر کی
اگر اجازت بھی ہو گی سو تو لازم نہین ہے مثلاً ایک کی زمین مین ایک شخص کو حق مرور تو نہین ہے
مگر اوسکی اجازت سے آمدورفت کرتا ہے تو مالک اوسکو منع کر دے گا ۔

مادہ (۱۲۲۷) ایک کی زمین مین ایک کو حق مرور حاصل ہے زمین والے نے اس حق والے کو

اجازت لیکر گہر بنایا اور راہ بند ہوگئی تو اوسکا حق مرور ساقط ہوگیا۔ اس حق کا دعویٰ سماعت نہوگا۔ دیکہو مادہ (۱۵)۔

مادہ (۱۲۲۸) کسی کی زمین مین کسی کا پانی چہوٹی یا بڑی نالی مین قدیم سے جاری ہوتا ہے تو زمین والے کو یہہ حق نہین ہے کہ یہہ کہے مین اب پانی اپنی زمین مین نہین آنے دونگا۔ اور جب اوسکی تعمیر اور صفائی کے ضرورت ہووے تو پانی والا اگر مخل ہے اوسکی تعمیر کریگا۔ ورنہ یعنے یہ اوسکے کہ زمین مین نالی داخل کی جائے درست نہین ہو سکتی تو زمین والے کو لازم ہے کہ اپنی زمین مین نالی درست کرکے پانی لانی کی اجازت دیوے۔ اور اگر خود اجازت ندیگا تو حاکم جبراً اجازت دلوائیگا کہ یا خود نالی درست کر دے اور یا اپنی زمین مین پانی آنے دے۔

مادہ (۱۲۲۹) ایک شخص کا پانی برسات کا ہمسایہ کے گہر پر قدیم سے بہتا ہے تو گہر والا اب اوسکو منع نہین کر سکتا ہے۔

مادہ (۱۲۳۰) طریق عام کے گہرونکے پرنالونکا پانی سڑک پر بہکر ایک شخص کی زمین پر قدیم سے پہنچتا ہے جو اس راستہ کے نیچے ہے تو صاحب زمین اب بند نہین کر سکتا ہے اگر بند کریگا تو حاکم بند توڑ دیگا۔ اور بدستور قدیم رہیگا۔

مادہ (۱۲۳۱) کسیکو یہہ اختیار نہین ہے کہ اپنے گہر کا پانی کسیکے گہر پر بہاوے۔

مادہ (۱۲۳۲) کہارے پانی کی نالی جو کسی کے گہر مین سے قدیم سے بہتی ہے گہر والا بند نہین کر سکتا ہے۔ اور اگر وہ گہر بک جائے تو مشتری بہی بند نہین کر سکتا ہے۔

مادہ (۱۲۳۳) نالی خوب بہر گئی یا ٹوٹ گئی کہ گہر والے کو اوس سے ضرر فاحش ہے تو نالی والے پر حکم ہوگا کہ یہہ تکلیف اور ضرر فاحش دور کرے۔

باب چہارم شرکت اباحت کے بیان مین اوسمین سات فصلین ہین۔

فصل اول کون کون سی چیز مباح ہے اور کون کون سی چیز مباح نہین ہے

مادہ (۱۲۳۴) پانی اور گہاس اور آگ سب لوگون مین مشترک ہے۔

مادہ (۱۲۳۵) پانی کہ زمین میں جاری ہے (مثلاً نہر) وہ کسی کی ملک نہین ہے۔

مادہ (۱۲۳۶) جو کنوین کہ کسی شخص کے کہودی ہوئی نہین ہین بلکہ قدیم سے ہر راہرو اور ہر مسافر کے آرام کیلئے بنائی گئی ہین سب مین مشترک ہین۔

مادہ (۱۲۳۷) دریا اور بہرے بڑے تالاب مباح مشترک ہین۔

مادہ (۱۲۳۸) جو نہرین کہ کسی کی ملک نہین ہین یعنے کسی کی زمین بہتے ہین وہ مباح عام ہین مثلاً دریائے نیل اور فرات اور طونہ اور طونجہ ۔

مادہ (۱۲۳۹) اور وہ نہرین کہ کسی کے ملک مین ہین دو قسم ہین ایک وہ کہ سب کیلئے مشترک ہین یعنے یہ نہین ہے کہ سب شرکا اوسکی زمین مین پانی جمع ہوتا ہے۔ بلکہ ہر شخص کو پانی لینا مباح ہے تو یہ نہرین عام ہین اسے ملکے جو کوئی اپنا حق بیچے گا اوسمین شفعہ نہین ہوگا۔ اور دوم نہر خاص کہ چند اشخاص کے زمین مین پانی جمع ہوتا ہے اور کہین اوسکا منفذ نہین ہے۔ اگر اسمین کوئی اپنا حق بیچے گا تو اوسمین شفعہ جاری ہوگا۔

مادہ (۱۲۴۰) اگر پانی کے ساتھ کچھ مٹی بہکر کسی کی زمین مین لگی تو زمین والے کی ہی ہو کسیکا حق نہین ہے

مادہ (۱۲۴۱) اگر گھاس ایسی زمین مین ہے کہ کسی کی ملک نہین ہے تو مباح عام اور مشترک ہے اور ایسی ہی گو کسی کی زمین پر ہے مگر بلا سبب پیدا ہوئے تو مشترک مباح ہے۔ اور اگر زمین والے نے گھاس اوگنے کے لئے پانی دیا یا اوسکے لئے احاطہ کیا (منا منا) تو یہ گھاس زمین والے کی ملک ہے کوئی اوسکو لے نہین سکتا ہے اگر لیکر خرچ کریگا تو ضمان دیگا۔

مادہ (۱۲۴۲) جو چیز خود رو یعنے بے پانی دے اوگتی ہے وہ سب گھاس ہے نہ درخت کہ کاٹے جاتے ہین۔ اور نظری گھاس ہے (نظر بنون و طاء مہملہ قاموس مین نہین ہے شاید غلطی کاتب ہو گی نضر بضاد معجمہ صبا و جسکو گز کہتے ہین)۔

مادہ (۱۲۴۳) جو درخت کہ خود رو ہین یعنے بے اوگائے اور بے لگائے پہاڑون اور جنگلون مین ہوتے ہین وہ سب مباح ہین۔

مادہ (۱۲۴۴) اگر بے لگائے اور بے اوگائے کسی کی زمین مین درخت اوگین تو وہ زمین والیکے ہین اوسمین سے اور کوئی لکڑی نہین توڑ سکتا ہے اگر توڑیگا تو قیمت دیگا۔

مادہ (۱۲۴۵) ایک شخص نے اپنے درخت کو پیوند لگایا اور اوس سے جو کچھ ہوا وہ درخت والے کا ہے ایسے پیوند لگانے سے جو پھل پیوندی ہوگا۔ وہ بھی درخت والے کا ہے

مادہ (۱۲۴۶) جس شخص نے تخم ریزی کی وہی فصل کا مستحق ہے کوئی اور متعرض نہین ہو سکتا ہے

مادہ (۱۲۴۷) شکار مباح ہے۔

فصل ثانی در اشیاء مباح کی کیونکر مالک ہو سکتے ہین

مادہ (۱۲۴۸) مالک ہونیکے تین سبب ہین۔ ایک یہ کہ ایک مالک کے ملک سے

دوسرے کے ملک مین منتقل ہووے مثلاً بیع سے یا ہبہ سے۔ دوم خلف یعنے قائم مقام ہوتے مثلاً وراثت۔ سوم احراز یعنے شئ مباح کو کہ اوسکا کوئی مالک نہین ہے اپنے قبضہ مین کر لینا اور یہہ یا تو حقیقی ہے کہ حقیقت مین اپنا قبضہ کر لینا۔ یا حکمی ہے کہ سبب ملک کا قائم کیا جاتا ہے مثلاً اپنے برتن مین برسات کا پانی لیا گیا۔ یا جال بچھا کر شکار پکڑا گیا۔

مادہ (۱۲۴۹) جس نے شئے مباح پر اپنا قبضہ کر لیا۔ وہ اوسکا مالک ہوگا۔ مثلاً ایک شخص نے نہر سے پانی اپنے برتن مین بھر لیا اب اور کوئی یہہ پانی نہین لے سکتا ہے اگر بے اجازت لیکر خرچ کریگا قیمت دیگا

مادہ (۱۲۵۰) احراز کیلئے قصد شرط ہے یعنی اگر بارش کے پانی لینے کے لئے برتن رکھا یا۔ حوض اور تالاب بارش سے بھرنے کیلئے بنائی گئی ہین اونمین بارش کا پانی بھر گیا تو احراز ہوگا ورنہ اگر خود بخود برتن بارش سے بھر گیا تو مالک نہوگا ہر شخص اسکو استعمال کر سکتا ہے دیکھو مادہ (۴)

مادہ (۱۲۵۱) پانی کے احراز کیلئے یہہ شرط ہے کہ جاری نہو اور جس کنوین کا پانی بہتا ہے وہ محرز نہین ہے اگر ایسے کنوین مین سے کسی نے بے اجازت مالک کے پانی لے لیا۔ اور خرچ کیا تو نقصان نہ دیگا۔ اور ایسے ہی جو پانی کہ حوض مین ایک جانب سے نکلتا ہے اور دوسرے جانب سے آتا ہے محرز نہین ہے۔

مادہ (۱۲۵۲) گہانس کاٹ کر جمع کر لینے اور گٹھہ باندہ لینے سے احراز ہوتا ہے

مادہ (۱۲۵۳) پہاڑ و زمین سے لکڑیان جسطرح ہو سکے لینا جایز ہے صرف جمع کر لینا احراز ہے گٹھہ باندھنا شرط نہین ہے۔

فصل سوم عام مباح چیزونکے احکام

مادہ (۱۲۵۴) ہر شخص ہر مباح کو اپنے کام مین اسطرح لا سکتا ہے کہ ضرر عام کا باعث نہو

مادہ (۱۲۵۵) شئے مباح کے لینے سے کوئی کسی کو منع نہین کر سکتا ہے۔

مادہ (۱۲۵۶) ایسی جگہہ کے گہاس کہ اوسکا کوئی مالک نہین ہی ہر شخص اپنے جانور کو چرا سکتا اور جتنی چاہے لے سکتا ہے

مادہ (۱۲۵۷) کسیکی ملک مین گہاس جو بے سبب اوگی ہے گو مباح ہے مگر مالک کو یہہ اختیار ہے کہ اپنی ملک مین کسی کو نہ آنے دے۔

مادہ (۱۲۵۸) پہاڑ و زمین کسی نے لکڑی جمع کی اور وہین چھوڑ آیا کوئی اور اگر لیگیا تو وہ شخص اس سے واپس لے سکیگا۔

مادہ (۱۲۵۹) پہاڑون اور جنگلون اور رمنون مین سے کہ اونکا کوئی مالک نہین ہے ہر شخص

میوہ توڑ سکتا ہے۔
مادہ (۱۲۶۰) ایک شخص نے کسیکو اسلیئے مزدور مقرر کیا کہ ٹوٹی ہوئی لکڑیاں جمع کردے یا شکار پکڑے تو یہہ مزدور اپنی مزدوری کا مستحق ہوگا۔ اور لکڑی اور شکار کا مالک مستاجر ہے۔
مادہ (۱۲۶۱) ایک شخص نے اپنی ملک مین آگ سلگائی تو ہر شخص کو اپنی ملک مین آنے سے اور آگ لینے سے منع کر سکتا ہے۔ اگر جنگل مین آگ جلائی تو ہر شخص اوس سے فائدہ لیگا۔ اور اپنی کو سینکیگا اور اوسکی روشنی مین سے سکیگا اور اس سے اپنی قندیل روشن کر سکیگا۔ اور کسیکو منع نکر سکیگا۔ مگر بے اجازت اوسکے اوسمین سے کوئی آگ نہ لے سکیگا۔

فصل چہارم حق الشرب اور نہر کے کنارہ کا حکم۔

مادہ (۱۲۶۲) اپنی اپنی باری پانی لینا یا اپنے جانور کو پلانا اور زراعت کو پانی دینا حق الشرب ہے۔
مادہ (۱۲۶۳) کنارہ یا گھاٹ پر پانی لینا حق الشفہ ہے۔
مادہ (۱۲۶۴) جیسا ہوا اور روشنی سے ہر شخص بہرہ مند ہوتا ہے ویسا ہی دریا اور بڑا تالابون سے بھی ہو سکتا ہی
مادہ (۱۲۶۵) ہر شخص اپنی زمین کو نہر سے جو کسی کی ملک نہین ہے سیراب کر سکتا ہے۔ اور نہر عام مین سے اپنی زمین سیراب کرنیکے لئے یا چکی کے گہرا کرنیکے لئے ایک نالی کاٹ سکتا ہے مگر جب پانی کم ہو جاوے کہ اور لوگونکے پانی لینے مین تاخیر ہونے لگی۔ اور یا بالکل پانی سوکھ جاوے اور یا کشتی نہ چل سکے تو یہہ ضرر عام ہے اوسکو منع کیا جائیگا۔
مادہ (۱۲۶۶) ہر آدمی اور ہر جانور کو اوس پانی پر جو کسی کا ملک نہین ہے حق الشفہ حاصل ہے
مادہ (۱۲۶۷) جس جس کی جائی مین نہر جاری ہے اوسکی ملک ہے یعنی اپنی اپنی جگہہ ہر شخص کو حق شرب حاصل ہے اور عام لوگونکے لئے اوس نہر پر حق الشفہ حاصل ہے اور کسیکو یہہ حق نہین ہے کہ اوس نہر سے جو کسی کی خاص ملک ہے اور اوس کنوئی سے جو خاص کسیکا ہے اپنی زمین سیراب کر سکے اور اپنی اپنی جانورون کو نالی کے کنارہ پر چھوٹا یا بڑا ہو پانی پلا سکتے ہین۔ اس شرط پر کہ گھاٹ اور نالیان ٹوٹنے نہ پاوین اور نہر والے کو اختیار ہے کہ اپنی باغیچہ مین یا گہر مین پانی سینہ پر لا سکے۔
مادہ (۱۲۶۸) پانی گو ایسا ہے کہ ہر شخص اوسپر وارد ہو سکتا ہے مگر چونکہ ایک شخص کی ملک مین ہے تو ہر شخص کو اپنی ملک مین آنے سے منع کر سکتا ہے اگر اوسکے پاس کوئی اور پانی مباح عام نہین ہے تو اوس مالک کو جبرا حکم کرینگے کہ پانی حسب طلب لینے دیوی اور ہر شخص

پانی کے لئے اندر جا سکتا ہے بشرطیکہ نہر یا کنواں وغیرہ خراب ہونے نپائی اور کنارہ نہ ٹوٹے۔

مادہ (۱۲۶۹) کسی شریک کو نہر مشترک میں بلا اذن یہ اختیار نہیں ہے کہ چھوٹی نالی اپنے لئے نکال سکے یا اپنا حق الشرب پانی کے گھاٹ بدل دے یا دوسری زمین میں کہ اوسکو اوس نہر سے حق الشرب نہیں ہے پانی لیجاوے۔ اگر اور حصہ داروں نے اجازت دے دے تو پھر اونکو یا اونکے وارثوں کو اختیار ہے کہ منع کردیں۔

فصل پنجم احیاء موات کے بیان میں (یعنی زمین بنجر و افتادہ کو آباد اور قابل زراعت کرنا)

مادہ (۱۲۷۰) موات وہ زمین ہے کہ نہ کوئی اوسکا مالک ہے اور نہ کسی قصبہ اور گانوں کی چراگاہ ہے اور نہ لکڑسان ہے بلکہ آبادی سے بہت دور افتادہ ہے۔ یعنی بہت بلند آواز والا اگر قصبہ کے باہر کھڑا ہوکر پکارے تو وہاں تک آواز نہ جا سکے۔

مادہ (۱۲۷۱) گانوں اور قصبے کے پاس زمین چراگاہ اور کھلیان اور لکڑسان کے لئے چھوڑی جاتی ہیں۔ اوسکو اراضی متروکہ کہتی ہیں۔

مادہ (۱۲۷۲) اگر سلطان کی اجازت سے کسی نے زمین آباد کی تو وہ اوسکا مالک ہوگیا یا سلطان نے یا اوسکے وکیل نے اجازت زمین کے آباد کرنے کی اس شرط پر دے کہ مالک نہوگا اور صرف انتفاع کر سکیگا تو جیسی شرط ٹھہری ہے ویسا ہی ہوگا یہ مالک زمین نہوگا۔

مادہ (۱۲۷۳) اگر کچھ قطعہ زمین آباد کیا اور کچھ ترک کر دیا تو جتنے زمین آباد کی ہے اتنے ہی کا مالک ہوگا نہ باقی متروک کا اور اگر اطراف سے آباد کرکے اوس بیچ کا قطعہ ترک کیا تو یہ بیچ کا قطعہ بھی اوسیکا ملک ہے۔

مادہ (۱۲۷۴) ایک شخص نے احیاء زمین کیا۔ اوسکے اطراف کی زمین کو اور دوسروں نے احیاء کیا تو اول کیلئے آمد و رفت کا رستہ اطراف کی زمین میں سے رہے گا۔

مادہ (۱۲۷۵) جیسا تخم ریزی اور سنگ بست احیاء زمین ہے ویسا ہی ہل چلانا اور پانی سے سیراب کرنا یا پانی کی نالی کھودنا احیاء ہے۔

مادہ (۱۲۷۶) زمین موات پر دیوار یا مٹی یا سیل سے حفاظت کیلئے گھیرا کرنا احیاء ہے

مادہ (۱۲۷۷) سنگ بست کرنا یا خشک کانٹوں اور خشک ڈالیوں سے اوسکے گرد باڑ گھیرا کرنا یا نلاو کرنا یا کانٹوں کا جلانا یا کنواں کھودنا احیاء نہیں ہے بلکہ یہ حدبندی اور سنگ بست ہے

مادہ (۱۲۷۸) ایسے ہی گھاس یا کانٹے کاٹ کر زمین کے گرد ڈالنا اور [illegible]

تاکہ سیل پانی سے محفوظ رہے احیار نہیں ہے یہہ دول بندی ہے جبتک نالی پانی لانے کی درست نکرے
مادہ (۱۲۷۹) جسنے زمین موات میں سے کسقدر زمین لے تو یہہ پتہر لگا کر حد بست کی ہے یہہ شخص تین سال تک اوسکے احیار کا مستحق رہے گا اگر یہہ شخص تین سال تک احیاء نکری تو دوسرے کو احیار کیلئے دیدینگے

مادہ (۱۲۸۰) زمین موات میں بحکم بادشاہ جو کنوا کہودے وہ اوس کنوے کا مالک ہوگا

فصل ششم بحکم بادشاہی زمین مواتمین کنوے جو کہودیگئی اور نہرین جو جاری کیگئیں اور درخت لگائے گئے اون سب کا حریم (یعنے حق) کیا ہے

مادہ (۱۲۸۱) کنوے کا حریم ہر طرف سے چالیس گز ہے
مادہ (۱۲۸۲) زمین سے جو چشمے نکلتے ہیں اور زمین پر بہتے ہیں اونکی حریم پانچسو گز ہے۔
مادہ (۱۲۸۳) نہر کبیر یعنے وہ نہر کہ کہودے اور مٹی نکالنی کی حاجت نہیں ہے ہر طرف اوسکی نصف حریم ہے یعنے جسقدر اوسکا عرض ہے اوسقدر نصف نصف دونو طرف لینگے
مادہ (۱۲۸۴) چہوٹی نالی یا بڑی نالی جسکے مٹی نکالنے اور صاف کرنیکے حاجت اور ضرورت پڑتی ہے دونو طرف اونکا حریم اتنا ہے کہ ملبہ پتہر مٹی وغیرہ کہودکر دونو طرف ڈالدیا جاو
مادہ (۱۲۸۵) جو نہر ایسی ہے کہ زمین کے اوپر اوسکا پانی بہتا ہے اوسکا حریم ہر طرف پانچسو گز ہے
مادہ (۱۲۸۶) جس شخص کے کنوے ہیں وہی اوسکے حریم کے بہی مالک ہیں اور آدمی اوسمین کسی طرح تصرف نہیں کرسکتا ہے۔ اگر کسی نے کنوے کے حریم میں کنوا کہودا تو توڑدیا جاو اور یہہ ہی حکم نہرون اور نالیون اور چشمونکے حریم کا ہی حکم ہے
مادہ (۱۲۸۷) ایک کنوے کے حریم کے پاس بحکم شاہی اگر کسی نے کنوا کہودا تو اوسکی بہی حریم چالیس گز ہے اور پہلے کنوے کے حریم میں داخل نہیں ہوگی۔
مادہ (۱۲۸۸) اگر حریم کے باہر ایک اور کنوا کہودا گیا۔ اور اوس کنوے کا پانی دوسرے کنوئین سونت گیا تو اس دوسرے کنوے والے پر کچھہ جرم نہین ہے جیسا ایک دوکان کے پاس دوسری دوکان لگائے گئی اسکے سبب سے پہلی دوکان کی تجارت گہٹ گئی تو دوکان ثانی موقوف نکیجاویگی
مادہ (۱۲۸۹) اراضی مواتمین باذن شاہی جو درخت کسی نے لگائی تو اوسکی حریم

پانچ گز ہے اتنی زمین کے اندر کوئی اور درخت نہیں لگا سکتا ہے ۔

مادہ (۱۲۹۰) کسی کی زمین میں کسی کے پانی کی نالی ہے تو دو طرف اسقدر حریم جانیگی کہ پانی کی طرف بہنے نپائے اور اگر دونو طرف بلند ہیں تو وہ اوس نہر والے کے ہیں اور اگر بلند نہیں کسی کا قبضہ نہی پایا نہیں جاتا ہے مگر کیونکہ دونو طرف درخت لگے رہتی ہیں تو یہہ دونو زمین والے کے ہیں پر نہر والا جب نہر کہودے گا تو اوسکی مٹی وغیرہ اوسکے دونو طرف ڈالیگا ۔

مادہ (۱۲۹۱) کسی شخص نے جو اپنی ملک میں کنوا کہودا اوسکی حریم نہیں ہے اور اوسکا ہمسایہ بہی اپنی ملک میں کنوا کہود سکتا ہے اور اول ثانی کو منع نہیں کر سکتا ہے کہ میری کنوئیکا پانی سوخت جائیگا ۔

فصل ہفتم شکار کے احکام

مادہ (۱۲۹۲) شکار کرنا جائز ہے خواہ آلہ جارح سے ہو مثل بندوق اور تیر یا جال سے ہو یا جانور درندہ سے ہو جیسا کتا تعلیم کیا ہوا یا پرند جیسے چرخ وغیرہ ۔

مادہ (۱۲۹۳) جو جانور انسان سے وحشت کرتے بہاگتے شکار ہے ۔

مادہ (۱۲۹۴) جیسے اہلی جانور یعنی بستی میں رہنے والے شکار نہیں ہوتے ہیں ایسے ہی وہ جنگلی جانور کہ آدمیوں سے مانوس ہوگئی ہیں شکار نہیں ہونگے ۔ مثلاً کبوتر پلی ہوئے اور چرخ کہ اوسکے بال کٹے ہوں جہانکہ معلوم ہوں یا ہرن کہ اوسکے گلے میں طوق ہو ۔ اونکا پکڑ لینا لقطہ ہے ۔ اسکا اعلان کرنا ضرور ہے کہ اوسکے مالک کو دیا جاوے ۔

مادہ (۱۲۹۵) شکار کی شرط یہ ہے کہ جانور اپنے پاؤں سے بہاگ کر یا پیروں سے اوڑکر انسان کی گرفت سے اپنی کو بچا سکے اگر کوئی جانور اپنی بچانے سے لاچار ہوگیا وہ شکار نہیں ہوتا ہے ۔

مادہ (۱۲۹۶) جس نے شکار کو ایسا لاچار کردیا کہ شکار بہاگنے سے جاتا رہا تو گویا وہ شکار ہوگیا ۔

مادہ (۱۲۹۷) جو شخص جانور کو پکڑے اوسی کا ہے ۔ مثلاً ایک شخص نے ایک جانور کو تیر مارا کہ زخمی ہوکر بہاگ یا ایسا نہیں ہے کہ اپنے کو بچا سکے تو وہ ہی مالک اوسکا ہے اور اگر زخم ایسا خفیف ہے کہ اپنے نفس کو بچا سکے تو وہ اوسکا مالک نہیں ہے ۔ بلکہ کوئی اور اوسکو بندوق وغیرہ سے شکار کرکے مالک ہو سکتا ہے ۔ ایک شخص نے شکار کو تیر مارا کہ تہیر کہا کر گر پڑا اور پہر اوٹہہ کر بہاگ گیا تو دوسرا شخص اوسکو پکڑ کر مالک ہو سکتا ہے ۔

مادہ (۱۲۹۸) ایک شکار کو دو شخص نے برابر گولیاں ماریں تو دونوں کا مشترک نصف نصف ہوگا۔

مادہ (۱۲۹۹) ایسے ہی دو شخص نے اپنے دو کتے برابر چھوڑے اور اونہوں نے برابر جاکر پکڑا دونوں میں شکار مشترک ہوگیا۔ اور جو الگ الگ دونوں نے دو شکار پکڑے تو ہر شخص اپنے اپنے شکار کا مالک ہے۔ اگر دو شخص نے دو کتے چھوڑے ایک نے شکار کو پکڑا دوسرے نے اوسکو مار ڈالا۔ اگر اول نے ایسا پکڑا تھا کہ اوسکی رہائی ممکن نہ تھی تو شکار شخص اول کا ہے۔

مادہ (۱۳۰۰) ایک شخص کی نہر میں مچھلیاں ہیں کہ بے شکار کیے پکڑے نہیں جا سکتے ہیں تو جائز ہے کہ ہر کوئی اونکو شکار کر سکتا ہے۔

مادہ (۱۳۰۱) ایک شخص نے پانی کے کنارے پر ایک ایسا مکان بنایا کہ اوسمیں مچھلیاں گھر کر شکار ہو سکتے ہیں۔ اسمیں اگر مچھلیاں آگئیں اور پانی اتنا کم ہوگیا کہ بے شکار کے مچھلیاں پکڑ سکتا ہے تو وہ مچھلیاں اوسی شخص کی ہیں۔ دوسرا اونکو نہیں پکڑ سکتا ہے اور اگر پانی اتنا بہت ہے کہ بے شکار کے مچھلی نہیں پکڑی جا سکتی ہے تو یہ نہ یہی شخص اونکا مالک ہوگا۔ ہر کوئی شکار کر سکتا ہے۔

مادہ (۱۳۰۲) ایک شخص کے گھر میں شکار گھس آیا اوسنے دروازہ اسطرح بند کر لیا کہ وہ گھر گیا تو وہ اوسکا مالک ہے۔ اور اگر دروازہ بند کرنے پر بھی گھر سکتا ہو تو مالک نہ ہوگا۔ ہر شخص پکڑ سکتا ہے۔

مادہ (۱۳۰۳) اگر ایک شخص نے ... ڈالا اور اسمیں شکار آگیا تو وہ مالک ہے اور اگر جال سوکھانیکے لیے پھیلایا یا اتفاقاً ... شکار آگیا تو وہ اوسکا مالک نہیں ہے جیسا کسی کے گھر میں کوئی جانور آگیا تو وہ اوسکا مالک نہیں ہے ہر شخص اوسکو پکڑ سکتا ہے اور اگر گڑھا شکار ہی کیلیے کھودا گیا ہے تو گڑھے والا مالک شکار کا ہے دیکھو مادہ (۱۲۵۰) -

مادہ (۱۳۰۴) ایک شخص کے باغ میں جانور نے انڈے یا بچہ دیئے تو باغ والا اونکا مالک نہیں ہے اگر کوئی اوٹھا لیگا تو باغ والا اوس سے چھین نہیں سکتا ہے اور اگر باغ اسی لئے بنایا ہے کہ جانور اوسمیں آکر انڈے بچہ دیتے ہیں تو باغ والا ہی مالک ہوگا۔

مادہ (۱۳۰۵) ایک شخص نے اپنے باغ میں ایسی جگہہ بنا دے کہ شہد کی مکھی وہاں آکر چھال لگا دے اور شہد ہو تو وہی اوسکا مالک ہے۔ اور کوئی اور نہیں لے سکتا ہے۔ مگر باغ والا شہد کا

عشر بیت المال سرکاری مین داخل کریگا کیونکہ شہد ہی بانع کی پیداوار ہے ۔
مادہ (۱۳۰۶) ایک شخص کے روشندان مین مکھیان لگا وہ ہے اوسکے شہد کا مالک ہے ۔
مادہ (۱۳۰۷) شہد کی مکھی اوسکے روشندان مین سے نکلکر کسی اور کے گھر مین چلی گئی گھر والے نے اوسکو پکڑ لیا تو روشندان والا اوسکو گھر والے سے واپس لے سکتا ہے ۔

باب پنجم

خرچ مشترک کا بیان اوس مین دو فصل ہین ۔

فصل اول مشترک چیزون کی تعمیر اور اوسکے خرچ کا بیان ۔

مادہ (۱۳۰۸) ملک مشترک کی بروقت ضرورت کے سب حصہ دار اپنے اپنے حصہ کے موافق خرچ کرکے تعمیر اور درستی کرتے رہین ۔
مادہ (۱۳۰۹) اگر ایک حصہ دار نے دوسرے حصہ دار سے اجازت ملک مشترک کی تعمیر اپنے پاس سے کی تو دوسرے حصہ دار سے موافق اوسکے حصہ کے خرچ لے سکیگا ۔
مادہ (۱۳۱۰) ایک حصہ دار غائب ہے تو تعمیر کرنیوالا حاکم سے اجازت لیکر تعمیر کرے کیونکہ حکم حاکم بمنزلہ اجازت شریک کے ہے جب آویگا اوس سے خرچ موافق حصہ کے لے سکیگا ۔
مادہ (۱۳۱۱) اور نہ اگر شریک سے اجازت لے اور نہ حاکم سے خود ہی تعمیر کی تو وہ متبرع ہے (یعنے احسان کرنے والا ہے) حصہ دار سے خرچ واپس نہین لے سکیگا خواہ وہ ملک قابل تقسیم ہو یا نہین ہو ۔
مادہ (۱۳۱۲) ایک شخص نے ملک مشترک قابل تقسیم کے بے اذن شریک تعمیر کرنا چاہا اور حصہ دار تعمیر سے اسی منع کرتا تہا تو متبرع ہوگا ۔ اور اوسکے منع کرنے پر حاکم کے یہان نالش اگر کریگا تو حاکم بھی تعمیر کا حکم نہ دیگا ۔ بلکہ تقسیم کا حکم دے گا ۔ اب بعد تقسیم کے اپنے حصہ پر جو چاہے سو کرے دیکہو مادہ (۲۵)
مادہ (۱۳۱۳) جو ملک قابل تقسیم نہین ہے مثلاً خراس چکی اور حمام جب تعمیر کی ضرورت ہوئی اور ایک حصہ دار تعمیر سے انکار کرے تو باجازت حاکم تعمیر کر سکتا ہے اور اوسکے کرایہ مین سے اپنا تعمیر کا خرچ بقدر حصہ کے لے سکتا ہے ۔ کہ حصہ دار کے ذمہ پر قرض ہے اور اگر بے اجازت حاکم کے صرف کیا تو نہین لے سکتا ہے بروقت تعمیر دیکھین گے کہ اوس بناء کی اس وقت کیا قیمت ہے اوس قدر قیمت کی بناء کے لے سکتا ہے ۔
مادہ (۱۳۱۴) اگر خراس اور حمام گر کر میدان ہوگیا اور ایک حصہ دار بنانا چاہتا ہے

اور دوسرا نہیں چاہتا ہے تو عمارت بنانا ضرور نہیں ہے بلکہ میدان تقسیم کر لینگے۔

مادہ (۱۳۱۵) اگر دو منزلہ مکان گر گیا اور میدان ہو گیا جو شخص اپنی منزل بنانا چاہے دوسرا اوسکو منع نکر سکیگا۔ اور نیچے کے منزلہ والے سے بالاخانہ والا تقاضا کریگا کہ اپنا مکان بنا دے تاکہ اوسکو اوپر جانیکا راستہ ملے اگر بنایا تو بہتر ہے ورنہ حاکم سے حکم لیکر یہ بھی بنا دیگا اور جبتک کہ اوس سے زر تعمیر لیلیوے اوسکو دخل اور تصرف کرنے نہ دیگا۔

مادہ (۱۳۱۶) دیوار مشترک جو گھر کے اوسپر دونو اپنی کڑیاں وغیرہ رکھتے تھے دونو تعمیر کریں اگر ایک نکرے تو دوسرا کر سکتا ہے۔ اور جبتک اپنا زر تعمیر نصف نہ لیلیوے اوسکو دیوار پر تصرف نہ کرنے دیگا۔

مادہ (۱۳۱۷) دو ملکیتوں میں ایک دیوار مشترک تھی گر گئی اور ایک کا زنانہ دکھائی دینے لگا اب اسنے چاہا کہ دیوار مشترک بنا دیں اور دوسرے نے انکار کیا تو جبر نہیں ہو سکتا ہے مگر حاکم اتنا جبر کریگا کہ مٹی وغیرہ کا دونو سے مشترک پردہ بنوا دیگا۔

مادہ (۱۳۱۸) اگر دیوار مشترک کی بنیاد سست ہو گئی اور خوف گرنے کا ہی تو بحکم حاکم بصرف زر مشترک دیوار گروا دیجائے۔

مادہ (۱۳۱۹) ایک مکان دو یتیموں میں یا دو وقف میں مشترک ہے اور ضرورت اوسکے تعمیر کی ایک وصی یا ایک متولی تعمیر کرنا چاہتا ہے اور دوسرا انکار کرتا ہے اور اسی طرح رہنے دینا موجب نقصان ہے تو بحکم حاکم بصرف مال یتیم اور مال وقف تعمیر کیا جاویگا۔

مادہ (۱۳۲۰) ایک گھوڑا مشترک ہے ایک چاہتا ہے کہ اوسکو تربیت کرے اور دوسرا انکار کرتا ہے تو اوسکو حاکم حکم دیگا کہ یا تو اپنا حصہ بیچ ڈال یا تربیت مشترک کر۔

مادہ (۱۳۲۱) جو نہر کہ کسی کی ملک نہیں ہے بیت المال سے اوسکی تعمیر اور اصلاح کیجاوے اور اگر بیت المال میں گنجائش نہو تو لوگوں سے تعمیر کرائی جاوے۔

مادہ (۱۳۲۲) جو لوگ نہر کے مالک ہیں وہی اوسکی تعمیر کرینگے یعنے وہ لوگ کہ اوسمیں حق الشرب رکھتے ہیں نہ وہ کہ اونمیں حق الشفعہ رکھتے ہیں۔

مادہ (۱۳۲۳) بعض حق الشرب والے نہر کا صاف کرنا چاہتے ہیں اور بعض انکار کرتے ہیں اگر نہر عام نفع رسان ہے تو انکار کرنے والے پر سب شریکوں کے درست اور صاف کرنے کیلئے جبر کیا جاویگا دیکھو مادہ (۱۳۲۱) اور اگر نہر خاص ہے تو درست کرنیوالے بحکم درست کریں اور انکار کرنیوالا جبتک کہ اپنے حصہ کا خرچ

[illegible]

مادہ (۱۳۲۴) اگر سب حق الشرب والے نہر درست کرنے سے انکار کرتے ہیں اور نہر عام [illegible] ان سب کو
سب پر جبر کیا جاوے ورنہ یعنے نہر خاص ہے تو جبر نہوگا۔

مادہ (۱۳۲۵) ایک شخص کی زمین سے نہر کا کنارہ ملا ہوا ہے اور سوا اوسکے اور راستہ نہیں ہے تو زمین والا
لوگونکو نہر پر آمد و رفت اور حق الشرب اور تعمیر وغیرہ سے منع نکر سکیگا اور اوسکی زمین پر سے [illegible] آمد و رفت
رہیگی نہر عام ہو کسی کی ملک ہو یا نہو۔

مادہ (۱۳۲۶) نہر کی درستی اوپر سے کیجاوے اور سب حق الشرب والے اوسمین شریک رہینگے اور
جس کا حق الشرب صاف ہوتا جائیگا وہ آگے کی محنت سے بری ہوتا جائیگا دیکھو مادہ (۸۷)
الغرم بالغنم مثلاً ایک نہر میں دس آدمی شریک ہیں شروع کے حصہ میں کے سب صفائی شریک رہینگے
اور وہ حصہ جب صاف ہو جائیگا تو وہ حصہ والا بری ہوگا اوسکے بعد کی درستی میں نو آدمی شریک
رہینگے اسیطرح آخر کے صفائی صرف حصہ آخری والا کریگا اسی لیے سب سے کم محنت و خرچ شروع
والے کو ہے اور سب سے زیادہ آخر والے کو ہے فقط اور یہہ حکم مادہ (۸۸) سے متعلق ہے
اور حاصل ان دونو مادون کا ایک ہی ہے۔

مادہ (۱۳۲۷) نالی کہارے پانی کی آخر سے صاف کیجاوے اور جس کا حق الشرب صاف ہوتا جاوے
وہ اوپر کی محنت سے بری ہوتا جائیگا اسلئے اوسمین سب حصہ دار شریک ہونگے
اور شروع کی درستی صاف وہی کریگا کہ جسکا وہ حصہ ہے۔

مادہ (۱۳۲۸) اسیطرح طریق خاص بھی درست کیا جاوے مدخل سے یعنے جہان کہ راستہ
شروع ہوا ہے اور جہان تک تمام ہوگا اپنے اپنے گہر تک سب صاف کرینگے جو اپنے
گہر تک صاف کر چکے وہ آگے سے بری ہے۔ اسلئے شروع میں سب شریک ہونگے
اور آخر کی درستی وہی کریگا جسکا گہر وہان واقع ہے۔

باب ششم شرکت عقد کا بیان اوس میں چہہ فصل ہیں۔

فصل اول شرکت عقد کی تعریف اور تقسیم کا بیان

مادہ (۱۳۲۹) اسمین جب یہہ عقد ٹہرے کہ راس المال اور اوسکا فائدہ مشترک ہے
اوسکو شرکت العقد کہتے ہیں۔

مادہ (۱۳۳۰) شرکت عقد کا رکن ایجاب قبول ہے لفظاً ہو مثلاً ایک شخص نے دوسرے سے کہا
کہ مین نے [illegible] دیگر تجکو شریک کیا تو لفظاً [illegible] اوس نے جواب مین کہا کہ مین نے قبول کیا

یہ شرکت عقد با یجاب و قبول لفظاً منعقد ہوگئے یا معنی ہو مثلاً ایک شخص نے ایکہزار قرش دیکر کہا کہ یہ سے
اور خرید و فروخت کرو وہ ویسی ہی کرنے لگا تو یہ شرکت بقبول معنی منعقد ہوگئے۔

مادہ (۱۳۳۱) شرکت العقد دو قسم ہے ایک یہ کہ دونے آپسمین شرکت اسطرح کی کہ اپنی اپنی ایسی چیزین جتنیا
لائی کہ راس المال ہو سکتے ہین اور دونو راس المال اور نفع مین برابر حصہ دار ہین اوسکو شرکت مفاوضہ
کہتے ہین مثلاً ایک شخص مر گیا اور اوسکی اولاد جو ترکہ کے مالک ہووے اپنا اپنا حصہ برابر ملاکر راس المال
ٹھہرایا اور سب ملکر خرید و فروخت کرنے لگے اور ربح بھی برابر ٹھہرایا اوسکو مفاوضہ کہتے ہین مگر یہ شرکت مفاوضہ
بہت نادر واقع ہوتے ہے دویم یہ کہ شرکت مین برابری کی شرط نہ ٹھہرے اوسکو شرکت عنان کہتے ہین۔

مادہ (۱۳۳۲) شرکت تین صورت سے خالی نہین ہے یا شرکت مال ہو یا شرکت عمل ہو یا شرکت وجوہ
و وجاہت ہو یعنی جب شرکت اسطرح ہوئی کہ ہر شخص بمقدار معین و معلوم اپنا اپنا مال ملاکر باہم متفق
ہوکر یا الگ الگ کام کرین اور جو ربح ہو آپسمین مشترک رہین یہ شرکت اموال ہے اور جب شرکت
اسطرح ٹھہری ہے کہ ہر شخص کسی کسی کا کام یا چیز بنا وے اور جو اجرت کہ حاصل ہووے وہ سب مین مشترک رہے
اوسکو شرکت اعمال اور شرکت ابدان اور شرکت صنایع اور شرکت تقبل کہتے ہین مثلاً دو درزی یا ایک
درزی اور ایک رنگریز آپسمین متفق ہوگئے اور یا اسطرح شرکت ٹھہرے کہ اونکا مال تو نہین ہے پر
اپنی اپنی وجہ و وجاہت سے قرض پر بازار کا مال لائین اور اوسکو بیچتے رہین اور جو فایدہ ملے وہ
آپسمین مشترک ہو اوسکو شرکت وجوہ کہتے ہین۔

فصل ثانی شرکت العقد کے عام شرایط کا بیان

مادہ (۱۳۳۳) ہر شرکت العقد مین ایک شریک دوسریکا وکیل ہوتا ہے یعنی ایک شریک جو کچھہ
خریدے یا بیچے یا کوئی عمل قبول کرے وہ دوسرے شریک کا وکیل ہے پس جیسا یہ شرط ہے کہ وکیل
اور موکل عاقل و ممیز ہو ویسی ہی شریک بھی عاقل و ممیز ہو۔

مادہ (۱۳۳۴) شرکت مفاوضہ مین ایک دوسریکا کفیل بھی ہوتا ہے جو شرط کہ کفالت مین ضرور ہے
وہی اوس شرکت مین بھی ضرور ہے۔

مادہ (۱۳۳۵) شرکت عنان مین ایک دوسریکا وکیل ہوتا ہے اور بے شرط اور بے ذکر کفیل نہین
ہو سکتا ہے اسلئے جیسے ماذون بھی شرکت عنان کر سکتا ہے۔

مادہ (۱۳۳۶) شرکت مین ربح کے تقسیم کا ذکر وقت عقد ضرور ہے اور اگر اوسمین حصہ ربح مبہم
اور مجہول رہے اور یہ معلوم نہو کہ اس شریک کا کتنا حصہ ہے اور دوسرے شریک کا کتنا تو یہ

مادہ (١٣٣٧) اگر شرکت مین حصہ مشترک اور مشاع ہیا ہے مثلاً ایک شریک کا نصف اور دوسرے کا ثلث اور تیسرے کا ربع ہے اور اگر یہہ شرط ٹہرے کہ ربح مین اتنی قرش فلان کے اور اتنے قرش دوسرے کے تو یہہ شرکت باطل ہے۔

فصل سوم شرکت اموال مین جو شرایط خاص ہین۔

مادہ (١٣٣٨) راس المال کا نقد ہونا شرط ہے۔

مادہ (١٣٣٩) جس سکے مین تانبا ملا ہوا ہے اور وہ رایج بہی ہو تو عرفاً بمنزلہ نقود کے ہے۔

مادہ (١٣٤٠) سونہ اور چاندی کے ٹکڑے جو سکہ نہون مگر اونکا رواج ہے تو وہ بہی بمنزلہ نقود کے ہین اور اگر اونکا رواج نہین ہے تو بمنزلہ اسباب کے ہین۔

مادہ (١٣٤١) ضرور ہے کہ جو شی معین و موجود ہو وہ راس المال ہو نہ یہہ کہ جو لوگون پر قرض ہے وہ راس المال کیا جاوے مثلاً دو شخص کا کسی ایک کے ذمہ پر قرض ہے یہہ دونو اوسکو اپنا راس المال کرکے کوئی شرکت منعقد کرین یا ایک کا مال متعین و موجود ہے اور دوسرے کا مال جو کسی اور پر قرض ہے دونو ملاکر راس المال ٹہرائین تو یہہ شرکت صحیح نہین ہے۔

مادہ (١٣٤٢) نقود کے سوا اور مال مثل اسباب اور حویلی کے راس المال نہین ہوسکتا ہے مگر جب ایسے مال مین شرکت پیدا کرلین مثلاً ایک شخص اپنا نصف مال دوسرے کے ہاتہہ بیچ دے تو اب یہہ دونو اوس ایک مال مین شریک ہوگئے یا مثلاً اپنی اپنی گیہون ملالین اب یہہ راس المال مشترک ہوگیا۔

مادہ (١٣٤٣) مثلاً ایک شخص کا گہوڑا ہے اور دوسرے کی گاڑی ہے اور دونو شرکت کرایہ دینے لگے تو یہہ شرکت فاسد ہے گہوڑا والا کرایہ لیگا اور گاڑی والا اجر مثل کا مستحق ہوگا۔

مادہ (١٣٤٤) ایک شخص کا گہوڑا ہے اور دوسرے کا اسباب اب یہہ شرکت ٹہری کہ یہہ اسباب گہوڑے پر لادکر بیچین اور ربح دونو کا رہے تو یہہ شرکت فاسد ہوگئی اور ربح اسباب والا لیگا اور گہوڑے والا اجر مثل لیگا۔ اور اگر ایک شخص اپنا اسباب دوسرے کی دوکان مین رکہے اور دونو ربح کے مشترک رہین تو ربح اسباب والے کا ہے اور دوکان والا اجر مثل لے گا۔

فصل چہارم شرکت عقد کے قواعد کلیہ کا بیان۔

مادہ (١٣٤٥) کبہی عمل اور کام کے قیمت مقرر کیجا سکتی ہے مثلاً شرکت عنان مین دونو کا مال برابر ہوا اور دونو کام بہی کرتے ہین مگر چونکہ ایک شخص کام مین زیادہ ماہر ہے اور کام خوب کرتا ہے اوسکو بہ نسبت دوسرے کے حق ربح زیادہ ملے اور دوسرے کو کم۔

مادہ (١٣٤٦) کام کا ضامن ہونا یعنے اپنی ذمہ داری سے کام کروا دینا بہی کام کرنا ہے اسلئے اصل کام کے اجرت مین ضامن بہی حقدار ہوگا۔ مثلاً ایک کاریگر ایسا ہے کہ اوس سے کوئی واقف نہین ہے۔ اسلئے ایک واقف کارنے اپنی دوکان مین اوسکو بٹہلایا اور لوگون سے اپنی ذمہ داری پر اوسکو کام دلایا جو اجرت کہ حاصل ہوگی بسبب اپنی ذمہ داری کے اوسمین مثلاً نصف کا حقدار ہوگا اور دوکان کا کرایہ الگ نہ لے سکیگا کیونکہ کرایہ دوکان بہی اوسمین شامل ہوگا۔

مادہ (١٣٤٧) جیسا مال اور عمل سے ربح کا استحقاق ہوتا ہے مثلاً مضاربہ مین رب المال اپنی مال کے سبب سے اور مضارب اپنی عمل کی سبب سے ربح کے مستحق ہین کبہی صرف ضمانت اور ذمہ داری سے بہی ربح کا استحقاق ہوتا ہے مثلاً ایک اوستاد نے کہ اوس سے سب لوگ واقف ہین ایک شاگرد تیار کیا لوگون کا کام جو اوستاد کے پاس آتا ہے شاگرد سے اپنی ذمہ داری سے کروا تا ہے۔ وہ اوستاد کی اجرت مین سے جو باہم حصہ مقرر ہوجاوے مستحق ہوگا۔ دیکہو مادہ (١٤٥٨) مگر یہ مادہ (٨٥) اوس سے متعلق نہین ہے۔

مادہ (١٣٤٨) جب ان تین چیز مین سے کوئی چیز نہو تو کچہہ استحقاق ربح کا نہوگا مثلاً نہ مال ہے نہ عمل ہے اور نہ ضمان و ذمہ داری ہے مثلاً ایک شخص کو یہ کہا کہ تو اپنی مال سے تجارت کر اور جو نفع ہوگا وہ مشترک ہوگا تو اس صورت مین جو ربح ہوگا وہ صاحب مال کا ہے اس شخص کو اوسمین کچہہ حق نہین ہے۔

مادہ (١٣٤٩) استحقاق ربح صرف بلحاظ اوس شرط کے ہوتا ہے جو عقد شرکت مین مذکور ہوئی ہے نہ بلحاظ اوس عمل کے کہ واقع ہوا ہو سو شریک کو عمل نکرے پر عقد شرکت مین جو اوسکا عمل مشروط ہوا تہا گویا عامل قرار دیا جائیگا اور ربح کا مستحق ہوگا مثلاً شرکت صحیحہ مین یہہ شرط ٹہری تہی کہ دونو کام کرتے رہینگے پہر ایک تو عمل کرتا رہا اور دوسرے نے عذر یا بعذر کام نکیا تو بہی ربح اون دونو مین تقسیم ہوگا کیونکہ ہر ایک ایک دوسرے کا وکیل ہے اور ربح کی شرکت الیسے مین ٹہر گئی ہے۔

مادہ (١٣٥٠) ہر شریک ایک دوسرے کا امانت دار ہے مال شرکت ہر شریک کے قبضہ مین ودیعت ہے پس اگر بے تعدی اور بے قصور مال تلف ہو گیا تو ہر شریک شریک کے حصہ کا ضامن نہین

مادہ (١٣٥١) راس المال شرکت اموال مین دونو شریک کا مشترک ہوتا ہے مساوی ہو یا زاید جیسے ایک کا راس المال ہو اور دوسرے کا صرف عمل ہے ٹہری اور یہہ بہی گفتگو ہوئے کہ ربح دونو کا مشترک ہے تو یہہ عقد مضاربت ہوگی جیسا اوسکے باب مین خاص اوسکا ذکر ہوگا اور اگر یہہ ٹہرے کہ سارا ربح صرف عامل کا ہے تو اوسکو قرض کہتے ہین اور اگر ربح صرف

راس المال والے کا ٹھہرے تو راس المال عامل کے پاس بضاعت ہے اور عامل مستبضع ہے۔ کہ وہ
وکیل متبرع ہے اور نقصان اور نفع سب مال والے کا ہے۔

مادہ (۱۳۵۲) ایک شریک مر جائے یا مجنون مطبق ہو جاوے تو شرکت فسخ ہو جاویگی اور اگر کئے ایک آدمی تین چار یا زیادہ شریک ہیں تو صرف متوفی اور مجنون کے حق میں شرکت فسخ ہوگی اور اوروں کے حق میں قایم رہیگی۔

مادہ (۱۳۵۳) ایک شریک کے فسخ کرنے سے ہی شرکت فسخ ہو جاتی ہے۔ مگر شریک ثانی کو فسخ علم ضرور ہے یعنی جب تک کہ اوسکو علم نہو فسخ نہوگی۔

مادہ (۱۳۵۴) جب دونوں نے شرکت کو فسخ کر دیا اور یہ قصہ اوٹھا کہ جسقدر روپیہ موجود ہے وہ ایک کیلئے اور جتنا لوگوں پر قرض ہے وہ دوسرا لیوے تو یہ تقسیم صحیح نہوگی بلکہ جو کچھہ موجود ہے اور جو قرض ہے وہ سب دونوں میں مشترک رہیگا دیکھو مادہ (۱۱۲۳)۔

مادہ (۱۳۵۵) جب ایک شریک نے مال تجارت میں سے کچھہ لیا اور تجارت کرتے کرتے بے تفصیل حساب مجہول چھوڑ کر مر گیا تو اوسکے ترکہ میں سے شریک کا حصہ لیا جائیگا دیکھو مادہ (۸۰۱)

فصل پنجم شرکت مفاوضہ کا بیان۔

مادہ (۱۳۵۶) دونوں مفاوض ایک دوسرے کے کفیل ہوتے ہیں جیسا فصل ثانی میں مذکور ہوا تو جیسا اقرار ایک کے حق میں جاری ہوگا ویسا ہی اوسکے شریک کے حق میں بھی جاری ہوگا۔ اسلئے قرض خواہ جس سے چاہے اپنا قرض طلب کرے اور ایسا ہی جو امر بیع و شرا و اجارہ وغیرہ کہ ایک پر مرتب ہوئی وہ دوسرے پر بھی مرتب ہوگا جو اس شرکت میں پیدا ہوا ہے مثلاً ایک شریک نے ایک چیز بیچی تو دوسرے شریک پر بھی عیب واپس ہو سکیگی اور جو ایک شریک نے خریدی تو دوسرا بھی عیب واپس کر

مادہ (۱۳۵۷) ایک شریک جو کچھہ اپنے اور اپنی عیال کیلئے کھانے اور پہننے اور سب حاجتوں کے واسطے لیوے تو دوسرے کو اس میں کچھہ حق نہیں ہے مگر بایع ان اشیا کی قیمت دوسرے شریک سے بسبب اوسکی کفالت کے لے سکتا ہے۔

مادہ (۱۳۵۸) دونوں مفاوض کا جب راس المال اور ربح میں مساوی ہونا ٹھہر لیا ہے ایسا ہی شرط ہے کہ کسی کا مال زاید نہووے کہ راس المال ہونیکے لایق ہو جیسے نقود یا وہ مال کہ نقود کے حکم میں ہے مگر جب ایسا مال زیادہ ہے کہ راس المال ہونیکے لایق نہیں ہے جیسے اسباب اور مکان اور قرض کہ کسی کے ذمہ پر ہو تو اس سے مفاوضہ میں کچھہ خلل نہیں ہوتا ہے۔

ماده (۱۳۵۹) شرکت اعمال کے دو نو شریک نے جب یہہ عقد کیا کہ دونون سے جو کوئی جو کام قبول کرے
تو وہ دونون پر برابر ہوگا یعنی ضمان مین ذمہ داری مین اور کام کرنے مین او رفائدہ اور ضرر مین دونو برابر ہونگے
اور جیسا ایک پر جو کچھہ کہ لازم ہووے اور دوسرا اوسکا کفیل ہووے تو یہہ عقد مفاوضہ ہو جاینگے
اور مقصود تجہین جو اجرت مزدوری یا کرایہ دوکان کا لازم ہو جسقدر چاہئے مطالبہ کیا جاوے —
اور اگر کسی نے دعویٰ کیا اور ایک شریک نے اقرار کیا تو یہہ اقرار نافذ ہے اگرچہ دوسرا شریک انکار کرے —

ماده (۱۳۶۰) اگر دو شخص شریک ہون کہ مال قرض لائین اور بیچا کرین اور مال جو خریدا ہے اوسکی
قیمت اور اوسکا بیچ سب شرکت نصف نصف ہوگا۔ اور دونو ایک دوسرے کے کفیل رہینگے تو یہہ بہی
شرکت مفاوضہ شرکت وجوہ ہوگے —

ماده (۱۳۶۱) شرکت مفاوضہ مین لفظ مفاوضہ اور سب شرطون کا ذکر کرنا شرط ہے اور عقد
اگر مطلق ہو تو شرکت عنان ہے —

ماده (۱۳۶۲) جب شروط مذکورہ مین سے کوئی شرط مفقود ہو تو شرکت مفاوضہ شرکت عنان
ہوگی مثلاً ایک شریک کے پاس کچھہ مال وراثتاً یا ہبتہً پہونچا اگر شرکت کا راس المال ہو سکتا ہے
جیسے نقود تو عقد مفاوضہ عنان ہو جاوے گی۔ اور اگر راس المال شرکت ایسا مال نہین ہے
بلکہ اسباب یا مکان ہے تو مفاوضہ مین کچھہ خلل نہوگا —

ماده (۱۳۶۳) جتنے شرطین عنان کے صحت کیلئے لازم ہین اتنی ہی شرکت مفاوضہ کیلئے بہی لازم ہین

ماده (۱۳۶۴) دونو شریکونکو جو تصرف شرکت عنان مین جائز ہے وہ سب مفاوضہ مین بہی جائز ہے —

فصل ششم شرکت عنان کے حق کا بیان اسمین تین بحث ہین بحث اول — جو امور کہ شرکت اموال سے متعلق ہین —

ماده (۱۳۶۵) شرکت عنان مین دونو کا مال مساوی ہونا ضرور نہین ہے بلکہ ایک کا مال زاید
اور دوسرے کا مال کم ہو سکیگا اور یہہ ضرور نہین ہے — کہ شریک اپنا سب مال شرکت مین داخل
کردے بلکہ جتنا چاہے کل یا کوئی مقدار خاص شرکت مین لگاوے سو ممکن ہے کہ ہر شخص کے لئے
سوا اس راس المال کے اور بہی مال نقد وغیرہ کہ راس المال ہونیکے قابل ہووے موجود ہو

ماده (۱۳۶۶) جیسا شرکت عنان مین یہہ جائز ہے کہ ہر قسم کی تجارت کیجاوے ویسا یہہ بہی
جائز ہے کہ ایک قسم خاص کی تجارت کیجاوے —

ماده (۱۳۶۷) شرکت صحیحہ مین ربح کیلئے جو شرط ٹہر جاوے وہ ہی واجب العمل ہوگی —

مادہ (۱۳۶۸) شرکت فاسدہ مین بقدر راس المال کے ربح تقسیم ہوگا اور جو شریک اپنی لئے زیادہ ٹہرائے اوس کا اعتبار نہین ہے۔

مادہ (۱۳۶۹) اسیطرح نقصان اور خسارہ بہی بلحاظ راس المال دونو پر پڑیگا اگر کوئی اور وجہ قرار دی گئی تو جایز نہوگا۔

مادہ (۱۳۷۰) جب دونو شریک تقسیم ربح بلحاظ مقدار راس المال کے ٹہرالین گو کسی کا راس المال زائد ہووے یا کم تو اسی اعتبار پر ربح تقسیم ہوگا۔ گو عمل کرنا دونو کا ٹہرا ہو یا ایک ہی کا مگر جب یہہ راس المال ایک ہی کا ہے اور عمل دوسرے کا تو راس المال اوس دوسریکا پاس بضاعتہً ہے

مادہ (۱۳۷۱) باوجودے کہ راس المال دونو کا برابر ہے ایک کیلئے ربح زیادہ مقرر کرنا مثلاً ایک کا حصہ دو ثلث اور دوسرے کا حصہ ایک ثلث مقرر ہووے اور دونو کا عمل بہی مقرر کیا جاوے تو صحیح اور جایز ہے اور شرط بہی مقبول دیکہو مادہ (۱۳۴۵)۔ اور جسکا ربح مین حصہ زیادہ مقرر ہوا اگر اوسی کا عمل بہی شرط کیا گیا ہے تو شرکت صحیح ہے اور شرط منظور۔ کیونکہ راس المال کے عوض اصل ربح ہے۔ اور عمل کے عوض حصہ زاید ہے اگر راس المال دوسرے شریک کے قبضہ مین ہووے تو یہہ عقد مضاربۃ ہے۔ اور اگر عمل کم حصہ والے پر ٹہرے تو صحیح نہوگا۔ اور ربح بمقدار راس المال تقسیم ہوگا کیونکہ تقسیم ربح بمقابلہ مال کے ہے یا بمقابلہ ضمان و ذمہ داری کے ہے۔ اور یہان جو زیادہ ربح دیا جاتا ہے تو نہ اوسکا مال ہے اور نہ عمل ہے اور نہ ضمان ہے دیکہو مادہ (۱۳۴۷) و اور مادہ (۱۳۴۸)۔

مادہ (۱۳۷۲) ایک کا راس المال زیادہ ہے مثلاً ڈیڑہ لاکہہ قرش اور دوسریکا کم ہے مثلاً ایک لاکہہ قرش ہین زیادہ والے کا حصہ ربح مین زیادہ اور کم والے کا حصہ کم ٹہرانا جایز ہے جیسا باوجود برابر ہونے راس المال کے ایک حصہ کا زیادہ اور ایک کا کم ہونا جایز ہے۔ اور اگر یہہ شرط ٹہرے کہ دونو عمل کرتے رہین یا وہی عمل کیا کرے کہ جسکا راس المال کم ہے اور حصہ ربح زیادہ ہے تو بہی جایز ہے اور شرط مقبول۔ اور اگر یہہ شرط ٹہرے کہ راس المال زیادہ ہو اور حصہ ربح کم تو جایز نہوگا بلکہ ربح دونو مین بمقدار راس المال تقسیم ہوگا۔

مادہ (۱۳۷۳) ہر شریک کو اختیار ہے کہ مال شرکت نقد پر بیچے یا قرض پر یا کم پر یا زیادہ پر۔

مادہ (۱۳۷۴) جسکے پاس راس المال ہے اوسکو اختیار ہے کہ نقد پر خریداری کرے یا قرض پر مگر غبن فاحش پر اگر خریدیگا تو اوسکی ذات پر پڑیگا نہ مال شرکت پر۔

مادہ (۱۳۷۵) جسکے پاس راس المال نہو اوسکو خریداری جایز نہین ہے اگر خریدیگا تو اوسکی ذات پر پڑیگا نہ شرکت پر

مادہ (۱۳۷۶) جس شریک نے اپنی ذاتی روپیہ سے ایسی چیز خریدے کہ تجارتی نہیں ہے تو وہ اوسکی ذاتی ہے شریک کو اسمین کچھ حصہ نہین - اور اگر اسکے قبضہ مین راس المال ہے اور اوسنے کوئی شئی تجارتی اپنی ذاتی مال سے خریدی تو مال شرکت مین شامل ہوگا - مثلاً ایک شریک نے گھوڑے خریدے اور شرکت بزازی کی سوداگری مین ٹھہری تھی تو یہ گھوڑے اوسکی ذاتی ہے اور اگر کپڑا ہے خریدا تو شرکت مین داخل ہوگا اگرچہ خرید نیکے وقت اسپر گواہ مقرر کرلے کہ مین اپنی ذات کیلئے خریدتا ہون شرکت کے لئی اسمین شریک کو کچھ حق نہین ہے کچھ سود نہوگا بلکہ شرکت ہی مین شمار ہوگا - اور شریک کو بھی اوسمین حق شرکت رہیگا

مادہ (۱۳۷۷) عقد کے احکام سب عاقد سے متعلق ہوتے ہین یعنی جس شریک نے کچھ خریدا اور قیمت بھی دی تو اوسی پر لازم ہوگا یعنی قیمت دینا یا قیمت کا مطالبہ ہونا اسی پر رہیگا نہ شریک پر اور ایسے ہی جو شریک نے بیچے تو ثمن لینا بھی اسیکا کام ہے - اگر ایک شریک نے بیچا اور دوسرے نے ثمن پر قبضہ کرلیا تو بمقدار اوسکی حصہ کے مشتری از ثمن سے بری ہوگیا نہ حصہ عاقد سے - اگر ایک شریک نے مال بیچا اور کسی اور کو زر ثمن وصول کرنے کیلیے وکیل کیا تو دوسرا شریک اس وکیل کو موقوف نہین کرسکتا ہے اور اگر بیع یا شرا یا اجارہ دینے مین یعنی اصل تجارت مین ایک شریک نے کسی اور کو وکیل کیا تو دوسرا شریک اوسکو موقوف کرسکتا ہے -

مادہ (۱۳۷۸) جس نے مال شرکت خریدا ہے وہی بالعیب واپس کریگا نہ شریک - اور جس نے مال شرکت بیچا ہے مشتری اوسکو بخیار عیب واپس دیگا نہ شریک کو -

مادہ (۱۳۷۹) ہر شریک کو یہ اختیار ہے کہ مال شرکت کو ودیعت اور بضاعت اور مضاربت دے سکتا ہے اور ایسی ہی مال مشارکت کی حفاظت کیلئے دوکان کرایہ لینا اور کسیکو نوکر رکھنا جایز ہے اور یہ جایز نہین ہے کہ اپنی مال کے ساتھ اوسکی بھی حفاظت کرے بلا اذن شریک کے کسی اور کے ساتھ عقد شرکت کرے اگر کریگا اور ضایع ہوگا تو ضمان دیگا -

مادہ (۱۳۸۰) کسی شریک کو یہ جایز نہین ہے کہ مال شرکت بی اذن شریک قرض دیوے پر شرکت کے معاملہ کیلئے قرض لینا جایز ہے اور دوسرے شریک پر بھی دین بالاشتراک لازم آئیگا -

مادہ (۱۳۸۱) اگر شرکت کے معاملہ کیلئے سفر کریگا تو خرچ سفر مال شرکت سے ہوگا -

مادہ (۱۳۸۲) ایک شریک نے حسب امور شرکت دوسرے کی رائی پر سونپ دی کہ تو اپنی رائ مین جیسا مناسب جانتا ہے ویسا کرتا رہ تو جو کچھ امور تجارت کے لئے لازم ہین وہ سب کرتا رہیگا مثلاً مال شرکت رہن کرنا یا کچھ مال رہن لینا اور مال شرکت لیکر کہین سفر کرنا اور اپنے مال سے

ساتھہ مال شرکت ملا دینا اور کسی اور کے ساتھہ شرکت عقد کرنا مگر تلف کرنا اور کسی کو بے عوض دینا بلا اذن صریح جائز نہوگا مثلاً کسیکو مال شرکت قرض دیوے یا کسی کو ہبہ کرے۔

مادہ (۱۳۸۳) اگر ایک شریک نے دوسرے کو منع کردیا کہ مال شرکت لیکر کہین سفر نکرنا یا قرض پر مال شرکت نہ دینا اور دوسرے نے اوسکے خلاف کیا۔ یعنی سفر پر لیگیا یا قرض پر دیا تو جو خسارہ واقع ہوگا۔ وہ سب اوسکے ذمہ پڑیگا۔

مادہ (۱۳۸۴) ایک شریک نے اگر بابت معاملہ شرکت کے کسی قرض کا اقرار کیا تو دوسرے شریک پر وارد نہوگا۔ اگر یہ اقرار کیا کہ یہ قرض ہم دونو کے معاملہ سے واقع ہوا تہا تو اوسپر نصف دین لازم ہوگا۔ اور اگر یہ اقرار کیا کہ خاص شریک ثانی کے معاملہ سے یہہ دین واقع ہوا تو اسپر کچھہ لازم نہوگا۔

مبحث دوم وہ مسایل کہ شرکت اعمال سے متعلق ہین —

مادہ (۱۳۸۵) شرکت الاعمال وہ عقد ہے کہ کام اور مزدوری اسمین بشرکت قبول کرین یعنے دو اجیر اور دو مزدور جو اسمین شریک ہون یعنی کام اور مزدوری اپنا اوپر لازم کرتے ہین۔ جو کام کہ مستاجر سے لیا ہے خواہ اوسکی ضمان اور ذمہ داری مین دونو برابر ہون یا ایک زیادہ اور ایک کم (یعنی) عمل ہی ایک کا کام دو ثلث اور ایک کا ایک ثلث

مادہ (۱۳۸۶) ہر ایک شریک کو جائز ہے کہ کام کا مول اونکے پاس سے لاوے اور دوسرا کام کرتا رہے اور یہہ بھی جائز ہے کہ دو درزی اپنی کام مین شرکت کرین کہ ایک تو کپڑے لاوے اور کترے اور دوسرا سیتا رہے۔

مادہ (۱۳۸۷) ہر ایک شریک ایک دوسرے کا کام لانے کیلئے وکیل ہے جو کام کہ ایک قبول کرکے لادے دوسرے پر بھی اور اوسکے شریک پر بھی عمل کرنا لازم ہے پس ضمان شرکت اعمال بسبب ضمان اور ذمہ داری ہر ایک کے شرکت مفاوضہ ہے کہ مستاجر جس سے چاہی اپنی کام کے پورا کرنیکا تقاضا کرسکتا ہے اور ہر ایک شریک لاچار اوسکا کام پورا کریگا کسیکو یہہ اختیار نہین ہے کہ یہہ کہہ سکے کہ یہہ کام میرا شریک لایا تہا مین اوسکے ساتھ موافقت نہین کرتا

مادہ (۱۳۸۸) ضمان شرکت المال باعتبار حق اجرت سے بہی مفاوضہ ہے کہ ہر ایک شریک مستاجر سے اجرت کامل لے سکتا ہے اور مستاجر جسکو اجرت دیدیگا وہ بری ہوجائیگا۔

مادہ (۱۳۸۹) جو کام کہ ایک شریک خود اپنی ذات پر لیکر آیا۔ اوسپر جبر نہوگا۔ کہ وہ خود ہی کرے بلکہ اوسکو جائز ہے کہ خود ہی کرے یا کسی اور سے کام لیوے مگر جب مستاجر نے یہہ شرط کی کہ وہ خود ہی کام کرے اور سے کام نہ لے سکیگا۔ دیکھو مادہ (۵۷۱)۔

مادہ (۱۳۹۰) جس شرط پر کہ ربح کی تقسیم اسمین ٹہری تہی اوسی شرط پر تقسیم ہوگا۔ یعنے اگر برابر ٹہری تہی تو برابر تقسیم کرینگے اور اگر ٹہری تہی کہ ایک زیادہ یعنی دو ثلث لیگا اور ایک کم یعنے ایک ثلث تو ویسا ہی ہوگا۔

مادہ (۱۳۹۱) عمل اور کسب مین اگر مساوات شرط کرین یا زیادتی شرط کرین تو جائز ہے مثلاً یہہ

شرط کی کہ کام تو برابر اور اجرت ایک کو زیادہ اور ایک کو کم تو بھی جائز ہے کیونکہ یہہ ممکن ہے کہ ایک شخص اپنی فن میں زیادہ ماہر اور مشتاق ہے اور دوسرا کم ہے۔

مادہ (١٣٩٢) جب دونو شریک ضامن ہوں تو دونو اجرت کے مستحق ہونگے ایک شریک تو کام کرتا رہا اور دوسرا بیمار ہوگیا یا دوسری جگہہ چلا گیا یا بیکار بیٹھا رہا تو بھی موافق شرط کے ربح تقسیم ہوگا۔

مادہ (١٣٩٣) اگر ایک کے کام سے مستاجر فیہ تلف ہوگیا یا عیب دار ہوگیا تو شریک ثانی کیساتہہ مشترک ضمان دیگا اور مستاجر جس سے چاہی ضمان لے لیگا۔ اور خسارہ دونو پر بمقدار ضمان اونکا مثلاً شرکت اعمال نصف نصف اجرت پر ٹہہری تہی تو خسارہ بھی نصف نصف ہوگا اور اگر یہہ ٹہرا تہا کہ حق اجرت دو ثلث اور ایک ثلث ہوگا تو خسارہ بھی اسی طرح دو ثلث اور ایک ثلث پر ہیگا۔

مادہ (١٣٩٤) دو حمال بھی یہی عمل کرنے میں شرکت کریں تو صحیح ہے۔

مادہ (١٣٩٥) اور یہہ بھی شرکت ہوسکتی کہ ایک شخص کی دوکان ہو اور دوسری اوزار ہوں یا سامان ہو

مادہ (١٣٩٦) اور یہہ بھی شرکت صنایع ہوسکتی ہے کہ ایک کے دوکان ہو اور دوسرے کا کام ہو

مادہ (١٣٩٧) جب شرکت اعمال اسطرح ٹہرے کہ ایک کا خچر ہو اور دوسرے کا اونٹ ہو اور دونو باربرداری برابر کرتے رہیں تو یہہ بھی جائز ہے اور اجرت دونو میں برابر تقسیم ہوگی اور یہہ لحاظ نہوگا کہ اونٹ زیادہ بوجہہ اوٹہاتا ہے کیونکہ اس شرکت میں اجرت باعتبار ضمان اور ذمہ داری کے تقسیم ہوتی ہے پہر جب شرکت منعقد نہو بلکہ خچر اور اونٹ بعینہ کرایہ دئے گئے اور یہہ شرط ہو کہ کرایہ اسمیں تقسیم ہوتا رہیگا تو یہہ شرکت فاسد ہے اور اجرت خچر کی خچر والیکو اور اونٹ کی اونٹ والیکو ملیگی۔ اور ایک دوسرے کی اگر لادنے اور اوٹہانے میں مدد کرتا رہیگا تو ہر ایک اجر مثل کا مستحق ہوگا۔

مادہ (١٣٩٨) جب ایک کام میں ایک شخص کاریگر ٹہرا اور وہ اوسکا بیٹا جو اوسکی پرورش میں ہی ملکر کام کرتے ہیں تو اجرت اوسکی ہے اور اوسکا بیٹا مددگار رہیگا مثلاً ایک شخص کا بیٹا درخت لگانے میں اوسکی مدد کرتا ہے تو درخت اوس شخص کا ہے اور اوسکا بیٹا اوس میں شریک نہوگا۔

مبحث سوم شرکت وجوہ کے مسایل کا بیان

مادہ (١٣٩٩) جیسا یہہ جایز ہے کہ مال جو خرید کریں برابر ہو ویسا ہی یہہ بھی جایز کہ ایک دو ثلث خرید کرلاوے اور دوسرا ایک ثلث کیونکہ مساوات شرط نہیں ہے۔

مادہ (١٤٠٠) ربح کا استحقاق شرکت وجوہ میں بلحاظ ضمان و ذمہ داری کے ہے۔

مادہ (١٤٠١) ضمان و ذمہ داری مال کی قیمت کے باعتبار حصہ کے ہوتی ہے۔

ماده ۱۴۰۲ - ربح مین حصہ ہر شریک کا باعتبار راس مال کے ہے جو یہہ خرید کر لائے ہین نصف نصف ہو تو ربح بہی نصف نصف ہوگا اور اگر ایک دو ثلث لایا ہے اور دوسرا ایک ثلث تو ربح بہی اوسی طرح تقسیم ہوگا اور زیادہ جو ایک کے لئے شرط کیا گیا ہے نامعتبر و ناقبول اور جب یہہ شرط ہو کہ اسباب تو نصف نصف ہو اور ربح ایک کو دو ثلث اور ایک کا ایک ثلث تو یہہ شرط ناقبول ہے بلکہ ربح بہی نصف نصف ہوگا۔

ماده ۱۴۰۳ - نقصان اور خسارہ بمقدار اپنے اپنے حصہ مال کے ہے جو خرید کر لائے ہین خواہ دونون ملکر خریدے ہون یا ایک ہی خرید کر لایا ہے اگر نصف نصف مال لائے ہین تو خسارہ بہی نصف نصف ہوگا اور اگر ایک دو ثلث مال لایا اور دوسرا ایک ثلث لایا تو خسارہ بہی دو ثلث اور ایک ثلث ہوگا۔

باب ہفتم مضاربت کا بیان اسمین تین فصلین ہین فصل اول مضاربت کی تعریف اور تقسیم کا بیان ہے

ماده ۱۴۰۴ - جس عقد مین ایک شخص کا مال ہو اور دوسرے کا عمل ہو اوسکو مضاربت کہتے ہین اور مال والا رب المال اور عمل کرنے والا مضارب کہلاتا ہے۔

ماده ۱۴۰۵ - مضاربت مین ایجاب و قبول رکن ہے مثلاً رب المال نے کہا کہ یہہ مضاربتہً لو اور اپنی راے کے موافق عمل کرتے رہو اور ربح نصف نصف یا دو ثلث اور ایک ثلث ہوگا یا یہہ کہا کہ تم یہہ روپیہ راس المال ٹہرا کر اوسمین ربح ہم مین اور تم مین مشترک ہوگا اور مضارب نے قبول کیا تو مضاربت منعقد ہوگی۔

ماده ۱۴۰۶ - مضاربت دو قسم ہے ایک مطلق دوم مقید۔

ماده ۱۴۰۷ - جسمین زمانہ اور مکان اور قسم تجارت اور بایع اور مشتری متعین نہو وہ مضاربت مطلق ہے اور جو مقید ہو کہ اتنے دن تک یا اسی بلدہ مین یا یہہ قسم خاص تجارت یا فلان ہی سے معاملہ کرتے رہنا تو مضاربت مقید ہے۔

فصل ثانی مضاربت کی شرطون کا بیان

ماده ۱۴۰۸ - شرط یہہ کہ رب المال وکیل کرنیکے قابل ہو اور مضارب وکیل ہونے کے لایق ہو۔

ماده ۱۴۰۹ - اور شرط یہہ ہے کہ راس المال ایسا ہو کہ شرکت مین راس المال ہونیکے قابل ہو باب شرکت العقد کی فصل سوم ملاحظہ ہو سو اسباب اور سکہ رائج نہو گو کہ ذمہ پر جو قرض ہے

راس المال نہین ہو سکتا ہے یا رب المال نے کوئی اسباب و یکر کہا کہ اسکو بیچ لو اور زر ثمن راس المال کر کے مضاربت کر لو تو صحیح ہوگا یا رب المال نے کہا کہ فلان شخص کے جو قرض ہے وہ لے لو اور متعین کر دیا کہ اتنے قرش ہین اور مضاربت کرو تو بہی صحیح ہو گا ۔

ماده ۱۴۱۰ - اور شرط یہ ہے کہ راس المال مضارب کو بالکل سونپ دیا جاوے ۔

ماده ۱۴۱۱ - جیسا شرکت العقد مین راس المال متعین اور معلوم ہونا شرط ہے مضاربت مین بہی شرط ہے کہ راس المال متعین و معلوم ہو اور ربح مین حصہ مشاع نصف یا ثلث وغیرہ مقرر ہو اگر مطلق ذکر ہوا کہ ربح مشترک رہیگا تو نصف نصف دیا جاوے گا ۔

ماده ۱۴۱۲ - جب ان شرطون مین سے کوئی شرط نہو مثلاً ربح مین حصہ مشاع نہ ٹھہرا ہو بلکہ یہہ ٹھہرا کہ اتنے قرش رب المال لیگا تو مضاربت فاسد ہے ۔

فصل سوم مضاربت کے احکام

ماده ۱۴۱۳ - مضارب امین ہے کہ راس المال اوسکے پاس ودیعت ہے اور باعتبار تصرف اور معاملہ کے وکیل بہی ہے اور باعتبار حصہ دار ہونے کے ربح مین شریک بہی ہے ۔

ماده ۱۴۱۴ - باعتبار مضاربت مطلقہ کے مضارب کو علی العموم اجازت ہے جسطرح ہو سکے تجارت کرے اور جتنے امور کہ تجارت کو لاحق ہونگے وہ بجا لائیگا اولاً ربح حاصل کرنیکے لئے خرید و فروخت کرتا رہیگا ۔ لیکن غبن فاحش سے خریدا تو خاص اوسکا ذمہ ہے مضاربت مین شامل ہو گا

دوم - جائز ہے کہ مال بیچتا رہے نقد پر یا قرض پر کم پر یا زیادہ پر اور جسقدر مہلت کہ تاجرون مین معلوم اور عادت ہے وہی مہلت بہی دیگا نہ مہلت دراز کہ تاجرین مین عادت نہین ہے

سوم - جو مال کہ بیچا ہے اوسکے زر ثمن کا کسی اور معتبر پر حوالہ لینا جائز ہے ۔

چہارم - کسی اور کو بیع اور شرا کے لئے وکیل بہی کر سکتا ہے ۔

پنجم - مال مضاربت کا ودیعت رکھنا اور بضاعت دینا اور گرو رکھنا اور گرو کرنا اور کرایہ دینا اور کرایہ لینا سب جائز ہے ۔

ششم - اپنے لینے اور دینے کیلئے سفر بہی کرنا جائز ہے ۔

ماده ۱۴۱۵ - مضاربت مطلقہ مین یہہ جائز نہین ہے کہ مال مضاربت اور اپنا مال ملا دیوے یا کسی اور کو مضاربت دیوے اگر سب مضاربت والون کی عادت ہے کہ مال مضاربت اور اپنا مال ملا دیتے ہین تو یہہ بہی مجاز ہو گا ۔

ماده ۱۴۱۶ - اگر مضاربت مطلقہ میں رب المال نے یہہ کہدیا کہ تم اپنی راے پر جو مناسب ہو کرتے رہو تو اپنے مال کے ساتھ مال مضاربت ملا بھی دیگا اور کسی کو مضاربت بھی دیگا - اور یہہ کرنا اور قرض دینا اور راس المال سے زیادہ مال خرید لینا بے اجازت صریح جایز نہو گا -

ماده ۱۴۱۷ - اگر اپنا مال اور مال مضاربت دونون کو ملا لیا تو جسقدر نفع اسکے خاص مال کا ہے وہ ہی لیگا اور جو نفع مال مضاربت کا ہے وہ دونون آپس مین حسب قرار داد باہمی تقسیم کرینگے -

ماده ۱۴۱۸ - مضارب نے اگر راس المال سے زیادہ مال باجازت خرید لیا تو یہہ شرکت وجوہ ہوگی

ماده ۱۴۱۹ - مضارب کو مضاربت کے لئے اگر کچھ سفر کرنا ہوگا تو اسکا خرچ معمولی مال مضاربت مین سے ہوگا -

ماده ۱۴۲۰ - جو شرط کہ رب المال نے مضاربت مین مقرر کی ہوگی اوسکی رعایت ضرور ہے -

ماده ۱۴۲۱ - مضارب نے اگر شرط کے خلاف کیا اور تجاوز شرط کیا تو غاصب متصور ہوگا اسی لئے فایدہ اور خسارہ جو لینے اور دینے مین واقع ہوگا وہ سب اسی پر پڑیگا اور راس المال اگر تلف ہوگا تو ضمان دیگا -

ماده ۱۴۲۲ - رب المال نے منع کردیا تھا کہ مال مضاربت فلان جاے نہ لیجانا یا قرض پر نہ بیچنا پر اس نے اوسکا خلاف کیا کہ اوس جاے لے گیا یا قرض بیچا - اور زر ثمن یا مال تلف ہوگیا تو ضمان دیگا -

ماده ۱۴۲۳ - رب المال نے جو مدت مضاربت کی مقرر کی تھی اوسکے گذرتے ہی مضاربت فسخ ہو جاے گی -

ماده ۱۴۲۴ - رب المال نے جب مضارب کو موقوف کردیا تو ضرور ہے کہ اوسکو اطلاع بھی ہو جاوے ورنہ جب تک کہ اوسکو اطلاع نہو گی سب تصرفات اوسکے جایز ہونگے اور بعد اطلاع کے اوسکو جایز ہے کہ جو اسباب باقی ہے اوس سب کو بیچکر نقد کرے اور جو نقد موجود ہے اوسمین کچھ تصرف نکرے -

ماده ۱۴۲۵ - مضارب بسبب اپنے عمل کی حقدار ربح کا ہے کیونکہ عمل کبھی متقوم ہوتا ہے اسی لئے جو حصہ کہ مضارب نے ٹھرا لیا تھا وہ اوسی کا مستحق ہے -

ماده ۱۴۲۶ - رب المال بسبب اپنے مال کے ربح کا مستحق ہے اسی لئے مضاربت فاسدہ مین کل ربح رب المال کا ہے اور مضارب اجر مثل پایگا مگر اوس مقدار سے کہ وقت عقد

قرار پایا تھا زیادہ نہ لے سکیگا بلکہ اگر ربح حاصل نہوگا تو کچھہ نہ پائیگا -

مادہ ۱۴۲۷ - اگر مال مضاربت مین نقصان ہوا تو پہلے ربح مین سے اوسکی تکمیل کیجاویگی ورنہ راس المال مین سے اور ربح اگر کافی نہوگا تو اوسوقت راس المال مین سے تکمیل کرینگے اور مضارب کے ذمہ کچھہ لازم نہوگا مضاربت صحیح ہو یا فاسد -

مادہ ۱۴۲۸ - بہرحال خسارہ اور نقصان رب المال کے سر ہے اگر یہہ شرط ٹھیری تھی کہ دونون برداشت ہوگا تو یہہ شرط معتبر نہین ہے -

مادہ ۱۴۲۹ - جب رب المال مرگیا یا مجنون ہوگیا تو مضاربت فسخ ہوجائیگی -

مادہ ۱۴۳۰ - اگر مضارب بے تفصیل حساب کے مرگیا تو اوسکے ترکہ پر ضمان ہوگا دیکھو مادہ ۱۳۸۰ و ۱۳۵۵ -

باب ششم مزارعت اور مساقات کے بیان مین دو فصل ہین

فصل اول مزارعت کا بیان

مادہ ۱۴۳۱ - ایک شخص کی زمین ہے اور دوسرا اسمین کاشت کرتا ہے اور پیداوار دونون کی مشترک اسکو شرکت مزارعت و زراعت کہتے ہین -

مادہ ۱۴۳۲ - شرکت مزارعت کا رکن ایجاب و قبول ہے زمین والے نے کاشتکار کو کہا کہ مین نے تجھکو یہہ زمین زراعت کے لئے دی پیداوار مین سے تیرا حصہ اسقدر ہوگا اور کاشتکار نے کہا کہ مین نے قبول کیا یا مین راضی ہوا یا اور کوئی ایسا کلمہ کہا کہ رضامندی پر دلالت کرے یا کاشتکار نے زمین والے سے کہا کہ تو مجھکو اپنی زمین زراعت کیلئے دے کہ مین اوسمین زراعت کرونگا اور زمین والا راضی ہوگیا تو عقد مزارعت منعقد ہوگی -

مادہ ۱۴۳۳ - دونون کا عاقل ہونا شرط ہے بالغ ہونا شرط نہین ہے اسی لیے تمیزدار اذن والا لڑکا عقد مزارعت کرسکتا ہے -

مادہ ۱۴۳۴ - شرط یہہ ہے یا تو قسم زراعت اور تخم متعین ہوجاوے یا تعمیم سے کہ جو چاہے سو بوے -

مادہ ۱۴۳۵ - یہہ شرط ہے کہ کاشتکار کا حصہ مشاع نصف و ربع وغیرہ متعین ہوجاوے اگر حصہ متعین نہوا یا یہہ کہا کہ سوا محاصل کے اور کچھہ دوینگے یا محاصل مین سے اتنے سیر دینگے تو یہہ عقد صحیح نہین ہے -

ماده - ١٤٣٦ - شرط یہہ ہے کہ زمین زراعت کے قابل ہو اور زمین کاشتکار کو سونپ دیجاوے -

ماده - ١٤٣٧ - اگر شروط مذکورہ مین سے کوئی شرط نہ پائی جاوے تو عقد فاسد ہوگا -

ماده - ١٤٣٨ - عقد صحیح مین جو شرط اسمین ٹھر گئی ہو اُسی پر محاصل تقسیم ہوگا -

ماده - ١٤٣٩ - عقد فاسد مین کل محاصل تخم والے کا ہے اور شخص ثانی اگر صاحب زمین ہے تو زمین کی اجرت مثل اور اگر کاشتکار ہے اور اگر کاشتکار ہے تو اُس کے عمل کی اجرت مثل پاویگا -

ماده - ١٤٤٠ - زمین والا اگر مر گیا تو جب تک کہ کہیتی تیار نہوئی تو کاشتکار بدستور کام کرتا رہے گا اُسکے وارث منع نکر سکین گے اور کاشتکار مر گیا تو اُسکے وارث اگر چاہین بدستور کام کرتے رہین گے زمین والا اُنکو منع نکریگا -

فصل دوم مساقات یعنی درختونکے سینچ رکہنے اور پانی دینے کے بیان مین -

ماده - ١٤٤١ - ایک شخص کے درخت ہین اور دوسرا پانی وغیرہ دیکر اُنکی تربیت کرتا ہے اور یہہ ٹھیرا کہ محاصل دونون مین مشترک ہوگا تو یہہ شرکت مساقات ہے -

ماده - ١٤٤٢ - عقد مساقات مین ایجاب وقبول رکن ہے درخت والے نے کہا کہ یہہ درخت مین نے تجھکو مساقات کے لیے دیا اُسمین جو پھل ہوگا اتنا حصہ میرا ہے اور دوسرے نے قبول کر لیا تو مساقات منعقد ہوگی -

ماده - ١٤٤٣ - شرط یہہ ہے کہ دونون عاقد عاقل ہون -

ماده - ١٤٤٤ - جیسا مزارعت مین حصہ شایع شرط ہے ایسا ہی اُسمین بہی شرط ہے -

ماده - ١٤٤٥ - درختونکا عامل کو سونپ دینا شرط ہے -

مادہ - ۱۴۴۶ - جب شرط باہمی پھل تقسیم ہونگے -
مادہ - ۱۴۴۷ - عقد فاسد میں تمام پھل درخت والے کے ہین اور عامل کو اجر مثل -
مادہ - ۱۴۴۸ - اگر درخت والا مر گیا تو عامل جب تک کہ پھل ایک جکی بدستور کام کرتا رہیگا اُسکے وارث منع نکر سکین گے اگر عامل مر گیا تو اُسکے وارث اگر چاہین تو بجاے اُسکے کام کرتے رہین درخت والا اُنکو منع نکر سکیگا -

کتاب یازدہم وکالت کا بیان اسمین ایک مقدمہ اور تین باب ہین

مقدمہ مین وہ اصطلاحات فقہیہ ہین کہ وکالت سے متعلق ہین -

مادہ - ۱۴۴۹ - کسیکو اپنا قایم مقام کرکے اپنا کوئی کام اسکو سپرد کر دینا وکالت ہے جو شخص مقرر کرے وہ موکل بکسر کاف ہے اور جسکو مقرر کیا جاوے وہ وکیل ہے اور جس کام کے لئے مقرر کرے وہ موکل بہ بفتح کاف ہے -

مادہ - ۱۴۵۰ - کسی کے ذریعہ اپنا پیام کسی کے پاس بہنچانا رسالت ہے اور اُسمین کسی قسم کا تصرف نہین ہوتا ہے بھیجنے والا مرسل بکسر سین ہے اور جسکو بھیجا وے وہ رسول ہے اور جسکے پاس پہنچا ہے وہ مرسل الیہ بفتح سین ہے -

باب اول وکالت کے رکن و تقسیم کا بیان

مادہ - ۱۴۵۱ - رکن وکالت ایجاب قبول ہے موکل نے کہا کہ مین نے بجکو فلان کام کا وکیل کیا اور دوسرے نے کہا کہ مین نے قبول کیا یا کوئی جو قبول پر دلالت کرے یا کچھ نکہا بلکہ جس کام کے لئے وکیل کیا وہ کرنے لگا تو یہ قبول پر دلالت کرتا ہے تو وکالت منعقد ہوگی اور اگر ایجاب کے جواب مین اُس نے کہا کہ مین وکالت قبول نہین کرتا ہون اور یا یہ کہا کہ مین نے وکالت رد کی تو وکالت ثابت نہوگی اسکے بعد اگر کار وکالت کرنے لگا جائز نہوگا -

مادہ - ۱۴۵۲ - کسی کام کی اجازت دینا اور کسی کام کا اذن دینا یعنی حکم دینا

وکیل کرنا ہے۔

مادہ - ۱۴۵۳ - کام کرنیکے بعد جو اجازت واقع ہو تو گویا پہلے ہی سے وکالت ہوئی تھی مثلاً ایک شخص فضولی بے اطلاع و بے اجازت مالک کے ایک کام کیا پھر مالک نے اجازت دیدی تو گویا اُسکے لئے وہ وکالت پہلے ہی سے ہوئی تھی۔

مادہ - ۱۴۵۴ - رسالت وکالت نہیں ہے مثلاً ایک صراف نے اپنا نوکر کسی کے پاس بھیجا کہ اُس سے اسقدر قرض لاوے تو یہہ نوکر قرض لینے کا رسول ہے نہ وکیل اور ایسے ہی ایک شخص نے ایک دلال کے پاس کسی کو یہہ پیام دیکر بھیجا کہ فلان شخص گھوڑا خریدتا ہے دلال نے کہا کہ مین نے وہ گھوڑا اوسکے ہاتھہ بیچا تو یہہ گھوڑا اوسکو پہنچا دے اُسنے یہہ گھوڑا اُسکو پہنچا دیا اور جو کچھہ دلال نے کہا تھا وہ بھی کہدیا مرسل اور دلال کے درمیان بیع منعقد ہوگی۔ اور وہ شخص صرف واسطہ اور رسول ہے نہ وکیل اور ایسا ہی ایک شخص نے قسائی سے کہا کہ میرا فلان نوکر جو ہر روز بازار آتا جاتا ہے اُسکے ہاتھہ اتنا گوشت بھیجدیا کر قسائی ہر روز گوشت اس کے ہاتھہ بھیجنے لگا تو یہہ نوکر صرف واسطہ اور رسول ہے نہ وکیل۔

مادہ - ۱۴۵۵ - آقا کا حکم نوکر پر کبھی رسالت ہے اور کبھی وکالت ہے مثلاً آقا نے نوکر کو حکم دیا تو سوداگر سے مال خرید لا تو یہہ وکالت ہے اور اگر آقا نے خود خریدا اور نوکر سے کہا کہ تو وہ مال لے آ تو یہہ صرف رسالت ہے۔

مادہ - ۱۴۵۶ - وکالت کبھی مطلق ہوتی ہے کہ اُسمین کوئی کام خاص یا مدت معین وغیرہ نہین ہوتی ہے اور کبھی شرط وغیرہ سے بھی مقید ہوتی ہے مثلاً ایک شخص نے دوسرے کو کہا کہ جب فلان تاجر یہان آیگا تو اُسکے ہاتھہ مین یہہ گھوڑا میرا بیچنا تو یہہ وکالت مقید ہوئی کہ وہ تاجر جب یہان آیگا تو بیچیگا ورنہ نہین یا وقت مقرر ہوا مثلاً کہا کہ نیسان کے مہینے مین میرے جانور بیچنا تو اسی مہینے مین بیچیگا نہ بعد اس کے اور نہ قبل اُسکے

اور ایسے ہی ہوسکتا ہے کہ قیمت متعین ہو مثلاً کہا کہ ایک ہزار قرش کو بیچنا اتنے ہی کو بیچ سکتا ہے نہ کم کو۔

باب دوم وکالت کی شرطونکا بیان

مادہ - ۱۴۵۷ - شرط یہ ہے کہ موکل نے جس کام کے لئے وکیل کیا ہے وہ خود بھی اُسکے کرنے پر قدرت رکھتا ہو لہذا ہی بے تمیز لڑکا اور مجنون کسی کو وکیل نہیں کر سکتے ہیں اور تمیزدار لڑکا اگر ایسے کاموں میں کسی کو وکیل کرے کہ اسکے حق میں ضرر ہوں مثلاً ہبہ کرنا اور صدقہ دینا گو ولی بھی اجازت دے تو جائز نہیں اور اگر نفع کے کاموں میں کسی کو وکیل کیا مثلاً ہبہ لینا اور صدقہ لینا گو ولی اجازت نہ دے تو بھی جائز ہے اور اگر ایسے کام میں کہ اس میں نفع اور ضرر دونوں متصور ہیں مثلاً بیع و شرا اگر لڑکے کو ولی کیطرف سے اجازت ہے تو وکالت جائز ہے ورنہ بے اجازت ولی کے وکیل نہوگا۔

مادہ - ۱۴۵۸ - یہ بھی شرط ہے کہ وکیل عاقل با تمیز ہو اور بالغ ہونا اسکا شرط نہیں ہے اسلئے لڑکا جو با تمیز ہو وکیل ہوسکتا ہے گو ماذون نہوں اور اس صورت میں عقد کے حقوق عاقدین پر لازم ہونگے نہ اس لڑکے پر۔

مادہ - ۱۴۵۹ - جتنے کام کہ خود کر سکتا ہے سب میں دوسرے کو وکیل کر سکتا ہے یعنے بیع و شرا میں اور کرایہ دینے میں اور کرایہ لینے میں اور گرو رکھنے میں اور گرو لینے میں اور ودیعت دینے میں اور ودیعت لینے میں اور ہبہ کرنے میں اور ہبہ لینے میں اور صلح کرنے میں اور ابرا میں یعنے معاف کرنے میں اور نالش کرنے میں اور شفعہ کے طلب کرنے میں اور ترکہ وغیرہ تقسیم کرنے میں اور

قرض ادا کرتے مین اور قرض کے لینے اور مال قبضہ کرنے مین یہہ شرط ہے کہ جس کام پر کسی وکیل کرے وہ کام متعین اور معلوم ہووے۔

باب سوم وکالت کے احکام اور اسمین چھہ فصل ہین

فصل اول وکالت کے قواعد عام کا بیان

مادہ - ۱۴۶۰ - لازم ہے کہ ہبہ اور عاریت اور رہن اور ودیعت اور قرض اور شرکت اور مضاربت اور انکار دعوی پر صلح ان سب کو وکیل اصل موکل کے ساتھہ متعلق کرے ورنہ صحیح نہوگا۔

مادہ - ۱۴۶۱ - بیع اور شرا اور اجارہ اور اقرار پر صلح مین یہہ شرط نہین ہے کہ موکل کے ساتھہ اسکو متعلق کرے بلکہ وکیل اپنے ہی ساتھہ متعلق کر سکتا ہے (یعنے یہہ کہے کہ مین نے خریدا) بیچا ہے اور ان دونون صورتون مین ملک تو موکل کی ہے رہی گی اگر وکیل نے موکل کے ساتھہ عقد متعلق نکی تو وکیل ہی پر عقد کے سب احکام وارد ہونگے اور وکیل اسصورت مین صرف رسول ہوگا مثلاً وکیل نے موکل کا کچھہ مال بیچا اور اپنی طرف متعلق کیا اور موکل کا نام نہ لیا تو وکیل پر جبر کیا جائیگا کہ مبیع مشتری کو پہونچاوے اور زر ثمن مشتری سے وصول کرے اور اگر مبیع کا کوئی اور حقدار نکل آیا اور نالش کرکے مبیع لی لی تو مشتری وکیل سے اپنا زر ثمن لے گا اور اگر وکیل نے کچھہ مال خریدا اور اپنے طرف متعلق کیا اور موکل کا نام نہ لیا تو وکیل ہی بایع سے مال لے گا اور اگر موکل نے زر قیمت نہین دیا ہے تو وکیل اپنے پاس سے دیگا اور مال دار نکلا تو وکیل ہی نالش کرکے واپس کرنے کا مجاز ہوگا اگر وکیل نے کہا کہ مین نے یہہ مال موکل کے لئے بوکالت خریدا ہے یا موکل کا مال بوکالت بیچا ہے تو سب احکام عقد کے موکل پہ وارد ہونگے اور وکیل اسوقت صرف رسول ہے۔

مادہ - ۱۴۶۲ - رسالت کے سب احکام مرسل پہ وارد ہوتے ہین نہ رسول پر

مادہ - ۱۴۶۳ - بیع اور شرا اور ایفا اور استیفا دین اور قبضہ مال مین -

وکیل کا قبضہ بمنزلہ ودیعت ہے بے تعدی اگر تلف ہوگا تو ضمان نہ دیگا اور رسول کا قبضہ بھی بمنزلہ ودیعت ہے کہ جسکا وہی حکم ہے۔

مادہ ۱۴۶۴ - قرضدار نے جو اپنا قرض قرضخواہ کے پاس بھیجا اور ابھی اس تک پہونچا بھی نہ تھا کہ راستہ میں تلف ہوگیا تو یہ مال قرضدار کا تلف ہوا اور اگر قرضخواہ نے اپنا آدمی لینے کے لئے بھیجا اور اس کے پاس سے تلف ہوگیا تو قرضخواہ کا مال گیا یہ قرضدار بری ہوگیا۔

مادہ ۱۴۶۵ - ایک شخص نے دو آدمیوں کو وکیل کیا تو ایک وکیل وہ کام اکیلا نہ کر سکیگا۔ پر عدالت میں نالش یا ادا دین یا ودیعت ان دونوں میں سے جو کوئی کریگا تو صحیح ہو جائیگا۔ یا ایک شخص کو انجام کار سپارد دوسرے کو اجازت پر وکیل کیا تو ان میں سے جو کوئی تمام کام کریگا تو درست ہوگا۔

مادہ ۱۴۶۶ - بے اجازت موکل کے وکیل دوسرے کو وکیل نہیں کر سکتا ہے اگر صریح اجازت دے یا یہ کہا کہ تیرے راستے میں جو آوے وہ کر تا رہو اس نے دوسرے کو وکیل کیا تو یہ شخص وکیل اصل کا موکل کا ہے نہ وکیل کا کہ اسکے موقوف کرنے سے یا اسکے مرنے سے یہ وکیل ثانی موقوف نہ ہوگا۔

مادہ ۱۴۶۷ - اگر وکالت کی اجرت قرار پائی تو وکیل مستحق اجرت ہوگا۔ اور اگر اجرت قرار نہیں پائی اور وہ شخص خدمت پیشہ بھی نہیں ہے تو اجرت نہ پائیگا بلکہ تبرع ہوگا۔

فصل دوم وکالت بالشرا کا بیان یعنے جب کسی کو مال خرید نے کا وکیل کریں۔

مادہ ۱۴۶۸ - حسب فقرہ اخیرہ مادہ ۱۴۵۶ - لازم ہے کہ وکالت متعین و معلوم ہو کہ ادا بھی ہو سکے ورنہ کار مجہول کیونکر بجا لا سکتا ہے ایسی ہی لازم ہے کہ جو خریدنا چاہتا ہے اس سے جنس بیان ہوئے اور اگر بیان جنس کافی ہو اسکی ہیئت قسم

لازم ہے کہ ایک نوع اور اسکی قیمت بیان کر دین اور اگر جنس ہی بیان نہووے یا بیان ہووے پر انواع بہت مختلف ہین اور نوع بھی متعین نہووے اور قیمت بھی بیان نہووے تو وکالت
صحیح نہوگی پر اس وقت کہ وکالت عام ہو مثلاً کہا کہ گھوڑا خرید و تو یہہ وکالت صحیح ہے
اور جو کہا کہ کپڑا خرید و تو ضرور ہے کہ اسکا بیان ہووے کہ سوتی یا ریشمی ہندی یا شامی اور
بیان قیمت بھی ضرور ہے کہ ایک طاقہ اتنے روپیہ کا اور اگر جنس کا بیان نکیا اور کہا
کہ ایک جانور چارپایہ لادو یا کپڑا یا اطلس لادو اور نوع کا بیان ہے نہ قیمت کا تو صحیح نہین ہے اور
اگر یہہ کہا کپڑا یا اطلس جو تیرے راے مین آوے خرید لاؤ تو یہہ وکالت عام ہے اور وکیل کو
اختیار ہے کہ جو کپڑا چاہے خریدے۔

مادہ ۱۴۶۹ - جو اصل مقصود یا ساخت مختلف ہو تو جنس بھی مختلف ہوتی ہے مثلاً روئی
اور شے ہے اور کتان اور شئے ہے اسلئے خام روئی اور خام کتان بھی مختلف ہین اور
اور اگر مقصود جدا جدا ہو تو مثلاً جلد کہ اس سے موزے وغیرہ بناے جاتے ہین اور
اُن سے غالیچہ وغیرہ بناے جاتے ہین اور فرنگستانی غالیچہ اور جنس ہین اور رومی اور
جنس ہین گو یہہ سب اُنکے ہین مگر ساخت ہر ملک کی جدا جدا ہے۔

مادہ ۱۴۷۰ - اگر وکیل نے خلاف حکم موکل کیا یعنے موکل نے کہا کہ فلان جنس مین سے
خریدنا اور اسنے اور جنس مین سے خریدا تو موکل کا کام ادا نہین کیا بلکہ وکیل کے
ذمہ پڑیگا اگرچہ اسمین فائدہ زیادہ ہووے۔

مادہ ۱۴۷۱ - موکل نے کہا کہ مجھہ کو ایک مینڈھا لادو اسنے بھیڑ خریدی موکل
کے لئے نہوگا بلکہ وکیل کا مال ہے۔

مادہ ۱۴۷۲ - موکل نے وکیل کو کہا تو فلان قطعہ زمین خرید سے کہ اسپر
مکان بنایا گیا ہے تو وکیل صرف قطعہ زمین نہ خریدسکیگا یا کہا کہ فلان احاطہ مین
حویلی مجھ کو خرید دے تو وکیل نہی احاطہ مین حویلی خرید دیگا۔

مادہ ۔ ۱۴۷۳ ۔ اگر کہا کہ میرے لئے دودھ خرید و اور یہہ بیان نہین کیا کہ کس جانور کا دودہ لاؤ تو جو دودہ کہ معروف اور رواج ہے خرید لائیگا ۔

مادہ ۔ ۱۴۷۴ ۔ موکل نے کہا کہ میرے لئے چاول لاؤ تو وکیل بازار مین سے جو چاول اسکو ہاتہہ آئینگے لے لیگا ۔

مادہ ۔ ۱۴۷۵ ۔ حویلی خریدنے پر جو وکیل کیا تو قیمت اور محلہ بیان کرنا ضرور ہے ورنہ صحیح نہوگا

مادہ ۔ ۱۴۷۶ ۔ جبتک کہ موتی اور یاقوت سرخ کی قیمت بیان نکرے وکالت صحیح نہوگی ۔

مادہ ۔ ۱۴۷۷ ۔ جو چیزین کہ مقدار پر خریدے جاتے ہین اُنکی مقدار اور قیمت بیان کرنا ضرور ہے مثلاً اتنے کیل یا اتنے سیر گیہون اتنے روپیہ کے ورنہ صحیح نہوگا ۔

مادہ ۔ ۱۴۷۸ ۔ کسی چیز کا ایسا وصف کرنا کہ جس سے اعلی یا ادنی یا اوسط معلوم ہو صحیح نہین ہے بلکہ ایسا بیان کرنا صحیح ہے کہ موکل کے لائق ہو مثلاً کرایہ پر چلانے والے نے وکیل سے کہا کہ میرے لئے ایک گھوڑا لاؤ تو اُسکے موافق خریدنا چاہئے ۔ بیس ہزار روپیہ کا ایک گھوڑا لاے اگر خریدیگا تو وکیل کا ہوگا نہ موکل کا ۔

مادہ ۔ ۱۴۷۹ ۔ موکل نے جو قید لگائی اُسکے خلاف نکیا جاوے ورنہ وکیل پر پڑیگا نہ موکل پر مگر اُسصورت مین کہ فائدہ اُسکا زیادہ اور بہتر ہووے تو موکل کا مال ہوگا مثلاً کہا کہ دس ہزار قرش کو فلانی حویلی خریدو اُسنے کچھہ زیادہ پر خریدا تو جائز نہوگا اور اگر کم پر خریدا تو جائز ہے یا کہا کہ قرض پر خریدو اُسنے نقد پر خریدا جائز نہوگا اور اگر کہا کہ نقد پر خریدو اُسنے قرض پر خریدا تو جائز ہے ۔

مادہ ۔ ۱۴۸۰ ۔ اگر کہا کہ فلانی چیز خرید لاؤ وہ آدہی خرید لایا اگر تقسیم مین ضرر نہوگا تو جائز ہے ورنہ نہین مثلاً موکل نے کہا کہ ایک خاقہ خریدو اُسنے ادہا لیا جائز نہوگا ۔ اور اگر چھہ کیل گیہون خریدو وہ تین کیل لایا جائز ہے ۔

مادہ ۔ ۱۴۸۱ ۔ موکل نے کہا کہ جبہ کے لئے کپڑا لایا جبہ کے قابل نہین ہے خاوند ہوگا

مادہ - ۱۴۸۲ - جیسا قیمت مثل کے بدل خریدنے کے لئے وکیل ہو سکتا ہے ویسا ہی غبن قلیل پر ہو سکتا ہے لیکن جن چیزوں کا نرخ بندھا ہوا ہے اُنمیں غبن قلیل بھی جائز نہیں ہے اور غبن فاحش پر تو کسی حال میں خریدنا جائز نہوگا۔

مادہ - ۱۴۸۳ - اگر وکالت کے وقت قیمت کا بیان نہوا تو نقد ہی دینا لازم ہوگا مثلاً وکیل نے بیع مقایضہ یعنے کوئی چیز بیع کی قیمت میں دی تو موکل کے لئے خریداری نہوگی بلکہ وکیل پر لازم ہوگی۔

مادہ - ۱۴۸۴ - اگر ایسی چیز کے خریدنے کا وکیل کیا گیا کہ ایک موسم کے ساتھ متعلق ہے تو وکالت بھی اسی موسم کے ساتھ جاری رہیگی مثلاً ایک شخص نے کہا کہ جبہ شامی میرے لئے خریدو تو ظاہر ہے کہ جاڑے کے لئے جبہ خریدنا چاہتا اگر موسم سرما کے بعد یا سال آئندہ کے جاڑے میں خریدیگا تو جائز نہوگا۔

مادہ - ۱۴۸۵ - جس مال کے خریدنے کے لئے وکیل ہوا اُسکو اپنے لئے نہیں خرید سکتا ہے اگر اپنے لئے خریدیگا تو بھی موکل کا مال ہوگا یا وکیل نے اُس قیمت سے زیادہ پر خریدا جو موکل نے قیمت مقرر کی تھی یا غبن فاحش پر خریدا یا موکل کے نقود سے اپنے نام سے خریدا تو مال وکیل ہوگا نہ موکل کا۔

مادہ - ۱۴۸۶ - موکل نے کہا کہ تم میرے لئے فلاں گھوڑا خرید لاؤ وکیل نے کچھ کہا نہ ہاں نہ نہیں اور چلا گیا اور گھوڑا خریدا اب وقت خریدنے کے موکل کے نام پر خریدا تو موکل کا ہوگا۔ اور اپنا نام لیا تو اُسکا ہوگا۔ یا خرید تو لیا مگر نہ اپنا نام لیا اور نہ موکل کا اور تلف یا عیبدار ہونے سے پہلے کہا کہ یہ مال موکل کا ہے تو اسکا قول سچ اور معتبر ہوگا اور عیبدار ہونے کے بعد کہا کہ یہ موکل کا ہے اگر چہ سچ ہو تو معتبر نہوگا۔

مادہ - ۱۴۸۷ - اگر ایک شخص کو دو شخصوں نے جدا جدا وکیل کیا کہ ہمارے لئے

مال خرید لو - اب وقت خریدنے کے جسکے نام پر خریدا ہوگا اُسکا ہوگا
مادہ ۱۴۸۸ - وکیل بالشرا نے اپنا ہی مال موکل کے ہاتھ بیچا یہ صحیح نہیں ہے
مادہ ۱۴۸۹ - وکیل نے جو مال خریدا ابھی موکل کو نہ دیا تھا کہ اُس میں عیب نکلا وکیل خود ہی واپس کر سکتا ہے موکل کے حکم کی کچھ حاجت نہیں ہے اور اگر موکل کو دیدیا تھا تو بے حکم موکل واپس نکر سکیگا -

مادہ ۱۴۹۰ - وکیل نے اگر قرض پر مال خریدا ہے تو موکل پر قرض ہوگا وکیل اُس سے فوراً نہ لے سکیگا اور اگر وکیل نے نقد پر خریدا تھا پھر بایع نے مہلت دی تو وکیل موکل سے اگر چاہے تو فوراً لے سکتا ہے -

مادہ ۱۴۹۱ - وکیل بالشرا نے اپنے پاس سے قیمت ادا کردی اور مال پر قبضہ کرلیا تو اپنے موکل سے قیمت فوراً لے سکتا ہے - بلکہ جب تک کہ موکل سے قیمت نہ لے لے مال نہ دیگا اختیار ہے اگرچہ بایع کو قیمت ادا نکی ہے -

مادہ ۱۴۹۲ - وکیل کے پاس قبضہ سے عند اللہ مال تلف ہوگیا تو موکل کا مال گیا قیمت کامل دینا ہوگا - اور وکیل نے اگر اپنی قیمت موکل سے لینے کے لئے مال روکا اور تلف ہوگیا تو وکیل قیمت دیگا -

مادہ ۱۴۹۳ - وکیل بالشرا بے اذن موکل کے اقالہ کا مجاز نہیں ہے -

فصل ثالث وکالت بالبیع کا بیان یعنی جب کسیکو مال بیچنے کا وکیل کریں

مادہ ۱۴۹۴ - مال بیچنے کا جو کوئی وکیل مطلق کیا گیا کہ اُس میں کچھ تفصیل قیمت وغیرہ کی نہیں ہے تو اُسکو اختیار رہے جس طرح مناسب جانے بیچے قیمت قلیل ہو یا بہت
مادہ ۱۴۹۵ - جو قیمت موکل نے مقرر کردی ہو اُس سے کم بیچنا جائز نہیں ہے اگر بیچدیا تو موکل اجازت پر موقوف رہیگا اور اگر مال مشتری کو دیدیا تو

بیع منعقد ہوگئی واپس نہوگی اور موکل اپنا ضرور نقصان وکیل سے لے لیگا۔

مادہ - ۱۴۹۶ - وکیل مال بیع اپنے لیے وہ مال نہیں خرید سکتا ہے کہ جس کے بیع کا وکیل ہوا ہے۔

مادہ - ۱۴۹۷ - اور اُن کے ہاتھ بیچنا درست نہیں ہے کہ جنکی گواہی اسکے حق میں مقبول نہو۔ پر قیمت زاید سے جائز ہے اگر موکل نے یہہ کہا کہ تجھکو اختیار ہے جس کے ہاتھ چاہے بیچ سے اُس نے ان ہی لوگون کے ہاتھ ثمن مثل پر بیچدیا تو جائز ہے۔

مادہ - ۱۴۹۸ - وکیل مطلق نقد پر اور قرض بیچ سکتا ہے مگر قرض کی وہی مدت ہوگی جو سوداگران مین دستور ہے نہ اُس سے زیادہ اور اگر موکل نے کہا یا کہ نقد پر بیچنا یا میرا مال بیچکر میرا قرض ادا کر و تو قرض پر نہین بیچ سکتا ہے

مادہ - ۱۴۹۹ - جس مال کے بیچنے کے لئے وکیل ہوا اُسکا نصف نہیں بیچ سکتا ہے کیونکہ اُسکے ٹکڑے کرنے مین ضرر ہے اور اگر ضرر نہوگا تو نصف بیچنا بہی جائز ہے۔

مادہ - ۱۵۰۰ - وکیل نے اگر قرض پر کچھہ مال بیچا تو اس زر ثمن کی عوض رہن یا کفیل لے سکتا ہے اور اگر رہن تلف ہو گیا یا کفیل مفلس ہوگیا تو وکیل ضامن نہوگا

مادہ - ۱۵۰۱ - جب موکل نے وکیل کو کہا کہ یہہ مال رہن یا کفیل لیکر بیچنا تو ضرور ہے کہ بے رہن اور بے کفیل لے نہ بیچے۔

مادہ - ۱۵۰۲ - جب تک کہ مشتری زر ثمن ادا نکر دے وکیل بایع ہے اُسکی ادا نکریگا۔

مادہ - ۱۵۰۳ - موکل بہی زر ثمن مشتری سے لے سکتا ہے اگرچہ یہہ کام وکیل کا تھا۔

مادہ - ۱۵۰۴ - جب وکیل بے اجازت ہو تو اُسپر ضرور نہیں ہے کہ زر
ثمن وصول کرکے موکل کو پونچاوے بلکہ موکل کو اپنے طرف سے وکیل کو
کرا نیا زر ثمن وصول کرالے اور اگر وکیل ایسا شخص ہے کہ بی اجرت کام نہیں کرسکتا
ہے مثلاً دلال تو بالضرور زر ثمن مشتری سے وصول کرکے موکل کو پونچا دیگا

مادہ - ۱۵۰۵ - وکیل بایع بے حکم اپنے موکل کے بھی اقالہ کرسکتا ہے مگر
اپنے موکل کو قیمت ضرور دیگا یعنے اقالہ موکل پر جاری نہوگا۔

فصل چہارم جو مسایل کہ مامور کے ساتھہ متعلق ہیں جو شخص حکم کرے وہ امر ہے اور جس پر حکم کیا جاوے وہ مامور اور مامور علیہ ہے اور جس کام کا حکم ہو وہ مامور بہ ہے

مادہ - ۱۵۰۶ - آمر نے مامور کو کہا کہ میرے اوپر جو فلان شخص کا یا بیت المال کا
قرض ہے وہ ادا کر دو مامور اُسکا دین ادا کرکے آمر سے لے لیگا اُس سے کہ یہ
کہا ہو یا نہ کہا ہو کہ تم میرا دین دیکر مجھہ سے لے لینا یعنے تم میرا دین دو تو میں
تم کو دیدونگا۔

مادہ - ۱۵۰۷ - آمر نے حکم دیا کہ میرے ذمہ جو کھوٹے درہم ہیں وہ ادا کرو
مامور نے خالص درہم ادا کرکے یا آمر نے کہا کہ میرے ذمہ جو خالص درہم ہیں
تم ادا کرو یا اُس نے کھوٹے درہم دیئے تو دونوں صورتوں میں مامور آمر
سے کھوٹے درہم لیگا نہ خالص اگر مامور نے اپنا مال قرضخواہ کے ہاتھہ بیچا اور
زر قیمت دین میں مجرا دیا تو آمر سے مقدار دین جو ادا کیا ہے لیگا۔ اور اگر ثمن مثل سے
زیادہ کو بیچا تو آمر کو یہ اختیار نہیں ہے کہ اصل قیمت مامور کو دیوے اور زیادہ
دین میں مجرا دیوے۔

مادہ - ۱۵۰۸ - آمر نے مامور کو حکم دیا کہ میرے اہل وعیال کو خرچ روزمرہ [illegible]

تو پھر مامور آمر سے جو خرچ کیا ہے لے لیگا گو خرچ عادت اور رواج کے موافق ہوگا خواہ شرط
واپسی کی ہو یا نہ کی ہو - اور ایسے ہی اگر حکم کیا کہ میرے لئے ایک حویلی بنا وے تو موافق
رواج وعادت کے حویلی بنا کر اپنا خرچ آمر سے لیگا - گو خرچ لینے کی ہوئی یا نہوئی ہو -

مادہ - ۱۵۰۹ - آمر نے مامور سے کہا کہ تو فلان کو اتنے روپیہ قرض یا صدقہ یا عطیہ
دیدے کہ پھر مین تمکو دونگا اگر اُس نے ادا کیا تو آمر سے لیگا اور اگر یہہ شرط نہ ٹھہری کہ کچھ دونگا
وہ واپس لے لیگا یا مین ادا کر دونگا تو مامور کو حق واپسی نہین ہوگا - اور اگر جس پر خرچ کیا ہے
وہ ایسا ہے کہ آمر کے عیال مین ہے یا اُس کے شریک کے عیال مین ہے تو یہہ خرچ حسب رواج
وعادت ضرور قابل واپسی کے ہے گو شرط نکی گئی ہو دیکھو مادہ - ۳۶ -

مادہ - ۱۵۱۰ - آمر کا حکم اُسکے ملک پر جاری ہوگا مثلاً آمر نے حکم دیا کہ یہہ مال دریا مین
پھینک دے مامور نے دریا مین پھینک دیا اور یہہ جانتا ہے کہ یہہ مال اُسکا نہین ہے
کسی اور کا ہے تو مال والا مامور سے اپنے مال کا ضمان لیگا نہ آمر سے مگر جب کہ آمر
مامور پر مجبر ہو -

مادہ - ۱۵۱۱ - آمر نے مامور سے کہا کہ مجھہ پر جو کسی کا اسقدر قرض ہے اپنے پاس سے
ادا کر دے اُس نے صرف وعدہ کیا کہ ادا کر دونگا اگر نہ دیا تو صرف بلحاظ اُس کے وعدے کے
جبر نکیا جاویگا -

مادہ - ۱۵۱۲ - مامور پر آمر کا قرض ہے یا کچھہ نقد ودیعت ہے آمر نے اُسکو کہا کہ
مجھہ پر کسی کا قرض ہے تو ادا کر دے تو مامور پر ادا دینے کے لئے [illegible] ہوگا اور اگر آمر
کہا کہ میرا فلان مال بیچکر قرض ادا کر دے اگر وکیل متبرع بے اُجرت ہے تو اُس پر جبر نہ ہوگا
اور اگر اجرت والا ہے تو اُس سے جبراً کام لیا جاویگا -

مادہ - ۱۵۱۳ - قرضدار نے کچھہ درہم دیکر مامور کو کہا کہ میرے فلان قرضخواہ
کو دے آ تو اور قرضخواہ اسمین سے کچھہ نہ لے سکینگے اور نہ مامور کسی اور قرضخواہ

کو اسمین سے دے سکیگا صرف اسی کو دیگا کہ قرضدار نے اسکا نام لیا ہے۔

مادہ - ۱۵۱۴ - آمر نے کچھ درہم مامور کو دے کہ فلان کو بابت قرض کے پہنچا دے مامور کے پہنچانے سے پہلے مامور کو خبر ہوگئی کہ آمر مرگیا تو یہہ درہم ترکہ مین شامل ہو قرضخواہ ترکہ سے اپنا قرض وصول کریگا۔

مادہ - ۱۵۱۵ - آمر نے مامور کو کچھ درہم دے کہ فلان پہونچا دے مگر جب تک کہ میرے دستاویز کی پشت پر جو اُسکے پاس ہے وصول نہ لکھوا دے یا جدا قبض الوصول نہ لکھا دے اُسکو یہہ درہم نہ دینا - مامور نے نہ دستاویز کی پشت پر وصول لکھوایا اور نہ جدا رسید لی اور درہم قرضخواہ کو دیدئے اب اگر قرضخواہ انکار کرے اور قرضدار سے دوبارہ لیوے تو آمر مامور سے اپنے درہم واپس لے گا۔

فصل پنجم وکالت بالخصومت کا بیان یعنے جو شخص مقدمہ مین کسی کا وکیل ہو۔

مادہ - ۱۵۱۶ - مدعی اور مدعا علیہ دونون اپنا اپنا کسی کو وکیل کر سکتے ہین اور یہہ شرط نہین ہے کہ مدعی مدعا علیہ کے وکیل سے یا مدعا علیہ مدعی کے وکیل سے راضی ہو وے

مادہ - ۱۵۱۷ - وکیل بالخصومت اگر حاکم کے روبرو اقرار دعوی کرے تو جائز ہے ورنہ نہین یعنی کسی اور جگہہ اقرار کریگا تو معتبر نہوگا بلکہ وکیل معزول ہوگا۔

مادہ - ۱۵۱۸ - مدعی یا مدعا علیہ نے کسی کو وکیل بالخصومت کیا اور اقرار کرنے سے منع کیا اُسکا اقرار صحیح نہوگا بلکہ حاکم کے روبرو بھی اقرار کریگا تو جائز نہوگا اور وکالت سے موقوف ہوجائیگا دیکھو مادہ ۱۴۵۶ - کا فقرہ اخیر۔

مادہ - ۱۵۱۹ - وکیل بالخصومت وکیل بالقبض یعنے مدعا بہ لینے کا مجاز نہین ہے جب تک صراحۃً اجازت نہو۔

مادہ - ۱۵۲۰ - ایسے ہی وکیل بالقبض وکیل بالخصومت نہین ہو سکتا ہے۔

فصل ششم وکیل کے موقوف ہونیکا بیان

مادہ۔ ۱۵۲۱۔ موکل جب چاہے اپنا وکیل موقوف کردے مگر جب اُس سے کسی کا حق متعلق ہوگا تو موقوف نہ کرسکیگا۔ مثلاً ایک شخص نے اپنا مال گرو کیا اور عقد رہن کے وقت اُس کے بعد مدیون نے کسی وکیل کیا کہ میرا مال مرہون مدت رہن پہنچکر زر رہن ادا کردینا راہن بے اجازت مرتہن وکیل کو موقوف نکرسکیگا یا مدعی کے طلب پر مدعی علیہ نے کسی کو وکیل بالخصومت کیا تو مدعی کے غیبت مین مدعی علیہ اُسکو موقوف نہین کرسکتا ہے

مادہ۔ ۱۵۲۲۔ وکیل خود بھی وکالت سے مستعفا دے سکتا ہے مگر جب اُس کے ساتھ حق غیر متعلق ہو تو جبراً کار وکالت اُس کے ادا کے لئے لیا جائیگا۔

مادہ۔ ۱۵۲۳۔ موکل نے جب وکیل کو موقوف کردیا تو جب تک کہ وکیل کو علم نہووے اُس کا تصرف جائز ہوگا۔

مادہ۔ ۱۵۲۴۔ وکیل جب خود استعفا دیوے تو ضرور ہے کہ کہ موکل کو بھی خبر کردے ورنہ جب تک وکالت قایم رہے گی۔

مادہ۔ ۱۵۲۵۔ وکیل بالقبض الدین بے اطلاع مدیون کے موقوف ہوسکتا ہے اگر مدیون کو جتلا کر وکیل کیا گیا تو بے اسکی اطلاع کے موقوف نہوسکیگا اور اگر مدیون نے وکیل کو دین دیدیا اور بعد اُس کے موقوفی کے خبر پونچے تو دین سے بری ہو جائیگا۔

مادہ۔ ۱۵۲۶۔ کار وکالت جب تمام ہوا وکیل خود بخود موقوف ہوگیا اور وکالت تمام ہوگئے

مادہ۔ ۱۵۲۷۔ موکل کے مرنے سے وکیل موقوف ہوگیا جب

اُس سے کسی کا حق متعلق ہو تو موقوف نہوگا دیکھو مادہ - ۲۰۰ -

مادہ - ۱۵۲۸ - وکیل - وکیل بھی موکل کے مرنے سے موقوف ہو جاتا ہے دیکھو مادہ - ۱۴۶۶ -

مادہ - ۱۵۲۹ - وکالت میراث نہیں ہے کہ جب وکیل مرجاے تو - اُس کا وارث بھی اُس کے قایم مقام وکیل ہوگا -

مادہ - ۱۵۳۰ - موکل یا وکیل مجنون ہوگیا تو وکالت باطل ہوگی -

کتاب دوازدہم صلح اور ابرا کا بیان اسمین ایک مقدمہ اور چار باب ہین

(مقدمہ وہ اصطلاحات فقہیہ جو صلح اور ابرا سے متعلق ہین)

مادہ ۱۵۳۱ - جو عقد کے برضا باہمی ایسی ہو کہ باعث رفع نزاع ہو وہ صلح ہے۔

مادہ - ۱۵۳۲ جو شخص یہہ عقد صلح کرے وہ مصالح ہے (بکسر لام)

مادہ - ۱۵۳۳ - جس چیز پر صلح ٹھہرے وہ مصالح علیہ ہے (بفتح لام)

مادہ - ۱۵۳۴ - جس مال یا جس حق کے بابت صلح کرین وہ مصالح عنہ ہے (بفتح لام)

مادہ - ۱۵۳۵ - صلح تین قسم ہے - اول صلح عن الاقرار یعنے باوجودیکہ مدعا علیہ کو دعوی کا اقرار ہو اوسپر بھی صلح کرلین - دوم صلح عن الانکار - یعنی مدعی علیہ کو دعوی سے انکار ہے اور اسپر بھی صلح کرنا - سوم عن السکوت یعنے نہ مدعا علیہ کو اقرار ہے اور نہ انکار ہے بلکہ سکوت سے تو بھی صلح کرلینا -

مادہ - ۱۵۳۶ - ابرا دو قسم ہے ایک ابراء اسقاط دوم ابراء استیفا - اول وہ ہے کہ کل یا جز کسی کو معاف کرنا اس کتاب مین اسی قسم ابرا سے بحث ہے دوم اپنے حق کے وصول کرلینے کا اقرار کرنا کہ مین نے اپنا حق جو فلان پر تھا لے لیا یہہ قسم اقرار مین شامل ہے

مادہ - ۱۵۳۷ - اپنے کسی دعوی خاص سے کسی کو بری کرنا ابراء خاص ہے -

مادہ - ۱۵۳۸ - اپنے جملہ دعوون اور حقوق سے کسی کو بری کرنا ابراء عام ہے -

باب اول کون کون صلح اور ابرا کرسکتا ہے -

مادہ - ۱۵۳۹ - شرط یہہ ہے کہ مصالح عاقل ہو گو بالغ نہو - اس لئے مجنون و معتوہ اور بے تمیز لڑکے کی صلح صحیح نہین ہے اور صبی ماذون کی وہ صلح کہ اس مین ضرر بین نہو صحیح ہے مثلاً صبی ماذون پر کسی نے کچھہ دعوی کیا اور اس نے اس کا اقرار کیا تو صلح اس کی صحیح ہے اور صبی ماذون اپنے مطالبہ مین مدت اور مہلت پر صلح

کر سکتا ہے۔ اگر صبی ماذون کے پاس گواہ کامل ہین تو کچھہ کم مقدار پر صلح نہین کر سکتا ہے اور اگر اُس کے پاس گواہ نہین ہین اور مدعا علیہ غالبًا حلف کریگا تو جس مقدار پر کہ صلح کرے صحیح ہوگا۔ اور اگر مال مدعی بہ کی قیمت پر صلح کریگا تو صحیح ہے پر بعض مجلہ نے صحیح

مادہ ۱۵۴۰ ۔ اگر صبی پر کسی نے دعوی کیا اور اُس کے پاس گواہ ہین تو اُسکا باپ کسی مقدار پر صلح کرکے اُس کے مال مین سے ادا کردیگا تو صحیح ہے اور اگر گواہ نہین ہین تو ولی کا صلح کرنا صحیح نہوگا۔ اور ایسی ہی اگر صبی کے پاس گواہ ہون اور اُسکا ولی اُسکے دعوی مین سے کچھہ کم کرکے مدعا علیہ سے صلح کرے صحیح نہوگا۔ اور اگر گواہ نہین ہین اور معلوم ہے کہ مدعا علیہ حلف کر جائیگا تو جس مقدار پر کہ ہو سکے ولی صلح کر سکتا ہے اور اگر ایک مال پر صلح کرلے کہ اُسکی قیمت زر دعوی کے برابر ہے تو صحیح ہے بشرطیکہ غبن فاحش نہو۔

مادہ ۱۵۴۱ ۔ صبی اور مجنون اور معتوہ یعنے مغلوب الحواس کا ابراء کرنا مطلق جائز نہین ہے

مادہ ۱۵۴۲ ۔ وکیل بالخصومت صلح کا مجاز نہین ہے اسلئے اگر وکیل بالخصومت بے اجازت موکل صلح کریگا تو جائز نہوگا۔

مادہ ۱۵۴۳ ۔ ایک شخص نے کسی کو وکیل کیا کہ مجھہ پر جو نالش ہوئی ہے اُسمین صلح کرلو۔ اگر اُس نے صلح کرلی تو صحیح اور مصالح علیہ موکل پر لازم ہوگا۔ اور وکیل اگر ضامن بہی ہوا ہے تو وکیل سے زر صلح طلب ہوگا۔ اور پھر وکیل موکل سے لے سکیگا کیونکہ یہہ صلح بمنزلہ بیع کے ہے۔

مادہ ۱۵۴۴ ۔ ایک فضولی نے بے اجازت اور بے اطلاع اہل مقدمہ کے صلح کرلی

(۱) اب یا تو یہہ فضولی خود ضامن بہی ہے (۲) یا اپنے مال پر صلح کی کہ اس میرے مال پر صلح ہے (۳) یا جو نقد اور اسباب کہ موجود ہے اُسکی طرف اشارہ کرکے کہا کہ مین نے اسپر صلح کی (۴) یا نہ ضامن ہوا نہ کسی مال پر اور نہ کسی مال معین پر صلح کی بلکہ مطلق صلح کی اور زر صلح دیا یا تو ان چارون صورتون مین صلح صحیح

اور یہہ شخص فضولی متبرع ہے اور اس چوتھی صورت مین اگر زر صلح نہین دیا ہے تو صلح موقوف رہے گی اہل مقدمہ جایز کرین گے تو صحیح ہوگی ور نہ نہین یعنے صلح باطل اور دعوے بدستور قایم رہیگا۔

باب دوم مصالح علیہ اور مصالح عنہ کے احوال اور شرطون کا بیان۔

مادہ ۔ ۱۵۴۵ ۔ مصالح علیہ اگر مال متعین ہے تو بجاے مبیع کے ہے اور اگر دین ہے تو بجاے ثمن کے ہے اسلیے مصالح علیہ وہی چیز ہوسکتی ہے جو بیع مین مبیع ہوسکتی ہے یا ثمن

مادہ ۔ ۱۵۴۶ ۔ مصالح علیہ مصالح کا مال اور ملک ہے ۔ اگر غیر کا مال صلح مین دیگا تو صلح جائز نہوگی ۔

مادہ ۔ ۱۵۴۷ ۔ مصالح علیہ اور مصالح عنہ دونو معلوم اور متعین ہووین بشرطیکہ وہ ایسا مال ہو کہ جس مین قبضہ ضرور ہے ورنہ معلوم ہونا ضرور نہین مثلاً ایک شخص نے ایک شخص پر مکان کا دعوی کیا اور اس مدعا علیہ نے اسپر باغیچہ کا دعوی کیا اب صلح اس پر ہوئی کہ ہر شخص اپنے اپنے دعوی سے دست بردار ہوجاوے جائز ہے اور اگر مدعی نے ایک شخص پر مکان کا دعوی کیا اور مدعی علیہ نے اسکو کچہہ دیکر صلح کرلیا تو صحیح ہے اور اگر مدعی مدعا علیہ کو کچہہ دیکر صلح کرے کہ وہ مکان اسکو دیدے تو یہہ صلح جائز نہوگی ۔

باب سوم مصالح عنہ کا بیان اس مین دو فصل ہین

فصل اول مال موجودہ متعین کے بابت صلح کرنا ۔

مادہ ۔ ۱۵۴۸ ۔ دعوی مال معین مین اگر اقرار ہو اور مال معین پر صلح عن اقرار ہے تو بمنزلہ بیع کے ہے اسلیے مصالح علیہ یا مصالح عنہ مین خیار عیب اور خیار رویت اور خیار مدت جاری ہوتے ہین اور اگر زمین ہے تو شفعہ بھی جاری ہوگا

اور مصالح عنہ مین اگر کسی کا حق یا بعض نکل آیا تو جتنا مدعا علیہ سے حق لیا گیا ہے اس قدر مدعی مدعا علیہ کو مصالح علیہ مین سے دیگا اور اگر مصالح علیہ مین کسی کا حق کل یا بعض نکل آیا تو مدعا علیہ سے مدعی اُسی قدر لیگا مثلاً مدعی نے گھر کا دعوی کیا مدعا علیہ نے اقرار کیا کہ یہہ گھر مدعی کا ہے اور اُس پر کچہہ روپیہ دیکر صلح کر لے اور مدعا علیہ کے پاس گھر رہا تو یہہ بمنزلہ بیع کے ہوا کہ مدعی نے مدعا علیہ کے ہاتھ بیع کیا ہے اور سب احکام بیع کے اُس مین جاری ہون گے۔

مادہ ۔ ۱۵۴۹ - اگر منفعت پر صلح ہوئی تو بمنزلہ اجارہ کے ہے مثلاً ایک شخص نے باغچہ کا دعوی کیا اور مدعا علیہ نے اقرار کر کے یہہ صلح کی کہ اتنی مدت تک میرے گھر مین مدعی سکونت پذیر رہے تو گویا مدعی نے اپنے حق کی عوض اُسکا گھر کرایہ لیا

مادہ ۔ ۱۵۵۰ - صلح عن الانکار اور صلح عن السکوت مدعی کے حق مین معاوضہ ہے اور مدعا علیہ کے حق مین حلف سے محفوظ ہونا اور حلف کا فدیہ دینا ہے اور بالفعل منازعت قطع کرنا ہے اسلیئے زمین مصالح علیہ مین دعوی شفعہ ہوگا اور زمین مصالح عنہ مین دعوی شفعہ نہو گا اور مصالح عنہ کل یا جز کسی کا حق نکل آیا تو مدعی زر صلح مدعا علیہ کو دیگا اور مدعی کو اختیار ہے کہ حقدار پر نالش کرے اور اگر مصالح علیہ کل یا جز کسی کا حق نکل آیا تو مدعی علیہ پر اپنا دعوی کل یا جز دایر کریگا۔

مادہ ۔ ۱۵۵۱ - اگر کل دعوی سے کسی قدر پر صلح کی اور باقی ترک کیا مثلاً باغچہ کا دعوی کیا اور نصف پر صلح کر کے اپنے قبضہ مین لے لیا تو گویا باقی دعوی سے دست بردار ہو گیا اور اپنا حق ترک کر دیا۔

فصل دوم صلح عن الدین یعنی اپنے مطالبات اور حقوق سے صلح لینا

مادہ ۔ ۱۵۵۲ - ایک شخص نے اپنے کسی حق کا دعوے کیا اور اسپیقدر

پر صلح کی تو گویا باقی حق ترک کر دیا یعنے کچھ اپنا لے لیا اور باقی سے مدعی علیہ کو بری کیا۔

مادہ ۔ ۱۵۵۳ ۔ اگر کسی قرض کے لئے مدت مقرر نہو فوراً لے سکتا ہے اور یہ صلح ہو کہ ایک مدت پر لیگا تو گویا اپنا حق جلد اور فوراً لینے کا ساقط کیا۔

مادہ ۔ ۱۵۵۴ ۔ سکہ خالصہ کے بدلے اگر کھوٹے سکہ پر صلح کر لی تو جایز ہے گویا اپنا حق خالص سکہ کا ساقط کیا۔

مادہ ۔ ۱۵۵۵ ۔ دعوی حقوق مثل حق الشرب وحق المسیل وغیرہ مین بھی صلح جایز ہے کہ حلف کرنے سے محفوظ رہے گا۔

باب چہارم صلح اور ابرا کے احکام اور اوس مین دو فصل ہین۔

فصل اول جو مسایل کہ احکام صلح سے متعلق ہین

مادہ ۔ ۱۵۵۶ ۔ جب صلح تمام ہو چکی تو کوئی اوس سے رجوع نکر سکیگا یعنے مدعی صرف زر صلح کا مالک ہوگا اور اوسکا دعوی بالکل زایل ہو جائیگا اور مدعی علیہ زر صلح مدعی سے واپس نہ لے سکیگا۔

مادہ ۔ ۱۵۵۷ ۔ جب دونون مین سے کوئی مر جاوے تو اوس کے وارث کو فسخ صلح کا اختیار نہین ہے۔

مادہ ۔ ۱۵۵۸ ۔ جب صلح بمعانی معاوضہ کے واقع ہووے تو برضا و باہمی دونون اقالہ اور فسخ کے مجاز ہین اور جب بمعنی اسقاط کے واقع ہووے تو کسی کو اختیار اقالہ فسخ نہین ہے دیکھو مادہ ۵۱۰۰

مادہ ۔ ۱۵۵۹ ۔ جب مدعا علیہ نے زر صلح اس لئے دیا کہ حلف سے محفوظ رہے تو مدعی کا حق خصومت جاتا رہا اور مدعی علیہ سے حلف نہ لے سکیگا۔

مادہ ۔ ۱۵۶۰ ۔ بدل صلح ابھی مدعی کو نہ دیا تھا کہ مدعا علیہ ہی کے ہاتھ مین تلف ہو گیا اور مدعا علیہ ایسا مال تھا کہ متعین ہو سکتا تھا یعنے نقود نہو کہ نقود متعین نہین ہو سکتے ہیں

اگر یہ صلح عن اقرار ہوئی ہے تو مدعی کل یا جزو مصالح عنہ کا مدعا علیہ سے طالب ہوگا اور اگر صلح عن انکار یا عن سکوت ہوئی ہے تو مدعی کا دعوی قایم ہوگا دیکھو مادہ (١٥٥٠) اور اگر بدل صلح دین ہے کہ باوجود تعین کے متعین نہیں ہو سکتا ہے تو صلح تو کچھ خلل نہ ہوگا بلکہ مدعا علیہ جس قدر درہم تلف ہوئے ہیں اوس قدر ادا کریگا۔

فصل دوم وہ مسایل کہ احکام ابراء سے متعلق ہین

مادہ ١٥٦١۔ جب مدعی نے یہ کہا کہ فلان سے نزاع و دعوی نہین ہے یا یہ میرا کچھ حق نہین ہے یا جو دعوی میرا فلان پر ہے اوس سے مین فارغ ہوا یا وہ دعوی ترک کر دیا اوسپر میرا کچھ حق باقی نہین ہے یا مین نے اوس سے اپنا تمام حق لے لیا تو مدعی علیہ بری ہوگیا۔

مادہ ١٥٦٢۔ جب بہ صلح مدعا علیہ کو بری کر دیا تو کچھ حق مدعی کو نہ سب ساقط ہوگیا دیکھو مادہ ١٥١٠۔

مادہ ١٥٦٣۔ ابرا کے وقت تک جو جو امور و حقوق تھے اون سے بری ہوگیا اور ابراء کے بعد جو اور امور پیدا ہونگے اون سے ابرا نہ ہوگا۔

مادہ ١٥٦٤۔ جب مدعی نے کسی خاص دعوی سے مدعا علیہ کو بری کیا تو اوس سے ہی بری ہوگا اور اوس کے بابت دعوی نہ سنا جائیگا اور اوسکے سوا اور حق سے بری نہ ہوگا اگر مکان کے دعوی سے بری کیا تو اوسی سے بری ہوگا نہ اور دعوی زمین وغیرہ سے

مادہ ١٥٦٥۔ جب یہ کہا کہ سب دعوون سے فلان کو بری کیا یا اوس پر کوئی حق میرا نہین ہے تو فیما ابرا مدعی کا اوسکے پہلے کا کوئی دعوی مسموع نہ ہوگا بلکہ یہان تک کہ ایک شخص کو ابرا عام کرکے بعد دعوی کرے تو ابراء سے پہلے فلان کا کفیل تھا یا جسکو مین نے ابراء عام کیا اوس کے ابراء سے پہلے تو اوسکے کفیل تھا تو یہ سب دعوی مسموع نہ ہونگی دیکھو مادہ (١٦٢٢)

مادہ ١٥٦٦۔ بایع نے مبیع کا جو ثمن مشتری سے لے لیا ہو...

جملہ حقوق سے بوجہ اور ثمن سے متعلق ہین بائع کو بری کر دیا اور اگر بائع نے سب دعوے یا
سے جو ثمن سے متعلق ہین اس کو بری کر دیا اور ایک دوسرے نے دستاویز آپس
مین لکھدی اور مبیع کا کوئی حقدار نکلا تو بائع کے ابرا کا کچھہ فائدہ نہوگا بلکہ مشتری
بائع سے زر ثمن لے لیگا دیکھو مادہ (۵۲)

مادہ - ۱۵۶۷ - جس کو بری کیا گیا ہے وہ معلوم اور معین ہون اگر یہہ کہا کہ
مین نے سب مدیونون کو بری کیا یا کسی کے ذمہ پر کچھہ حق نہین رہا تو یہہ ابراء صحیح
نہوگا اسلئے اگر کہا کہ فلان محلہ والون کو بری کیا اور محلہ والے چند شخص متعین ہین
تو ابراء صحیح ہے۔

مادہ - ۱۵۶۸ - ابراء کے لئے قبول شرط نہین ہے مگر مجلس ابراء مین اگر مدعا علیہ نے
رد کردے کہ مین ابراء اور معافی نہین چاہتا ہون تو ابراء نہوگا اور اگر پہلے تو
قبول کرلیا اور پھر رد کردیا معتبر نہوگا قبول ہی کا اعتبار رہیگا اور محال نے اگر محال
علیہ کو یا مکفول نے کفیل کو بری کیا اور انھون نے رد کردیا تو بری ہون گے۔

مادہ - ۱۵۶۹ - میت کو قرض خواہ بری کرسکتا ہے

مادہ - ۱۵۷۰ - اگر بیمار اپنے مرض موت مین اپنے وارث کو دین سے بری کرے
صحیح نہوگا اور غیر کو بری کرے تو ثلث مال تک صحیح ہوگا۔

مادہ - ۱۵۷۱ - اگر بیمار کا ترکہ اوروں کے دین مین مستغرق ہے اور اسنے بیماری
مین اپنے ایک قرضدار کو بری کردیا صحیح نہین ہوگا

کتاب سیزدہم اقرار کے بیان مین اسمین چار باب ہین

باب اول اصطلاحات فقہیہ جو اقرار سے متعلق ہین

مادہ - ۱۵۷۲ - جب کوئی شخص یہہ کہے کہ یہہ فلان کا یہہ حق مجھ پر ہے تو یہہ کہنا
اقرار ہے اور یہہ کہنے والا مقر ہے اور جس کا حق بیان کیا وہ مقر لہ ہے

(بفتح قاف) اور حق مقر بہ (بفتح قاف)

مادہ ۔ ۱۵۷۳ ۔ مقر کا عاقل و بالغ ہونا شرط ہے اسلئے صغیر اور صغیرہ اور مجنون اور مجنونہ اور معتوہ اور معتوہہ کا اقرار صحیح نہین ہے اور نہ اُن کے ولی اور وصی کا اقرار صحیح ہے اور جن امور مین تمیز والے لڑکے کا ماذون ہونا صحیح ہے اُنمین اُس کا اقرار بھی صحیح ہے ۔

مادہ ۔ ۱۵۷۴ ۔ مقر لہ کا عاقل ہونا شرط نہین ہے اگر کوئی شخص صغیر کے لئے اقرار کرے تو صحیح ہے اور دینا لازم ہے ۔

مادہ ۔ ۱۵۷۵ ۔ مقر جو اپنی رضامندی سے اقرار کرے صحیح ہے اس لئے اقرار بجبر اکراہ صحیح نہین ہے دیکھو مادہ (۱۰۰۶)

مادہ ۔ ۱۵۷۶ ۔ مقر مجبور نہو دیکھو کتاب حجر کی فصل دوم و سوم و چہارم ۔

مادہ ۔ ۱۵۷۷ ۔ شرط یہہ ہے کہ ظاہر حال اقرار کی تکذیب نکرے مثلاً ویسا لڑکا کہ جثہ اُسکی تصدیق نکرے اگر یہہ کہے کہ مین بالغ ہون معتبر نہوگا ۔

مادہ ۔ ۱۵۷۸ ۔ مقر لہ مجہول نہو یعنے ایسا شخص نہو کہ تعین نہو سکے اگر ایسا مجہول ہے کہ تعین ہو سکتا ہے مثلاً کہا کہ یہہ مال جو میرے ہاتھ مین ہے فلان شہر کے رہنے والے کا ہے یہہ اقرار صحیح نہین ہوگا کہ رہنے والا ایک شہر کا متعین نہین ہو سکتا ہے اور اگر کہا کہ ان دو شخصون مین سے ایک کا ہے یا فلان محلہ مین سے ایک کا ہے اور محلہ والے چند آدمی معلوم ہین تو اس صورت مین تعین ہو سکیگا اقرار صحیح ہے اور جب کہا کہ ان دونون کا یہہ مال ہے تو مقر سے لیکر ان دونون کو دین اگر متفق ہین تو دونون مشترک رہین گے اور متفق نہین ہین تو یہہ دونون مقر سے حلف لین گے کہ یہہ مال انکا نہین ہے اگر اس نے دونون کی حلف سے نکول کیا تو دونون مین یہہ مال مشترک رہیگا اور بعض کے حلف کا نکول کر سکا اسکا

مال ہوگا اور اگر دونون سے کے لئے حلف کریگا تو مقر اوسکے دعوی سے فارغ ہوگیا اور مال مقر بہ اسی کے پاس رہیگا

باب دوم اقرار کے صحت کا بیان

مادہ ۱۵۷۹ - جیسا اقرار معلوم ہے جو اقرار مجہول بہی صحیح ہے یعنے جو عقد کہ بجہالت صحیح ہے اوس مین اقرار مجہول بہی صحیح ہے مثلاً یہہ اقرار کیا کہ فلان کا مال میرے پاس امانت ہے یا مین نے چورا یا ہے یا مین نے غصب کیا ہے تو عقد امانت و سرقہ و غصب مین اقرار صحیح ہے اور اوسکو حکم ہوگا کہ مال کی تصریح کرے اور جو عقد کے بجہالت صحیح نہین ہے مثلاً اقرار کیا کہ مین نے مال بیچا تو بیع مجہول صحیح نہین ہے یہہ اقرار بہی صحیح نہین یا کسی کا مال کرایہ لیا اور مجہول کرایہ لینا صحیح نہین ہے اسلئے یہہ اقرار بہی صحیح نہین ہے اسی لئے مقر پر جبر نہوگا کہ مال کی تصریح کرے -

مادہ ۱۵۸۰ - مقر لہ قبول کرنا ضرور نہین ہے پر اوسکے غلط کرنے سے رد ہوجاویگا اگر کل رد کریگا تو کل رد ہوگا اور اگر کچہہ رد کریگا تو اتنا رد ہوگا اور باقی مین اقرار صحیح ہوگا -

مادہ ۱۵۸۱ - مقر لہ اور مقر نے سبب اقرار مین اختلاف کیا تو صحت اقرار مین کچہہ خلل نہوگا مثلاً مقر نے کہا کہ ایک ہزار روپیہ قرض ہے اور مقر لہ نے کہا کہ قیمت مال بیع ہے تو بہر حال اقرار صحیح ہے

مادہ ۱۵۸۲ - کسی ایک کے مال سے صلح کرنا اوس مال کا اقرار کرنا ہے اور کسی کے دعوی سے صلح کرنا اقرار دعوی نہین ہے مثلاً ایک شخص نے کہا کہ تجہپر میرے ایکہزار روپیہ مین اوسنے کہا کہ ساڑہے سات سو روپیہ پر کرلے تو یہہ ہزار روپیہ اقرار ہے - اور اگر اوسنے ایکہزار روپیہ کا عدالت مین دعوی کیا اور اوسنے کہا کہ ساڑہے سات سو روپیہ صلح کرلے تو یہہ اقرار و بالدعوی نہین ہے بلکہ یہہ صلح عن الدعوی ہے اسلئے کہ کبہی دعوی سے اسلئے ہوتی کہ رفع نزاع ہو اور حلف سے محفوظ ہے -

مادہ ۱۵۸۳ - ایک شخص کے پاس ایک مال ہے اوس نے دوسرے سے کہا کہ مال میرے ہاتہہ بیچدے یا مجکو کرایہ دے یا عاریت دے یا ہبہ کردے یا ودیعت دے یا اس دوسرے نے کہا کہ یہہ مال ودیعت رکہو اور اس نے قبول کرلیا اوس سے یہہ قبول بہی کیا اس سے یہہ ثابت ہوا کہ یہہ مال اوسکی ملک نہین ہے -

مادہ ۱۵۸۴- اگر کوئی شخص کسی شرط کے ساتھہ اقرار کرے مثلاً کہا کہ فلان شہر مین تو آیگا تو مین تیرا قرضدار ہون تو یہہ اقرار باطل ہے اور اگر کسی وقت کے ساتھہ متعین کرے تو صحیح ہے مثلاً یہہ کہے کہ فلان مہینہ شروع ہوگا یا روز قاسم آیگا تو مین تیرا قرضدار ہون کیونکہ یہہ کہنے سے اوسکی ادا کے لیے مدت مقرر ہوتی ہے دیکھو مادہ (۴۰)

مادہ ۱۵۸۵ا- حصہ مشاع کا اقرار مثلاً مقر کہے کہ اس حویلی مین سے نصف یا ثلث فلانیکا ہے اور مقر لہ بہی تصدیق کرے صحیح ہے گو تقسیم کرکے قبضہ دینے سے پہلے مرگیا ہو یعنی شیوع مقر بہ اقرار کی صحت کا مانع نہین ہے -

مادہ ۱۵۸۶- گونگا آدمی جو اشارے سے اقرار کرے صحیح ہے اور زبان والے سے کسی نے کہا کہ تجکو فلان کے اتنے روپیہ دینے ہین اس نے سر ہلایا تو اقرار صحیح ہوگا -

باب سوم اقرار کے احکام کا بیان اسمین فصل ہین

(فصل اول احکام کا بیان)

مادہ ۱۵۸۷- حسب مادہ ۷۹ کے مقر اپنے اقرار سے ملزم ہوتا ہے مگر حکم حاکم تکذیب اوسکی اقرار کی ہو جاوے تو اوسکا اعتبار نرہیگا مثلاً ایک شخص کے پاس ایک مال ہے وہ یہہ کہتا ہے کہ یہہ مال فلان کا ہے اوسنے میرے ہاتہہ بیچا ہے اب ایک اور شخص اوسکا حقدار نکلا اور عدالت اپنا دعوے کردیا اور حاکم نے وہ مال اوسکو دلوادیا پس مشتری اپنا زر ثمن بایع سے لیگا اور اوسکا یہہ اقرار کہ یہہ مال بایع کا ہے بحکم عدالت باطل ہوگیا اوسکا کچہہ اثر باقی نرہیگا -

مادہ ۱۵۸۸- بندگان خدا کے حق کا اقرار کرکے پہر اوس سے پہرجانا جایز نہین ہے مثلاً اقرار کیا کہ فلان کا اتنا قرض مجہپر ہے پہر کہے کہ مجہپر اوسکا قرض نہین ہے یا وہ اقرار غلط ہے تو یہہ قول معتبر نہوگا -

مادہ ۱۵۸۹- اگر مقر کہے کہ مین نے اقرار جہوٹ کیا تہا تو مقر لہ کو قسم دینگے اگر مقر لہ جہوٹا نہین ہے مثلاً ایک شخص نے کسی کو دستاویز لکہدی کہ مین نے اتنا روپیہ اس سے قرض لیا ہے اور پہر کہا کہ مین نے قرض نہین لیا گو تمسک لکہدیا تو تمسک والے سے حلف لینگے کہ اپنی اقرار مین کاذب نہین ہے

مادہ ۱۵۸۹۰- مثلاً زید نے اقرار کیا کہ بکر کا مجہپر اتنا قرض ہے کہ اور

بکر نے کہا کہ میرا قرض نہین ہے۔ بلکہ خالد کا ہے اور خالد نے بھی اسکی تصدیق کی خالد کا ہے وہ قرض ہوگا مگر بکر زید سے روپیہ وصول کرکے خالد کو دیگا نہ یہہ کہ زید پر جبر کرینگے کہ خالد کو روپیہ ادا کر دے زید نے اگر برضامندی بکر کے خالد کو دیدیا تو پھر بکر تقاضا نکر سکیگا بلکہ زید بری الذمہ ہو جاوے گا۔

فصل دوم ملک مستعار اور نام مستعار کا نفی کرنا
یعنے مال سے اپنی ملک کی نفی کرنا کیونکر ہو سکتا ہے
اور اوسکا کیا حکم ہے

مادہ ۱۵۹۱۔ ایک شخص نے یہہ کہا کہ میرا فلان مال فلان شخص سے ہے تو اسمین اپنی ملک کی نفی نہ ہوگی بلکہ ہبہ ہے کہ اپنا مال فلان کو ہبہ کیا ہے اسلئے اوسی مجلس مین قبضہ اور تسلیم ضرور ہے ورنہ ہبہ تمام و کامل نہ ہو گا یہہ وہ صورت ہے کہ کہا میرا مال یعنی مال کو اپنے ذات کے ساتھہ متعلق کیا اور اگر یہہ نہ کہا کہ میرا مال بلکہ یہہ کہا کہ مال مجھہ سے منسوب ہے وہ فلان کا ہے اور میرا اس مین کچھہ علاقہ نہین ہے تو اس صورت مین اس نے اپنی ملک اوس مال سے نفی کرکے اقرار کیا کہ یہہ مال جو لوگ میرا بتلاتے ہین وہ سب اوسکا ہے اسی لئے جو مال کہ اقرار وقت تک اسکی طرف منسوب کرتے ہین سب مقرلہ کا ہے اور مقر کی ملک اوس سے زائل اور اوسکے بعد جو مال مقر کے پاس اویگا وہ مقر ہی کا ہوگا مقر لہ کو اوس مین کچھہ حق نہو گا اس صورت مین اوس نے یہہ ظاہر کیا کہ میرے ملک جو اوس مال پر تھی وہ مستعار تھی حقیقت مین اوس مال کا مالک مقر لہ ہے اسصورت مین ملک مستعار کے نفی کیگئی۔

مادہ ۱۵۹۲۔ اگر ایک دوکان کا قبالہ خرید اکہ جسمین نام مقر کا ہے مقر لہ کو دیکر کہا کہ یہہ دوکان تیری ہے اور قبالہ مین میرا نام مستعار لکہا گیا تہا اور زر قیمت بھی تیرا مال تہا تو یہہ اقرار ہے کہ یہہ دوکان مقر لہ کی ہے نہ مقر کی۔

مادہ ۱۵۹۳۔ اسی طرح ایک تمسک قرض کا مقرلہ کو دیکر کہا کہ یہہ تمسک تیرا اور میرا نام قرضی مستعار لکہا گیا تہا تو اقرار ہے کہ اوس زر قرضہ کا مالک مقرلہ ہی نہ مقران دونون صورتونمین نام مستعار کے نفی کیگئی

مادہ ۱۵۹۴۔ یہہ اقرار مذکورہ بالا جو موجب نفی ملک مستعار اور نفی اسم مستعار ہے صحیح و معتبر ہے۔ اِس مقر کے مرنیکے بعد اوسکی وارثون کو نہین کچہہ حق تعرض نہ ہوگا اور اگر یہہ اقرار بہ نفی ملک اور بہ نفی اسم مرض کریگا تو اوسکا حکم اِس فصل مین مذکور ہوتا ہے۔

فصل سوم مریض کے اقرار کا بیان

مادہ ۱۵۹۵۔ جس مرض مین غالباً موت کا ڈر ہو۔ اور ظاہر یہہ حال ہے کہ مرد گہر سے باہر نکل کے اپنے کام ضروری نکر سکے اور عورت گہر مین اپنے رہکر اپنے کار ضروری درست نکر سکے اور ایک سال کے اندر مرجاے گو صاحب فراش ہو یا نہو یعنی اوٹہنے اور چلنے پہرنیکی طاقت ہو یا نہو مرض موت ہے اور اگر مرض ایک سال یا اوس سے زیادہ رہا تو وہ صحیح و تندرست ہے اوسکی تصرفات جبتک کہ مرضکی شدت نہو اور حال متغیر نہو مثل تندرستونکی معتبر ہونگی اور شدت مرض اور تغیر حال کے بعد مرگیا تو وقت تغیر سے مرض موت شمار ہوگا۔

مادہ ۱۵۹۶۔ اگر ایک مرد کے کوئی اور وارث نہین ہے یا صرف زوجہ ہے اور یا ایک عورت کو سوا زوج کے کوئی اور وارث نہین ہے اور انہوں نے ایسی مرض موت مین اقرار کیا کہ سب مال متروکہ زوجہ کا ہی یا زوج کا ہی تو یہہ اقرار صحیح ہی اور داروغہ بیت المال کو اوس مین کچہہ تعرض نہین پہونچتا ہی اور اگر کسی اجنبی کے لئے اقرار کیا کہ یہہ مال متروکہ فلانکا تو بہی یہہ وصیت ہے اوس داروغہ بیت تعرض نہ کر سکے گا۔

مادہ ۱۵۹۷۔ مرض مین اپنے وارث کیلئے اگر کچہہ اقرار کیا اور پہر تندرست ہوگیا تو یہہ اقرار صحیح و معتبر ہوگا۔

مادہ ۱۵۹۸۔ مرض موت مین کسی مال متعین کا یا دین کا ایک وارث کیلئے اقرار کیا اور مرگیا تو اور وارثون کی اجازت پر موقوف رہیگا اگر انہون نے جایز کہا بہتر ورنہ اقرار مذکور لغو جائیگا اور اگر مقر کی زندگی مین اور وارثون نے اوسکی اقرار کی تصدیق کی تہی تو وے سکے بعد رجوع نہین کر سکتے اور اقرار معتبر ہوگا اور اگر اقرار کیا کہ مین نے

اپنا مال جو فلان وارث کے پاس امانت رکھا تھا لے لیا یا اوس وارث کا مال جو
میرے پاس امانت تھا تلف ہو گیا تو یہہ اقرار بہر حال معتبر ہے اور ایسے ہی اگر یہہ
اقرار کیا کہ میرا قرض فلان پر تھا میرے فلان فرزند نے وصول کر کے مجھے پہونچا دیا
تو یہہ اقرار قابل اعتبار ہے اور ایسے ہی اگر یہہ اقرار کیا کہ میرے فلان فرزند کی مہر
جو میرے پاس امانت تھی یا عاریت تھی مین نے بیچکر پانچہزار روپیہ اوسکی قیمت کے
کے خرچ کر ڈالے ہین تو یہہ اقرار صحیح ہے اور اوسکے ترکہ مین سے ادا کیے جاوینگے
مادہ - ۱۵۹۹ - وارث وہ شخص ہے کہ وقت اقرار اور وقت وفات وارث ہوا
اگر وقت اقرار وارث نہو مثلاً ایک اجنبی عورت کے لیے اقرار کیا اور پہر اوس کے ساتھ
نکاح کر کے مر گیا تو وہ اقرار کامل جاری ہوگا اگرچہ وقت وفات وارث ہے اور وقت
اقرار وارث نہ تھی یا وقت اقرار کسی سبب سے وراثت سے محروم تھا اور جب
سبب زایل ہو گیا تو وقت وفات وراثت ثابت ہو گئی مثلاً مقر کے فرزند ہے کہ
اس لیئے مقر کے بہای محروم اب قضاءً فرزند مر گیا تو وہ اقرار کہ بہای بہر حال وراثت
کی قوت رکہتا ہے دیکہو مادہ (۲۴)
مادہ - ۱۶۰۰ - جس کام کو مرض موت مین ظاہر کرے کہ مین یہہ کام حالت صحت مین
کر چکا ہون مثلاً مرض موت مین اقرار کرے کہ مین اپنے بیٹے سے اتنا قرض حالت
صحت مین لے چکا ہون تو یہہ اقرار حالت مرض کا متصور ہوگا یعنی بے اجازت
اور وارثون کے یہہ اقرار مقبول نہوگا اور ایسے ہی اگر مقر نے مرض مین لکہا کہ مین
اپنا فلانی مال فلان وارث کو صحت مین ہبہ کر چکا تہا تو جب تک کہ گواہو سے
ثابت نہو یا اور وارث قبول نکرین یہہ اقرار جاری نہوگا -
مادہ - ۱۶۰۱ - مرض موت مین اجنبی کے لیے اقرار کرنا صحیح ہے گو تمام مال کا اوسکے
لیے اقرار کر دے یا عین کا اقرار کرے یا دین کا بہر حال صحیح ہے اگر اوسکا اقرار

اسطرح جهوٹ نکلا که وقت اقرار کے یہہ مال مقرلہ یا مقر کو وراثتاً ملا تہا یا اوس سے
خریدا تہا یا کسی نے اسکو ہبہ کیا تہا تو لحاظ کیا جاے کہ وقت اقرار کے وصیت کا ذکر تہا یا
نہ تہا اگر نہ تہا تو یہہ اقرار ہبہ ہے اور قبضہ شرط ہے اور اگر تہا تو وصیت متصور ہوگی
اور ان دونون صورتون مین یہہ اقرار ثلث مال مین جاری ہوگا۔

ماده-۱۶۰۲- دین صحت یعنی وه قرض که حالت صحت مین یا حالت مرض مین بسبب
تصرفات بیع وشرا وغیره کے لازم ہوئی اوس قرض پر مقدم ہے که حالت مرض صرف
اقرار سے لازم ہوا ہے پہلے دین صحت ادا ہوگا پہر اوس کا ترکه کچهه بچیگا تو یہہ دین مرض که اقرار ہی
سے ادا ہوگا۔ اسی طرح اگر مرض موت مین کسی کیلئے ایک مال متعین کا اقرار کیا تو اوسکا بہی
یہی حکم ہے که پہلے اوس سے دین صحت ادا ہوگا اگر کچهه بچیگا تو دین مذکور ادا ہوگا۔

ماده- ۱۶۰۳- مرض موت مین یہہ اقرار کیا که مین قرض جو فلان اجنبی پر تہا
وصول کر چکا ہون اگر یہہ قرض حالت مرض مین فی ذمه اجنبی کے لازم ہوا تہا یہہ اقرار صحیح ہے پر حالت
صحت کے قرضخواه مقدم ہونگے اور اگر حالت صحت مین قرض لازم آیا ہے تو بہر حال صحیح ہے
ہمقدر کسی حالت صحت کا قرض ہو یا نہو مثلاً مریض نے مرض مین کہا که مین نے جو مال فلان
اجنبی کے ہاتہه مرض مین بیچا تہا اوسکی قیمت تمام لے چکا ہون تو یہہ اقرار صحیح ہے اونکے قرضخواه
اس اقرار پر مواخذه نکر سکینگے اور اگر یہہ اقرار کیا که حالت صحت مین بیچا اور مرض مین قیمت لی
تو بہی صحیح ہے اور حالت کے قرضخواه اس اقرار پر مواخذه نکرینگے۔

ماده-۱۶۰۴- مریض کو مجاز نہین ہے که ایک کا قرض ادا کرے اور باقی قرضخواہونکو نه دے اگر مرض مین قرض لیا یا کچهه خریدا ہے تو دے سکتے ہے

ماده-۱۶۰۵- کسی کے قرض کا مرض مین کفیل ہونا بمنزله وصیت کے ہے اسلئے اگر مرض مین ایک وارث کے
قرض کا کفیل ہوا تو یہہ کفالت جاری نہوگی اور اجنبی کا کفیل ہو تو ثلث مال مین جائز ہوگا اور اگر مرض
موت مین یہہ اقرار کیا که مین کفیل ہوا تہا تو بہر حال معتبر ہے پر قرض صحت قرض مریض پر مقدم ہوگا

باب چہارم بذریعہ خط وکتابت کے اقرار کرنیکا بیان

مادہ ۱۶۰۶ - بذریعہ خط وکتابت کے اقرار ایسا ہی صحیح ہے جیسا زبانی صحیح ہے دیکھو مادہ (۶۹)

مادہ ۱۶۰۷ - ایک شخص نے دوسرے کو حکم کیا کہ میری اقرار سے دستاویز لکھدی کہ فلان آدمی کے اتنے روپیہ مجھپر قرض ہین اور اوسپر اپنی مہر بھی کردی تو یہہ ایسا اقرار ہے کہ جیسا اپنے ہاتھہ سے لکھدیا ہے

مادہ ۱۶۰۸ - سوداگرونکی دفتر (بہی کہاتہ) مین یہہ لکہا جاتا کہ فلان آدمی کا ہمپر اتنا قرض ہے بجای اقرار بالمشافہ کے ہے

مادہ ۱۶۰۹ - خود لکہا یا کسی سے لکہوایا اور اپنی مہر کردی اور موافق رسم وعادت کے دستاویز کا عنوان وغیرہ لکہا گیا ہو تو یہ اقرار بالمشافہہ ہے اور ایسی ہی جو رسیدین اقبض الوصول لکہے جاتے ہین بجای اقرار کے ہین

مادہ ۱۶۱۰ - باوجودیکہ یہہ دستاویز لکہدی اور مہر بھی کردی پہر بھی انکار کریگا تو معتبر نہوگا اور دین جو دستاویز مین ہے لازم ہوگا اور اگر دستاویز کا انکار کرتا ہے تو اگر اوسکا خط ہے اور اوسکی مہر ہے کہ اوسکے خط اور مہر کو جانتے ہین تو یہ انکار معتبر نہوگا - اور اگر خط اوسکا معروف نہو تو اوس سے کچھہ عبارت لکہوائینگے اور دونون خط اس فن کے ماہرونکو دکہلادینگے اور اونہون نے یہہ کہا کہ یہہ دونون ایک ہی شخص کے ہاتہہ کے ہین تو انکار معتبر نہوگا اور قرض لازم ہوگا بہر حال جس دستاویز مین شبہہ جہوٹ وجعل کا نہو اوسپر عمل کیا جاویگا اور اگر دستاویز مین شبہہ جعل ہے اور وہ بھی دستاویز لکہنے سے اور قرض سے انکار کرتا ہے اور مدعی طالب ہے تو اوس سے حلف لیا جاویگا کہ نہ یہہ میری سند ہے اور نہ مین مقروض ہون -

مادہ ۱۶۱۱ - جب دستاویز موافق قاعدہ عنوان وغیرہ کے ساتہہ رسمی ہے اور دستاویز والا مرگیا اور اوسکے وارث بہی اسکے مقر ہون تو وارث ادا دین کرینگے اور اگر منکر ہین تو جب تک کہ خط ومہر متوفی کی دستاویز کے معلوم معروف نہون اوسپر عمل نہوگا -

مادہ ۱۶۱۲ - متوفی کے ترکہ مین ایک تہیلی نکلی کہ اوسمین کچھہ نقد بہرا ہوا اور اوسپر اوسکے

خط سے یہہ لکھا ہوا ہے کہ فلان کا یہہ مال میری پاس امانت ہے تو مال والا
لے لیگا اور کچھہ ضرورت کسی طرح کی اثبات کی نہوگی۔

کتاب چہاردہم دعوی کا بیان اسمین ایک مقدمہ اور دو باب ہین

(مقدمہ)

وہ اصطلاحات فقیہ جو دعوے سے متعلق ہین

مادہ ۱۶۱۳۔ حاکم کے روبرو حق طلب کرنا دعوی ہے حق طلب کرنیوالا مدعی ہے اور جس سے طلب کرتا ہے وہ مدعا علیہ ہے۔

مادہ ۱۶۱۴۔ مدعا جو چیز کہ طلب کرتے ہین اور اوسکو مدعا بہ بھی کہتے ہین۔

مادہ ۱۶۱۵۔ مدعی سے پہلے ایسا کلام صادر ہونا کہ اس دعوی کے خلاف ہو اوسکو تناقض کہتے ہین۔

باب اول

دعوی کے شرطونکا اور اوسکے احکام کا اور اوسکے دفع کرنے کا بیان

اسمین چار فصل ہین فصل اول دعوی کی صحت کی شرطون کا بیان۔

مادہ ۱۶۱۶۔ مدعی اور مدعا علیہ کا عاقل ہونا شرط ہے اسلئے مجنون اور بے تمیز لڑکا مدعی نہین ہوسکتا ہی مگر اونکے ولی اور وصی مدعی اور مدعا علیہ ہوسکتے ہین۔

مادہ ۱۶۱۷۔ مدعا علیہ متعین و معلوم ہونا شرط ہے اگر مدعی یہہ کہے کہ اس گانون مین ایک شخص پر میرا اتنا قرض ہے صحیح نہین ہے اوسکو تعین کرنا مدعا علیہ کا ضرور ہوگا۔

مادہ ۱۶۱۸۔ مدعا علیہ کا عدالت مین حاضر ہونا شرط ہے اگر خود نہ آوے اور وکیل بھی نہ بھیجے تو اوسپر جو حکم ہے کتاب القضا وغیرہ مین مذکور ہوگا۔

مادہ ۱۶۱۹۔ مدعا بہ کا معلوم و معین ہونا شرط ہی اگر دعوی مجہول ہوگا تو صحیح نہوگا۔

مادہ ۱۶۲۰- مدعا بہ کا معلوم ہونا دو طرح ہوتا ہے یا باشارہ یا اوسکا سب حال بیان مثلاً شے منقول اگر عدالت مین موجود ہے تو اشارہ کافی ہے اور اگر عدالت مین موجود نہین ہے تو اوسکا سب حال بیان کرنا قیمت بتلانا ضرور ہے جسکو وصف و تعریف کہتے ہین اور اگر زمین اور مکان ہے تو حدود اربعہ کا بیان کرنا ضرور ہے اور اگر کسیکے ذمہ قرض ہے تو اوسکی تعداد اور جنس اور نوع کا بیان کرنا ضرور ہے کہ اگلے مادون مین اوسکا ذکر ہوگا -

مادہ - ۱۶۲۱- عدالت مین جب مال منقول موجود ہو تو مدعی کا اوس مال کو اشارہ کرکے یہہ کہنا کہ یہہ مال میرا ہے اور اوس شخص کا قبضہ ناحق ہے مین اوسکا طالب ہون کافی ہے اور اگر موجود نہو اور وہ بے صرفہ اوسکو عدالت مین حاضر کرسکتے ہین تو ضرور ہے کہ عدالت مین حاضر کرین تا دعوی اور حلف اور گواہی کے وقت اوسپر اشارہ کیا جاوے اور اگر بے صرف زر عدالت مین آنا ممکن نہین ہے تو مدعی صرف اوسکا حال اور قیمت بیان کردے مگر دعوی غصب اور رہن مین بیان قیمت ضرور نہین ہے مثلاً یہہ کہنا کہ میری انگوٹھی زمردی غصب ہوئی ہے صحیح ہے -

مادہ - ۱۶۲۲- اگر چند چیزونکا دعوی کیا جو سب مختلف ہین تو ہر ایک کی قیمت کہنا ضرور نہین ہے سب مجموع کی قیمت کہنا کافی ہے -

مادہ - ۱۶۲۳- اگر دعوی زمین اور مکان کا ہے تو ضرور ہے کہ جس جگہ واقع ہے اوس شہر اور گانون اور محلہ اور کوچہ کا بیان ہو اور اوسکی تین یا چار حد بہی ذکر ہون اور اون حدود کے مالکون کا اور اونکے باپ اور دادا کا نام بہی مذکور ہو اور شخص مشہور کا نام لینا کافی ہے اوسکے باپ دادا کا نام لینا ضرور نہین ہے اور ایسی ہی مشہور حویلی اور مکانکے حدود کا ذکر ضرور نہین ہے - دعوی مین شہادتین اور ایسے ہی کہدینا کافی ہے کہ مین اوس جگہ کا مدعی ہون جسکے حدود داخل قبالہ مین درج ہین -

مادہ - ۱۶۲۴- اگر حدود مین سب بیان کئی اور تعداد ناقص یا غلط ہوی تو دعوی صحیح ہے -

ماده ۱۶۲۵ - ضرور ہی کہ دعوی نقد مین جنس یعنے سونا چاندی اور نوع مثلاً سکۂ آل عثمان یا سکہ انگریزی اور آصف مثلاً سکہ خالص ہو یا کھوٹا۔ اور مقدار مثلاً ایکہزار بیان کرنا ضرور ہی اور ایسے ہی اگر ایکہزار قرش کا دعوی کیا تو باعتبار رواج بلدہ کے دعوی صحیح ہی اور اگر دو قسم کے قرش جاری ہین مگر ایک کا رواج زیادہ ہی جسکی قیمت کم ہو اوسپر دعوی مسموع ہوگا۔

ماده ۱۶۲۷ - اگر دعوی کسی شے معین کا ہے تو یہ کہنا کافی ہے کہ یہہ میرا مال ہے اور سبب ملک کہنا ضرور نہین ہے اور اگر دعوی دین کا ہے تو ضرور ہی کہ سبب بیان ہو کہ آیا کسی مال کے قیمت ہے یا زر اجرت ہے یا دین ہے تو کس سبب سے ہے۔

ماده ۱۶۲۸ - اقرار سے شے مقر بہ نئی پیدا نہین ہوتی ہے جو حق کہ پہلے سے ثابت ہوا قرار اوسکے ظاہر کرنیکے لئے ہوتا ہے یہہ نہین کہ اقرار سے ایک حق نیا پیدا ہوتا ہو اسی لئے اقرار باعث ملک کا نہین ہوتا ہی یعنے ایک شخص دعوی کرے کہ چونکہ مدعاعلیہ نے اقرار کیا تہا کہ یہہ شے میری ہے اسلئے مین اوسکا مدعی ہون تو یہہ دعوی صحیح نہین ہے اور اگر دعوی کرے کہ یہہ مال میرا ہے اور مدعاعلیہ اقرار بہی کر چکا ہے تو دعوی مسموع ہوگا۔ اسی طرح اگر یہہ کہا جاے کہ فلان پر میرا قرض ہے اور وہ اقرار کر چکا ہے تو دعوی صحیح ہے اور اگر یہہ دعوی کیا کہ یہ میرا قرض اوسپر ہے کیونکہ اوسنے اقرار کیا تہا تو دعوے صحیح نہوگا۔

ماده ۱۶۲۹ - وہ دعوی مسموع ہوگا جو قابل ثبوت بہی ہو ورنہ محال کا دعوی مسموع نہین ہو سکتا ہے مثلاً ایک شخص اپنے سے کم عمر پر دعوی کرے کہ یہہ میرا بیٹا ہے تو صحیح ہے اور اپنے سے بڑی عمر کے آدمی پر یا اوس شخص پر جو کسی اور کا بیٹا معروف و مشہور ہے یہہ دعوی کرے کہ یہہ میرا بیٹا ہے صحیح نہوگا

ماده ۱۶۳۰ - یہہ بہی ضرور ہی کہ دعوی ایسا ہو کہ مدعاعلیہ پر اوسکا حکم لازم ہو سکے مثلاً ایک شخص کو اختیار ہے کہ اپنا مال جہان مناسب جانے عاریت دیوی یا جسکو چاہے اپنا وکیل کری

اسیر اگر ایک شخص یہہ دعوی کرے کہ یہہ مال مجکو بہی عاریت دیوے کہ اوسکے قابل ہون یا اوسکا ہمسایہ
دعوی کرے کہ مجکو اپنا وکیل کرے تو یہہ دعوی صحیح نہین ہے کیونکہ اسصورت مین ایسا حکم نہین ہوسکتا
ہے کہ خواہ مخواہ مدعا علیہ ملزم اور ماخوذ ہوسکے ۔

فصل دوم دفع دعوے یعنے جواب دہی کا بیان

مادہ ١٦٣١ ۔ دفع دعوی یعنے مدعا علیہ مدعی کے جواب دعوی مین ایسا دعوی بیان کرے کہ اوسکا دعوی دفع ہوجاے مثلاً مدعی نے دعوی کیا کہ تونے قرض فلان پر میرے قرض مین [illegible] اوس نے کہا کہ مین تو ادا کرچکا ہون یا تو نے مجکو بری کیا تہا یا ہم دونون آپسمین صلح کرچکے ہین یا یہہ قرض نہین بلکہ مین نے جو تیری ہاتہ اپنا مال بیچا تہا اوسکی قیمت تجہپر لازم ہے یا مین نے اپنے مطالبہ کا تجہہ سے فلان پر حوالہ لیا تہا تو نے زر مطالبہ ادا ہی کردیا ہے تو یہہ جوابدہی اوسکے دعوے کی ہوگئی یا مدعی نے دعوی کیا کہ میرا قرضہ جو فلان پر ہے اوسکا تو کفیل ہوا تہا اوس نے یہ کہا کہ اصل مدیون تیرا قرض دیچکا ہے تو یہ بہی دفع دعوی ہے اور ایسے ہی مدعی نے کہا یہہ مال تیرے پاس ہے میرا ہے اوس نے کہا کہ اس سے پہلے مال کا دعوی جو تو نے فلان پر کیا تہا تو نے گواہی دی تہی کہ یہ مال میرا ہے تو یہہ بہی دفع دعوی ہے۔ یا ایک شخص نے متوفی پر قرض کا دعوی کیا اور وارث نے انکار کیا پہر مدعا علیہ وارث نے کہا کہ مدعا علیہ یہہ قرض دیچکا تہا تو یہہ دفع دعوے ہوگا۔

مادہ ١٦٣٢ ۔ مدعا علیہ نے دفع دعوی (یعنے اپنا جواب) ثابت کردیا تو مدعی کا دعوی دفع ہوگیا اور اگر مدعا علیہ اپنا دفع ثابت نکرسکے اور مدعی سے حلف کا طالب ہو تو مدعی حلف کریگا اگر مدعی نے حلف کرلی تو اوسکا دعوی قائم رہیگا اور اگر نکول کیا تو دعوی مدعی دفع ہوگیا۔

مادہ ١٦٣٣ ۔ مدعی نے ایک شخص پر قرض کا دعوی کیا مدعا علیہ نے کہا کہ مین فلان پر تیرا

قرض حوالہ کر دیا ہے کہ تم دونون قبول بہی کر چکے تہے اور مال علیہ بہی موجود ہے
تو دفع دعوی ہوگیا اور اگر موجود نہین ہے تو اوسکے موجود ہونے تک دفع موقوف رہیگا۔

فصل سوم کون کون مدعا علیہ ہوسکتا ہے اور کون کون نہین

مادہ ۱۶۳۴ - مدعی کا دعوی اگر ایسا ہے کہ مدعا علیہ اقرار کرے تو اوسپر حکم وارد ہوسکتا ہی تو ایسے دعوی کے انکار پر مدعا علیہ مدعا علیہ ہوسکتا ہے۔ اور اگر دعوی ایسا ہو کہ مدعا علیہ اقرار کرے تو بہی اوسپر حکم نہین ہوسکتا ہو تو اوسکے انکار پر مدعا علیہ نہین ہوسکتا ہے مثلاً مدعی نے دعوی کیا کہ تیرا فلان رسول (آدمی) مال لیگیا ہے اوسکی قیمت دیدو اگر وہ اقرار کرتا ضرور اوسی پر حکم ادا ے ثمن ہوتا۔ (کیونکہ رسول صرف وسط ہے اوسکو معاملہ سے کچہہ علاقہ نہین ہے معاملہ طرفین پر وارد ہوتا ہے) اسصورت مین مدعا علیہ کے انکار پر دعوی مسموع ہوگا۔ اور اگر یہہ دعوی کرے کہ تیرا فلان وکیل مال مول لیگیا اوسکی قیمت دیدو اگر وہ اقرار بہی کرتا تو اوسپر حکم وارد نہین ہوسکتا ہو (کیونکہ مدعا علیہ اس معاملہ کا وکیل ہے) اور ولی اور وصی اور متولی اس قاعدہ سے مستثنی مین کیونکہ یتیم کا ولی اور وصی اور وقف کا متولی مال یتیم اور مال وقف پر اقرار نہین کرسکتے ہین اور اونکا انکار کرنا صحیح ہے کہ اوسپر مدعی کا دعوی مسموع ہوگا اور گواہ سنے جاینگے۔ جو معاملہ انہون نے خود کیا ہے اوسمین اونکا اقرار معتبر ہوتا ہے مثلاً ولی نے بضرورت شرعی یتیم کا کچہہ مال بیچا بالضرور اوس کا اقرار کرے گا۔

مادہ ۱۶۳۵ - مدعا علیہ وہ شخص ہے کہ جسکی بابت یہہ عاید ہو مثلاً ایک شخص نے کسی کا گہوڑا غصب کرکے کسی دوسرے کو بیچڈالا تو گہوڑے والا مشتری پر دعوی کریگا اگر اوسکے پاس ہے۔ اور مشتری غاصب سے اپنی قیمت لیگا۔

مادہ ۱۶۳۶ - جو مال کہ کسیکے ہاتہہ بیچا گیا ہو اگر مشتری کے قبضہ مین ہے تو اصل مقدمہ اوسی پر نالش کریگا

اور اگر بائع کے قبضہ مین ہے تو مشتری پر باعتبار مالک اور بائع پر باعتبار قبضہ کے دعوی کیا جائیگا یعنی دونون مدعا علیہ ہونگے

مادہ ۱۶۳۷ - ودیعت اور عاریت اور اجارہ اور رہن کے دعوی مین ضرور ہے کہ ودیعت لینے والا اور ودیعت رکھنے والا اور عاریت لینے والا اور عاریت دینے والا اور اجارہ دینے والا اور لینے والا اور رہن کرنیوالا اور رکھنے والا سب عدالت مین حاضر ہووین اور اگر ودیعت اور عاریت اور رہن اور شے ماجور کسی نے غصب کر لی تو مستودع اور مستعیر اور مرتہن اور موجر غاصب پر دعوے کرینگے پر اصل مالک کا آنا اور دعوی کرنا ضرور نہین ہے یعنے اصل مالک تنہا اگر دعوی نہین کر سکتا ہے جبتک کہ یہہ لوگ بہی عدالت مین نہ آئین -

مادہ ۱۶۳۸ - ایک شخص دعوی کرتا ہے کہ یہہ حویلی مین نے فلان سے خریدی ہے اور قابض کہتا ہے کہ اوسے فلان نے یہہ حویلی میرے پاس امانت رکہی ہے تو اوسکا دعوی مسموع ہوگا اور کچہہ ضرورت اسبات کی نہین ہے کہ ودیعت ثابت کیجاے اور اوسکے جواب مین اگر مدعی نے کہا کہ ہان سچ ہے تیرے پاس امانت ہے مگر مالک نے میرے ہاتہہ بیچکر مجکو وکیل کرکے بہیجا ہے کہ تجہہ سے مین یہہ حویلی اپنے قبضہ مین کر لون اور یہہ دعوی ثابت بہی کر دیا تو حویلی اوس سے لے سکیگا -

مادہ ۱۶۳۹ - ایک شخص کے پاس کسی کا مال امانت ہے اوسکا قرضخواہ امانت دار پر اپنے قرض کا دعوی کرے کہ اوسکے مال امانت سے ادا کرے مسموع نہوگا - ہان اگر کسی کا نفقہ واجب ہے تو اوسکے زر امانت سے ادا ہوگا دیکہو مادہ (۷۹۹)

مادہ ۱۶۴۰ - مدیون کے مدیون پر قرض کا دعوی نہین ہو سکتا ہے مثلاً ایک شخص جسکا قرضدار ہے وہ اور کا قرضدار ہے یہہ قرضدار اگر مر گیا تو اسکا قرضخواہ اوسکے قرضدار سے دعوے نکر سکیگا -

مادہ ۱۶۴۱ - ایک شخص نے اپنا مال کسی کے ہاتہہ بیچا اور اوس نے کسی اور کے ہاتہہ بیچا اب اصل مالک یہہ دعوی کرتا ہے کہ مشتری اول نے میری قیمت نہین دی تو یہہ مال مجکو دیدے جبتک کہ قیمت مشتری اول سے لے لون مال اپنے قبضہ مین رکہونگا تو یہہ دعوے مسموع نہوگا -

مادہ ۱۶۴۲۔ مدعی یا مدعا علیہ مرجاے تو اوسکا کوی بہی وارث اوسکے قائم مقام ہو سکتا ہے
اور وہی وارث مدعی علیہ ہوسکیگا جسکے قبضہ مین مال مدعا بہ ہو ورنہ جسکے قبضہ مین مال مدعی نہین وہ
ہوسکتا ہے اور ایسے ہی ایک وارث اپنی مورث کے قرضہ کا دعوی کرسکتا ہی اور حاکم کل قرضہ کا فیصلہ
اور وارثون کے حق مین دیسکتا ہے اور یہہ وارث جو مدعی ہوا ہے اپنا ہی حصہ لیگا نہ اورونکا۔
ایسے ہی کسی ترکہ پر دین کا دعوی ہو تو کسی ایک وارث پر دعوی کرسکتا ہی اوسکے قبضہ مین ترکہ
ہو یا نہو۔ اور اگر یہی ایک وارث اقرار ہی کرے تو اپنے حصہ کے موافق زر قرضہ دیگا پر اوسکا اقرار
اورونپر موثر نہوگا۔ اور اگر اوسنے اقرار نکیا پر مدعی نے قرضہ بگواہی ثابت کیا تو سب وارث دین
ادا کرینگے اور یہہ نکہہ سکینگے کہ ہمپر دعوی جداگانہ دائر کرکے اپنا دعوے ثابت کرے بلکہ
اونکو یہہ اختیار رہے کہ جوابدہی یعنے دفع دعوے کرسکتے ہین۔ اور یہہ دعوے کہ یہ گہوڑا
جو ایک ہی وارث کے پاس ہے مین نے متوفی کے پاس امانت رکہا تہا صرف ایسے ایک وارث پر
مسموع ہوگا کہ وہ ذوالید یعنے قبضہ والا ہے نہ اورونپر اور یہہ ذوالید اقرار
کریگا تو اسی پر موافق اسکے حصہ کے فیصلہ دیا جائیگا نہ اورونپر اور اگر اسنے انکار کیا اور
مدعی نے اپنا دعوے ثابت کیا تو حکم سب وارثون پر صادر ہوگا دیکہو مادہ (۷۸)

مادہ ۱۶۴۳۔ سوائے وراثت کے اگر کوی اور امر باعث شرکت ہوا ہے تو یہہ نہین
ہوسکتا ہے کہ ایک شریک سبکی طرف سی مدعا علیہ ہوجاوے بلکہ اگر ایک شریک مدعا علیہ
ہوگا اور اوسکے مقابلہ مین دعوے ثابت ہوجاے تو اسی پر موافق اسکے حصہ کے
فیصلہ صادر ہوگا نہ اون شریکون پر۔ مثلاً چند آدمیون نے ایک حویلی خریدی اور ایک
دعوی دائر ہوا کہ حویلی مدعی کی ہے اور اوسکے مقابلہ مین فیصلہ ہوگیا تو یہہ فیصلہ اور
شریکون پر جاری نہوگا اوسی پر ہوگا۔

مادہ ١٦٤٤- جس چیز کا نفع عام ہے مثلاً راہ عام وغیرہ اور کسی نے اوسمین کوئی کر
امر ضرر رسان اور مانع نفع عام قائم کیا تو ہر شخص دعوی کرسکتا ہے خصوصیت کسی کی نہین ہے

مادہ ١٦٤٥- دو گانون مین استادہ نہر مشترک ہے اگر اونکے ساکنین بہت ہین شمار
اور حصر نہین ہوسکتے ہین تو جو کوئی دعوی کریگا مسموع ہوگا اور اگر چند اشخاص
معلوم و معین ہین تو اون سب کا یا اونکے وکیل کا محکمہ مین آنا ضرور ہے۔

مادہ ١٦٤٦- ایک سو سے زیادہ اگر گانون مین لوگ ہون تو وہ غیر محصور شمار ہوتے ہین

فصل چہارم تناقض کے بیان مین

مادہ ١٦٤٧- ایک شخص نے مال خریدنا چاہا اور خریدنے سے پہلے دعوی کیا کہ یہہ میرا
مال ہے تو یہہ دعوی مسموع ہوگا اور ایسا ہی اگر کہا کہ فلان پر میرا کچھہ حق نہین ہے اور پھر کچھہ
دعوی کیا تو یہہ دعوی نہ سنا جائیگا اور ایسے ہی مدعی نے دعوی کیا کہ مین نے اسقدر روپیہ
تجکو دیا تھا کہ فلان کو پہنچا دے تو نے نہین پہنچایا مجکو واپس دے۔ اور گواہ قائم کئے اور
دعوے ثبوت کیا بعد اوسکے مدعی علیہ نے کہا کہ مین نے وہ روپیہ اوسکو پہنچا چکا ہون تو یہہ دفع
اور جواب مسموع نہوگا۔ اور ایسے ہی مدعی نے دعوے کیا یہہ دوکان میری ہے مدعا علیہ نے
کہا کہ ہان تیری ہے پھر تو میرے ہاتھہ بیچ چکا ہے مدعی نے انکار کیا اور مدعا علیہ نے
ثابت کیا۔ اب مدعی کہتا ہے کہ مین نے بیچی تو تھی مگر بیع فاسد یا بیع بالوفا تھی اس لئے
بیع نہین ہوئی تھی تو اب یہہ قول مدعی کا معتبر نہوگا۔

مادہ ١٦٤٨- جیسا یہہ صحیح نہین ہے کہ پہلے اقرار کرے کہ یہہ مال فلانکا ہے اور پھر دعوی
کرے کہ یہہ مال میرا ہے ویسا ہی اوسکی وکیل یا وصی ہوکر دعوی نہین کرسکتا ہے کہ یہہ مال اوسکا ہے

مادہ ١٦٤٩- اگر کسی کو ابراء عام کیا کہ اوسپر میرا کچھہ حق اور دعوے نہین ہے تو

تو اپنے لیے کسی قسم کا دعوی نہ کر سکے گا مگر کسی اور کا وکیل یا وصی ہو کر دعوی کر سکے گا۔

مادہ۔ ۱۶۵۰۔ پہلے ایک مال کا دعوی کسی اور کیلئے کیا پہر اوسی مال کا دعوی اپنے لیے کیا صحیح نہین لیکن پہلے تو اپنے لئے دعوی کیا پہر کسی اور کیلئے دعوی کر سکتا ہی۔ کیونکہ وکیل کسی معاملہ کو خاص اپنے طرف لگاتا ہے مگر اپنی ملک کو دوسرے کیطرف نہین لگا سکتا ہے

مادہ۔ ۱۶۵۱۔ جیسا ایک حق دو شخصون سے جدا جدا تمام و کامل وصول نہین ہو سکتا ہے ویسا ہی ایک حق دعوی جو ایک ہی سبب سے پیدا ہوا ہو دو شخصو نپر جدا جدا نہین ہو سکتا ہے۔

مادہ۔ ۱۶۵۲۔ وہ دو شخص کہ بمنزلہ ایک کے ہین مثلاً وکیل و موکل اور وارث و مورث جب ایک سے پہلے ایک کلام صادر ہوا اوسی مقدمہ مین دوسرے سے اوسکی منافی کلام قبول نہین ہو سکتا ہے

مادہ۔ ۱۶۵۳۔ مدعا علیہ اگر تناقض قبول کرے تو صحیح ہے مثلاً مدعی ایکہزار روپیہ قرض کا دعوی کیا اور پہر بابت کفالت دعوی کیا مگر مدعا علیہ نے قبول کر لیا تو دعوی مسموع ہوگا او تناقض دفع

مادہ۔ ۱۶۵۴۔ جب عدالت مین ایک امر ثابت ہو جاوے تو گویا تناقض عدالت سے باطل ہو جاویگا مثلاً مدعی نے دعوی کیا کہ یہہ مال میرا ہے مدعا علیہ نے انکار کیا اور کہا کہ یہہ مال فلان کا ہے مین نے اوس سے خرید ا ہے مدعی نے عدالت مین اپنا دعوی ثابت کر دیا اور حاکم نے مدعی کے حق مین فیصلہ دیا تو مدعا علیہ کا یہہ دعوی کہ فلان کا مال ہے اور مین نے اوس سے خریدا ہی بحکم حاکم زائل ہو چکا ہے اس لئے مدعا علیہ باج سے انجا زرثمن لے سکیگا۔

مادہ۔ ۱۶۵۵۔ جس تناقض کا مدعی کو علم نہو معذور اور معاف ہوگا مثلاً مدعی کو یہہ خبر نہین تہی کہ اوسکے باپ نے یہہ گہر خریدا تہا کیونکہ جب وہ سفر مین تہا سفر سے آکر بکرایہ لیا اب اوسکو قبالہ جو دستیاب ہوا تو اوس نے دعوی کیا تو یہہ تناقض مقبول ہے۔

مادہ - ۱۶۵۶ - ایک چیز کے تقسیم کیلئے کوشش کرنا اسپر دلیل ہے کہ وہ چیز مشترک ہے اسی لئے تقسیم کے بعد اگر دعوی کرے کہ یہہ شئی میری ملک ہے قبول ہوگا مثلاً پہلے تو مکان تقسیم کر لیا اب دعوی کرتا ہے کہ میں خرید چکا تہا یا مجکو ہبہ ہوا تہا قبول ہوگا اور اگر یہہ دعوی کرے کہ میں وقت تقسیم کے صغیر سن تہا وقت تقسیم مجکو یہہ کا علم نتہا اب مجکو علم ہوا ہے تو یہہ تناقص مقبول ہوگا -

مادہ - ۱۶۵۷ - اگر کلام متناقض کسیطرح موافق ہوسکے اور مدعی اوسکی موافقت بیان کردے تو جائز ہے مثلاً ایک گہر کرایہ کو لیا اور پہر کہا کہ یہہ گہر میرا ہے کیونکہ خرید چکا ہوں تو یہہ دعوی مسموع ہوگا اور ایسے ہی مدعی نے دعوی کیا کہ ایکہزار روپیہ قرض ہے مدعا علیہ نے انکار کیا اور کہا کہ میں نے تجہسے کبہی قرض نہ لیا تہا میں تجکو جانتا ہی نہیں پہر جب مدعی نے ثابت کردیا تو کہا کہ میں ادا کرچکا ہوں تو یہہ دفع یعنی یہہ جواب ہی بسبب تناقص کے قابل سماعت نہیں - اور اگر یہہ جواب دیا کہ میں تیرا مدیون نہیں ہوں اور مدعی نے ثابت کیا پہر اوس نے کہا کہ میں ادا کرچکا ہوں یا تو مجکو بری کرچکا ہے تو یہہ تناقص نہیں ہے اور ایسے ہی مدعی نے ودیعت کا دعوی کیا مدعا علیہ نے کہا کہ تو نے میرے پاس کبہی کچہہ ودیعت نہیں رکہا تہا پہر جب مدعی نے ثابت کیا تو مدعا علیہ کہتا ہے کہ میں دیچکا ہوں یہہ دفع قبول ہوگا اگر ودیعت موجود ہے تو مدعی لے لیگا ورنہ اوسکی قیمت لیگا اور ایسے ہی مدعی نے ودیعت کا دعوی کیا اور مدعا علیہ نے کہا میرے پاس تو تیری کوی ودیعت نہیں ہے مدعی نے ثابت کیا جب کہا کہ میں دیچکا ہوں تو یہہ دفع سنا جاے گا -

مادہ - ۱۶۵۸ - پہلے تو کہا کہ یہہ عقد بیع بات ہوی ہے اور قبالہ بہی لکہا پہر کہا عقد فاسد تہی یا بیع بالوفا تہی یہہ قول قبول ہوگا دیکہو مادہ (۱۰۰)

مادہ - ۱۶۵۹ - ایک شخص نے ایک مال کسی کے ہاتھہ بیچا اور اوس مجلس مین ایک اور
شخص بہی موجود تہا کہ جسکے سامنے بیع واقع ہوی اب یہہ شخص دعوی کرتا ہے کہ
یہہ میرا مال ہے - یہہ شخص اگر بایع کا رشتہ دار ہے یا بایعہ کا زوج ہے یا بایع کی زوجہ ہے
تو دعوی مسموع نہوگا - اور اگر اجنبی ہے تو دعوی مسموع ہوگا - اور اگر بعد اس خرید
فروخت کے جو اوسکے سامنے واقع ہوئی مشتری نے تصرف مالکانہ اور یہہ دیکھتا
رہا منع نکیا پہر دعوی کیا کہ یہہ میری ملک ہے تو دعوی مسموع نہوگا -

باب دوم - مرور زمانہ کا بیان

یعنی کون دعوی کتنی مدت کے اندر سماعت ہوسکتا ہے اور اوسکے بعد سماعت نہین ہوسکتا ہے
وجہ نکلنے یہہ باب بہ بحث مفصل اس کتاب مین ضبط کیا گیا ہے اور اوسمین میعاد سماعت دعاوی
مقرر کیگئی ہے - اسلئے بالضرورت ترجمہ کیا گیا ہے ورنہ اصل مذہب تمام اہل السنت
والجماعت کا یہہ ہے کہ حقوق بتمادی ایام و تقادم الزمان ساقط نہین ہوتے ہین اور
یہہ حد جو مقرر کیگئی ہے شرعی نہین ہے بلکہ ہر سلطان نے اپنے عہد مین انتظام اور اہتمام
کے لئے میعاد سماعت مختلف مقرر کی ہے کہین پندرہ سال کہین تیس سال اور
کہین چھتیس سال اور کہین کچہہ اور کہین کچہہ - اسلئے حقوق کے دعاوی کے لئے میعاد
مقرر ہونا مفتی بہ نہین بلکہ خلاف الاصول اور خلاف المنقول ہے چنانچہ اسکی تفصیل
علے بزودی نے اپنے کشف مین خوب ارقام فرمای ہے - رحمۃ اللہ علیہ -
مگر حقوق اللہ تعالی یعنے حدود مین بیشک تقادم الزمان مانع سماعت ہے
اوسکی تفصیل باعث طول بیفایدہ ہے چنانچہ دفعہ مادہ - ۱۶۷۴) قابل ملاحظہ ہے -
مادہ - ۱۶۶۰ - دعاوی مفصلہ ذیل پندرہ برس کے بعد سماعت نہونگے - دین و ودیعت

ملک میراث اور وہ دعوی کہ اونمین حق استصلاح عام خلق اللہ کو نہو دیکھو مادہ
اور وہ دعوی کہ جو وقف سے متعلق نہ ہو یعنی زمین وقفی یا وہ دعوی کہ اجارہ کی دونون
قسم سی متعلق ہین دیکھو مادہ (٤٢١) اور وہ دعوی کہ تولیت مشروط النظر سے متعلق ہون
اور وہ دعوی کہ وقف کے پیداوار اور آمدنی سے متعلق ہون کہ انکا بیان اسی مادہ ١٦٦١ مین ہے

مادہ ١٦٦١ - وقف کے متولی کا دعوی اور اون لوگونکا دعوی جنکو وقف مین سے رزق ملتا ہے ٣٦ برس تک سنا جایگا نہ بعد اوسکے مثلاً ایک شخص ٣٦ برس تک ایک ملک کی آمدنی کہاتا رہا اب ایک متولی مدعی ہے کہ یہہ آمدنی میری وقف کی ہے۔

مادہ ١٦٦٢ - پندرہ برس کے بعد طریق خاص اور مسیل اور اپنی زمین سینچنے مین پانی لینے کے حق کا دعوی مسموع نہوگا اور زمین وقف مین پانی کا دعوی چھتیس برس کے بعد مسموع ہوگا اور نزولی زمین مین طریق خاص اور حق مسیل اور حق شرب کا دعوی دس برس کے بعد مسموع نہوگا

مادہ ١٦٦٣ - اس باب مین انقضای میعاد سماعت عذر سے متعلق ہے یعنی اگر بلا عذر اس مدت تک دعوی نکیا تو پھر مسموع نہوگا ورنہ اگر بعذر شرعی دعوی نکیا مثلاً صغر سن تھا یا مجنون تھا یا مغلوب الحواس تھا اور ولی تہا یا نتہا یا سفر مین تہا یا مدعا علیہ ایک شخص زبردست اور صاحب حکومت تہا۔ تو بعد اس مدت کے دعوی ہوسکتا ہی۔ اور یہہ مدت روز بلوغ یا روز زوال تغلب و حکومت سے شمار ہوگی۔

مادہ ١٦٦٤ - سفر کم سے کم تین دنکا ہے اور دن اٹھارہ گھنٹہ کا مقرر ہے جسمین چلنا معتدل یعنے درمیانہ ہو نہ بہت جلد اور نہ بہت آہستہ۔

مادہ ١٦٦٥ - دو شہر کے رہنے والے ہر سال ایک شہر مین کہ جہان عدالت ہے آتے ہین تو بعد مرور ایام سماعت دعوی مسموع نہوگا۔

مادہ ١٦٦٦ ۔ عذر التیمین ایک مقدمہ خاص ہر بار دائر کرتا رہا یہانتک کہ پندرہ سال گذر گئے تو یہہ انقضاء مدت مانع سماعت نہو گے۔ اور اگر عذر التیمین تو دعوی دائر نہوا ہو بلکہ ہر جگہ جہگڑتے رہے ہوں اور مدت مذکور گذر جاے تو دعوی سماعت نہو گا۔

مادہ ١٦٦٧ ۔ جس وقت سے کہ لیاقت اور قابلیت دعوی کی پیدا ہوی مدت مذکورہ شمار ہوگی مثلاً دعوی دین کیلئے مدت سماعت اوس دن سے شمار ہوگی کہ مدت مہلت تمام ہو جاوے کیونکہ مہلت سے پہلے مدعی کو حق طلب نہیں ہے مثلاً جو مال کہ بیچا تہا اوسکے قیمت کی اداکیلئے تین برس کا وعدہ ہوا تہا اور جب تین برس گذر گئے اوسکے بعد پندرہ برس کے اندر دعوی کیا تو مسموع ہوگا اور ایسے ہی دعوی وقف مشروط البطون مدت سماعت اسکے اندر صرف بطن اول کیلئے سماعت ہوگا یعنے یہہ نہوگا کہ بطناً بعد بطن اوسکا دعوی ہوسکیگا کیونکہ باوجود بطن اول بطن ثانی کو حق ہی نہیں ہے پس بطن ثانی کو تب ہی حق پیدا ہوگا کہ بطن اول تمام ہو چکے۔ اور ایسے ہی دعوی مہر موجل کیلئے روز طلاق اور روز وفات احد الزوجین سے مدت شمار ہوگی اور مہر موجل بہی بعد طلاق و وفات مہر معجل ہو جاتا ہے۔

مادہ ١٦٦٨ ۔ جو شخص کہ پندرہ برس تک برابر مفلس رہا اور پہر مدعی دعوی کرتا ہے کہ اس سے پہلے میں نے تجکو اسقدر قرض دیا تہا اور اتنی مدت تک تو مفلس رہا لہذا میں دعوی نکرسکا اب تجکو قدرت ادا دین کی ہے تو یہہ دعوی مسموع نہوگا۔

مادہ ١٦٦٩ ۔ جس شخص کا دعوی بسبب انقضاء مدت اوسکی زندگی میں مسموع نہوگا اوسکے مرنے کے بعد اوسکے وارث کا بہی دعوی مسموع نہوگا۔

مادہ ١٦٧٠ ۔ کچہہ مدت تک مورث نے دعوی نہ کیا اور اوسکے بعد اوسکے وارث نے نہ کیا یہانتک کہ کل پندرہ برس گذر گئے تو یہہ دعوی مسموع نہوگا۔

مادہ ۱۶۷۱ - بایع اور مشتری اور واہب اور موہوب لہ بمنزلہ مورث اور وارثہ
کے مثلاً ایک قطعہ زمین پر ایک شخص پندرہ برس سے متصرف ہے اور اوسکے پاس جو حویلی
والا ہے وہ اوس پر کچھہ متعرض نہوا اب یہہ حویلی بکی تو مشتری مدعی ہے کہ اوس قطعہ
زمین مین مجکو حق مرور ہے تو یہہ دعوی مسموع نہوگا اور ایسے ہی کچھہ مدت بایع اور کچھہ
مدت مشتری جملہ پندرہ برس تک متعرض نہوے تو پہر دعوی مشتری کا سماعت نہوگا -

مادہ ۱۶۷۲ - چند وارثون کے لئے تو مدت سماعت عارض ہوئی مگر ایک کے لئے
صغر وغیرہ کسی عذر سے مدت سماعت عارض نہین تو یہہ شخص دعوی کر سکتا ہے اور اپنا
حصہ پا سکتا ہے اور یہہ فیصلہ اورون کے لئے مفید نہوگا -

مادہ ۱۶۷۳ - جو شخص کہ ایک زمین کا کرایہ دار ہے اور اوسکا اوسکو ہمیشہ اقرار ہے تو
پندرہ برس کے بعد دعوی ملک نہین کر سکتا اور اگر یہہ شخص کرایہ لینے کا منکر ہے اور اصل
مالک یہہ کہتا ہے کہ مین نے اپنی زمین مملوکہ بہت برس سے تجکو کرایہ دیا تہا اور مین کرایہ
لیتا رہا ہون اور لوگ بہی اوسکے کرایہ داری واقف ہین تو اس مدت کے بعد دعوی
سماعت ہوگا کرایہ داری اسکی مشہور ہے ورنہ اس مدت کے بعد مالک دعوی مسموع نہوگا -

مادہ ۱۶۷۴ - بسبب انقضاء زمانہ دراز کے ساقط نہین ہوتا ہے ایسے ہی اگر
مدعا علیہ نے عدالت مین مدعی کے دعوی کا اقرار صراحتاً کیا تو مدعی کو فیصلہ دیا
اور اس مدت کے گذرنے کا کچھہ اعتبار نہوگا - اور اگر اقرار حاکم کے یہان تو نہو
بلکہ اور کسی جگہہ ہو تو جیسا بعد مدت مقررہ کے حالت انکار مین دعوی مسموع نہوگا
ویسا ہی اب بہی نہوگا لیکن اقرار تحریری بخط و مہر مدعی علیہ مسموع نہوگا جبکہ وقت
تحریر سے مدت نہ گذری ہو -

مادہ ۱۶۷۵- جن اشیاء کا نفع عام ہے یعنی نہر عام اور راہ عام اور چراگاہ عام کا دعوی بلا مدت سماعت ہوگا مثلاً ایک شخص نے نہر عام وغیرہ پچاس برس بند رکہی تو بہر حال دعوی ہو سکیگا۔

کتاب پانزدہم گواہون کا اور حلف دینے کا بیان

(اسمین ایک مقدمہ اور چار باب ہین)

مقدمہ وہ اصطلاحین کہ اس کتاب سے متعلق ہین۔

مادہ ۱۶۷۶- بنیہ یعنی گواہ حجت قوی ہے۔

مادہ ۱۶۷۷- تواتر- ایک گروہ ایک امر کی خبر دی اور انکا جہوٹ بات پر متفق ہوجانا عقل باور نہ کرے۔

مادہ ۱۶۷۸- ملک مطلق وہ ہے کہ جسمین ملک کا کوئی سبب ذکر نہوا و جسمین سبب ہے مثلاً یہہ کہی کہ مین بسبب وراثت کے یا خریدنے کے مالک ہون وہ ملک بسبب ہے۔

مادہ ۱۶۷۹- ذوالید وہ شخص ہے کہ مال اوسکے قبضہ مین ہو یا مالکانہ تصرف کرے

مادہ ۱۶۸۰- خارج وہ شخص کہ اوسکا قبضہ نہو اور نہ مالکانہ تصرف کرے

مادہ ۱۶۸۱- تحلیف دونو متخاصمین مین سے ایک کو حلف دینا۔

مادہ ۱۶۸۲- تحالف- دونو متخاصمین کو حلف دینا۔

مادہ ۱۶۸۳- حال ظاہر یکا یعنی جو اب حیثیت موجود ہو اوسکو حکم گردانا یعنی اوسپر لحاظ کرکے حکم دینا استصحاب ہے اور ایک ایسے امر کی باقی رہنے کا حکم کیا جاوے کہ پہلے سے موجود ہو اور اوسکے ہونے کا گمان ہی نہو یعنے یہہ حکم کرنا کہ جو چیز جیسے پہلے سے تہی ویسے ہی اب ہی باقی ہے یہہ استصحاب ہے۔

باب اول گواہی کا بیان - اسمین آٹھہ فصل ہین فصل اول
شہادت کی تعریف اور اوسکی نصاب کا بیان
دیعنے کم سے کم کسقدر گواہ ہون جو ثبوت کے لئے دلیل کافی ہو-

مادہ ۱۶۸۴- بلفظ شہادت یعنی بلفظ اشہد دیعنے بلفظ گواہی دیتا ہون) عدالت مین متخاصمین کے رو برو یہہ خبر دینا کہ فلان کا حق فلان کے ذمہ پر ہے اوسکو شہادت کہتے ہین خبر دینے والا شاہد ہے اور جسکی حق کی خبر دیتے ہین مشہود لہ ہے اور جسکے مقابلہ مین خبر دیتے ہین وہ مشہود علیہ ہے اور جس امر کی گواہی دیتے ہین مشہود بہ ہے

مادہ ۱۶۸۵- حقوق ثابت کرنے کیلئے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورت نصاب ہے اور جن امور مین کہ مردونکو اطلاع نہین ہو سکتی ہے صرف عورتونکی گواہی قبول ہوگی

مادہ ۱۶۸۶- گونگہ اور اندہی کی گواہی قبول نہین ہے-

فصل دوم- گواہی کیونکر دیجاوے

مادہ ۱۶۸۷- عدالت کے باہر گواہی قبول نہین ہے-

مادہ ۱۶۸۸- لازم ہے کہ مشہود بہ گواہون نے معائنہ کی ہو اور اگر گواہ یہہ کہین کہ مین گواہی سماعی دیتا ہون یعنے مین نے لوگون سے سنا ہے تو قبول نہین ہے لیکن وقف کے یا کسی کے مرنے کی گواہی سماعی دیوین یعنے یہہ کہین کہ ہمنے معتبر سے سنا ہے تو جائز ہے- اور ولایت کی یعنے یہہ کہ فلان وقت شہر کا حاکم فلان تہا اور موت کی یعنے یہہ کہ فلان روز فلان شخص مرگیا اور نسب کی یعنے فلان شخص فلان کا بیٹا ہے اسطور گواہی دی کہ اوسمین لفظ سماع نہو یعنے یہہ نہو کہ مینے سنا ہے- بلکہ قطعی طور پر گواہی دی گو حقیقت مین اوسکو سننے سے علم ہوا ہو اور معائنہ سے ہوا ہو اگر گواہ کی عمر ہی تنی

ہو کہ معائنہ کرسکے تو گواہی قبول ہوگی اور اگر یہہ تو نہ کہا کہ مین نے سنا بلکہ یہہ کہا کہ مین نے
معائنہ نہین کیا ہی اور مین خوب جانتا ہون اور یہہ امر خوب معروف اور مشہور ہے تو بھی گواہی قبول ہوگی
مادہ ۱۶۸۹ – اگر اور یہہ نہ کہا کہ مین گواہ ہون اور گواہی دیتا ہون بلکہ یہہ کہا کہ
مین یہہ مقدمہ جانتا ہون اور اوسکی خبر دیتا ہون تو شہادت نہوگی اور حاکم نے یہہ
پوچھا کہ تو اس مقدمہ کی گواہی دیتا ہے اوسنے کہا کہ ہان تو ادا ہو جاویگی – اور اگر کسی
امر کے ماہر و واقف کارون سے اوسکی کیفیت دریافت کیگئی اور اونہون نے بلفظ
گواہی اوسکا حال ظاہر کیا تو یہہ گواہی نہین ہے یہہ ایک حال کی خبر دیتا ہے –

مادہ ۱۶۹۰ – جب عدالت مین مشہود لہ اور مشہود علیہ اور مشہود بہ موجود ہون صرف
اشارہ کرنا کافی ہوگا اور اونکا اور اونکے باپ دادا کا نام لینا ضرور نہین ہے اور موکل
اور متوفی کے باپ دادا کا نام بیان کرنا ضرور ہوگا – اور اگر مدعی یا مدعا علیہ
وہ نو معروف و مشہور ہین تو انکا ہی نام بیان کرنا کافی ہوگا کہ اوس سے ہی تمیز حاصل
ہوتی ہے اور کچھ حاجت باپ دادا کے نام کی نہیں ہے –

مادہ ۱۶۹۱ – گواہ پر لازم ہے کہ زمین اور مکان کے حدود بیان ہون اگر یہہ کہے مین حدود نہین
جانتا ہون مگر جای پر جا کر حدود وغیرہ بتلا سکتا ہون تو حاکم اوسکی ساتھہ دیکھہ لیوے –

مادہ ۱۶۹۲ – مدعی نے دعوی کیا کہ اس قبالہ مین حدود مندرج ہین وہ زمین میری ہی اور
گواہون نے بھی یہی کہا کہ اس قبالہ مین حدود درج ہین زمین مدعی کی ہی صحیح ہے دیکھو مادہ (۱۶۲۳)

مادہ ۱۶۹۳ – مدعی نے دعوی کیا کہ فلان پر میرے مورث کی اتنے روپیہ لینے ہین اور
گواہون نے بھی کہا کہ متوفی کے اتنے روپیہ جو یہہ مدعی کہتا ہے اوس پر ہین کافی
ہے یہہ ضرور نہین ہے کہ یہہ بھی کہین کہ اوس متوفی کا یہہ مدعی وارث ہے یا متوفی نے

سکے دین کا یہہ وارث ہے - اور ایسے ہی اگر مال کا دعوی کرے کہ یہہ میرے مورث کا ہو فلان کے قبضہ مین اور گواہ ہی یہہ کہین کہ وہ مال جو مدعی دعوے کرتا ہے متوفی کا اور فلان کے قبضہ مین ہے. کافی ہے -

مادہ ۱۶۹۴- مدعی نے دعوی کیا کہ متوفی کے ترکہ مین میرا اتنا لینا ہے اور گواہونے ہی کہا کہ مدعی کا متوفی پر اتنا کہ وہ کہتا ہے کافی ہے یہہ کہنا ضرور نہین ہے کہ متوفی پر اوسکے مرنے تک اتنا باقی تہا - اور ایسے ہی اگر کسی کا دعوی بابت مال متعین کے ہے تو بہی حال ہے

مادہ ۱۶۹۵- مدعی نے کسی پر قرض کا دعوی کیا اور گواہونے ہی کہا مدعاعلیہ مدعی کا مدیون ہے کافی ہے - اگر مدعاعلیہ نے گواہون سے پوچہا کہ یہہ ہی جانتے ہو کہ وقت دعوی تک مجہیر قرض ہے گواہونے کہا ہم نہین جانتے مین گواہی طلب ہوگی -

فصل سوم شہادت کے شرطون کا بیان

مادہ ۱۶۹۶- حقوق مین شہادت دینے کے یہہ شرط ہے کہ مقدمہ پہلی واقع ہوچکا ہو -

مادہ ۱۶۹۷- جو امر کہ محسوس ہوا وسکے خلاف گواہی قبول نہین ہوسکتے ہی ایک شخص کہ زندہ ہے اوسکے مرنے پر گواہی دیجاے یا ایک گہر کہ آباد ہے اوسکے ویران ہونے پر گواہی دیجاے قبول نہوگی -

مادہ ۱۶۹۸- امر متواتر کے خلاف سے گواہی قبول نہین ہوسکتی ہے -

مادہ ۱۶۹۹- شریعت مین گواہی اسلئے مقرر کیگئی ہے کہ حق ظاہر اور ثابت کرین اسلئے نفی محض گواہی نہین ہوسکتی ہے مثلاً گواہ یہہ کہین کہ فلانے یہہ کام نہین کیا اور فلان چیز فلان کی نہین ہے - اور فلان مدیون فلان شخص کا نہین مگر نفی متواتر قبول ہے مثلاً مدعی کہے کہ مین نے اسقدر روپیہ فلان کو فلان محلہ مین فلان وقت پونہچایا - اور مدعاعلیہ گواہ لایا کہ مین اوسوقت اوس محلہ مین نہتا بلکہ دوسرے محلہ مین تہا تو یہہ گواہی متواتر قبول ہوگے

اور دعوی مدعی کا مسموع ہوگا۔

مادہ ۱۷۰۰۔ جو گواہی کہ ایسی ہو کہ اوسمین احتمال ہو کہ گواہ اپنی گواہی کے سبب سے مضرت سے محفوظ رہیگا یا یہہ احتمال ہو کہ اپنے گواہی کے سبب سے منفعت حاصل کریگا تو وہ گواہی قبول نہیں ہے۔ اس لئے گواہی باپ دادا کی اولاد کے لئے اور اولاد کی اوسکے لئے اور اسیطرح گواہی ماں اور نانے کی اولاد کے لئے اور اولاد کی اونکے لئے مقبول نہیں ہے۔ اور ایسی ہی روج کے لئے اور روجہ روج کیلئے گواہی نہیں ہوسکتی ہے۔ مگر اور رقرابتدار ونکی آپسمیں ایک ایک دوسرے کے لئے گواہی قبول ہے کہ اوسمین امید وارثت ومنفعت نہیں ہے اور ایسی ہی اوس خادم کی کہ اوسکی معاش آقا پر ہے اور گواہی اجیر خاص کے مستاجر کے لئے جائز نہیں اور ایسے شریک کے گواہی شریک کیلئے مقدمہ شرکت مین۔ اور کفیل کے گواہی مکفولہ کے لئے کہ مکفولی بہ ادا ادا کرچکا ہے جائز نہیں ہے مگر اسکے سوا اور سب مقدمات مین انکی گواہی ہوگی۔

مادہ ۱۷۰۱۔ دوست کی گواہی دوست کیلئے مقبول ہے اگر دوستی ایسے رتبہ کو پہونچی کہ ایک دوسرے کے مال مین تصرف مالکانہ کرتا ہے تو گواہی ایک کی دوسرے کیلئے مقبول نہوگی

مادہ ۱۷۰۲۔ شرط یہہ ہے کہ شاہد اور مشہود علیہ مین دنیوی عداوت نہو۔ اور دنیوی عداوت معروف اور مشہور ہے۔

مادہ ۱۷۰۳۔ جو شخص کہ مدعی ہوسکتا ہے وہ شاہد نہیں ہوسکتا مثلاً یتیم کا وصی اور وکیل اپنے یتیم اور اپنے موکل کے گواہ نہیں ہوسکتے کیونکہ یہہ اوسی مقدمہ مین مدعی بہی ہونگے

مادہ ۱۷۰۴۔ شہادت کسی شخص کی اپنی کام مقبول نہیں ہے اسلئے وکیل اور دلال یہہ گواہی نہیں دیسکتے ہیں کہ ہم نے یہہ مال بیچا تہا اور حاکم جو ایک حکومت سے معزول ہوگیا وہ یہہ گواہی نہیں دیسکتا ہے کہ مین نے اپنے موقوفی کے پہلے یہہ فیصلہ کیا تہا۔ اور یہہ گواہی

دیسکتا ہی کہ فلان شخص نے میرے روبرو میری موقوفی سے پہلے فلان امر کا اقرار کیا تہا۔

مادہ ۱۷۰۵ ۔ شرط یہ ہے کہ گواہ عادل ہو اوسکے حسنات بہ نسبت افعال بد کے بہت ہون اسی لئے جو شخص کہ ایسے حرکات کا عادی ہو کہ جس سے آبرو اور حیا زائل ہو جاتی ہے مثلاً ناچنا اور مسخرہ پن ایسے شخص کی گواہی مقبول نہین ہے۔

فصل چہارم شہادت کا دعوی کے ساتہہ موافق ہونا

مادہ ۱۷۰۶ ۔ شہادت دعوی کی جو موافق ہی تو مقبول ہے ورنہ نہین اور صرف لفظی مطابقت بعینہ ضرور نہین ہے بلکہ دعوی اور گواہی دونون ایک معنی ہونا ضرور ہے مثلاً مدعی نے دعوی کیا کہ فلان کے پاس میری ودیعت ہے یا میرا مال اوس نے غصب کیا ہی اور گواہ نے گواہی دی کہ مدعا علیہ نے ودیعت کا یا غصب کا اقرار کیا تہا تو یہہ گواہی قبول ہے اور ایسی ہی قرضدار مدعی ہو کہ مین قرض ادا کر چکا ہون اور گواہون نے گواہی دی کہ قرضخواہ اسکو معاف کر چکا ہی تو گواہی مقبول ہے

مادہ ۱۷۰۷ ۔ موافق ہونا گواہی کا دعوی کے لئے دو طرح ہے یا مقدار دونون مین برابر ہو یا گواہی مین بہ نسبت دعوی کے کم ہو مثلاً مدعی کہے کہ مین دو برس سے اسکا مال کا مالک ہون اور گواہ دو برس سے یا ایک برس سے بتلاوین تو صحیح ہے اور ایسے مدعی ایکہزار روپیہ کا دعوی کرے اور گواہ پانچ سو روپیہ کی گواہی دی تو گواہی پانچ سو روپیہ پر مقبول ہو گی۔

مادہ ۱۷۰۸ ۔ مقدار دعوی کم ہو اور مقدار گواہی زیادہ ہو تو اسصورت مین گواہی مقبول نہو گی کیونکہ دونون مین اختلاف ہے مگر جب اختلاف کسی طرح سے رفع ہو جاوے تو قبول ہے مثلاً مدعی نے کہا کہ یہہ مال دو برس سے میری ملک ہے اور گواہ کہین کہ تین برس سے ہے تو یہہ گواہی قبول نہو گی اور ایسے ہی مدعی نے پانچ سو روپیہ کا دعوی کیا اور گواہون نے ایکہزار روپیہ بیان کئے تو گواہی مقبول نہین ہے مگر مدعی نے یہہ کہا کہ بیشک ایکہزار روپیہ قرض تہے اور مدعا علیہ

پانچ سو روپیہ ادا کر چکا ہی کہ گواہون کو اوسکی خبر نہین ہے تو یہہ گواہی قبول ہو گی۔

مادہ ۱۷۰۹۔ مدعی نے مطلق ملک کا دعوی کیا کہ یہہ میرا باغ ہی اور گواہون نے ملک مقید بیان کیا کہ یہہ باغ مدعی نے خریدا ہی حاکم نے مدعی سے پوچھا کہ تو بسبب خریداری کے مدعی ہے اوس نے کہا ہان تو قبول ہے (کیونکہ دونون مطابقت پیدا ہو گی) اور اگر مدعی نے کہا کہ اور سبب سے جس سے مین مدعی ہوا ہون یا یہہ کہا کہ مین بسبب خریداری کے مدعی نہین ہون تو گواہی بسبب اختلاف کے مقبول نہوگے۔

مادہ ۱۷۱۰۔ مدعی نے ملک مقید کا دعوی کیا کہ یہہ باغ میری ملک ہے کیونکہ مین نے خریدا ہے اور بایع کا نام نہ لیا یا کہا کہ مین نے کسی سے خریدا ہی اور گواہون نے مطلق بیان کیے کہ یہہ باغ مدعی کا ہے تو گواہی قبول ہے کیونکہ دعوی مذکور جو بایع کا ذکر نہین ہے بمنزلہ ملک مطلق کے ہے اور اگر مدعی نے نام لیا اور کہا کہ یہہ باغ مینے فلان سے خریدا ہی اور گواہ ملک مطلق بیان کرتے ہین تو گواہی قبول نہو گی کیونکہ گواہی مین تو فقط باغ کا ذکر ہے تو ضرور ہے کہ مدعی اوس باغ کا اول کا ہی مالک ہو گا جو پہلے حاصل ہوی تہی اور ملک مقید مین تاریخ خریداری سے باغ کا مالک ہونا ثابت ہوتا ہے تو اسصورت مین گواہی ملک مطلق بہ نسبت دعوی ملک مقید کے زیادہ ہے اسلئے گواہی مقبول نہو گی۔

مادہ ۱۷۱۱۔ گواہی جو دعوی سے مخالف ہی مقبول نہین ہے مثلاً مدعی مال کی قیمت کے ہزار روپیہ مانگتا ہے اور گواہ کہتا ہی کہ قرض ہے اور ایسی ہی مدعی کہتا کہ یہہ مال میرے باپ کا ترکہ ہے مین وارث ہون اور گواہ کہتا ہی کہ ماں کا ترکہ تہی تو اس اختلاف کے سبب سے گواہی قبول نہوگے۔

فصل پنجم خود گواہون مین اختلاف کا بیان

مادہ ۱۷۱۲۔ جب گواہ آپس مین مختلف ہون ایک کہی کہ ہزار قرض سونے کے

اور دوسرا کہے چاندی کی تو یہہ گواہی قبول نہین ہے۔

مادہ ۱۷۱۳ - قاعدہ یہہ ہے کہ محل ایک ہی ہو اور ایک ہی وقت واقع ہوتا ہے تو نہین ہو سکتا ہے کہ ایک کام دو جاے یا دو وقت واقع ہوے تو ایک جا اور ایک وقت ایک کام ہو گا اور دوسری جگہہ اور دوسرے وقت دوسرا کام ہوگا ۔ جو گواہی ایسے امر مین مختلف ہے کہ واسطے اوس فعل مین اختلاف ہو تو قبول نہوگے مثلاً غضب اور ادا دین ایک گواہ کہتا ہے کہ یہہ مال فلان وقت اور فلان جاے لیا تہا اور دوسرا گواہ اور وقت اور اور جگہہ بتلاتا ہے گواہی قبول نہوگے کیونکہ ایک مال کا چہین لینا دو جگہہ نہین ہو سکتا بلکہ وہ غضب اور ہے اور یہہ غضب اور ہے اور ایسی ہی ادا دین و دنہ گواہی تو ایسے امور مین مختلف ہوکر مشہود بہ ایسا ہو کہ انکی اختلاف ہے اوس مین فرق نہین ہوتا کیونکہ وہ فعل نہین ہین مگر قول محض مین یعنی اور قاعدہ ہے کہ قول دو جا جگہہ صادر ہو سکتا ہے مثلاً ایک گواہ کہے کہ اس شخص نے فلان جگہہ فلان وقت وصیت کیا تہا اور دوسرا دوسری جگہہ بتاتا ہے تو یہہ گواہی مقبول ہے کیونکہ ممکن ہے کہ دونون جا ذکر وصیت آیا ہو مثلاً بیع اور شراء اور اجارہ اور کفالہ اور حوالہ اور ہبہ و رہن اور دین اور قرض اور قرض سے بری کرنا اور وصیت قولی ہین کیونکہ قول جا بجا مکرر ہو سکتا ہے ۔

مادہ ۱۷۱۴ - رنگ یا شرا اور مادہ مین اختلاف ہو تو گواہی قبول نہوگی یعنے ایک گواہ کہے کہ سفید رنگ کے گای تہی اور دوسرا سرخ رنگ کی کہتا ہے یا ایک گواہ کہتا ہے کہ بیل تہا دوسرا کہتا ہے کہ گای تہی تو یہہ گواہی قبول نہوگے ۔

مادہ ۱۷۱۵ - جب قیمت اختلاف ہو کہ ایک گواہ کہے کہ پانچ سو روپیہ کو مال بکا تہا اور دوسرا کہتا ہے کہ تین سو روپیہ کو بکا تہا تو گواہی قبول نہوگی ۔

فصل ششم گواہون کے تزکیہ کا بیان

(یعنی یہہ دریافت کرنا کہ گواہ ثقہ و متقی ہین یا فاسق و فاجر ہین -)

مادہ ۱۷۱۶ - جب گواہ گواہی دیچکین تو حاکم مدعاعلیہ سے پوچہیگا اس گواہی کے بابت کیا کہتا ہے یہہ دونون سچ ہین یا نہین اگر اوس نے کہا کہ یہہ سچے ہین اور عادل ہین گویا اقرار کرلیا اوسکے اقرار پر فیصلہ کیا جائیگا اور اگر اوس نے کہا کہ یہہ جہوٹے ہین یا عادل ہین مگر اپنی گواہی مین خطا کی یا مقدمہ بہول گئے یا عادل ہین مگر مدعا بہ کو نہین پہچانتے ہین تو حاکم فیصلہ نہ دیگا بلکہ گواہونکا عادل ہونا یا نہونا حقیہ اور علانیہ دریافت کریگا

مادہ ۱۷۱۷ - گواہ جس گروہ کا ہے اوسی گروہ مین دریافت کیا جاوے مثلاً طالب علم کا حال مدرسہ کے مدرس اور معتمد سے دریافت کیا جاوے اور اگر سپاہی ہے تو فوج مین اوسکا حال پوچہا جاوے اور اگر منشی ہے تو اہل دفتر سے دریافت ہووے اور اگر سوداگر کا حال سوداگرون سے اور ہر شخص کا حال اوسکے خاندان سے اور عوام کا حال محلہ اور گانون والون سے پوچہا جاے -

مادہ ۱۷۱۸ - تزکیہ سراً یہہ ہے کہ حاکم ایک ورق پر کہ اوسکو مستورہ کہتے ہین مدعی اور مدعاعلیہ کا اور دعوی اور گواہونکا نام اور اونکا حرفہ اور اونکا حلیہ اور اونکی جاے سکونت اور اونکے باپ دادا کا نام اور اونکے پیشے وغیرہ جس سے وہ مشہور ہین سب لکہے اور اوسپر اپنی مہر لگاوے اور بند کرکے اونکے پاس مزکی مقرر ہوے ہین بہیجدے اور وہ اوسکو کہول کر پڑہین گے اور ہر گواہ کے نام کے نیچے عدول ہے مقبول الشہادۃ ہے یا عدول نہ غیر عدول لکہدین اور کسی کو بلکہ لانیوالے کو اوسپر اطلاع نہ دیوین اور بند لفافہ پر اپنی مہر لگاکر حاکم کے پاس واپس بہیجدین

مادہ ۱۷۱۹ - اگر اوس مستورہ مین عادل و مقبول الشہادۃ ہونا گواہونکا نہین لکہا گیا بلکہ ایسا کلام لکہا ہے جو صراحتہً یا دلالتہً جرح ہے مثلاً یہہ لوگ عادل نہین ہین یا ہم نزدیکا

حال نہین جانتے ہین یا مجہول الاحوال ہین یا اللہ اعلم یا کچہہ بہی نہ لکہا گیا تو اونکی گواہی مقبول نہین ہے اور اگر
یہہ لکہا گیا ہی کہ یہہ گواہ عادل و مقبول الشہادت ہین تو حاکم اونکا حال فوراً بطور علانیہ دریافت کریگا
مادہ ١٧٢٠- علانیہ تزکیہ یہہ ہے کہ مزکے عدالت مین بلائی جائین اور اہل مقدمہ کے روبرو اونکی
گواہونکا تزکیہ کیا جائے یا نائب کو مع اہل مقدمہ اور گواہونکے مزکی کے پاس بہیجدیا جاوے کہ وہ علانیہ اونکا تزکیہ کرادے
مادہ ١٧٢١- احتیاطاً دو امر کے ہووین ورنہ کافی تو ایک ہی ہے -
مادہ ١٧٢٢- تزکیہ علانیہ مین نصاب اور سب شرائط شہادت کی ضرور مین فرق
اتنا ہے کہ لفظ شہادت ضرور نہین ہے -
مادہ ١٧٢٣- جب ایک مقدمہ مین گواہونکا تزکیہ حاکم کے نزدیک ہو گیا تو ضرور نہین کہ ہر بار اور
ہر مقدمہ مین تزکیہ کیا کرے بلکہ چہہ مہینے تک ضرورت تزکیہ کی نہین ہے اور چہہ مہینے کے تزکیہ کیا جاوے
مادہ ١٧٢٤- تزکیہ سے پہلے یا بعد مدعا علیہ یہہ جرح کرے کہ اون گواہونکو اس گواہی
مین یا نفع فائدہ حاصل ہوتا ہے اور یا اون پر سے کچہہ ضرر زایل ہوتا ہے تو حاکم اوس سے ثبوت طلب کریگا اگر ثابت
کر دیگا تو گواہی قبول نہوگی اور اگر نکریگا اور تزکیہ کیا ہوا ہے تو فیصلہ دیگا ورنہ تزکیہ کر کے فیصلہ کریگا
مادہ ١٧٢٥- اگر کسی مزکے نے گواہونکا تزکیہ کیا اور کسی نے اونپر جرح کیا تو جرح پر عمل
ہوگا - یعنے اونکی گواہی پر فیصلہ نہوگا -
مادہ ١٧٢٦- گواہ گواہی دیکر مر گئے اور یا کہین چلے گئے تو حاکم تزکیہ کر کے مقدمہ فیصلہ کریگا

تذنیت گواہون کو حلف دینے کا بیان

مادہ ١٧٢٧- اگر مدعا علیہ یہہ اصرار کرے کہ گواہونکو حلف دیجاوے کہ وہ اپنی گواہی
مین کاذب نہین ہے اور اوس سے اونکی گواہی کو تقویت ہوتی ہے تو حاکم اونکو حلف دیگا
اور یہہ کہیگا کہ اگر حلف کرتے ہو تو گواہی قبول ہوگی ورنہ نہین دیہہ امر شاید بلا الزام بول

فی عدالت مین جاری ہوگا ورنہ کسی سے سلف مین منقول نہین بلکہ فقہہ کی کتابون مین
صاف لکھا ہی تحلیف الشہود ظلم یعنے گواہ کو حلف دینا ظلم ہے۔

فصل ہفتم شاہد جو اپنی شہادت سے پہر جاوے

ماده ۱۷۲۸- گواہ گواہی دیکر فیصلہ سے پہلی حاکم کے روبرو اپنی گواہی سے
پہر جاوین تو گواہ گواہی دی ہی نہین گئی اور انکو تعزیر ہوگی۔

ماده ۱۷۲۹- اور اگر فیصلہ کے بعد شہادت سے رجوع کی تو حکم حاکم بدستور جاری
ہوگا اور گواہون پر ضمان دینا لازم ہوگا دیکہو ماده (۸۰)

ماده ۱۷۳۰- اگر ایک دو گواہ پہر گئے اور نصاب شہادت باقی ہے تو مقدمہ مین خلل نہین ہے
مگر ان گواہون پر تعزیر ہوگی۔ اور اگر نصاب باقی نہین ہے تو اگر ایک پہر گیا ہے تو
نصف فیصلہ کا ضمان دیگا اگر دو سے زیادہ پہرے ہین تو نصف فیصلہ سب ملکے ادا کرینگے

ماده ۱۷۳۱- شرط یہہ ہے کہ حاکم کے روبرو گواہی سے رجوع کرین ورنہ کسی اور
جگہہ رجوع کرینگے تو اعتبار نہوگا اسی لئے اگر مدعا علیہ یہہ کہے کہ یہہ فلان جگہہ اپنی
گواہی سے رجوع کرکے تو مسموع نہوگا اور اگر ایک حاکم کے روبرو گواہی دے
اور دوسرے حاکم کے روبرو گواہی سے پہر گئے تو معتبر ہوگا۔

فصل ہشتم تواتر کا بیان

ماده ۱۷۳۲- گواہونکا بہت ہونا کچہہ معتبر و مفید نہین ہے یعنے اگر ایک جانب کے
گواہ زیادہ ہون تو انکو ترجیح نہوگی جبتک کہ وہ حد تواتر نہو وے

ماده ۱۷۳۳- تواتر سے علم یقین ہوجاتا ہے اسلئے تواتر کے خلاف گواہ نہین لئے جاوینگے

ماده ۱۷۳۴- جیسا تواتر مین لفظ شہادت شرط نہین ہے ایسی ہی انکا عادل ہونا

بہی دریافت نہین اس لئے مخبرین کا تزکیہ نہین ہوسکتا ہے

مادہ ۱۷۳۵- تواتر مین کچہہ مقدار معین ہے لیکن اسقدر گروہ ہو کہ عقلاً اونکا جہوٹ پر
اتفاق ہونا متصور نہووے -

باب دویم حجت تحریری یعنے دستاویز وغیرہ اور قرینہ قطعے کا بیان اس مین دو فصل ہین

فصل اول حجت تحریر کا بیان

مادہ ۱۷۳۶- کسیکے خط اور مہر پر عمل نہیں ہوسکتا ہو مگر جب تحریر مین
جعل شبہہ نہو تو اوسی پر فیصلہ ہو سکتا ہی کچہہ حاجت دوسرے ثبوت کی نہین ہے -

مادہ ۱۷۳۷- برات اور احکام دفتر شاہی جعلسازی سے محفوظ ہوتے ہین
اس لئے اون پر عمل ہوسکتا ہے -

مادہ ۱۷۳۸- فرمان شاہی جو فسادات سے محفوظ ہوتے ہین اون پر
عمل ہوتا ہے اور اونکا بیان کتاب قضا مین اوے گا -

مادہ ۱۷۳۹- حاکم صرف اپنی واقفیت سے کسی تحریر پر عمل نکر سکیگا لیکن
جب کسی محکمہ کے دفتر مین محفوظ ہو تو اوسپر عمل ہوسکیگا -

فصل دویم قرینہ قاطعہ کا بیان

مادہ ۱۷۴۰- حکم کا ایک سبب قرینۂ قاطعہ بہی ہے -

مادہ ۱۷۴۱- جو علامت کہ اوس سے یقین حاصل ہوجاوے وہ قرینۂ قاطعہ
ہے مثلاً ایک شخص گہر سے چہری لہو کی بہری ہوئی لیکر بدحواس نکلا اور ماوس
گہر مین سوا ایک شخص کے کہ ذبح ہوا پڑا ہے اور کوئی نہین تو یہہ بہی قرینہ ہے

کسوا اسکے اور کوئی قائل نہین ہے اور اور احتمالات کیطرف رجوع نکرین نے
اوس نے خود ہی اپنا گلا کاٹ لیا ہوگا دیکھو مادہ (۱۶۴۵)

باب سوم حلف دینے کا بیان

مادہ ۱۷۴۲- حکم کا ایک سبب حلف کرنا ہی ہے اور اوس سے نکول کرنا ہی ہے یعنی جب مدعی اپنا دعوی ثابت کرنے سے عاجز ہووے اور مدعاعلیہ سے قسم طلب کرے تو مدعاعلیہ سے قسم لیجائیگی- اور اگر ایک شخص نے دعوی کیا کہ تو فلان کا وکیل ہے اور اوس نے انکار کیا تو اس امر پر حلف نہ لیجائیگی اور دو شخص مدعی ہین کہ ہر شخص یہہ کہتا ہے کہ مینے یہہ مال فلان سے خریدا ہے اور مال ابہی اوسکے پاس ہے اور مدعاعلیہ یعنی مال والا ایک کے ہاتہہ بیچنے کا اقرار کرتا ہے اور دوسرے کے ہاتہہ بیچنے کا انکار کرتا ہے تو بایع پر دوسرے کے انکار کے بابت حلف وارد ہوگی اور کرایہ لینا اور رہن لینا اور ہبہ لینا بہی ایسا ہی ہے-

مادہ ۱۷۴۳- قسم بنام خدای تعالے ہوتی ہے مثلاً قسم خدا کی یا قسم اللہ تعالی کی اور وہ بہی ایک بار-

مادہ ۱۷۴۴- قسم اور نکول دونو حاکم کے روبرو ہونا لازم ہے نہ اور جگہہ

مادہ ۱۷۴۵- حلف سوا اوس شخص کے کہ اوسپر حلف وارد ہوی ہے اور کوی نکر سکیگا مثلاً اونکا وکیل نکر سکیگا مگر وکیل حلف لینے کا مجاز ہے-

مادہ ۱۷۴۶- حلف بے طلب مدعی کے نہین لیجا سکتی ہے اور حاکم بے طلب مدعی کے چار مقدمہ مین خود حلف طلب کر سکتا ہے اول جو شخص کہ متوفی کے

ترکہ پر کسی حق کا مدعی ہوا وسکو حاکم یہہ حلف دیگا کہ تو نے یہہ حق اوسکے مال اپنے سے نہیں لیا نہ خود اور نہ کسی اور کے ذریعہ سے اور نہ اوسکو معاف کیا اور نہ کسی پر حوالہ کیا اور نہ متوفی کا کوئی مال اوسکے بدلے تیرے پاس گروی ہے اوسکو یمین الاستظہار کہتے ہین۔ (یعنے حلف عزیم المیت) دوم کسی مال کا کوئی حقدار کھڑا ہوا اوسکو یہہ حلف دیگا کہ یہہ مال تو نے بیچا ہے اور نہ ہبہ کیا ہے اور نہ تیری ملک سے کسیطرح یہہ مال نکلا ہے۔ سوم مشتری بخیار عیب مبیع واپس کرتا ہے تو اوسکو یہہ حلف دیگا تو اوس بیع کو نہ صراحتہً اور نہ دلالتہً راضی ہوا اور نہ اسمین مالکانہ تصرف کیا دیکھو (مادہ ۳۴۴) چہارم جب شفعہ کا فیصلہ شفیع کے حقمین حاکم دینے لگے تب شفیع کو یہہ حلف دیگا کہ تو نے کسیطرح اپنا حق شفعہ باطل نہین کیا۔

مادہ ۱۷۴۷۔ اگر بطلب مدعی مدعی علیہ حلف کریگا مگر حاکم کے روبرو نہ کیا تو حاکم دوبارہ اپنے روبرو حلف دیگا۔

مادہ ۱۷۴۸۔ اپنے فعل پر قطعاً حلف کریگا یعنے یہہ کہیگا کہ یہہ شئے ایسی ہی یا یہہ کام ایسا نہین ہے اور دوسرے کے فعل پر قسم لعدم علم کرے گا یعنی یہہ کہے گا کہ مجکو علم نہین ہے کہ فلان نے یہہ کیا تہا۔

مادہ ۱۷۴۹۔ حلف دو قسم ہے ایک حلف سبب پر مثلاً حلف کرے کہ بیع ہوئی یا شراء ہوئی دوم حاصل پر مثلاً حلف کرے کہ بیع قائم اور باقی ہے یا نہین۔

مادہ ۱۷۵۰۔ جب ایک شخص کے کئی دعوی میں تو سب مین ایک ہی حلف کافی ہے

مادہ ۱۷۵۱- جب مدعی علیہ نے حلف سے صراحتہً انکار کیا کہ مین حلف نہین کرتا ہون یا دلالتہً مثلاً بے عذر چپ ہو رہا تو حاکم حکم دیگا کہ اس نے نکول کیا۔ اور بعد اسکے پہر حلف کرنا چاہے گا تو قبول و معتبر ہوگا۔

مادہ ۱۷۵۲- گونگہ کے قسم یا شارہ ہوگی اور ایسے ہی اونکا نکول بہی اشارہ سے ہوتا ہے۔

مادہ ۱۷۵۳- جب مدعی نے کہا کہ میرے پاس کوئی گواہ نہین ہین اور پہر کہا کہ میرے پاس گواہ ہین مین حاضر کرتا ہون یا کہا کہ فلان فلان کے سوا اور کوئی گواہ نہین ہے اور پہر کہا کہ میرے پاس گواہ اور بہی ہین تو یہہ قول اوسکا مقبول نہ ہوگا۔

باب چہارم تنازع اید یکا بیان (یعنے کسی آدمی جو ایک شئے پر مدعی ہوا وسمین چار فصل ہین

فصل اول ذوالید یعنے صاحب قبضہ ہونے کا بیان

مادہ ۱۷۵۴- لازم ہے کہ زمین متنازع پر گواہون سے قبضہ ثابت ہووے نہ طرفین کی تصدیق پر یعنے یہہ نہین ہوسکتا ہے کہ مدعی کے دعوی پر مدعی علیہ اپنے قبضہ کا اقرار کرے اور اس اقرار سے اوسکی ذوالید ہونے کا حکم کیا جاوے کیونکہ طرفین آپسمین ایک دوسرے کی تصدیق کرتا ہے مگر مدعی مدعا علیکے اسطرح تصدیق کرے کہ مین نے تجہہ سے یہہ زمین خریدی تہے یا تو نے میری زمین غصب کر لی تہی تو اب طرفین کے تصدیق ہوگئی اوسکا حاجت گواہون سے اثبات کے نہین ہے۔ اور اسی سے منقول پر ذوالید ہونا تصدیق طرفین سے ثابت ہوسکتا ہو

مادہ ١٧٥٥- دو شخص مدعی ہین کہ ہر ایک اپنے اپنے قبضہ کا دعوی کرتا ہے اور دونون اپنے اپنے گواہ لاے تو دونون کا قبضہ مشترک ہونا ثابت ہوگا اور اگر ایک عاجز ہوا اور دوسرے نے گواہون سے ثابت کر دیا تو یہہ شخص ذو الید اور دوسرا خارج کہلائیگا- اور اگر دونون اپنا قبضہ ثابت نہ کر سکین تو ہر ایک ایک دوسرے کے دعوی پر قسم کہائیگا اگر دونون قسم سے نکول کرین تو دونون کا مشترک قبضہ ثابت ہوگا- اور ایک نے نکول کیا اور دوسرا حلف کر گیا تو حلف والا صاحب قبضہ متصور ہوگا- اور نکول والا خارج اور اگر دونون قسم کہا گئے تو زمین پر جب تک کہ اصل حال منکشف نہو وے کوئی صاحب قبضہ متصور نہوگا-

فصل دویم کون سے گواہ معتبر ہوتے ہین اور کون سے نامعتبر

مادہ ١٧٥٦- دو شخص ایک مال مین متصرف ہین اور ایک مدعی ہے کہ مین مالک مستقل ہون اور دوسرا مدعی ہے کہ مین اور وہ دونون مشترک ہین- اور دونو گواہ لاے تو مدعی باستقلال کے گواہون کا اعتبار ہوگا اور اگر دونو مالک مستقل ہونے کے مدعی ہین اور دونون گواہ لائے تو دونون مشترک مالک ہون گے اور اگر ایک نے ثابت کر دیا اور دوسرا عاجز ہوگیا تو وہی مالک مستقل ہوگا نہ یہہ عاجز-

مادہ ١٧٥٧- دعوی ملک مطلق مین کہ تاریخ اوسکی معلوم نہو خارج کے گواہ مقبول ہوتے ہین مثلاً ایک مدعی ہے یہہ گہر میرا ہے اور مدعا علیہ ناحق اوسپر قابض ہے اور مدعا علیہ کہتا ہے کہ میرا ہے کیونکہ میرا قبضہ ہے تو خارج کے گواہ مقبول ہونگے-

مادہ ١٧٥٨- جس ملک مقید مین کہ تاریخ یاد نہو اور سبب ملک ایسا ہو کہ بار بار پیدا ہو سکتا ہو مثلاً شرا ہو وہ بمنزلہ ملک مطلق کے ہے اوسمین بہی خارج کے گواہ معتبر ہوتے ہین- پر جب ہر ایک مدعی ہے کہ مین نے فلان شخص سے یہہ گہر خرید ا ہے تو قبضہ والے کے گواہ مقبول ہونگے مثلاً ایک شخص مدعی ہے کہ یہہ دوکان مین نے زید سے خرید ے اور اس مدعا علیہ نے ناحق قبضہ کر لیا اور مدعا علیہ ذو الید کہتا ہے کہ مین نے بکر سے خریدی یا میرے موروثی ہے اس لئے مین قابض ہون پس

صورت مین گواہ خارج کے مقبول ہونگے اور اگر ذوالید یہہ کہے کہ مین نے ہی یہہ
دوکان زید سے خریدی اس لئے میرا قبضہ ہے تو اسصورت مین گواہ قبضہ والے
کے مقبول و معتبر ہونگے نہ خارج کے ۔

مادہ ۱۷۵۹ ۔ ملک مقید مین جسمین ایسا سبب ہو کہ بار بار پیدا نہین ہو سکتا ہے
مثلاً نتاج (یعنے حیوانات کا بچہ جنا) مدعی کہتا ہے کہ یہہ بچھیرا میرا ہے اور میرے
گھوڑے سے پیدا ہوا اور صاحب قبضہ بھی یہی دعوے کرتا ہے تو قبضہ والے
کی گواہ قبول ہونگے ۔

مادہ ۱۷۶۰ ۔ جس ملک کی تاریخ معلوم ہے اوسمین گواہ اوسکے مقبول ہونگے
کہ جسکی مقدم ہو ۔ مثلاً مدعی کہتا ہے کہ یہہ حویلی ایکسال ہوا مین نے خریدی ہے
اور ذوالید کہتا ہے کہ حویلی میرے باپ کی ہے جو پانچ برس ہوئے کہ مرگیا ہے
اس لئے مین اوسکا وارث اور قابض ہون تو گواہ ذوالید کے مقبول ہین ۔
اور اگر ذوالید یہہ کہے کہ چھہ مہینے ہوئے کہ میرا باپ مرگیا اور مین اوسکا وارث
ہوا ہون اسصورت مین گواہ خارج کے قبول ہونگے اور جو ہر شخص مدعی ہے کہ مین نے
ایک شخص سے خریدی ہے اور دوسرا مدعی ہے کہ مین نے ایک اور شخص سے
خریدی ہے اور اپنے اپنے بائع کے مالک ہونے کے تاریخ جداجدا بیان
کرتے ہین تو جسکے تاریخ مقدم ہونگے اوسکے گواہ قبول ہونگے ۔

مادہ ۱۷۶۱ ۔ دعوی نتاج مین تاریخ معتبر نہین ہے اور ذوالید کے گواہ مقبول
ہونگے ۔ اگر تاریخ ذوالید کے مدعا بہ کی عمر کے موافق نہین ہے بلکہ خارج کی تاریخ
اوسکے مطابق ہے تو خارج کے گواہ قبول ہونگے اور اگر دونون کی تاریخ اوسکی
عمر کے مطابق نہین ہے یا تاریخ معلوم نہین ہے تو دونو کے گواہ ساقط ہونگے
اور ذوالید ہی کے قبضہ مین چھوڑ دیا جاے گا ۔

مادہ ۱۷۶۲ ۔ جو شخص کہ زیادہ کا مدعی ہے اوسکے گواہ مقبول ہونگے مثلاً بائع
زیادہ کہتا ہے اور مشتری کم ۔ یا مشتری مبیع زیادہ کہتا ہے اور بائع کم جس کے
گواہ زیادہ مظہر ہونگے وہ قبول ہونگے ۔

مادہ ۱۷۶۳ ۔ مالک کے گواہ مقدم ہین عاریت کے گواہون پر یعنے ایک شخص

کے پاس ایک مال ہے وہ کہتا ہے کہ فلان سے مین نے خرید ا ہے یا اوس نے
ہبہ کیا ہے اور وہ کہتا ہے کہ مین نے تجکو عاریت دیا تہا تو میرا مال واپس کردے
تو خریداری کے یا ہبہ کے گواہ قبول ہونگے نہ عاریت کے۔

مادہ ۱۷۶۴۔ بیع کے گواہ ہبہ اور رہن اور اجارہ کے گواہون پر مقدم ہین
اور اجارہ کے رہن پر مقدم ہین مثلاً ایک شخص مدعی ہے کہ مین نے جو یہہ مال
تیرے ہاتھ بیچا تہا اوسکی قیمت ادا کرو اور وہ کہتا ہے کہ تو نے مجکو ہبہ کیا تہا
تو گواہ بیع کے مقدم ہونگے نہ ہبہ کے۔

مادہ ۱۷۶۵۔ عاریت مین گواہ مطلق مقبول ہونگے نہ مقید مدعی کہتا ہے کہ
مین نے چار دن کے واسطے اپنا گھوڑا تجکو عاریت دیا تہا تو نے چار دن مین
واپس ندیا اور پانچوین دن تیری سواری سے مرگیا۔ اور اوسپر گواہ گذارے
مدعا علیہ کہتا ہے کہ تو نے مطلق دیا تہا چار دنکی قید نہ لگائی تہی اور اسپر گواہ
گذارے تو یہہ گواہ قبول ہونگے۔

مادہ ۱۷۶۶۔ ایک وارث مدعی ہے کہ مورث نے اپنی صحت مین یہہ مال مجکو
ہبہ کیا تہا۔ اور اور وارث کہتے ہین کہ مرض موت مین ہبہ کیا تو اوس
وارث کے گواہ قبول ہونگے نہ مرض موت کے گواہ۔

مادہ ۱۷۶۷۔ عاقل ہونے کے گواہ مقدم ہین جنون اور مغلوب الحواس ہونے
کے گواہون پر۔

مادہ ۱۷۶۸۔ ایک گواہ ایک امر کے حادث ہونے کے ہین اور دوسرے
کے گواہ اوسی امر کے قدیم ہونے کے ہین تو حادث ہونے کے گواہ مقدم
ہونگے مثلاً ایک شخص مدعی ہے کہ یہہ بدر رو جو میری ملک مین ہے قدیم ہے
اور جسکے گہر مین سے ہو کر بہتی ہے وہ مدعی ہے کہ جدید اور حادث ہے اور
دونون گواہ لائے تو اوسکے گواہ قبول ہونگے جو جدید ہونیکا مدعی ہے۔

مادہ ۱۷۶۹۔ جو طرف راجح ہے اوسکے پاس ثبوت نہین ہے تو طرف مرجوع
سے ثبوت طلب ہوگا اسکے پاس بہی نہوگا تو اس سے حلف لین گے۔

مادہ ۱۷۷۰۔ جب مرجوع گواہ قایم کرچکا تو راجح اب گواہ حاضر لایا قابل التفات ہونگے

فصل سوم کسکا قول مقبول ہے اور ظاہر حال کسکے لئے حکم کرتا ہے

مادہ ۱۷۷۱- زوج اور زوجہ دونو ایک ہی گہر مین رہتے ہین ایک اسباب کے مدعی ہوے زوج کہتا ہے کہ میرا ہے اور زوجہ کہتی ہے کہ میرا ہے- اب زوجہ اپنے گواہ لائی اور زوج اپنے گواہ لایا- مگر اسباب ایسا ہے کہ خالص زوج کے لایق ہے مثلاً تلوار و بندوق وغیرہ یا دونو کے قابل ہے مثلاً برتن فرش وغیرہ تو اس صورت مین زوجہ کے گواہ مقبول ہونگے اور اگر دونو کے پاس گواہ نہین ہین تو زوج سے قسم لیجائیگی اور اوسکی قسم قبول ہوگی- اور اگر اسباب ایسا ہے کہ صرف زوجہ کے لایق ہے مثلاً زیور تو گواہ زوج کے مقبول ہونگے اگر دونو کے پاس گواہ نہین ہین تو قسم زوجہ کی قبول ہوگے مگر جب کوئی یہہ دعوی کرے کہ مین نے بنوایا یا مین نے بیچا تو اوسیکا قول مع قسم کے قبول ہوگا مثلاً زوج کہے کہ بالیان مین نے بنوائی ہین تو اوسیکی قسم قبول کرین یا زوجہ کہے کہ یہہ ڈہال مین نے مول لی ہے تو اوسی کا قول معہ قسم معتبر ہوگا-

مادہ ۱۷۷۲- جب ان دونون مین سے کوئی مرجاے تو اوسکا وارث اوسکے قائم مقام ہوگا- انمین سے جو کوئی زندہ ہو اور دعوی ایسے اسباب کا ہو کہ دونون کے لئے لایق ہے اور ثبوت کسیکے پاس نہین ہے تو قول اوس زندہ کا مع قسم کے قبول ہوگا- اور اگر دونو مرگئے اور اسباب ایسا ہے کہ دونو کے لئے سزاوار ہے تو زوج کے وارثونکا قول معہ قسم کے قبول ہوگا-

مادہ ۱۷۷۳- واہب چاہتا ہے کہ ہبہ واپس لیلے اور موہوب لہ کہتا ہے کہ موہوب تلف ہوگئے تو اوسکا قول قبول ہے صاحب قسم کے نہین ہے

مادہ ۱۷۷۴- امین یعنے وہ لوگ شرعاً امانت دار ہین اونکا قول اپنی برائت کے لئے معہ قسم کے قبول ہے مثلاً ودیعت کا مالک ودیعت کا دعوی کرے اور ودیعت رکہنے والا کہے کہ مین پہونچا چکا ہون معہ قسم کے قبول ہوگا اور اگر قسم کے بچنے کے لئے گواہ حاضر کرسکتا ہے تو گواہ قبول ہونگے-

مادہ ۱۷۷۵- ایک مدیون نے اپنے داین کو کچھہ دیا تو پہر اسکا یہہ کہنا کہ مین نے

قرض مین محسوب کیا ہے قبول ہوگا۔

مادہ ۱۷۷۶۔ ایک شخص نے چکی کرایہ لی اور مدت کے اندر پانی بند ہوگیا اور اب بہی گذر گئے اور مستاجر چاہتا ہے کہ کرایہ اتنے دنون کا کہ پانی بند ہوگیا تہا وضع کرلے اور دونون مین خلاف پڑا اور کسیکے پاس گواہ بہی نہین ہین۔ تو دیکہنا چاہیے کہ اختلاف کس بات کا ہے مثلاً کرایہ دینے والا پانچ دن کہتا ہے اور مستاجر دس دن بتلاتا ہے تو مستاجر کا قول مع قسم قبول ہوگا۔ اور اگر پانی کے بابت اختلاف ہے کہ مالک انقطاع پانی کا بالکل انکار کرتا ہے اور وقت دعوی کے پانی بند ہے تو قول مستاجر مع قسم قبول ہی ہوگا۔ اور اگر جاری ہے تو قول موجر مع الیمین مقبول ہوگا۔

مادہ ۱۷۷۷۔ پانی کی نالی مین اختلاف ہوا کہ پانی والا نالی کا قدیم ہونا بیان کرتا ہے اور جسکے گہر مین سے نالی بہتی ہے وہ کہتا ہے کہ حادث ہے اور دونون کے پاس گواہ نہین ہین اب وقت دعوی کے دیکہا جاے کہ پانی بہتا ہے یا معلوم ہے کہ پانی پہلے بہتا تہا تو پانی والے سے قسم لینگے کہ میل جدید نہین ہے اور اگر پانی نہین بہتا ہے یا پانیکا بہنے سے معلوم نہین ہے تو گہر والے سے قسم لینگے کہ میل قدیم نہین ہے۔

فصل چہارم تحالف کے بیانمین یعنے وہ مقدمات کہ جس مین طرفین پر حلف وارد ہوتی ہے

مادہ ۱۷۷۸۔ بایع اور مشتری مین ثمن اور مبیع اور انکے وصف اور جنس کے اختلاف ہوا تو جو شخص گواہون سے اپنا دعوی ثابت کرے گا اوسکو فیصلہ ملیگا۔ اور اگر دونون کے پاس وجہ ثبوت نہین ہے تو دونون کو یہہ کہین گے کہ ایک دوسرے کے قول پر راضی ہوجائین یا بیع فسخ کرین اور اگر ایک دوسرے کے قول پر راضی نہوین تو دونو کو حلف دینگے مگر مشتری پہلے قسم دیا جائیگا اور جو کوئی قسم سے نکول کرے گا بالضرور دوسرے کا دعوی ثابت ہوگا اور جو دونو قسم کہا گئے تو حاکم بیع فسخ کرے گا۔

مادہ ۱۷۷۹۔ مستاجر اور موجر مین بابت اجرت کے اختلاف ہوا مستاجر دس روپیہ کہتا ہے اور موجر پندرہ روپیہ تو گواہون سے ثابت کرے گا اوسکے حقمین فیصلہ ہوگا۔ اور اگر دونو گواہ لاے تو موجر کے گواہ قبول ہونگے اور دونون اگر عاجز ہوے تو دونو قسم کہاینگے مگر پہلے مستاجر کو قسم دیجائیگی۔ اور جو نکول کرے گا اوسپر حکم نکول وارد ہوگا۔ اور اگر دونو قسم کہا گئے تو حاکم اجارہ فسخ کردے گا۔ اور اگر مدت اجارہ مین یا مسافت مین اختلاف ہوا تو یہی عمل کیا جایے گا کہ جب دونو گواہ لاے تو مستاجر کے گواہ قبول ہونگے اور اگر دونو پر حلف آئیگی تو موجر پر حلف وارد ہوگی۔

مادہ ۱۷۸۰۔ جب موجر اور مستاجر مین بعد انقضاء مدت اختلاف ہوا جیسا اوپر مذکور ہوا تو مستاجر کا قول معہ حلف معتبر ہوگا اور اس صورتمین تحالف نہین ہے۔

مادہ ۱۷۸۱۔ اگر اثناء مدت اجارہ مین بابت اجرت کے اختلاف ہوا تو تحالف جاری ہوگا اور اجارہ بابت مدت باقی کے فسخ ہوگا اور بابت اجرت ماضیہ کے مستاجر کا قول معتبر ہوگا۔

مادہ ۱۷۸۲۔ اگر مبیع مشتری کے پاس تلف ہوگئی یا اوسمین ایسا عیب پیدا ہوا کہ واپس نہین ہوسکتی ہے اور اب اختلاف ہوا تو تحالف نہوگا صرف مشتری حلف کرے گا۔

مادہ ۱۷۸۳۔ بابت اداے ثمن کے موجل ہو یا معجل اور بابت شرط خیار کے اور بابت قبضہ کل قیمت کے یا بعض کے تحالف نہین ہے بلکہ سب صورتون مین منکر قسم کہانے گا۔

کتاب شانزدہم ۔ قضا کا بیان یعنے قاضی ہونے اور قاضی کرنیکا بیان

اسمین ایک مقدمہ ہے اور چار باب ہین۔

مقدمہ وہ اصطلاحات فقہیہ جو قضا سے متعلق ہین۔

مادہ ۱۷۸۴۔ قضا حکم کرنے کو اور حاکم ہونے کو کہتے ہین۔

مادہ ۱۷۸۵۔ حاکم وہ ہے کہ جسکو سلطان اسلئے مقرر کرے کہ لوگون کے

دعووٗں اور خصوصوں کا موافق شریعت کے فیصلہ کیا کرے۔

مادہ ۱۷۸۶۔ مقدمہ مین جو قطعی فیصلہ حاکم کر دیوے وہ حکم ہے اور اوس کے دو قسم ہین۔ ایک یہہ کہ حاکم ایسا کلام کرے کہ جس سے محکوم بہ محکوم علیہ پر لازم ہو جاوے مثلاً یہہ کہے مین نے حکم کیا جس چیز کا تجہہ پر دعوے ہوا ہے وہ تو پہونچا دے۔ اسکو قضاء الالزام اور قضاء الاستحقاق کہتے ہین دویم یہہ ہے کہ حاکم مدعی کو جہگڑنے سے منع کر دے مثلاً یہہ کہدے کہ تیرا کچہہ حق نہین ہے یا تجکو نزاع کی ممانعت ہے اسکو قضاء الترک کہتے ہین۔

مادہ ۱۷۸۷۔ محکوم بہ جو محکوم علیہ پر لازم ہووے اور وہ قضاء الالزام مین تو حق ہے کہ اوسکا ادا کرنا محکوم علیہ پر لازم ہوگا۔ اور قضاء الترک مین نزاع سے باز رہے گا۔

مادہ ۱۷۸۸۔ محکوم علیہ جسپر حکم کیا گیا۔

مادہ ۱۷۸۹۔ محکوم لہ جسکے لئے حکم دیا گیا۔

مادہ ۱۷۹۰۔ مدعی اور مدعی علیہ جو کسی کو اپنا مقدمہ فیصلہ کرنے کے لئے مقرر کرین اوسکو تحکیم کہتے ہین اور اوس شخص کو حکم کہتے ہین جا اور کاف دو نو مفتوح ہین اور محکم بہی کہتے ہین بضم میم اور فتح حا اور فتح کاف مشدد۔

مادہ ۱۷۹۱۔ جو مدعی علیہ کہ عدالت مین نہ آسکے اوسکے لئے عدالت کوئی وکیل مقرر کر دے اوسکو وکیل مسخر کہتے ہین۔

باب اول حاکمون کا بیان اسمین چار فصل ہین

فصل اول۔ حاکم کے اوصاف یعنے حاکم کیسا ہونا چاہئے۔

مادہ ۱۷۹۲۔ لازم ہے کہ حاکم حکمت والا سمجہہ دار مستقیم امانت دار خوب دار متانت والا ہو۔

مادہ ۱۷۹۳۔ لازم ہے کہ حاکم کو مسائل فقہیہ کا اور اصول عدالت کا علم ہو اور دعوی سنکر فیصلہ کرنے پر موافق مسائل شرعیہ کی قدرت رکہتا ہو۔

مادہ ۱۷۹۴- حاکم مردم شناسی بہی ضرور ہے۔ اسی لئے بے تمیز لڑکا اور مغلوب الحواس اور اندہا اور بہیرا کہ پکارے سے بہی نہ سن سکے حاکم نہین ہوسکتا ہے۔

فصل دویم۔ حاکم کے اداب کا بیان یعنی حاکم پر کیا کیا کرنا لازم ہے

مادہ ۱۷۹۵- حاکم کو لازم ہے کہ عدالت مین ایسا کام نکرے جس سے ہیبت اور رعب زائل ہووے مثلاً عدالت مین لوگون سے بیع وشرا اور اونکے ساتہہ نرم کلامی نکرے۔

مادہ ۱۷۹۶- اہل مقدمات سے سوغات اور ہدیہ نلیا کرے۔

مادہ ۱۷۹۷- کسی مقدمہ والیکے یہان ضیافت کو نہ جاے۔

مادہ ۱۷۹۸- ایسی کوئی حرکت نکرے جس سے تہمت اور بدگمانی پیدا ہووے یعنے کسیکو اپنے گہر مین نہ آنے دے اور عدالت مین کسی سے خلوت نہ کرے اور نہ ہاتہہ سے اور نہ سر اور نہ آنکہہ سے کسیکو اشارہ کرے یا کسی سے کلام خفیہ (یا نرم) کرے یا ایسی زبان سے کلام کرے کہ دوسرا نہ سمجہے۔

مادہ ۱۷۹۹- حاکم کو لازم ہے کہ دونون مقدمہ والون مین عدل کرے یعنے دونون کو برابر بہٹلاے اور دونون کے طرف برابر دیکہے اور دونو سے برابر گفتگو کرے یعنے یہہ ہو کہ ایک سے ادب اور تعظیم سے کلام کرے اور دوسرے سے سختی اور خفت سے بولے اگرچہ ایک اشراف ہوا اور دوسرا کمینہ ہو۔

فصل سوم حاکم کی کارگذاری کا بیان

مادہ ۱۸۰۰- حاکم عدالت اور حکم جاری کرنے کے لئے بادشاہ کا وکیل اور نائب ہے۔

مادہ ١٨٠١- حاکم ہر امر مین بقید اور تخصوص ہے مثلاً ایک شخص کو ایک سال کے لئے مقرر کیا تو وہ ایک سال تک کام کرے گا نہ بعد اوس کے اور نہ پہلے اوس کے اور جس ضلع کا حاکم مقرر ہوا اوسی ضلع مین حکمران رہے گا نہ اوسکے سوا اور طرف کے بہی مقدمہ کرنے لگیگا اور جس جگہہ مین اوسکے کچہری مقرر کر دی گئی ہے وہین اجلاس کرے گا نہ اور جگہہ مثلاً سلطان نے حکم دیا کہ فلان قسم کے مقدمات سماعت نکرنا کہ مصلحت عامہ کے لئے ممانعت کیگئی تو حاکم اوس قسم کے مقدمات سماعت نکرسکیگا یا حکم دیا کہ فلان قسم کے مقدمات سماعت کرے تو وہی مقدمات سماعت کرے گا اور اور قسم کے مقدمات سماعت نکرے گا- اور جب یہہ حکم دیا گیا کہ فلان مجتہد کے مذہب پر عمل کرے تو اوسی مذہب پر کرے گا نہ دوسرے مجتہد کے مذہب پر اگر اوسکے خلاف کرے گا تو اوس کے فیصلہ جاری نہوگا

مادہ ١٨٠٢- جب کئے حاکم ایک مقدمہ کے فیصلہ کرنے کے لئے مقرر ہوے تو یہہ جایز نہین ہے کہ ایک ہی شخص فیصلہ کر دے دیکہو مادہ (١٤٦٥)

مادہ ١٨٠٣- اگر بلدہ مین کئی حاکم ہین مدعی ہین چاہتا ہے کہ ایک کے پاس نالش کرے اور مدعی علیہ دوسرے کے پاس نالش کرنے مدعی علیہ جس حاکم کے پاس رجوع وہین مقدمہ سماعت ہوگا-

مادہ ١٨٠٤- حاکم جب معزول ہو گیا اور جبتک کہ اوسکو خبر نہین ہوئی جو فیصلہ کرے گا صحیح ہونگے اور اطلاع کے بعد فیصلہ اگر کرے گا تو صحیح نہ ہوگا-

مادہ ١٨٠٥- اگر حاکم کو اختیار دیا گیا کہ اپنا نایب مقرر کرے تو مقرر کر سکے گا ورنہ نہین اور اوس حاکم کے مرنے سے یا موقوف ہونے سے نایب موقوف نہ ہوگا دیکہو مادہ (١٤٦٦) اسی لئے اگر حاکم مرجاے تو جب تک کہ دوسرا حاکم آئے یہہ نایب مقدمات فیصلہ کرتا رہے گا

مادہ ١٨٠٦- حاکم نے جو کسی مقدمہ مین گواہ سنے اور اپنے نایب کو اطلاع کر دی تو نایب اوس پر حکم کر سکتا ہے کچہہ حاجت دوبارہ گواہو کے

اظہار لینا جائز ہے۔ مگر بشرطیکہ نائب ہی فیصلہ کرنے کا مجاز ہو۔ اور ایسے ہی
اگر نائب نے گواہ سنے اور حاکم سے بیان کر دیا تو حاکم فیصلہ کر سکتا ہے اوسکے لئے
کچھ ضرورت دوبارہ اون کے اظہار کی نہین ہے اور اگر نائب کو اختیار
فیصلہ کا نہین ہے تو جو امر کہ حاکم نے اوس سے دریافت کر دیا ہو وہ اوسی
کی کیفیت دے سکے گا اور حاکم اوسکے بیان اور اطلاع پر فیصلہ نکرے گا
بلکہ گواہون کے اظہار خود لیگا۔

مادہ ۱۸۰۷۔ ایک ضلع کا حاکم دوسرے ضلع کی زمین کا مقدمہ سنے
اوس قاعدہ سے جو کتاب الدعوے مین بیان ہوا سن سکتا ہے اسکی
وجہ بیان نہین کی گئی ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ پر اگر کوئی
حاکم ہو تو یہہ حاکم سن سکیگا اللہ تعالے اعلم۔)

مادہ ۱۸۰۸۔ حاکم نہ اپنے اصول یعنے باپ دادا کا دعوے اور نہ اپنے
فروع یعنے اولاد کا دعوے اور اپنی زوجہ کا دعوے اور نہ اپنے شریک
کا دعوے اور نہ اپنے اجیر خاص کا دعوے اور نہ اس شخص کا دعوے
کہ اسکے یہان نفقہ پاتا ہے (خواہ قرابتی ہو یا دوست ہو) سن سکتا ہے
اور نہ اونکے حق مین فیصلہ دے سکتا ہے

مادہ ۱۸۰۹۔ اگر کوئی شخص حاکم پر یا اوسکے کسی علاقہ دار پر کہ جسکا
اوپر ذکر ہوا دعویدار ہوا اور وہان اسکے سوا اور بھی کوئی حاکم ہے
تو وہان رجوع کرے یا مدعی اور مدعی علیہ راضی ہو کر کسی کو اپنا حاکم کرین
یا اوسی حاکم کے نائب کے پاس نالش کرے اگر نائب مقرر ہو یا دوسرے
جگہہ کے حاکم کے پاس راضی ہو کر مقدمہ دائر کرین اگر اس پر بھی راضی
نہوان تو سلطان سے ایک نیا حاکم مقرر کرائین۔

مادہ ۱۸۱۰۔ باعتبار وجودات مقدمہ کے انفصال کیا جاوے
جو پہلے دائر ہو وہ پہلے جو بعد دائر ہو وہ بعد مگر جسکی ضرورت
کبھی موجب مقدم ہوگا یا اتفاقاً اگر موجب جلدی ہو تب [illegible] ۱۸۰۵
تو وہ پہلے فیصلہ کیا جاوے گی۔

مادہ ۱۸۱۱ ۔ بروقت حاجت حاکم مفتی سے فتوی لے سکیگا۔

مادہ ۱۸۱۲ ۔ جس وقت حاکم کا ذہن کسی سبب سے پریشان ہو مثلاً اوسپر غم یا غصہ یا بھوک یا نیند غالب ہو تو فیصلہ نکرے۔

مادہ ۱۸۱۳ ۔ لازم ہے کہ مقدمات میں حاکم خوب غور اور باریک بینی کرے مگر بےوجہ تاخیر نکرے۔

مادہ ۱۸۱۴ ۔ حاکم پر لازم ہے کہ تمام احکام اور فیصلہ جات کا دفتر بناوے کہ جسمیں سب دستاویزات اور فیصلہ جات محفوظ رہیں بہت کوشش سے اوسکی حفاظت کرے۔ اور جب معزول ہو جاوے تو خود یا اپنے نائب امین کے ذریعہ سے بطور خود دوسرے حاکم کو سونپ دیوے جو اوسکی جگہ مقرر ہوا ہے۔

فصل چہارم ۔ عدالت اور جاری ہیں جو امور متعلق ہیں

مادہ ۱۸۱۵ ۔ حاکم علی الاعلان اجلاس پر اور فیصلے سے پہلے کوئی ایسی وجہ ظاہر نکرے کہ بنا فیصلہ ہووے۔

مادہ ۱۸۱۶ ۔ جب طرفین عدالت میں آئیں تو مدعی کو حکم ہو کہ اپنا دعوے بیان کرے اور اگر عرضی دعوے تحریری ہو تو مدعی سے زبانی اوسکی تصدیق کیجاوے پھر مدعی علیہ سے جواب طلب کیا جاوے کہ مدعی کے اس دعوے میں تو کیا کہتا ہے۔

مادہ ۱۸۱۷ ۔ مدعی علیہ اقرار کرے تو اوسپر فیصلہ کرے اور اگر انکار کرے تو مدعی سے وجہ ثبوت طلب کرے۔

مادہ ۱۸۱۸ ۔ مدعی اگر ثابت کر دیوے تو حاکم فیصلہ کر دیوے اور اگر مدعی عاجز رہے تو بدرخواست مدعی مدعی علیہ سے حلف لیا جاوے گا۔

مادہ ۱۸۱۹ ۔ مدعی علیہ حلف کر گیا یا مدعی نے حلف نہ لی تھی

منع کر دے گا کہ مدعی علیہ سے متعرض ہووے۔
مادہ ۱۸۲۰۔ مدعی علیہ اگر نکول کر گیا تو نکول کے موافق فیصلہ کرے گا اور نکول کے بعد اگر حلف کرنا چاہے تو مسموع ہوگا۔
مادہ ۱۸۲۱۔ حاکم نے جو حکم اور فیصلہ دیا اوس کے موافق عمل ہوگا کچھہ ضرورت اسکی نہین ہے کہ اوسپر ثبوت لیا جاوے کہ یہی فیصلہ ہے جو فلان حاکم نے دیا تھا۔ بشرطیکہ شبہہ جعل وغیرہ نہووے۔
مادہ ۱۸۲۲۔ اگر مدعی علیہ خاموش رہے اور باوجود استفسار کے کچھہ نبولے کہ ہان کہے نہ نہین تو یہ انکار متصور ہوگا۔ اور یا کہا مدعا مین اعتبار اقرار کرتا ہون اور نہ انکار تو یہہ بھی انکار ہے مدعی سے بہرحال ثبوت طلب کرینگے۔
مادہ ۱۸۲۳۔ مدعی علیہ اگر دفع دعوے کرے تو جیسا کتاب دعوے اور کتاب بینات مین بیان ہوا اوس کے موافق عمل ہوگا۔
مادہ ۱۸۲۴۔ چاہئے کہ ایک کی تقریر کے بعد دوسرا تقریر کرے یہہ نہو کہ ایک کا کلام تمام نہوا کہ دوسرا کلام کرنے لگے اس صورت مین حاکم منع کرے گا۔
مادہ ۱۸۲۵۔ اگر مدعی یا مدعی علیہ کی زبان حاکم نہ سمجھے تو ایک مترجم معتبر کیا جاوے۔
مادہ ۱۸۲۶۔ حاکم پہلے طرفین کو صلح پر متوجہ کرے اگر کرین بہتر ورنہ فیصلہ کرے۔
مادہ ۱۸۲۷۔ حاکم جب مقدمہ مرتب کرچکا تو ایک فیصلہ کرے جسمین حاکم اثبرا اور اوس کے وجوہ درج ہون مرتب کرے ایک نقل مدعی کو اور دوسری نقل مدعی علیہ کو دیوے۔
مادہ ۱۸۲۸۔ جب مقدمہ اچھی طرح مرتب ہوچکا تب فیصلہ کرنے مین تاخیر نہ کرے۔

باب دوم فیصلہ اور حکم کرنیکا بیان اس مین دو فصل ہین۔

فصل اول حکم کی شرطون کا بیان

مادہ - ۱۸۲۹ - شرط یہہ ہے کہ حکم کرنے سے پہلے دعوی دائر ہو لیا ہو یعنے جب کوئی خاص دعوی بابت حقیت کے دائر ہوے اوسکے بعد فیصلہ صادر ہونا چاہئیے نہ اوس کے پہلے۔

مادہ - ۱۸۳۰ - شرط یہہ ہے کہ حکم آخیر بر سر اجلاس عدالت مین اہل مقدمہ کے روبرو صادر کیا جاوے لیکن اگر مدعی علیہ اقرار کرکے غائب ہو گیا تو وقت حکم مدعی علیہ کا حاضر ہونا کچھ ضرور نہین ہے اور یہہ ہی اگر مدعی علیہ نے انکار کیا اور مدعی گواہ لایا مدعی علیہ قبل اسکے کہ گواہون کا تزکیہ ہووے غائب ہو گیا تو حاکم تزکیہ کر فیصلہ دیسکتا ہے

مادہ - ۱۸۳۱ - حاکم نے مدعی علیہ کے وکیل کے روبروے مدعی کے گواہ سنے تو خود مدعی علیہ کے روبرو فیصلہ دیسکتا ہے اگر آجاے۔ اور اگر مدعی علیہ کے روبرو گواہ سنے تو اوسکے وکیل پر فیصلہ کرسکتا ہے اگر وکیل حاضر ہو۔

مادہ - ۱۸۳۲ - ایک شخص نے سب وارثون پر دعوی کیا ایک وارث کے روبرو گواہ گذرانے اور پھر یہہ وارث غائب ہو گیا تو جو شخص حاضر ہوتا جاے گا اوسپر فیصلہ دیا جاے گا ہر بار گواہون کے سننے کی کچھ حاجت نہوگی۔

فصل دوم مدعی علیہ کے حاضر ہونے کا بیان

مادہ - ۱۸۳۳ - مدعی علیہ اگر بے عذر حاضر نہوا اور نہ وکیل بھیجے تو حاکم بجبر اوسکو حاضر کریگا

مادہ - ۱۸۳۴ - جب مدعی علیہ نہ اوے اور وکیل بھی نہ بھیجے اور کسی سبب سے اوسکا حاضر ہونا عدالت ممکن نہ ہو تو تین بار حکمنامہ اوسپر جاری کیا جاوے

اسپر بھی نہ آوے تو حاکم اوسکو فہمایش نامہ دیوے کہ اگر تو نہ آویگا تو ہم تیری طرف
سے وکیل کہڑا کرینگے اور اسکے روبرو دعوی سماعت کرینگے۔ اسپر بھی نہ آوی اور نہ
وکیل بہیجے تو اب حاکم کسیکو اوسکا وکیل کرے کہ وہ اوسکے حقوق کا محافظ ہووے
اوسکے مقابلہ مین گواہ مدعی کے سنے جب یہ ظاہر ہو جاوے کہ دعوی صحیح ہے اور گواہ
ثبت دعوی تو موافق اوس کے اوسکے وکیل کے مقابلہ مین فیصلہ دیا جاوے۔

مادہ ۱۸۳۵ - جو فیصلہ کہ بصورت تعین ہوا ہے وہ مدعی علیہ کے پاس پہونچا دیا جاوے۔

مادہ ۱۸۳۶ - بعد اس فیصلہ کے اگر مدعی علیہ حاضر ہو اور ایسی جوابدہی کی کہ جس سے دعوی
دفع ہو سکتا ہے تو اوسپر التفات ہوگا اور اوسپر لحاظ ہو کر فیصلہ کیا جائیگا اور اگر کوئی
جوابدہی ایسی نہیں کہ دفع دعوی ہو سکے تو وہی فیصلہ صحیح متصور ہو کر تعمیل ہوگا۔

باب سوم ۔ حکم کے بعد پہر دعوی کو دیکہنا (یعنے مرافعہ سننا)

مادہ ۱۸۳۷ - جو دعوی کہ موافق قاعدہ شرعیہ کے ہوا اور اوسکے موافق فیصلہ
ہوا ہو دوبارہ اوسکا سماعت کرنا جائز نہین (یعنے مرافعہ سننا جائز نہین ہے)۔

مادہ ۱۸۳۸ - اگر مدعی علیہ یہ دعوی کرے کہ فیصلہ جو صادر ہوا ہے موافق قاعدہ
شرعیہ کے نہین ہے تو دعوی او فیصلہ دوبارہ دیکہا جاوے اگر قاعدہ کے موافق ہے
تو وہی تعمیل ہووے ورنہ دوبارہ دریافت اور فیصلہ کیا جاوے۔

مادہ ۱۸۳۹ - اگر مدعی علیہ کو فیصلہ پر قناعت نہووے تو فیصلہ پر پہر غور
کیا جاوے اگر مطابق قواعد کے ہے تعمیل ہو ورنہ فیصلہ منسوخ کیا جاوے۔

مادہ ۱۸۴۰ - فیصلہ کے پہلے اور بعد دفع دعوی سننا جائز ہے۔ اسلئے اگر محکوم
علیہ نے کوئی وجہ دفع دعوی کے لئے درست بیان کی اور دوبارہ دریافت

اور تحقیقات کی درخواست دی تو مدعی کے روبرو پہر مقدمہ عدالت مین دریافت
ہوگا مثلاً مدعی نے دعوی کیا کہ یہہ حویلی جو مدعی علیہ کے قبضہ مین ہے میرے باپ سے
میراث ملی ہے اور گواہون سے یہہ ثابت ہوکر فیصلہ ہو گیا۔ پہر مدعی علیہ نے کہا
کہ مدعی کے باپ نے میرے ہاتھ یہہ بیچدی تہی اور قبالہ حاضر کیا اسکی دریافت موافق قاعدہ
کے ہوگی اگر ثابت ہو جاویگا تو فیصلہ اولی منسوخ ہوگا اور دعوی مدعی خارج۔

باب چہارم۔ تحکیم یعنے پنچایت کا بیان۔

مادہ۔ ۱۸۴۱۔ تحکیم دعوی مال اور دعوے حقوق مین جائز ہے۔

مادہ ۱۸۴۲۔ جن دو شخصون نے جسمقدمہ مین کسی کو پنچ کیا اوسکا فیصلہ انہین کے اوپر اور اوسی مقدمہ مین جائز ہوگا نہ اوسکے سوا اور نہ اورون پر بہی۔ مثلاً دو وارث نے جو کسیکو پنچ کیا تو اون کا دعوے اور اون کے ہی لئے سماعت اور فیصلہ ہوگا۔ نہ اور وارثون کے لئے۔

مادہ۔ ۱۸۴۳۔ پنچ دو تین اور زیادہ بہی ہو سکتے ہین۔ اور ایک شخص مدعی کیطرف سے اور ایک مدعی علیہ کیطرف سے پنچ ہو سکتا ہے۔

مادہ۔ ۱۸۴۴۔ سب پنچ بالاتفاق فیصلہ کرین اور یہہ نہین ہو سکتا ہے کہ ایک پنچ تنہا فیصلہ کردے۔

مادہ ۱۸۴۵۔ ان پنچونکو اگر اجازت ہے تو اور بہی پنچ کیا کر سکتے ہین ورنہ نہین۔

مادہ ۱۸۴۶۔ جس مدت کے لئے اختیار فیصلہ کا پنچون کو دیا گیا ہے اوسی مدت مین فیصلہ کرینگے نہ اوسکے بعد اور نہ اوس سے پہلے۔

مادہ۔ ۱۸۴۷۔ اہل مقدمہ فیصلہ کرنے سے پہلے اپنے پنچ کو موقوف

ہیں اگر حاکم نے کسیکو پنچ کیا تو وہ پنچ موقوف ہو سکیگا بشرطیکہ حاکم کو سلطانی
اجازت ہو کہ پنچ اور نائب مقرر کر سکے ۔

مادہ ۔ ۱۸۴۸ ۔ جیسا کہ حاکم مستقل کا فیصلہ واجب التعمیل ہوتا ہے ویسا ہی
ان پنچونکا فیصلہ صرف اپنے اہل مقدمہ کے لئے اور صرف اوسی مقدمہ مین
جو اونکے پاس پیش ہوا اور فیصلہ ہوا واجب التعمیل ہوگا بشرطیکہ قواعد
شریعت کے موافق ہو ۔ کوئی اہلمقدمہ اوس سے انحراف نکریگا ۔

مادہ ۔ ۱۸۴۹ ۔ پنچون کا فیصلہ جب حاکم مستقل کے حضور پیش ہو اور موافق
شریعت کے ہووے اوسکی تعمیل کر دیگا ۔

مادہ ۔ ۱۸۵۰ ۔ اگر اہلمقدمہ نے اپنے پنچونکو صلح کی اجازت دی مثلاً
ہر شخص نے اپنے اپنے پنچ کو صلح کرنے کا اپنا وکیل کیا اور انہون نے
موافق شریعت کے صلح کر دی تو جائز ہوگی اور کوئی اس صلح سے پھر نہ سکیگا

مادہ ۔ ۱۸۵۱ ۔ ایک شخص نے بے پنچ مقرر ہوے کوئی مقدمہ فیصلہ کیا
اگر اہل مقدمہ راضی ہو گئے تو واجب التعمیل ہوگا ورنہ نہین دیکھو مادہ (۱۸۵۳)

تمام شد